"اٹھو بچے کب تک سونا ہے صبح کے 9 بج گئے ہیں"

امی پلیز سونے دے نارات کو نمرہ کی بہن کی مہندی سے بہت لیٹ آئی تھی"

اور بارات بھی تو رات کی ہے نا اس لیے نیند پوری کرنے دیں"۔

اچھا گھر کے کاموں کی فکر نہیں ہے بس نیند کا اور دوستوں کا خیال ہے اٹھو اور "
میرے ساتھ کام میں مدد کرواؤ۔ آج تمہاری پھپھو لوگ آ رہے ہیں"۔

کیا؟؟ امی اور آپ مجھے اب بتا رہی ہیں کل کیوں نہیں بتایا ہائے امی اب میں "
تیاری کیسے کروں گی اور رات کو تو نمرہ کی بہن کی بارات بھی ہے اب کیسے جاؤں
گی"۔

حوریہ سب باتیں چھوڑوں جلدی اٹھو اور کھانا بنانے میں میری مدد کرو اور تم "
رات کو بارات پے جا سکتی ہو کیوں کہ تمہاری پھپھو لوگ کوئی ضروری بات
کرنے آ رہے ہیں 5 بجے چلے جائیں گے"۔

"امی کہی میرا رشتہ تو نہیں لینے آ رہے وہ"

بے شرم کتنی جلدی ہے تمہیں شادی کی باتیں چھوڑ اور فریش ہو کے کاموں "
میں میری مدد کرو سمجھی"۔

میں نے تو ایسے ہی بات کی تھی آپ تو غصہ ہی کر گئی خیر میں آتی ہوں"۔ "

وہ جمائی روکتے ہوئے بلینکٹ خود پر سے ہٹا کر آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی یہ
اس کا روز کا معمول تھا اٹھتے ساتھ ہی پہلے وہ خود کو آئینے میں دیکھتی پھر فریش

ہونے جاتی۔۔ موٹی آنکھیں گھنی پلکیں درمیانی ناک گولابی ہونٹ کمر پر لمبے گھنے بال اور پانچ فٹ پانچ انچ قد گوری شفاف رنگت بلاشبہ اک خوبصورت شخصیت کی مالک عمر انیس سال خوش اخلاق طبیعت۔ حوریہ شاہ۔۔

آئینے میں کچھ دیر خود کو نہارنے کے بعد وہ فریش ہونے چلی گئی اور نسیم بی بی کچن میں چلی گئی۔

(آدھے گھنٹے بعد) حوریہ کمرے سے باہر آئی تو اس کے ابو سامنے چارپائی پے بیٹھے تھے۔ (اشرف صاحب)

اٹھ گیا میرا بچہ "۔"

جی ابو آپ آج کام پے نہیں گ ئے "۔"

"جی میرا بچہ آج تمہاری پھپو آرہی ہے نا اس لیے"

اووو اچھا چلو سہی میں امی کی مدد کروا دوں "۔ وہ کچن کی طرف جانے لگی تو کچھ " یاد آنے پہ واپس ان کی طرف گھومی۔ "ابو آپ کو پتا ہے نا کہ میں نے رات کو

بارات پے جانا ہے اور آپ منع نہیں کریں گے "۔ "او کے میری جان چلی جانا

"پہلے کبھی منع کیا ہے

شکریہ ابو"۔ یہ کہہ کر وہ کچن میں چلی گی ٔاور کام کرنے لگی۔ "

12 بجے اس کی پھپھو لوگ آ گئے تھے۔ اس کی پھپھو اور ان کے میاں اور بڑا بیٹا آئے تھے کھانا کھانے کے بعد انہوں نے بات شروع کی حوریہ کے دل میں تھا کہ اس کا رشتہ لینے آئے ہیں۔ وہ اٹھ کے کمرے میں چلی گی اور وہاں جا کے بہت خوش ہو رہی تھی۔

بھائی! میں یہ بات کرنے آئی تھی کہ مجھے سرور کی بیٹی کا رشتہ لے دیں میں خود" بھی جا سکتی تھی ان کی طرف پر آپ تو زیادہ جانتے ہیں ان کو تو آپ کو پتا ہو گا کے کلثوم کیسی لڑکی ہے کیوں کہ وہ آپ کی سالی کی بیٹی ہے "۔ یہ بات سن کر انہیں حیرت ہوئی تھی کہی نا کہی وہ بھی یہ سوچ رہے تھے کے وہ حوریہ کا رشتہ لینے آئے ہوں گے پر یہاں تو بات ہی اور ہو گئی۔

اچھامیں بات کرلو گا پر کس کے لیے لینا ہے میرا مطلب ہے کہ تمہارے چار"
بیٹے ہے ناتو کس کے لیے بات کرنی ہے انصر، عادل، یاسر اور زین کس کے لیے
لینا ہے رشتہ؟"۔

بھائی! انصر کا تو آپ کو بتا ہے اس نے ابھی شادی نہیں کرنی اس لیے میں زین"
" کے لیے بات کر رہی ہوں

اچھا چلو میں بات کروں گا ان سے لڑکی اچھی ہے، میں کچھ دن تک آپ لوگوں"
"کو اچھی خبر دوں گا

بہت شکریہ"۔ یہ کہہ کے وہ کچھ دیر بیٹھے پھر چلے گئے۔ "

ادھر حوریہ جو خوش بیٹھی تھی اس کی امی نے کمرے میں آ کے جب بتایا تو وہ
اداس ہوئی پر خوش بھی کیوں کہ جسے وہ پسند کرتی تھی وہ تو ابھی بھی ہے۔ یہ
سوچ کے خوش ہو گی وہ۔

"!اللہ جی اسے میرا ہی بنانا پلیز"

وہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگی۔

پر قسمت کو تو کچھ اور ہی منظور تھا۔ وہ جس کے خواب دیکھ رہی تھی وہ تو کہیں اور ہی گم تھا۔ لیکن اس کی زندگی میں بہت جلد کوئی ایسا آنے والا تھا جو اس کے لیے ہر حد پار کر سکتا تھا اور بہت جلد اس کی یہ غلط فہمی دور ہونے والی تھی کہ وہ جو یاسر کو پیار کرتی ہے وہ تو وقتی لگاؤ تھا بس۔۔۔

☆☆☆

زین بھائی ! کیوں پریشان ہو رہے ہیں سب ٹھیک ہی ہو گا جواب میں ہاں ہی ہو گی"۔

زین کو جب سے انصر نے کال پہ بتایا تھا کہ ماموں نے کہا ہے میں بات کر کے بتاؤں گا وہ تب سے پریشان تھا کہ کہیں انکار نہ ہو جائے۔

یاسر کب سے اسے اداس بیٹھا دیکھ رہا تھا اب اس کے پاس آکر سمجھا رہا تھا ابھی وہ بات کر رہا تھا کہ اس کی امی لوگ گھر آ گئے۔

لو امی آ گئی"۔"

رضیہ بی بی کو دیکھ کر یاسر نے کہا۔

ربیہ ! پانی لے کے آ بڑی پیاس لگی ہے۔۔۔۔۔۔۔اور تو کیوں منہ بنا کر بیٹھا ہے پریشان نہ ہو ہاں ہی ہو گی"۔"

امی ! میں نے کہا تھا کہ آپ سیدھا ان کے گھر ہی جائیں پر پتا نہیں کیوں آپ ماموں کو بیچ میں لے کے آ رہی ہیں"۔"

میرا ایک ہی بھائی اے تے میں نئی چھندی کے او کسے گل تو میتھو دور ہوئے بس "
اس لئے میں ہر گل انوں پوچھ کے کرنی آیا تے توں پریشان نہ ہو سب خیر ہی
ہوے گا"۔

زین یہ سن کر باہر چلا گیا۔

ربیہ پانی منگیا آے ہالے تک نئی آیا میں آوا فر؟"۔"

" سوری امی یہ لو پانی"

رضیہ! میں نے کتنی بار کہا ہے کہ اردو بولا کرو پر تمہیں سمجھ ہی نہیں آتی"۔"

"سوری صادق صاحب! فر غلطی ہو گئی"

اور میری ایک ہی بیٹی ہے آرام سے بات کیا کرو اس سے بہت پیار کرتا ہوں "
اس سے میں۔۔۔ادھر آؤ بیٹا! آج سکول کیسا رہا؟

جی ابا بہت اچھا رہا اور میرے پیپر میں بھی پورے نمبر آئے ہیں"۔"

شاباش۔۔۔اسی طرح محنت کرتی رہو اک دن ضرور کامیاب ہو جاؤ گی "
انشااللہ"۔۔۔

☆☆☆

"حوریہ کب سے فون بج رہا ہے اٹھا بھی لو اب"۔

"امی نمرہ ہے میں لیٹ ہو گئ ہوں نا اس لیے کال کر رہی ہے. اگر میں نے پک کر لی تو بہت غصہ کرے گی اس لیے میں اب پالر ہی جا کے اس سے بات کروں گی مجھے سامنے دیکھ کر غصہ کم ہو جائے گا اس کا"۔

"اچھا پھر جلدی چلی جا نا دیکھ ٹام کیا ہو گیا ہے ساڑے چھ تو گھر ہی ہو گئے تمہیں اور پھر پالر والی نے بھی تیرا منہ پینٹ کرنے میں ٹام لگانا ہے"۔ نسیم بی بی نے کہا۔

"امی! ایسے تو نہ کہیں کیا میں اچھی نہیں لگتی؟"۔

اچھی تو تم لگو گی نا جب پورے 1200 لگاؤ گی۔۔۔۔ ہمارے زمانے میں تو"
لپ سٹک ہی لگا کے روپ آجاتا تھا"۔

امی آپ۔۔۔۔۔ جائے میں بات ہی نہیں کرنی آپ سے اللہ حافظ !"۔"
وہ یہ کہ کر چلی گئی اور نسیم بی بی ہنستی ہنستی خود تیار ہونے لگی۔

السلام علیکم ! کیسی ہو میری جان"۔ حوریہ پالر پہنچ چکی تھی۔"
دفع ہو ابھی بھی نا آتی"۔"
اللہ اللہ اتنا غصہ کہ سلام کا جواب بھی نہیں دو گی"۔"
حوریہ تمہیں پتا ہے نا کہ ہم نے رستار کائ کرنی ہے پھر بھی لیٹ آئی ہو 7 بجنے"
والے ہیں اور 8 بجے بارات آجانی ہے اور تم اب آرہی ہو حد ہے"۔

یار ریلکس میں نے آدھے گھنٹے میں تیار ہو جانا ہے فکر ناٹ میری"
جان۔۔۔۔۔ ویسے بھی ہم دلہن کے ساتھ ہیں دیکھوں ابھی اس کا بھی تو میکپ

رہتا ہے تب تک میرا بھی ہو جائے گا کیو صنم ٹھیک کہہ رہی ہوں نا میں "۔ وہ اسے آنکھیں دیکھا کر بولی تو اس نے فوراہاں کہا۔

ایک گھنٹے تک وہ ریڈی ہو جاتی ہے۔

ارے واہ تم تو بہت پیاری لگ رہی ہو "۔ صنم اسے دیکھ کر کہتی ہے تو نمرہ اسے " گھورنے لگ جاتی ہے۔

ٹی پنک کلر کے لہنگا اور چولی جس پر سلور کام ہوا تھا اس پے بہت سوٹ کر رہا تھا سیم اسی طرح کا نمرہ نے بھی پہنا تھا دونوں نے ایک ساتھ لیا تھا۔

صنم ماشاءاللہ نہیں کہہ سکتی اگر نظر لگ گئی نا اسے تو میں تیرا سر پھاڑ دوں گی "۔ "

نمرا یار مجھے کس کی نظر لگنی ہے۔۔ نظر تو تمہیں لگنی ہے ریان بھائی کی "۔ وہ " اسے آنکھ مارتے ہوئے بولتی ہے۔

پاگل آہستہ بول آپی فرحین نا سن لے کیوں ان سے جاتے جاتے مار پر وانی " ہے " وہ اسے ہلکا سا تھپڑ مار کر کہتی ہے۔

اچھا چل اب دیر نہیں ہو رہی بارات کا ویلکم بھی تو کرنا ہے نا"۔"

ہاں ہاں چل ابو آ گئے ہیں باہر"۔"

پھر وہ دونوں فرحین کا لہنگا اٹھا کر کار میں بیٹھ گئی۔۔۔

☆☆☆

وہ حال میں پہنچی تو فرحین کو کمرے میں بٹھا کر اپنی دوستوں کے پاس آ گئی۔

حوریہ! وہ دیکھو تمہارے امی ابو بھی آ گئے ہیں"۔ نمرہ نے حال کے دروازے"

پر نسیم بی بی اور اشرف صاحب کو دیکھا تو حوریہ کو بتایا۔

اسلام علیکم ابو! شکر ہے آپ آج جلدی آ گئے کام سے اور یہاں بھی ٹائم پر پہنچ "
گ ئے "۔

وعلیکم السلام!! آپ کون ہیں بیٹا؟ میں نے آپ کو پہچانا نہیں "۔انہوں نے "
شرارت سے کہا

ابووو! مذاق تو نا کرے اچھی نہیں لگ رہی تو بول دیں "۔اس نے منہ بنایا تھا۔ "

نہیں میرا بچہ تو بہت پیارا لگ رہا ہے میں تو بس آپ کو تنگ کر رہا تھا"۔انہوں "
نے اسے گلے لگایا۔

" یہ ہوئی نا بات "

مجھے تو ویسی ہی لگ رہی ہے جیسی تھی "۔ نسیم بی بی نے کہا۔ "

امی آپ تو رہنے دو تعریف تو آپ نے کرنی ہی نہیں۔۔آئیں آپ لوگ ادھر "
بیٹھیں "۔وہ انہیں سٹیج کے پاس والے صوفوں پر لے گئی۔

"اسلام علیکم انکل آنٹی"

نمرہ نے پاس آکر سلام کیا۔

وعلیکم السلام ! کیسے ہو بچے ؟؟اور ابو کہاہیں آپ کے "۔

جی میں ٹھیک ہوں انکل ! اور ابو وہ رہے سامنے "۔اس نے ایک طرف اشارہ"

کیا۔

حوریہ چلو بارات بس آگئ ہے گیٹ پے چلے "۔"

ہاں چلو"۔ "

وہ دونوں گیٹ کی طرف چل دیں۔

بس کرو کب تک دیکھو گی میری بچی کو منہ پے تو تعریف کرتی نہیں ہو اب دور"

سے دیکھ رہی ہو"۔اشرف صاحب اپنی بیوی سے مخاطب ہوئے۔

بس کیا کروں منہ پہ اس لیے نہیں کہتی کہ اسے میری نظر نہ لگ جائے "

،،ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری بچی"۔

اچھامیں زرا اسلم صاحب سے مل کر آتا ہوں"۔ یہ کہہ کر وہ نمرہ کے ابو سے "
ملنے چلے گئے اور نسیم بی بی ادھر اپنی دوستوں کے ساتھ باتیں کرنے میں
مصروف ہو گئیں۔۔۔

☆☆☆

وہ دونوں گیٹ کے پاس آکر کھڑی ہوئیں تو حوریہ نے کہا: "نمرہ یار اپنا موبائل
دینا تمہارے موبائل کا کیمرہ ٹھیک ہے میں نے تصویریں بنانی ہیں"۔

یار اتنی تصویریں تو بنالی ہیں۔۔ وہ جو میرے موبائل میں ہے ناوہ تم اپنے "
موبائل میں کرلو باقی برات جب آجائے گی نا پھر بنائیں گے"۔
اس نے یہ کہہ کر اپنا موبائل حوریہ کو دے دیا۔۔ حوریہ نے جب اس کا واٹس
ایپ کھولا تو نظر A N چیٹ پر پڑی۔ حوریہ کو پتہ تھا کہ یہ اریان کا نمبر ہے

اس نے شرارت سے اس کی چیٹ کھول لی لیکن وہاں جواریان نے سٹیکر سینڈ کیا تھا وہ انتہائی برا تھا جسے دیکھ کر حوریہ حیران ہو جاتی ہے۔اور فوراً اس کی واٹس ایپ بند کر کے موبائل نمرہ کو دے دیتی ہے۔۔اور ساتھ ہی ایک گھوری سے نوازتی ہے۔

ارے کیا ہوا؟ اتنی جلدی پکس کر بھی لی اپنی سائڈ پے سینڈ۔"اس نے موبائل" لیتے وقت پوچھا۔"اور مجھے گھور کیوں رہی ہو کیا ہوا؟"۔

ابھی تو میں کوئی بات نہ کروں تو بہتر ہے۔۔بارات آگئی ہے بعد میں پوچھتی" ہوں تمہیں"۔

وہ انتہائی غصے میں اسے کہتی ہے۔اوہ نمرہ اسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

بارات آتی ہے تو ایک سائیڈ پر نمرہ اور حوریہ اور دوسری سائیڈ پر نمرہ کی کچھ کزن کھڑی ہو جاتی ہیں۔

چلو بھائی نکالیں 10 ہزار اور جائیں اندر"۔"

نمرا بڑے انداز سے کہتی ہے۔

"ارے اتنے زیادہ پیسے کچھ ویٹ کر لو ابھی تو رسمیں باقی ہیں میری جیب خالی کروانے کے لیے"۔

واجد بیچارا سامنہ بنا کر کہتا ہے۔

"نہیں بھائی اتنے دے سکتے ہیں تو دے دیں پھر ہی اندر جانے دیں گے ورنہ یہاں کھڑے رہیں ہمیں کیا"۔

نمرہ کہتے وقت اپنے کندھے سے بال پیچھے کرتی ہے۔

"ارے یار دے دیں پیسے بھابھی ہمارا ویٹ کر رہی ہو گی اور ہم بھی تھک گئے ہیں محبوب کا دیدار کرنے کے لیے"۔

اریان واجد کے کان میں کہتا ہے۔ واجد حیران ہو کر اریان کی طرف دیکھتا ہے۔

یار بعد میں دیکھ لینا رقم نکال سب بتاؤں گا"۔ "

اریان واجد کی نظروں کا تقاضہ سمجھتے ہوئے کہتا ہے۔ پھر واجد جیب سے رقم نکال کر نمرہ کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔ "یہ لو بچے کیا یاد کرو گی تمہاری بہن کے صدقے تمہیں دی ہے"۔

اچھا جی واہ چلو پھر تیار ہو جائیں ابھی تو بہن کے صدقے اور بہت پیسے دینے " پڑیں گے ابھی تو شروعات ہے چلیں کاٹے ربین"۔

پھر واجد ربین کاٹتا ہے اور ان پر پھولوں کی برسات کرتی ہیں نمرہ حوریہ اور ان کی کچھ فرینڈز۔

چل یار اب تو اپنا منہ سیدھا کر لے ہوا کیا ہے بتا تو سہی"۔ "

نمرہ حوریہ سے پوچھتی ہے جو کب سے خاموش کھڑی تھی۔

نمرہ! دیکھو مجھے پتہ ہے کہ تم اریان کو پسند کرتی ہو لیکن پسند کرنے کا مطلب " یہ نہیں ہے کہ تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت زیادہ فری ہو جاؤ جو بھی ہے تمہیں اس کے ساتھ زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں نے تمہاری

چیٹ میں دیکھا کہ کتنا گھٹیا سٹیکر اریان نے تمہیں سینڈ کیا آج تو میں نے دیکھ لیا کیا وہ روز اسی طرح کے سٹیکر سینڈ کرتا ہے جتنا چیپ اب اس نے کیا ہے"۔

حوریہ نمرہ کا ہاتھ پکڑ کر سائیڈ پہ لے جاتی ہے اور اس سے پوچھتی ہیں۔

کیسا سٹیکر یار میں نے تو ابھی تک چیٹ کھول کے دیکھا ہی نہیں کہ اس نے کیا" سینڈ کیا ہے"۔

وہ یہ کہہ کر اپنی واٹس ایپ کھولتی ہے اور اریان کا سٹیکر دیکھتی ہے جسے دیکھ کر اسے بہت شرمندگی ہوتی ہے۔

حوریہ! میرا یقین کرو مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ اس طرح کا سٹیکر سینڈ کرے گا" پہلے کبھی اس نے اس طرح کا سٹیکر سینڈ نہیں کیا میں نے تو جسٹ اسے اپنی پک سینڈ کی تھی وہ اس طرح کا رسپانس دے گا مجھے نہیں پتہ تھا"۔

نمرا انکھیں چھڑاتی ہوئی جھوٹ بولتی ہے۔

"دیکھو نمرہ! تمہاری اپنی زندگی ہے لیکن پھر بھی میں تمہاری دوست ہوں میرا مشورہ یہی ہے کہ تم اریان سے دور ہی رہو پلیز کچھ ایسا ویسا نہ ہو جائے جس کی وجہ سے تمہیں پچھتانا پڑے"۔

وہ اسے اپنے قریب کر کے سمجھاتی ہے۔

"ارے ایسا کچھ نہیں ہو گا تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہو اور ویسے بھی وہ مجھے بہت پیار کرتا ہے"۔

وہ اسے تسلی دیتی ہے۔

"اچھا ابھی جب تمہاری بہن کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی تب وہ ساتھ آیا تھا تو تم لوگوں کی بات چیت شروع ہو گئی اتنی جلدی تمہیں اندازہ ہو گیا کہ وہ تم سے کتنا پیار کرتا ہے صرف ایک ماہ ہی تو ہے اور تمہیں اس پہ اتنا یقین ہے"۔

وہ اس سے پوچھتی ہے۔

دیکھو تم ایویں پریشان ہو رہی ہو کچھ بھی نہیں ہو گا اور ویسے بھی اس نے کہا ہے "
کہ وہ جلد ہی رشتہ بھیج دے گا تو میری پیاری سی دوست تم پریشان نہ ہو اللہ سب
بہتر کرے گا"۔

وہ اسے گلے لگا کر کہتی ہے۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن پھر بھی احتیاط کرنا کہ وہ اپنی لمٹس میں رہے اوکے "۔"

اوکے بوس۔۔۔۔ چلو اب اپنا موڈ صحیح کرو آجاؤ مہمانوں سے ملتے ہیں "۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف چلنا شروع کر دیتی ہے۔"

☆☆☆

صغرا! یہ بچی کون ہے وہ جو نمرہ کے ساتھ ہے جس نے سیم ڈریسنگ کی ہوئی "
ہے نمرہ جیسی "۔
شمشاد بی بی نمرہ کی امی سے پوچھتی ہے جو برات کے ساتھ آئی ہوتی ہے۔

وہ میری نمرہ کی دوست ہے اور ہمارے دور کے رشتہ دار بھی ہیں "۔ "
آنٹی! نمرہ سے کہیں نا مجھے اس سے ملوائے مجھے اس سے دوستی کرنی ہے مجھے وہ "
بہت اچھی لگ رہی ہیں "۔

شمشاد کی بیٹی کومل کہتی ہے۔
ارے بیٹا تو آپ نمرہ کے پاس چلے جاؤ نا وہ آپ کا تعارف کروا دے گی اس "
سے "۔
جی آنٹی ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں "۔ "
پھر وہ نمرا کی طرف چلی جاتی ہے۔

"..ہائے نمرہ کیسی ہو"

جی میں ٹھیک ہوں آپ کون ؟"۔ نمرہ ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھتی ہے۔"

جی وہ میں برات کے ساتھ آئی ہوں میری امی آپ کی امی کی دوست ہیں"۔"

وہ اپنا تعارف کرواتی ہے۔

کہیں آپ کی امی کا نام شمشاد تو نہیں ؟"۔"

".. جی جی میری امی کا نام شمشاد ہی ہے"

او اچھا امی سے بہت ذکر سنا ہے آپ لوگوں کا بہت تعریف کرتی ہیں امی اپ" لوگوں کی اور خاص کر کے آپ کے بڑے بھائی کی کہ وہ بہت ہی فرمانبردار بیٹا ہے"۔

جی بس بھائی ہیں ہی اس طرح کے کہ ان کی تعریف کی جائے۔۔۔ خیر میرا " نام کومل ہے.. کیا میں اپ کی دوست بن سکتی ہوں ؟"۔

جی کیوں نہیں"۔"

آؤ بیٹھو ہمارے ساتھ یہ یہ میری دوست نہیں ہے بلکہ بہت اچھی دوست ہیں "

"۔

وہ حوریہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

السلام علیکم میرا نام حوریہ ہے "۔"

حروریہ اس سے ہاتھ ملاتی ہے۔

پھر وہ تینوں باتوں میں مصروف ہو جاتی ہیں اور کھانا کھانا شروع کر دیتی ہیں۔

کھانا کھانے کے دوران کومل بار بار حوریہ کی طرف دیکھتی ہے۔جب وہ کھانا کھا کر فری ہوتی ہیں تو کومل نمرہ کے کان میں پوچھتی ہے :

کیا یہ اپ کی دوست کے اصلی بال ہیں ؟"۔ "

نمرہ سن کر ہنسنے لگ جاتی ہے "اور کیا تمہیں یہ نقلی لگ رہے ہیں، اگر ہاں تو ایک دفعہ کھینچ کے دیکھو پھر پتہ چل جائے گا"۔

ارے بتادو نا پلیز پہیلیاں کیوں بجا رہی ہو "۔"

رکو میں تمہیں بتاتی ہوں "۔"

وہ یہ کہہ کر حوریہ کہ بال زور سے کھینچتی ہے جس سے وہ چیخ مارتی ہے۔

"پاگل ہو گئی ہو نمرہ بال کیوں کھینچ رہی ہو"۔
بہت سے غصے سے دیکھ کر کہتی ہے۔
"سوری سوری یار یہ کومل کو تمہارے بال نقلی لگ رہے تھے اس لیے بس اسے ثبوت دیا ہے"۔
"سوری آپی! میں نے تو بس ان سے پوچھا تھا"۔
کومل شرمندہ ہوتی ہے۔

"کوئی بات نہیں کومل! تم شرمندہ نہ ہو یہ تو ہے ہی پاگل"۔
وہ اسے غصے سے دیکھ کر کہتی ہے۔
کومل کے فون کی بیل بجتی ہے تو وہ کہتی ہے میں ابھی تھوڑی دیر تک آتی ہوں میرے بھائی کی کال آرہی ہے۔
"وہ تو چلی گئی اب بتا توں نے میرے بال کیوں کھینچے"۔

بتایا تو ہے کہ اسے شک تھا تو میں نے اسے پروف دکھا دیا کہ تمہارے بال اصلی" ہیں"۔

اچھا اب میں تمہارے کھینچ کے بتاؤں کہ مجھے کتنا درد ہوا ہے"۔"

ارے بابا نا ایسے نہ کرنا تھوڑے سے تو ہیں وہ بھی چلے جائیں گے"۔"
وہ بیچارہ سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

توں نا فلحال اپنی شکل گم کر ادھر سے وہ جو دور کھڑا مجنوں تمہیں دیکھ رہا ہے اس" سے پوچھ کہ کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔ میں اپنی امی لوگوں کے پاس جا رہی ہوں"۔
وہ یہ کہہ کر اپنی امی کے پاس چلی جاتی ہے۔

السلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ ؟"۔"

میں ٹھیک ہوں تم لوگ بتاؤ کیسے ہو امی کیسی ہیں آ گئے ہو شادی پر میں نے منع"

کیا تھا نا"۔

جی بھائی میں ٹھیک ہوں اور امی بھی ٹھیک ہے۔۔۔بھائی وہ صغری آنٹی نے اتنا"

فورس کیا تھا کہ امی کو آنا پڑا۔۔۔اور ویسے بھی واجد بھائی بھی آئے تھے گھر

انہوں نے کہا کہ پلیز آنٹی اب میرا دوست نہیں ہے تو آپ شادی پہ نہ ہوں گی تو

مجھے اچھا نہیں لگے گا،بس اسی لیے آنا پڑا"۔

کومل بولتی ہے۔

اچھا چلو خیر مجھے پتہ تھا وہ امی کو منا ہی لے گا۔۔امی کہاں ہیں میری بات"

کرواؤ"۔

کومل ویڈیو کال لے کر اپنی امی کے پاس جا رہی تھی تو اس کے پاس سے حوریہ

گزری وجدان نے اس کے بس ایک جھلک دیکھی اور پھر اس کی پشت پہ اس کے

لمبے بال دیکھتا ہی رہ گیا۔

"السلام علیکم وجدان بیٹا کیسے ہو؟"۔

وہ ابھی بھی شل تھا۔

"وجدان کہاں گم ہو تم سے بات کر رہی ہوں"۔

"جی جی امی السلام علیکم کیسی ہیں آپ؟"۔

"میں تو ٹھیک ہوں تم کہاں گم تھے بچے"۔

"کہیں نہیں امی وہ مجھے کوئی ضروری کام ہے میں بعد میں کال کرتا ہوں اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ"۔

وہ یہ کہہ کر کال کٹ کر دیتا ہے۔

"ارے اسے کیا ہوا کال بند کر دی"۔

شمشاد بی بی حیران ہوتی ہے۔

☆☆☆

شکر ہے جناب آپ سے بات کرنے کا موقع تو ملا ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ دور سے "

دیکھ کر جانا پڑے گا"۔

نمرہ ہال کے ایک سائیڈ پر اریان سے ملنے کے لیے آتی ہے تو وہ کہتا ہے۔

یار موبائل پہ اتنی بات ہو جاتی ہے پھر بھی کیا بات کرنی تھی جو تم نے مجھے "

یہاں بلایا"۔

وہ اس سے پوچھتی ہے۔

تم اتنی پیاری لگ رہی ہو سوچا کیوں نا گلے مل لے"۔"

وہ اسے اپنے قریب کر کے کہتا ہے۔

اریان کیا کر رہے ہو کوئی آجائے گا"۔"

وہ اسے دور کرتی ہے۔

کیا تم مجھ سے پیار نہیں کرتی"۔"

یہ کیسا سوال ہے اریان۔۔۔۔پیار کرتی ہوں تو یہاں کھڑی ہوں نا"۔"

اچھا تو پھر ایک کس ہی دے دو"۔"

وہ اسے کمر سے پر پکڑ کر قریب کرتا ہے۔

اریان اتنی جلدی بھی کیا ہے تم نے کہا ہے نا کہ اگلے ماہ رشتہ بھیجو گے تو پھر "

تب تک کے لیے صبر کرو"۔

وہ اسے پیچھے کرتی ہے۔

یہ کیا طریقہ ہے دھکا کیوں دے رہی ہو،، میں تمہیں ایسا ویسا لگتا"

ہوں۔۔۔۔ تمہیں مجھ پہ بھروسہ ہی نہیں ہے جب بھروسہ نہیں ہے تو پھر پیار

کا کیا فائدہ۔۔۔جاؤ حال میں میں بعد میں آجاؤں گا"۔

بہت سے غصے سے جانے کو کہتا ہے۔

ارے میں نے تو بس بات کی ہے تم غصہ کیوں کر رہے ہو"۔

نہیں میری جان میں غصہ نہیں کر رہا لیکن تم نے مجھے خود سے دور دھکیل کر"
مجھے یہ احساس دلایا ہے کہ میں کوئی آوارہ لڑکا ہوں"۔
سوری لیکن میرا مطلب یہ نہیں تھا"۔
وہ اسے گلے لگا کر کہتی ہے تو اریان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آتی ہے شیطانی مسکراہٹ اور وہ اسے کس کے گلے لگاتا ہے۔
اچھا چلو ٹھیک ہے مان لیتا ہوں پر اب تمہیں خود مجھے کس کرنی ہوگی ورنہ میں"
ناراض ہو جاؤں گا"۔
وہ اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں لے کر کہتا ہے۔
نمرہ انکھیں بند کر کے اس کے ہونٹوں پر ہلکا سا بوسہ دیتی ہے اور شرما کر اندر بھاگ جاتی ہے۔
کب تک بچو گی میری بلبل آخر تو تمہیں میری جال میں پھنسنا ہی ہے"۔
اریان اسے جاتا ہوا دیکھ کر سوچتا ہے۔

لڑکیاں کیوں بھول جاتی ہیں کہ پیار ہوس کا نام نہیں ہے پیار کرنے والے عزت کے رکھوالے ہوتے ہیں۔نہ کے عزتوں سے کھیلنے والے۔۔۔

☆☆☆

دبئی شہر کے ایک بنگلے میں کھڑکی کے پاس ایک کھڑا شخص گہری سوچ میں ڈوبا تھا چھ فٹ قد سفید رنگت بھوری آنکھیں ہلکی بئیرڈ اور ڈارک براؤن بال بلاشبہ وہ بہت حسین شخصیت کا مالک تھا چوڑا سینہ اور پھولے ہوئے مسلز اس بات کی گواہی تھے کہ وہ باقاعدگی سے جم جاتا ہے۔عمر ہے 27 سال اور دنیا کا مشہور بزنس مین وجدان ملک۔

مجھے کیا ہو گیا تھا اس لڑکی کو دیکھ کر..میں کسی سے پیار نہیں کر سکتا مانا کہ وہ" حسین ہے جیسا میں سوچتا ہوں ویسی ہی ہے،، لیکن نہیں وہ صرف مجھے تو اچھی

نہیں لگی وہاں حال میں اور بھی بہت لوگ ہوں گے جو اسے دیکھ کر لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ایسی لڑکی وجدان ملک کی پسند۔۔۔ ناممکن۔۔۔ پھر میں اس کے بارے میں کیوں سوچ رہا ہوں۔۔۔ نہیں مجھے ابھی پیار ویار کے چکر میں پڑھنا ہی نہیں مجھے بس اپنے بزنس پر فوکس کرنا ہے"۔

وہ یہ سوچ کر سگریٹ جلا کر ہونٹوں سے لگاتا ہے اور گہرا کش لیتا ہے۔

ہائے برو کیسے ہو؟"۔"

ساحر اس کے پاس آکر پوچھتا ہے۔

میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کہاں تھے۔۔ پھر کلب تو نہیں گئے؟ یار میں نے کتنی" دفعہ کہا ہے کہ نہ جایا کرو"۔

کیا کروں یار جانا پڑتا ہے اب تمہاری طرح آفس سے گھر گھر سے آفس تو نہیں" کر سکتا نا"۔

وہ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھتا ہوا کہتا ہے۔

دیکھو ساحر! وہاں جا کے تم روز کوئی نہ کوئی نئی لڑکی پٹا لیتے ہو کام پہ فوکس کرو"

یہ تو سارے فالتوں کام ہیں"۔

وہ اس کے ساتھ بیٹھتا ہوا کہتا ہے۔

اچھا بھائی چھوڑ یار کافی پلا دے"۔ "

نہیں میں تمہاری کام والی ماسی ہوں کہ جب جی چاہے گا گھر آ جاؤ گے اور میں "

کہوں گا جی حضور فرمائیں کیا کھائیں گے"۔

وہ اسے غصے سے دیکھ کر کہتا ہے۔

اچھا یار غصہ تو نہ کر کل سے جلدی آ جایا کروں گا"۔"

وہ تھوڑا اس کے پاس ہو کر اس کا بازو پکڑ کر کہتا ہے۔

"اب توں نا مجھے مسکے نہ لگا اور جا کر خود اپنے لیے کافی بنا اور ساتھ میرے لیے بھی"۔

وہ اس کے پاس سے کھڑا ہو کر ڈریسنگ مرر کے پاس جا کر اپنی گھڑی اتارتا ہے۔

"پر یار جو تمہارے ہاتھ میں ذائقہ ہے وہ میرے ہاتھ میں کہاں"۔

وہ بیچارہ سا منہ بنا کر کہتا ہے۔

"میرا جب موڈ ہو گا نا میں تب ہی بناؤں گا اور تم جانتے ہو میں ریپیٹ نہیں کروں گا"۔

وہ یہ کہہ کر سلیپنگ سوٹ لے کر واش روم میں چلا جاتا ہے۔

"اللہ میاں کیا بندہ بنایا ہے آپ نے ہنسنا تو اس نے کبھی سیکھا ہی نہیں یا پھر شاید یہ بھول گیا۔ شکر ہے میرے ساتھ تھوڑی سی بات کر لیتا ہے ورنہ باہر والے تو اس سے ڈر کے مارے مخاطب بھی نہیں ہوتے"۔

وہ یہ کہہ کر کچن میں چلا جاتا ہے اور کافی بنانا شروع کرتا ہے۔۔۔

☆☆☆

امی اپ نے کھانا کھالیا کچھ اور لیں گی؟"۔"

حوریہ اپنی امی کے پاس آکر پوچھتی ہیں۔

نہیں بیٹا مجھے کچھ نہیں چاہیے توں اپنی بتا کچھ کھایا یا گھر جا کر پھر کہے گی کہ ممّا" مجھے کھانا بنا کر دیں"۔

وہ اس سے پوچھتی ہے۔

امی اپ کو پتہ ہے کہ میں شادی پہ زیادہ کھانا نہیں کھاتی ڈیفینٹلی گھر جا کے پھر "
کھانا تو پڑتا ہے "۔

نہیں تو جو یہ لوگ یہاں شادی پہ کھانا کھاتے ہیں وہ کیا شرماتے رہتے ہیں "۔ "

وہ اسے گھور کر پوچھتی ہیں۔

امی آپ ٹینشن نہ لیں میں گھر جا کر خود بنالوں گی لیکن یہاں بیٹھ کر مجھ سے "
زیادہ کھانا نہیں کھایا جاتا آپ کو پتہ ہے پھر کیوں پوچھتی ہیں ہر بار "۔

آجاؤ حور یہ دودھ پلائی کی رسم کریں "۔ "

نمرہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے۔

ہاں چلو اچھا "۔ "

وہ اس کے ساتھ چل دی۔

وا نسیم یہ تمہاری بیٹی ہے "۔ "

ان کے پاس بیٹھی ایک خاتون پوچھتی ہے۔

جی یہ میری بیٹی ہے "۔ "

اچھا ماشاءاللہ بڑی پیاری ہے کیا نام ہے اس کا۔۔؟"۔"

حوریہ نام ہے میری بیٹی کا"۔"

اوا چھا نام بھی پیارا ہے۔۔ کہاں تک پڑھی ہے اور عمر کیا ہے اس کی؟؟"۔"

انہوں نے ایک اور سوال پوچھا۔

اس نے بس ایف اے کیا ہے اور ہم نے کہا تھا کہ پڑھ لو لیکن اس نے کہا میں " نے پڑھنا ہی نہیں۔۔اور عمر اس کی 18 سال ہے 19 سال کی ہونے والی ہے ماشاءاللہ سے"۔

اچھا چلو صحیح کہیں رشتہ کیا ہے اس کا؟؟"۔"

جی نہیں ویسے ہم نے ابھی تک سوچا نہیں ہے"۔"

بہت اچھی بات ہے وہ دراصل میں نے اس لیے پوچھا کہ میرا۔۔۔۔"۔"

آنٹی اپ حوریہ کی امی ہے وہ آنٹی صغرا آپ کو بلا رہی ہیں"۔"
وہ ابھی بات کر رہی تھی کہ کومل ان کے پاس آکر اسے بتاتی ہیں۔
جی بچے میں ہی ہوں کہاں بیٹھی ہیں وہ مجھے لے چلو"۔وہ کھڑی ہو کر ان کے "
ساتھ چل دی۔

ارے میں نے تو ان سے اپنے بیٹے کے بارے میں بات کرنی تھی اور یہ لڑکی پتہ "
نہیں کہاں سے آگئی بات بھی پوری نہیں کرنے دی"۔
وہ برا سا منہ بنا کر سوچتی ہیں۔

شکر ہے میں آنٹی کے پاس ٹائم پہ پہنچ گئی ورنہ انہوں نے تو رشتے کی بات کر "
دینی تھی۔۔۔۔بس ایک دفعہ بھائی حوریہ کو دیکھ لیں پھر میں اسے اپنی بھابی
بناؤں گی"۔
کومل دل میں سوچتی ہے۔۔

ساری رسمیں ہو جاتی ہیں اب رخصتی کا ٹائم آتا ہے فرحین بہت روتی ہے جسے دیکھ کر نمرہ بھی حوریہ کو گلے لگ کر بہت روتی ہے۔

چل اب نہ رو تجھے دیکھ کر مجھے ڈر لگ رہا ہے"۔"

حوریہ اسے ہنسانے کے لیے کہتی ہے۔

رخصتی کے بعد سارے مہمان آہستہ آہستہ روانہ ہو جاتے ہیں۔

اچھا اسلم صاحب ہم لوگ بھی چلتے ہیں"۔"

اشرف صاحب اجازت مانگتے ہیں۔

جی بہت شکریہ آپ لوگوں کے آنے کا"۔"

وہ انہیں گلے لگا کر کہتے ہیں۔

اور ہاں کل آپ لوگوں نے ولیمے پہ ہمارے ساتھ جانا ہے کوئی بہانہ نہیں چلے " گا"۔

وہ انہیں دوبارہ تاکید کرتے ہیں۔

پاپا! انکل تو جائیں گے کیونکہ میں انہیں ساتھ لے کر ہی جاؤں گی اگر یہ جائیں " گے تو میرے ساتھ میری دوست جائے گی نا"۔

نمرہ جو پاس کھڑی ہوتی ہے وہ بڑی پرجوش ہو کر کہتی ہے۔

جی جی اسلم صاحب ہم لوگ صبح ٹائم پہ آجائیں گے "۔"

پھر وہ لوگ بھی حال سے روانہ ہو جاتے ہیں۔۔۔

☆☆☆

واجد کی برات جب گھر پر آتی ہے تو فرحین کا استقبال بہت اچھے انداز سے ہوتا ہے۔ کچھ رسمیں کرنے کے بعد جب فرحین کو کمرے میں بھیج دیا جاتا ہے تو کچھ دیر بعد واجد بھی کمرے میں جاتا ہے۔

فرحین! میں زیادہ تو نہیں کہوں گا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ میں پوری کوشش" کروں گا تمہاری ہر خواہش پوری کر سکوں، تمہیں ہر خوشی دے سکوں"۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔

فرحین کچھ نہیں کہتی بس نگاہیں نیچے کر لیتی ہے۔

اور یہ تمہاری منہ دکھائی"۔"

وہ سونے کی انگوٹھی نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھتا ہے۔

اور ہم اج سے اپنی نئی زندگی کا اغاز کر رہے ہیں تو تم مجھ سے وعدہ کرو آج کے "
بعد تم مجھ سے کوئی بات نہیں چھپاؤ گی اور میں بھی تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں
تم سے کچھ بھی نہیں چھپاؤں گا"۔
وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھ کر پوچھتا ہے۔

جی میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں آپ کی امیدوں پر پورا اتروں گی"۔"
واجد یہ سن کر خوش ہوتا ہے اور پھر اس کی پیشانی پر محبت برا بوسہ دیتا ہے۔
مجھے تم سے یہی امید تھی"۔"

پھر ان کی زندگی کی حسین رات کا آغاز شروع ہو جاتا ہے۔ایک پاک رشتے کی
شروعات۔کمرے میں مدم روشنی اور دو دلوں کی دھڑکنوں کی آوازیں باقی رہ
جاتی ہوں۔۔۔

☆☆☆

"امی! حوریہ کتنی پیاری ہے نا"۔

"ہاں بیٹا پیاری تو ہے پر تمہیں پتہ ہے نا تمہارا بھائی نہیں مانے گا"۔

"جی امی! مجھے پتہ ہے لیکن دعا تو کر سکتے ہیں نا"۔

وہ ان کی گود میں سر رکھ کر کہتی ہے۔

"میری جان ابھی تم 15 سال کی ہو اتنا آگے کا کیوں سوچتی ہو"۔

وہ اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہتی ہیں۔

"امی مجھے پتہ ہے لیکن مجھے حوریہ جیسے ہی بھابھی چاہیے۔ آپ نے دیکھا نا اس کے بال کتنے پیارے تھے اور تو اور اس کی آنکھیں کتنی اچھی ہیں نا۔۔۔ وہ کل آئے گی نا تو میں اسے اپنا پکا والا دوست بنا لوں گی"۔

وہ معصومیت سے اپنی امی کے چہرے کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

چلو ٹھیک ہے اب سو جاؤ صبح کی صبح دیکھی جائے گی"۔"

او کے امی گڈ نائٹ"۔"

وہ ان کے ساتھ لیٹ جاتی ہے۔

☆☆☆

حوریہ صبح ٹائم سے اٹھ کر نمرہ کے گھر چلی جاتی ہے اور ولیمے پہ جانے کی تیاری کرنا شروع کر دیتی ہے۔

.. حوریہ بلیک کلر کا ڈریس پہنتی ہے اور نمرہ اف وائٹ کلر کا
دونوں ہی پیاری لگ رہی تھی۔
کچھ دیر بعد وہ لوگ حال کے لیے روانہ ہو جاتے ہیں۔
وہ ہال میں پہنچ چکے تھے۔۔

" السلام علیکم حوریہ آپی ! کیسی ہیں اپ ؟؟"۔
کومل پاس اکر پوچھتی ہے۔
" میں ٹھیک ہوں کومل تم بتاؤ کیسی ہو۔۔۔ بڑی پیاری لگ رہی ہو بالکل باربی ڈول جیسی"۔
وہ اس کی بے بی پنک کلر کی فراک کو دیکھ کر کہتی ہے۔

"جی شکریہ آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں"۔
وہ اس کے بائیں گال پر بوسہ دے کر کہتی ہے۔ تو حوریہ حیران ہو جاتی ہے۔
"سوری پر آپ مجھے اچھی لگی اس لیے"۔

وہ اپنے کانوں کا ہاتھ لگا کر کہتی ہے۔

"نہیں نہیں سوری کی ضرورت نہیں ہے وہ بس تم نے اچانک کیا نا تو اس لئے،،،
کوئی بات نہیں"۔
وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر کہتی ہے۔

جی اپ ہمارے ساتھ بیٹھیں"۔ وہ ایک بینچ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔"

اچھا تم دونوں باتیں کرو میں اتی ہوں"۔"
نمرہ یہ کہہ کر اریان کی طرف چلی جاتی ہے۔

کھانا وغیرہ کھانے کے بعد جب واپس جانے کا ٹائم آتا ہے تو کومل حوریہ سے نمبر مانگتی ہے تو وہ اسے اپنا نمبر دے دیتی ہے کیونکہ ایک گھنٹے میں ان دونوں کی بہت اچھی دوستی ہو جاتی ہے۔

پھر وہ واجد اور فرحین کو لے کر گھر واپس آجاتے ہیں۔

رات کے 10 بجے تک حوریہ نمرہ کے گھر میں رہتی ہے پھر اپنے گھر آجاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

السلام علیکم! امی کیسی ہیں؟"۔"
وجدان آفس میں بیٹھ کر اپنی امی کو کال کرتا ہے۔

وعلیکم السلام جی بیٹا میں ٹھیک ہوں تم سناؤ تم کیسے ہو۔۔۔اور اس دن کیا ہوا تھا" تم نے کال کٹ کر دی اور اب دو دن بعد کال کر رہے ہو"۔

انہوں نے شکوہ کیا۔

"جی امی میں ٹھیک ہوں جی دراصل اس دن مجھے کچھ ضروری کام تھا اس لیے میں نے کال کٹ کر دی"۔

"اچھا چلو سہی اب یہ بتاؤ واپس کب آنا ہے"۔

"جی امی بس یہاں ایک دو ضروری میٹنگز ہیں وہ کلئیر کر کے انشاءاللہ نیکسٹ ویک آجاؤں گا"۔

وہ ایک فائل کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔

"تمہیں پتہ ہے ناوجدان تمہاری بہن کا برتھ ڈے ہے چار دن بعد اور تم نہ آئے تو وہ ناراض ہو جائے گی"۔

انہوں نے اسے آگاہ کیا۔

"جی امی مجھے پتہ ہے لیکن میں کیا کر سکتا ہوں اب کام بھی تو ضروری ہے نا"۔

"چلو سہی جیسی تمہاری مرضی تمہیں وہاں گئے ایک ماہ سے زیادہ ہو گیا ہے اور ابھی بھی تمہارا واپس آنے کو دل نہیں کر رہا کہیں ادھر کوئی۔۔۔۔"۔

"امی امی پلیز کیسی باتیں کر رہی ہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے میں کام میں بزی ہوں"۔

وہ ان کی بات کاٹتا ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے جو بھی ہے کام ہے جلدی ختم کرو اور میری بیٹی کی برتھ ڈے تک گھر واپس آؤ یہ نہ ہو کہ وہ ناراض ہو جائے اور اس بار پھر میں نے بھی ناراض ہو جانا ہے"۔

امی پلیز سمجھنے کی کوشش کریں میں نیکسٹ ویک ہی آسکتا ہوں"۔"

پر بیٹا تمہیں پتہ ہے نا گڑیا ناراض ہو جائے گی"۔"

امی اسے منانا میرا کام ہے آپ پریشان نہ ہو میں بات کر لوں گا اس سے"۔"

چلو تم دونوں بہن بھائی جانو پھر اسے کہنا میرے پاس روتی ہوئی نہ آئے"۔"

جی امی میں اس سے بات کروں گا آپ اپنا خیال رکھیں پھر بات ہو گی"۔"

وہ فون اپنے ٹیبل پر رکھتا ہے تو دروازہ کھول کر ساحر اینٹری مارتا ہے۔

جی جناب کیا حال چال ہے؟"۔"

میں ٹھیک ہوں تم ہر دفعہ نوک کرنے کے بغیر کیوں آتے ہو"۔"

اس کا لہجہ سخت ہوا۔

اب اپنے یار کے آفس میں آنے کے لیے بھی مجھے نوک کرنا پڑے گا"۔"

دیکھو ساحر تم میرے دوست ہو لیکن اس طرح تم بغیر نوک کی آؤ گے تو باقی "
کولیگس بھی سوچیں گے کہ میں تمہیں زیادہ امپورٹنٹس دیتا ہوں "۔
لہجہ ابھی بھی سخت تھا۔

اچھا سوری آئندہ سے نوک کر کے آؤں گا"۔"
وہ ناگواری سے کہتا ہے۔
جی بہتر ہو گا۔۔۔ بیٹھو بتاؤ کیا بات ہے "۔"

ہاں وہ میں پوچھنے آیا تھا کہ تم نے کل کی فلائٹ بک کروائی ہے تو کیا میں بھی "
تمہارے ساتھ جا سکتا ہوں پاکستان "۔

کیوں خیریت تمہیں کیا پڑ گئی پاکستان جانے کی یہاں کی آسائشیں تمہیں وہاں "
نہیں ملیں گی "۔

وہ اسے ٹونٹ مارتا ہے۔

"یار ایسی بات نہیں ہے پاپا کی طبیعت نہیں ٹھیک اس لیے سوچا چلو تم جا رہے ہو تو تمہارے ساتھ میں بھی چلا جاتا ہوں"۔

وہ وضاحت دیتا ہے۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے میں تمہاری بھی فلائٹ بک کروا دوں گا۔۔۔میری آج آخری میٹنگ ہے اور میں ادھر جا رہا ہوں پھر ملتے ہیں"۔

وہ یہ کہہ کر لیپ ٹاپ پکڑتا اپنے کیبن سے باہر نکل جاتا ہے۔

"پتہ نہیں کیا بندہ ہے ایک دم سے اتنا میٹھا اور اتنا اچھا ہو جاتا ہے اور ایک دم سے اتنا سخت اُف اس کی بیوی بیچاری جو بنے گی اس کے تو نصیب پھوٹ جائیں گے"۔

وہ وجدان کے جانے کے بعد بڑبڑاتا ہے۔۔۔

☆☆☆

"ٹک ٹک ٹک"۔

دروازہ بجنے پر حوریہ کی امی دروازہ کھولتی ہے۔

"السلام علیکم آنٹی !

کیسی ہیں آپ۔اور حوریہ کہاں ہے؟"۔

وہ جیسے ہی اندر انٹر ہوتی ہے سوال پوچھنے لگ جاتی ہے۔

"صبر کرو بچے اندر تو آجاؤ پھر پوچھ لینا سانس تو لو"۔

"جی آنٹی وہ دراصل میں کب سے اسے کال کر رہی ہوں لیکن اس کا نمبر مسلسل بند جا رہا ہے اس لیے بس ٹینشن ہو رہی ہے"۔ وہ ان کے ساتھ کمرے میں آتی ہوئی کہتی ہے۔

"ہاں اسے کل سے بخار ہے اس لیے اس نے اپنا موبائل نہیں پکڑا شاید چارج ختم ہو گیا ہو گا"۔

"اچھا چلیں پھر میں اس سے مل لیتی ہوں"۔
وہ یہ کہہ کر اس کے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

"حوریہ میری جان کیا ہوا ہے"۔
وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتی ہوئی پوچھتی ہے۔

"بس یار تھوڑا سا بخار ہو گیا اور تو کل کہاں تھی آج آ گئی میری یاد"۔

وہ اٹھ کے بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں یار سوری آپی فرحین لوگوں نے جانا تھا تو پھر گھر کے کام وغیرہ کر کے ٹائم ہی نہیں ملا"۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

"ویسے اب تو بخار ختم ہو گیا ہے نا"۔

"جی اب میں بہتر ہوں"۔

"چلو شکر ہے یار تم ٹھیک تو ہوئی میں جا کے نا صنم کا سر پھاڑوں گی اس نے تمہیں نظر لگا دی"۔

"نہیں نمرہ ایسے تھوڑی ہوتا ہے تم بھی کچھ بھی بولتی رہتی ہو تھکاوٹ کی وجہ سے مجھے بخار ہو گیا"۔

"ایسا ہی ہے اور ہاں یار میں تو صنم کا کہہ رہی ہوں وہ کومل بی بی وہ تو تمہیں کسی کر رہی تھی ناپکا اس کی نظر لگی ہے تمہیں"۔

"نمرہ یار کچھ بھی بولتی رہتی ہو بس کرو اور ویسے بھی اتنی پیاری بچی ہے"۔

"واہ وہ تمہیں بچی لگتی ہے پورے 16 سال کی ہونے والی ہے اور تم اسے بچی کہہ رہی ہو"۔

"بس کرو نمرہ کیوں اس کے پیچھے پڑ گئی ہو"۔
وہ اسے گھور کر کہتی ہے۔

"تمہیں بڑی اس کی فکر ہو رہی ہے خیر تو ہے"۔
"یار بس وہ میری دوست ہے اور تم چھوڑو یہ ساری باتیں بتاؤ کیا کھاؤ گی"۔

پھر وہ بیٹھ کر کچھ دیر باتیں کرتی ہیں اور نمرہ اپنے گھر چلی جاتی ہے۔

☆☆☆

(شام ساڑھے سات بجے)

حوریہ بچے میرا فون دینا تمہاری پھپھو کو کال کرنی ہے"۔ حوریہ کے ابو اسے" کہتے ہیں۔

جی یہ لیں ابو"۔"

السلام علیکم رضیہ بہن کیا حال ہے"۔"

جی بھائی اللہ کا شکر میں ٹھیک اپ بتائیں گھر میں سب ٹھیک ہیں"۔"

ہاں ہاں سب خیر ہے وہ میں نے تمہیں خوشخبری بتانی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ"
سرور سے میں نے بات کی تھی اس نے ہاں کر دیا تو بتاؤ تم لوگ پھر کب جا رہے
ہو رشتہ پکا کرنے کے لیے"۔

ارے واہ ماشاءاللہ مجھے پورا یقین تھا کہ ہاں ہی ہو گی میں گھر پر بات کر کے"
جلدی ہی آپ کو بتاتی ہوں بس پھر جلدی سے شادی کر لیں گے دو تین ماہ کے
اندر اندر۔۔"۔
وہ بہت خوش ہوتی ہیں۔

ہاں یہی مناسب ہے تم لوگ ٹائم نکال کر آجاؤ پھر ہم رشتہ پکا کر کے شادی کی"
ڈیٹ فکس کر لیں گے"۔
اشرف صاحب انہیں کہتے ہیں۔

جی جی بھائی انشاءاللہ میں آپ کو صبح تک بتادوں گی"۔"
وہ یہ کہہ کر کال بند کر دیتی ہے

ابو ! کیا واقعی انہوں نے ہاں کر دی ہے اس کا مطلب اب کلثوم کی جلدی شادی"
ہو گی واؤ کتنا مزہ آئے گا نا"۔
حوریہ خوش ہو کر کہتی ہیں۔

ہاں بیٹا بس اس بچی کا فرض ادا ہو جائے گا جلدی تمہاری خالہ اور خالو بھی فرض"
سے آزاد ہو جائیں گے"۔

اچھا چلو ٹھیک ہے ابو پھر میرا ڈرامہ لگنے والا ہے میں دیکھ لوں"۔"

بیٹا کبھی نماز بھی پڑھ لیا کرو ہر وقت ڈرامہ موبائل ان چیزوں سے کبھی باہر "
بھی آجایا کرو"۔
وہ انہیں پاس بٹھاتے ہوئے کہتے ہیں۔

جی ابو ضرور انشاءاللہ میں کل سے ساری نمازیں پڑھوں گی"۔"
وہ نیچے منہ کر کے کہتی ہے۔
کل سے کیوں آج سے ابھی سے عشاء کی نماز کا ٹائم ہونے والا ہے تو ابھی سے "
پڑھو"۔

جی ٹھیک ہے ابو"۔"
وہ بیچارہ سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

دیکھو بیٹا میں نے تمہیں کبھی کسی چیز سے نہیں روکا لیکن نماز پڑھنا تم پر فرض "
ہے تو پلیز بیٹا باقاعدگی سے پڑھا کرو"۔

وہ اس کہ سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

جی ابو ٹھیک ہے آئندہ خیال رکھوں گی"۔"
وہ یہ کہہ کر کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

کدھر ہو سارے ادھر آؤ بیٹھو میرے پاس تم لوگوں کو ایک خوشی کی خبر بتانی ہے"۔
رضیہ بی بی لاونج میں سب کو آواز لگاتی ہیں۔

کیا ہوا رضیہ اتنا شور کیوں مچا رہی ہو"۔"

صادق صاحب لاؤنج میں آتے ہوئے پوچھتے ہیں۔۔اتنے میں ان کے چاروں بیٹے اور بیٹی بھی وہاں آجاتی ہے۔

"ادھر آؤ میرے بچے تمہارے ماموں کی کال آئی تھی انہوں نے بتایا کہ رشتے کے لئے ہاں ہو گئی ہے"۔
وہ زین کو پاس بلاتے ہوئے کہتی ہیں۔

"کیا واقعی امی آپ سچ کہہ رہی ہیں"۔
وہ انہیں گلے لگا کر پوچھتا ہے۔

"ماں صدقے جاوے۔۔۔کتنا خوش ہے میرا پتر"۔
وہ اس کا ماتھا چوم کر کہتی ہیں۔

"دیکھیں بھائی میں نے کہا تھا نا سب خیر ہی ہو گی آپ ایوی پریشان ہو رہے تھے

"۔

یاسر پاس آکر کہتا ہے۔

"ہمارے بھائی کی شادی ہو گی اور ہم دونوں بھائی ایک جیسی ڈریسنگ کریں گے

"۔

عادل یاسر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔

"ہاں بھائی اب تو شادی کی تیاریاں کرنی ہیں میں نے تو بھائی سے کہہ دیا ہے کہ دو
تین ماہ کے اندر اندر شادی کرنی ہے"۔

رضیہ بتاتی ہیں۔

"امی میں بھائی کی شادی پہ نیو کپڑے لوں گی اور بہت زیادہ انجوائے کروں گی"۔

ربیہ خوش ہو کر کہتی ہے۔

"ہاں ہاں یہ تو ٹھیک ہے بس ہم لوگ پرسوں جا کر ڈیٹ فکس کر آئیں گے شادی کی اور لڑکی کے ہاتھ میں پیسے بھی رکھ آئیں گے"۔

صادق صاحب کہتے ہیں۔

پھر وہ سب آگے کی پلاننگ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔۔۔

☆☆☆

"ہائے!"۔

کومل کا میسج آیا ہوا تھا حوریہ کے واٹس ایپ پر۔

"السلام علیکم کیا حال ہے کومل"۔

وہ ریپلائی کرتی ہے۔

"جی میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں کل آپ کا نمبر بن جا رہا تھا میں نے کال کی تھی"۔

"ہاں وہ میرے موبائل کا چارج ختم ہو گیا تھا اور لائٹ بھی نہیں تھی تو اس لیے"۔

"اچھا تو میں نے آپ کو بتانا تھا کہ پرسوں میری برتھ ڈے ہے تو کیا آپ آسکتی ہیں"۔

"نہیں کومل اتنی دور تو میں نہیں آسکتی اگر تمہارا گھر ادھر پاس ہوتا تو پھر تو میں نے آجانا تھا اب اسلام اباد کیسے آسکتی ہوں"۔
وہ اسے کہتی ہے۔

ہاں یہ تو ہے چلو خیر "۔"

وہ اداس ہوتی ہے۔

تم اداس نہ ہو وہاں باقی سب تو ہوں گے نا اور ویسے بھی اگر میں آسکتی تو لازمی "
آتی اپنی وے بتاؤ انٹی کیسی ہیں"۔

جی امی ٹھیک ہیں اللہ کا شکر ہے"۔"

اچھا چلو سہی اور بتاؤ"۔"

کچھ نہیں چلو پھر بعد میں بات کروں گی"۔"

او کے اللہ حافظ "۔"

وہ موبائل رکھتی ہے اور ٹی وی کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

اچانک اس کے فون کی بیل بجتی ہے تو فون کی طرف دیکھتی ہے سکرین پر یاسر لکھا دکھائی دیتا ہے تو بہت خوش ہوتی ہے۔

ہائے انہوں نے مجھے کال کی کیا بات کرنی ہوگی "۔"
وہ فون ہاتھ میں لے کر سوچتی ہے۔
بیل آکر بند ہو جاتی ہے پھر دوبارہ سے کال آتی ہے تو وہ جھٹ سے فول اٹھاتی ہے

۔

السلام علیکم یاسر بھ بھ ۔۔۔۔۔۔۔۔ بھائی "۔"
وہ یاسر کہنے کے بعد اٹک اٹک کر بھائی کہتی ہے۔

ہاں میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسی ہو حور "۔"

"جی میں ٹھیک ہوں اپ بتائیں اپ کیسے ہیں"۔

وہ سیدھی ہو کر بیٹھتی ہے اور خوشی سے پوچھتی ہے۔

"ہاں میں بھی ٹھیک ہوں وہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی"۔

"جی جی بتائیں کیا بات کرنی تھی میں سن رہی ہوں"۔

وہ ایکسائٹڈ ہو کر کہتی ہے۔

"وہ دراصل پتہ نہیں کیسے ہو گیا مجھے پیار پر اب سوچا کہ بتا دوں"۔

حوریہ یہ سن کر شل رہ جاتی ہے۔

"اللہ کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں اگر یہ خواب ہے تو کبھی نہ ٹوٹے"۔

وہ ذہن میں سوچتی ہے۔

اس لیے حور جب تم پرسوں امی لوگوں کے ساتھ اپنی خالہ کے گھر جاؤ گی تو"
میری بات شمع سے کروادو گی میں نے اسے بتانا ہے"۔

وہ یہ سن کر حیران ہو جاتی ہے۔

حور سن رہی ہو نا میں کیا کہہ رہا ہوں"۔"

جی جی بھ بھ بھائی میں سن رہی ہوں"۔"
وہ اٹک اٹک کر بولتی ہے۔

"اچھا ایک اور ریکویسٹ ہے کہ اس بات کا ذکر کسی سے نہ کرنا"
حوریہ کے گلے میں انسوں کا گولا اٹکا تھا۔
جی جی میں کسی کو نہیں بتاؤں گی"۔"
وہ اس سے سے کہتی ہے۔

چلو ٹھیک ہے پھر بات کریں گے اللہ حافظ"۔"

پھر وہ فون بند کر دیتا ہے۔

فون بند ہونے کے بعد حوریہ کے آنسوں جو کب سے رکے تھے بہہ جاتے ہیں۔

مجھے تو لگتا تھا کہ وہ مجھ سے پیار کرتے ہیں لیکن اس نے مجھے اپنے پیار تک جانے"
کی سیڑھی بنا لیا"۔

وہ روتے ہوئے سوچتی ہے۔۔۔

☆☆☆

ہائے سویٹ ہارٹ ! کیسی ہو"۔اریان نمرہ کو کال پر کہتا ہے۔"

میں ٹھیک ہوں آپ سنائیں آپ کیسے ہیں ؟"۔ "
وہ بھی پیار سے جواب دیتی ہے۔

میں بھی ٹھیک ٹھاک۔۔۔اچھا پھر آج کا کیا پلان ہے۔۔۔۔۔میں آج فیض اباد"
آرہاہوں توکیوں نہ ہم کچھ دیر ٹائم سپینڈ کرلیں"۔
وہ بہت پیار سے کہتا ہے۔

ہاں چلو ٹھیک ہے جب تم یہاں پہنچ جاؤ گے ناتو مجھے بتادینا پھر میں گھر سے نکل"
جاؤں گی۔۔۔کیا میں حوریہ کو ساتھ لے کر آسکتی ہوں ؟"۔

نہیں جان اسے نہ لے کر آناویسے بھی کباب میں ہڈی فائدہ"۔"

ارے ایسے تو نہ کہو وہ میری دوست ہے"۔"

وہ اداسی سے کہتی ہے۔

نمرہ مجھے پتہ ہے کہ وہ تمہاری دوست ہے لیکن میں تمہارے ساتھ کچھ ٹائم "
گزارنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں بس ہم دونوں ہوں اور کوئی تیسرا نہیں"۔

وہ بڑے رومانی انداز میں کہتا ہے۔

ارے تم کیا سوچ رہے ہو دیکھو اگر کچھ الٹا سیدھا کرنا ہے تو میں نہیں آرہی"۔"

وہ جلدی جلدی کہتی ہے۔

نمرہ میری جان تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے کیا اور ویسے بھی ہم ایک دوسرے "
سے پیار کرتے ہیں تو اس میں غلط کیا ہے"۔

وہ بڑے پیار سے کہتا ہے۔

ہاں لیکن افون پر تو ہم باتیں کر لیتے ہیں رومینٹک لیکن ابھی میں ایسا کچھ کرنا"
نہیں چاہتی"۔
وہ اپنی صفائی دیتی ہے۔

نمرہ میں ایسا کچھ بھی نہیں کرنے والا تم پتہ نہیں کیا سوچ رہی ہو"۔"
سوچ وہ یہی رہا ہوتا ہے لیکن نمرہ کی بات کو جھٹلا دیتا ہے۔
میں بس یہاں سے نکل رہا ہوں وہاں پہنچ کر تمہیں کال کروں گا اور تم اکیلی آؤ"
گی ٹھیک ہے اگر تمہیں میرے پیار پہ یقین ہے تو آجانا ورنہ میں سمجھوں گا کہ تم
مجھ سے پیار ہی نہیں کرتی"۔
وہ یہ کہہ کر کال کٹ کر دیتا ہے۔

ارے میں نے تو پھر اسے ناراض کر دیا چلو کوئی نہیں جب وہ آئے گا نا تو اس"
سے مل کر اسے منا لوں گی"۔
وہ دل میں سوچتی ہے۔۔۔

☆☆☆

اس دن جب یاسر نے حوریہ کو بتایا تھا کہ وہ شمع میں انٹرسٹڈ ہیں تو اس رات کو وہ بہت روئی تھی۔ لیکن پھر اس نے خود کو سمجھالیا کہ پیار حاصل کرنا ہی سب کچھ نہیں ہوتا کبھی کبھی اپنے محبوب کی خوشی کی خاطر اسے بھلادینا ہی بہتر ہے۔
کلثوم کا رشتہ بھی طے ہو گیا تھا اور اس کی شادی کی ڈیٹ بھی فکس ہو گئی تھی اگلے مہینے کی 21۔۔ سب شادی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔۔

اس دن جب رشتہ پکا کرنے کے لیے حوریہ ساتھ گئی تھی تو اس نے یاسر کی بات شمع سے کروادی اس نے پوچھا نہیں کہ ان دونوں کے بیچ کیا بات ہوئی بس وہ فون دے کر باہر چلی گئی۔

حوریہ نمرہ کے گھر برتن دے آو"۔"
وہ چھت پر بیٹھی تھی تو اس کی امی اس کے پاس آکر کہتی ہیں۔

جی امی میں ظہر کی نماز کے بعد دے آؤں گی"۔"

اچھا چلو ٹھیک ہے سپینر میں کپڑے ڈالے ہیں وہ نکال کر چھت پر پھیلا دو"۔"
اس کی امی اسے کہہ کر نیچے چلی جاتی ہیں۔۔ پھر وہ کپڑے نکال کے چھت پر پھیلانا شروع کر دیتی ہے۔۔۔

☆☆☆

"امی دیکھو نا بھائی میری برتھ ڈے کبھی مس نہیں کرتے لیکن اس بار آنے سے کیوں منع کر دیا انہوں نے"۔

کومل کالج سے آکر اپنی امی سے شکوہ کرتی ہے۔

"بیٹا میں نے کہا تھا لیکن اس نے کہا کہ امی میں خود منالوں گا اسے،، تم اسے خود کال کر کے پوچھ لونا"۔

"نہیں امی! اب میں بھائی سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔۔انہیں کوئی احساس ہی نہیں ہے۔۔۔ایک ہی تو ان کی بہن ہے اور اس کی خوشی کے دن پر وہ گھر نہیں ہوں گے میں نہیں مناتی اپنی برتھ ڈے"۔

"کیوں نہیں منائے گی میری گڑیا برتھ ڈے"۔

وجدان بالکل اس کے پیچھے کھڑا ہو کر پوچھتا ہے۔

بھائی واٹ ای سرپرائز مجھے پتہ تھا آپ آئیں گی"۔"

وہ بھاگ کر اپنے بھائی کے گلے لگتی ہے۔

اچھا پتہ تھا تو پھر یہ کیوں کہا کہ تم مجھ سے ناراض ہو جاؤ گی"۔"

وہ اسے خود سے الگ کر کے شانوں سے پکڑ کر پوچھتا ہے۔

بس بھائی میں اداس ہو گئی تھی نا اس لیے... سوری میں کیسے بھول گئی کہ میرا"
بھائی مجھ سے کتنا پیار کرتا ہے"۔

وہ دوبارہ اس کے گلے لگ کر کہتی ہے۔

چلو اب مجھے بھی اپنے بیٹے سے ملنے دو پیچھے ہٹو"۔"

اس کی امی پاس آ کر کہتی ہے۔

امی کیسی ہیں آپ"۔"

وہ ان کے گلے لگ کر پوچھتا ہے۔

میں تو بالکل ٹھیک ہوں اور تمہیں دیکھ کر اور بھی ٹھیک ہو گئی"۔"

وہ اپنے بیٹے کا ماتھا چومتی ہیں۔

سوری امی میں نے آپ سے اس دن جھوٹ بولا لیکن میں آپ لوگوں کو"
سرپرائز دینا چاہتا تھا فلائٹ میں نے بک کل کی کروائی تھی اور پھر کوئی ضروری
کام آگیا اس لیے آج صبح کی پہلی فلائٹ لے کے میں آگیا"۔
وہ اپنی ماں کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر انکھوں سے لگاتے ہوئے بتاتا ہے۔

چلو تم آتو گئے ہو نا یہی کافی ہے،، بتاؤ میرا بچہ کیا کھاؤ گے"۔"
وہ اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہتی ہیں۔

امی آپ کے ہاتھ کا جو بھی بنا ہو گا کھالوں گا میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر رات کو "

ہماری گڑیا کی برتھ ڈے بھی تو سیلیبریٹ کرنی ہے "۔

وہ یہ کہہ کر کمرے میں چلا جاتا ہے۔

راجہ صاحب وجدان کا سامان اس کے کمرے میں پہنچاؤ"۔ "

وہ اپنے نوکر کو آواز دے کر کہتی ہیں۔اور خود کچن میں چلی جاتی ہیں۔۔۔

☆☆☆

ہاں نمرہ میں تمہارے گھر کے بالکل پاس ہوں آجاؤ"۔ "

اریان اسے میسج کرتا ہے۔

"ہاں بس پانچ منٹ میں آرہی ہوں"۔

وہ اسے ریپلائی دیتی ہے۔

"امی۔۔! میں حوریہ کے گھر جارہی ہوں ہم دونوں نے آج بازار جانا ہے اس نے اپنے کزن کی شادی کی کچھ چیزیں لینی ہیں"۔

وہ اپنی امی کو بتاتی ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے بچے جلدی آجانا گھر"۔

اس کی امی اسے اجازت دیتی ہے۔

پھر وہ عبایہ پہن کر اور اپنا پرس پکڑ کر گھر سے نکل جاتی ہے۔

گلی کے باہر جب وہ آتی ہے تو سامنے اریان ہونڈا بائک پر بلیک پینٹ شرٹ میں ملوث بیٹھا ہوتا ہے۔

ہائے چلو جلدی کرو چلیں"۔"

وہ اس کے پاس آکر کہتی ہے۔

ارے تم عبایا بھی پہنتی ہو"۔وہ اسے حیرانی سے دیکھتا ہے۔"

ہاں گھر سے نکلتے وقت پہنتی ہوں لیکن اب چلو جلدی کوئی دیکھ نہ لے"۔"

وہ اس کے ساتھ بائیک پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

کچھ دیر بعد وہ ایک ریسٹورنٹ میں جاتے ہیں وہاں کھانے کے لیے آرڈر کرتے ہیں۔

اچھا نمرہ کھانا کھانے کے بعد ہم لوگ یہاں پاس میرے ایک دوست کا فلیٹ " ہے وہاں جائیں گے کچھ دیر بیٹھیں گے پھر میں تمہیں گھر چھوڑ دوں گا"۔وہ اس کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھ کر بڑے پیار سے کہتا ہے۔

"نہیں بہت دیر ہو جائے گی۔۔۔میں امی کو حوریہ کے گھر کا بول کر آئی ہوں"۔
وہ اسے بتاتی ہے۔

"زیادہ نہیں بس آدھا گھنٹہ بیٹھیں گے پھر چلے جانا۔۔ویسے بھی جب تم اپنی دوست کے گھر جاتی ہو دو دو تین تین گھنٹے تو ادھر بیٹھی رہتی ہو آنٹی کون سا تمہیں بلانے چلی جائیں گی"۔
وہ کی انکھوں میں دیکھ کر پیار سے کہتا ہے۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن ہم فلیٹ پر جا کر کریں گے کیا ائی مین باتیں ہی کرنی ہے نا تو ہم یہاں بیٹھ کر کرتے ہیں نا"۔
وہ تھوڑا سا گھبراتے ہوئے کہتی ہے۔

میری جان کھانا کھاؤ پھر ہم ادھر جا کے بات کریں گے تم پریشان نا ہو کچھ بھی" نہیں ہو گا"۔

وہ اسے کھانا کھانے کے لیے کہتا ہے۔

کھانا کھانے کے بعد وہ اسے اپنے دوست کے فلیٹ پر لے کے آتا ہے۔

نمرہ تم مجھ سے کتنا پیار کرتی ہو؟"۔"

وہ اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھ پکڑ کر خود گھٹنوں کے بل بیٹھ کر پوچھتا ہے۔

میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں اتنا کہ میں بتا نہیں سکتی میں اپنی زندگی تمہارے" ساتھ گزارنا چاہتی ہوں"۔

وہ اس کی انکھوں میں دیکھتی ہوئے کہتی ہے۔

اچھا تو پھر اب میں اگر تمہارے قریب آؤں تو منع تو نہیں کرو گی"۔"

وہ بڑے رومانی انداز سے کہتا ہے۔

لیکن یہ سب غلط ہے "۔"
نمرہ کہتی ہے۔

" کچھ غلط نہیں ہے میری جان تم نے سنا نہیں جب دو پیار کرنے والے ایک دوسرے کو دل سے میاں بیوی مان لیں تو وہ میاں بیوی بن جاتے ہیں۔۔۔اور ویسے بھی اس دن فون پر ہم دونوں نے نکاح پڑھا تھا نا مانا کہ قاضی نہیں تھا لیکن تم نے بھی قبول ہے کہا اور میں نے بھی قبول ہے کہا تو رشتہ تو بن گیا نا"۔
وہ اس کے ساتھ بیٹھتا اسے شانوں سے پکڑ کر اپنی طرف کر کے کہتا ہے۔

" ہاں پر۔۔۔"
ششششش! بس مجھے محسوس کرو اور میرے پیار پر اعتبار کرو میں تمہیں کبھی "
نہیں چھوڑوں گا"۔

وہ اس کا حجاب اتارتے ہوئے کہتا ہے۔

اری! تم اپنی امی ابو کو کب رشتہ لینے بھیجو گے"۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتی ہے جو کہ گستاخی کر رہا ہوتا ہے۔

بہت جلد میری جان میں نے گھر پر بات کر لی ہے ابو جیسے ہی سعودی عرب "
سے واپس آتے ہیں ہم شادی کر لیں گے"۔

وہ اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر پیار سے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے اری! مجھے تم پر پورا یقین ہے پر آج نہیں میں لیٹ ہو جاؤں گی پھر "
کبھی"۔

وہ اس کی انکھوں کا خمار دیکھ کر گھبراتے ہوئے کہتی ہے۔

میری جان آج نہیں تو پھر کبھی نہیں اور تم مجھ پہ یقین نہیں کرتی"۔"

وہ تھوڑا غصے میں کہتا ہے۔

بات یقین کی نہیں ہے اری! بس میرا مطلب ہے کہ ابھی گھر چلنا چاہیے "۔

یعنی تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے تو ٹھیک ہے میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں اٹھو" جلدی کرو اپنا حجاب کرو پکڑو بیگ۔۔۔اور میں دوبارہ یہاں نہیں آؤں گا اب سیدھا شادی کے بعد ہی تم سے ملاقات کروں گا اور نہ ہی تمہیں کال یا میسج کروں گا کیونکہ جب تمہیں مجھ پر بھروسہ ہی نہیں تو پھر فائدہ "۔
وہ غصے سے اس کا بیگ اس کے ہاتھ میں تھماتا ہوا کہتا ہے۔

اری!، پلیز ناراض تو نہ ہو ٹھیک ہے جو تم چاہو وہی ہو گا لیکن اس طرح منہ تو نہ" پھیرو"۔
وہ اس کی پشت سے ہاتھ نکال کر اس کے سینے پر باندھتے ہوئے کہتی ہے۔

ائی لو یو میری جان میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں تم سے دور نہیں رہ سکتا"۔"

وہ سیدھا ہوتا ہوا اسے گلے لگا کر کہتا ہے۔

ہاں اری ! لیکن مجھے گھر جانے کی جلدی ہے"۔"

بس ادھے گھنٹے بعد میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آؤں گا"۔"

وہ اسے اٹھا کر بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہتا ہے۔تو نمرہ شرما کر انکھیں بند کر لیتی ہے پھر وہ دونوں آہستہ آہستہ ایک ناپاک رشتے کی شروعات کرتے ہیں۔۔۔

☆☆☆

امی لائیں دیں برتن میں نمرہ کے گھر دے آؤں"۔"

حوریہ کچن میں آتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ سامنے سلیب پر پڑے ہیں بیٹا پکڑ لو"۔"

اس کی امی ایک طرف اشارہ کرتی ہیں۔

چلیں ٹھیک ہے میں دے کر آتی ہوں"۔"

وہ گھر سے نکلتی ہے اور نمرہ کے گھر چلی جاتی ہے جو کہ دوسری گلی میں ہوتا ہے۔

ٹھک ٹھک۔۔۔۔

کون!؟"۔"

عبداللہ دروازہ کھولتا ہوا کہتا ہے۔

السلام علیکم آپی!"۔"

وہ حوریہ کو سامنے دیکھ کر کہتا ہے۔

کیسے ہو چھوٹوں"۔

وہ اس کے بالوں میں ہاتھ مار کر کہتی ہے۔

بہت اچھا۔ آجائیں اور یہ مجھے دے دیں"۔"

وہ اس کے ہاتھ میں ٹرے اور پلیٹیں دیکھ کر کہتا ہے۔

یہ لو"۔"

وہ اسے برتن پکڑا کر اس کے ساتھ ہی اندر چل دیتی ہے۔

السلام علیکم آنٹی!"۔"

وہ نمرہ کی امی سے کہتی ہے۔

وعلیکم السلام بیٹا آپ لوگ بازار سے آگئے "۔"
وہ اس کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھتی ہیں۔

جی انٹی میں سمجھی نہیں کیا مطلب "۔"
وہ حیرانی سے پوچھتی ہے۔

ارے بیٹا تم نے اور نمرہ نے آج بازار جانا تھا نمرہ ایک بجے گھر سے نکلی تھی اس نے بتایا تھا کہ تم نے اسے کال کی ہے بازار جانے کے لیے "۔
وہ یہ سن کر حیران ہو جاتی ہے۔۔اور سوچتی ہے کہ نمرہ کہاں گئی ہو گی اس کے گھر کا بتا کر۔

جی جی انٹی ہم ابھی آئے ہیں میں نے سوچا میں برتن دیں کر آتی ہوں نمرہ "میری امی کے ساتھ باتیں کر رہی تھی "۔
وہ جھوٹ بولتی ہے انکھیں نیچے کر کے۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے اسے گھر بھیج دو چار بجنے والے ہیں اور بچے ٹیوشن کے لئے آنے والے ہوں گے"۔

نمرہ کی امی اسے کہتی ہے۔

"جی آنٹی میں اسے بھیجتی ہوں تھوڑی دیر تک"۔

وہ یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔۔

گھر آ کر وہ اپنا موبائل پکڑ کر نمرہ کے نمبر پہ کال کرتی ہے بیل جا رہی ہوتی ہے لیکن وہ کال نہیں اٹھاتی۔۔۔ تیسری کال پر نمرہ فون اٹھاتی ہے۔۔

"نمرہ کہاں پر ہو تم؟؟ اور تم گھر پر میرا کیوں بتا کے گئی ہو"۔

نمرہ جیسے ہی کال اٹینڈ کرتی ہے حوریہ فورا پوچھتی ہے۔

"کیا مطلب تم میرے گھر گئی تھی حوریہ"۔
وہ الٹا اس سے سوال پوچھتی ہے۔

"ہاں نمرہ میں تمہارے گھر گئی تھی اور آنٹی نے مجھے بتایا کہ تم ایک بجے کی گھر سے نکلی ہو یہ کہہ کر کہ تم میرے ساتھ بازار جا رہی ہو وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ میں نے جاتے ساتھ تمہارا نہیں پوچھ لیا۔۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ جی آنٹی ہم لوگ ابھی آئے ہیں اور میں برتن دینے آ گئی نمرہ میری امی کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہی تھی"۔

"او شکر ہے یار تم نے بچا لیا ورنہ میں گھر آتی تو امی نے پوچھنا تھا کہ کہاں گئی تھی"۔ وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"نمرہ! آنٹی تو بعد میں پوچھیں گی پہلے تم مجھے بتاؤ تم ہو کہاں"۔

وہ غصے سے پوچھتی ہے۔

"میں اریان کے ساتھ ہوں ہم لوگ یہاں ریسٹورنٹ میں ہیں بس میں یہاں سے نکلنے لگی ہوں تھوڑی دیر تک گھر پہنچ جاؤں گی"۔
وہ اپنا ڈریس صحیح کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"نمرہ تمہارا دماغ ٹھیک ہے تم گھر پر جھوٹ بول کر اریان کے ساتھ گئی ہو"۔
وہ غصے سے اونچی اواز میں کہتی ہے۔

"ارے چیخ کیوں رہی ہو کھر آ کر سب کچھ بتاؤں گی اور ویسے بھی ہم دونوں ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں تو ملنا کون سی کوئی بری بات ہے"۔
وہ ڈھٹائی سے کہتے ہوئے اریان کا ہاتھ پیچھے کرتی ہے جو کہ اسے ٹچ کر رہا ہوتا

ہے۔

نمرہ میں تم سے بات نہیں کروں گی اللہ حافظ اور ہاں آئندہ سے گھر یہ کہہ کر "
مت نکلنا کہ تم میرے ساتھ ہو۔۔۔ میں آنٹی سے جھوٹ نہیں بولوں گی آج تو
کہہ دیا لیکن آئندہ نہیں کہوں گی"۔

وہ بہت سخت رویے میں ایک ایک بات چبا کر کہتی ہے۔۔۔اور فون بند کر دیتی
ہے۔

ارہی پلیز پیچھے ہٹو اور چلو مجھے گھر چھوڑ کر آؤ چار بج گئے ہیں"۔ "

وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے عبایہ پکڑ کر کہتی ہے۔

ہاں یار چلو میں تمہیں چھوڑ کر آتا ہوں اور ہاں سنو۔۔۔ تم بہت خوبصورت ہو "
"۔

وہ اپنی شرٹ پہنتا ہوا آنکھ ونگ کر کے کہتا ہے۔

اری !، پلیز جلدی کرو"۔"

وہ شرما کر عبایا پہنتے ہوئے کہتی ہے۔

کچھ دیر بعد وہ اسے گلی میں اتار کر چلا جاتا ہے اور وہ اپنے گھر آ جاتی ہے۔تب تک بچے ٹیوشن کے لیے آئے ہوتے ہیں تو وہ انہیں پڑھانے میں مصروف ہو جاتی ہے ۔

رات کو وہ حوریہ کو کال کرتی ہے پر وہ فون نہیں اٹھاتی۔۔۔جب وہ کال نہیں اٹھاتی تو وہ فون رکھ کر سو جاتی ہے یہ سوچ کر کہ صبح جا کر منا لے گی۔۔۔

☆☆☆

وجدان کے کمرے میں جانے کے بعد کومل اپنے کمرے میں آکر حارث کو کال کرتی ہے۔۔حارث اور ساحر دونوں بھائی ہوتے ہیں۔۔۔دونوں جڑواہیں مگر

سوچ دونوں کی مختلف۔۔حارث ویل ایجوکیٹڈ ہونے کے ساتھ نرم دل اور اچھے اخلاق کا مالک تھا جبکہ اس کے بر عکس ساحر شیطانی سوچ اور اپنی خوبصورتی پر ناز کرنے والا تھا۔

"السلام علیکم حارث بھائی"۔

وہ اس جیسے ہی کال اٹینڈ کرتا ہے کومل کہتی ہے۔

"وعلیکم السلام پرنسز کیسی ہو"۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں اور کیا آپ کو پتہ ہے آج کون سا دن ہے۔۔۔۔"۔

وہ خوشی سے پوچھتی ہے۔

"کیا ہو گیا ہے پرنسز مجھے کیسے نہیں پتہ ہو گا کہ آج کون سا دن ہے"۔

وہ گفٹ لے کر مارکیٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا تو بتائیں پھر کہ آج کون سا دن ہے"۔

وہ ایکسائیٹڈ ہو کر پوچھتی ہے۔

"مائی ڈیئر پرنسز! آج سنڈے ہے تمہیں اتنا بھی نہیں پتا۔۔ کیا ہو گیا ہے کہاں گم رہتی ہو"۔
وہ شرارت سے کہتا ہے۔

"کیا واقعی حارث بھائی آپ کو نہیں پتا کہ آج کیا ڈیٹ ہے اور اج کون سا دن ہے"۔
وہ اداسی سے کہتی ہے۔

"پرنسز آج نو نومبر ہے اور سنڈے کا دن ہے مجھے تو یاد ہے پر تم کیوں پوچھ رہی ہو"۔ وہ اسے مزید تنگ کرنے کے لیے کہتا ہے۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے جب آپ کو یاد ہی نہیں تو پھر میں کیوں بتاؤں اللہ حافظ"۔

وہ یہ کہہ کر کال کٹ کر دیتی ہے۔

"ہائے مائی پرنسز میں کیسے بھول سکتا ہوں کہ آج تمہاری برتھ ڈے ہے حارث سلطان خود کو بھول سکتا ہے لیکن اپنی کومل کی برتھ ڈے کیسے بول سکتا ہے"۔

وہ موبائل کی طرف دیکھتا ہوا سوچتا ہے۔

اس کی عمر 22 سال ہے وہ بچپن سے ہی کومل کو پسند کرتا تھا پر کبھی کسی کو کچھ نہیں بتایا اس نے، کیونکہ ابھی وہ بہت چھوٹی تھی اس نے سوچا کہ جب کومل اڑھارہ سال کی ہو جائے گی تو خود وجدان سے بات کرے گا شادی کی اور پھر جب اس کی پرنسز چاہے گی تب ہی شادی ہو گی تب تک وہ یہ راز اپنے دل میں چھپا کر رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ شروع سے ہی کومل حارث کے ساتھ بہت اٹیچ تھی اور حارث بھی کومل کو بہت اچھے سے ٹریٹ کرتا تھا اس پر کبھی کسی نے شک نہیں کیا کیونکہ وہ کومل کو ہمیشہ اچھی نظر سے ہی دیکھتا تھا۔

رات 8 بجے وجدان کے گھر اس کے تایا ان کی بیوی اور ان کی بیٹی تانیہ اور ساحر پہنچ جاتے ہیں۔۔۔انہوں نے باہر سے کوئی مہمان نہیں بلوایا تھا۔۔۔

کومل نے سکائی بلو کلر کی فیری فراک پہنی ہوتی ہے ہائی پونی اور سائیڈ پف میں وہ بالکل کسی پری جیسی لگ رہی تھی لیکن چہرے پر اداسی لیے وہ ٹیبل کے پاس کھڑی تھی۔۔۔

کیا بات ہے میرا بچہ اتنا پریشان کیوں ہے"۔"
وجدان اس کی اداسی کی وجہ پوچھتا ہے۔

نہیں بھائی میں تو بہت خوش ہوں"۔"
وہ زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر کہتی ہے۔

اچھا تو پھر یہ منہ کیوں لٹکا کر کھڑی ہو کیک نہیں کٹ کرنا یا پھر اپنے بھائی کا"

ڈیکوریشن پسند نہیں آیا"۔

وہ ڈیکوریشن کی طرف دیکھ کر کہتا ہے جہاں ایک سائیڈ پر پنک اور وائٹ کلر کے بالونز کے درمیان 'ہیپی برتھ ڈے کومل' لکھا ہوتا ہے اور لائٹنگ کے درمیان کومل کے بچپن کی تصویریں لگی ہوتی ہیں۔۔اور پھولوں کے گلدان کے درمیان سجے ٹیبل کے اوپر کیک جس کے اوپر کچھ کینڈلز لگی ہوتی ہیں۔

نہیں بھائی ڈیکوریٹ بہت اچھا ہے میں تو بس ایسے ہی یہاں کھڑی ہوں"۔"

وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا چلو آؤ پھر کیک کٹ کریں"۔"

وجدان اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے کیک کے پاس لے جاتے ہوئے کہتا ہے۔

آجائیں سارے کیک کٹ کریں"۔ وجدان سب کو کہتا ہے۔"

کومل بے دلی سے چھری پکڑتی ہی ہے کہ اچانک سب لائٹس آف ہو جاتی ہیں ۔صرف ایک طرف روشنی ہوتی ہے جہاں ایک شخص ہاتھ میں گٹار لیے کھڑا ہوتا ہے سب اس کی طرف دیکھتے ہیں۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو،ہیپی برڈے ٹو یو،ہیپی برتھ ڈے مائی پرنسز،ہیپی برڈے ٹو یو "۔

حارث گٹار بجاتے ہوئے کہتا ہے۔

سب بہت خوش ہوتے ہیں اور کومل کی خوشی کا توٹھکانا ہی نہیں ہوتا۔وہ بھاگ کر حارث کے پاس جاتی ہے۔

"آپ کو یاد تھا مجھے لگا بھول گئے"۔

وہ بالکل اس کے پاس کھڑی ہو کر کہتی ہے۔

"بھلا میں اپنی پرنسز کی برتھ ڈے بھول سکتا ہوں کیوں وجدان"۔
وہ وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"نہیں بھائی ایسا کیسے ہو سکتا ہے"۔
وہ اس کے پاس آکر اسے گلے لگا کر کہتا ہے۔

"اور مجھے پتہ نہیں تھا کہ تم اتنی اچھی اینٹری مارو گے بلکل ہیرو کی طرح"۔
وجدان اس کا گال کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

"چلیں اب کیک کاٹ لیں یا یہیں باتیں کرنے کا ارادہ ہے مجھے کہیں جانا ہے"۔
ساحر بیزارگی سے کہتا ہے
پھر کومل کیک کاٹتی ہے۔۔ تھوڑا سا اپنے بھائی اور امی کو کھلاتی ہے۔۔ پھر حارث ،تانیہ اور اس کی امی کو کھلاتی ہے۔

پارٹی سے فری ہونے کے بعد کومل کمرے میں آکر سامنے صوفے پر دیکھتی ہے جہاں مختلف تحائف پڑھے ہوتے ہیں۔۔۔ پھر وہ اپنا فون پکڑتی ہے واٹس ایپ آن کرتی ہے جہاں حوریہ کا برتھ ڈے وش میسج آیا ہوتا ہے۔
وہ تھینکس کا ریپلائی کرتی ہے اور ساتھ میں اپنی برتھ ڈے پک بھی سینڈ کرتی ہے۔۔اس کے بعد موبائل سائیڈ پر رکھ کر ڈریس چینج کرنے چلی جاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

"حوریہ پلیز منہ تو سیدھا کرو یار قسم سے ایسا کچھ نہیں ہوا ہم بس ریسٹورنٹ گئے تھے اور پھر شاپنگ پر"۔
نمرہ حوریہ کے گھر ئی ہوتی ہے اسے منانے کے لیے۔

دیکھو نمرہ! تم جو بھی کرو مجھے اب اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ تم" مجھے بنا بتائے چلی گئی تھی"۔
وہ کپڑے پریس کرتے ہوئے کہتی ہے۔

یار مان جاؤ نا تم ناراض ہوتی ہو نا تو قسم سے دل نہیں لگتا"۔ نمرہ اسے زبردستی" گلے لگا کر کہتی ہے۔

دل؟!.. ہاں دل تو تمہارا کہیں اور لگ گیا ہے اور اب تمہیں میری کیا پرواہ"۔" وہ طنزیہ انداز میں کہتی ہے۔

دیکھو یار اس کا اپنا مقام ہے اور تمہارا اپنا۔۔۔ پلیز اب مان جاؤ نا دیکھو کان پکڑ کر" سوری کر رہی ہوں آئندہ تمہیں سب بتایا کروں گی"۔
وہ کان پکڑ کر کہتی ہے۔

"نمرہ تم میری دوست ہو میں نہیں چاہتی کہ تمہارے ساتھ کچھ غلط ہو اور وہ اریان وہ تو لڑکا ہے یار اسے کچھ فرق نہیں پڑے گا لیکن زندگی تمہاری خراب ہو گی،،، مجھے بس اس بات کا برا لگا کہ تم اس کے ساتھ باہر گئی وہ بھی اکیلے کچھ بھی ہو سکتا تھا وہ تمہیں واپس نہ آنے دیتا یا خدانا خواستہ میں تو بولنا بھی نہیں چاہتی یا کچھ الٹا سیدھا ہو جاتا تو"۔

وہ اسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے میں آئندہ اس سے اکیلے میں نہیں ملوں گی پکا اور ہاں تم فکر نہ کرو یار کچھ نہیں ہوا ہمارے درمیان"۔

وہ بڑی صفائی سے جھوٹ بولتی ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے بتاؤ کب رشتہ بھیج رہا ہے وہ"۔

حوریہ دوبارہ سے اٹھ کر کپڑے پریس کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"ہاں جلد ہی بھیج دے گا اس نے کہا ہے یا شاید اگلے مہینے تک"۔
وہ اس کے سامنے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔

"چلو سہی جب تک شادی نہیں ہو جاتی تب تک اس سے دور رہو ہاں بات کرو لیکن وہ بھی کم باقی تمہاری مرضی"۔
وہ اسے دوبارہ سمجھانے کی کوشش کرتی ہے۔

"ہاں ہاں ٹھیک ہے کوشش کروں گی۔۔۔اب تم یہ چھوڑو یار چائے پلا دو اپنے ہاتھ کی"۔
وہ موضوع بدلتے ہوئے کہتی ہے کیونکہ وہ مزید اس سے جھوٹ نہیں بول سکتی تھی۔

"ہاں چلو پلاتی ہوں"۔
وہ استری بند کر کے کہتی ہے۔

15 منٹ بعد۔۔۔

یہ لو تمہاری چائے اور یہ ساتھ میں چپس بھی کیا یاد کرو گی"۔"

وہ اس کے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

تھینک یو سو مچ اتنی عین نوازش کے لیے"۔"

وہ بھرپور اداکاری کے ساتھ کہتی ہے۔

اچھا نمرہ میں نے تمہیں بتانا تھا کہ ہم لوگ کل اسلام اباد جا رہے ہیں۔۔ایک تو" شادی ہے زین بھائی کی دوسرا ابو کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں رہتی اس لیے وہاں اسے کسی اچھے ہسپتال میں چیک بھی کروانا ہے"۔

وہ اپنا چائے کا مگ پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

"یار شادی تو بہت دور ہے اتنی جلدی جانے کی کیا ضرورت ہے اور انکل کو کیا ہوا"۔

وہ چائے کا سپ لیتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"ہاں شادی اگلے مہینے ہے لیکن پھپھو نے کہا ہے کہ ہم پہلے آجائیں تاکہ ان کے ساتھ کاموں میں کچھ مدد ہو سکے۔۔۔اور ابو کا وہاں سے علاج کروانے کا مشورہ بھی پھپو کا ہی ہے"۔

وہ اسے بتاتی ہے۔

"اچھا چلو صحیح ہے مطلب اب میں اپنی دوست کو اتنے دن نہیں دیکھ سکتی"۔

وہ اداسی سے کہتی ہے۔

"ہاں لیکن ہم فون پر بات تو کرتے رہیں گے اور تم لوگ شادی پر ٹائم پہ آجانا مہندی سے ایک دن پہلے اوکے میں انتظار کروں گی"۔

وہ اپنی چائے کا آخری سپ لیتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں آجائیں گے انشاءاللہ بس تم مجھے انکل کی طبیعت کا بتاتی رہنا"۔"
وہ بھی اپنی چائے کا آخری سپ لیتے ہوئے کہتی ہے۔
کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ اپنے گھر چلی جاتی ہے۔۔

☆☆☆

اگلے دن وہ لوگ اسلام اباد کے لیے روانہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے ہی وہ گھر پہنچتے ہیں
تو سب لوگ بہت خوش ہوتے ہیں پھپھو نے کھانے کا انتظام کیا ہوتا ہے اور کھانا

کھانے کے بعد سب باتیں کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں اور حوریہ اریبہ کے ساتھ کمرے میں بری کی کچھ چیزیں دیکھنے میں مصروف ہو جاتی ہے۔

حوریہ بیٹا ہم لوگ کل یہاں شاپنگ مال جائیں گے کچھ سامان لینا ہے اور تم بھی اپنی شاپنگ کر لینا ٹھیک ہے"۔
اس کی پھپھو اسے کہتی ہے۔

جی بہتر۔۔!"۔"
وہ خوش دلی سے کہتی ہے۔

رات کے تقریبا 11 بجے جب وہ سونے کے لیے لیٹتی ہے تو موبائل پکڑ کے واٹس ایپ کھولتی ہے۔۔۔ جہاں نمرہ اور کومل کے میسج آئے ہوتے ہیں۔

السلام علیکم آپی ! کیسی ہیں آپ؟"۔"

وہ پہلے کومل کی چیٹ کھولتی ہے۔

میں ٹھیک ہوں کومل تم بتاؤ کیسی ہو اور آنٹی کیسی ہیں؟"۔"
وہ ریپلائی کرتی ہے۔

جی الحمدللہ میں بھی ٹھیک اور مما بھی ٹھیک ہیں"۔"
فوراً ریپلائی آتا ہے۔

اچھا اور بتاؤ پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟"۔"
وہ میسج کرتی ہے۔

جی آپی بہت اچھی جا رہی ہیں آپ بتائیں گھر میں سب ٹھیک ہیں؟"۔"
کومل پوچھتی ہے۔

ہاں سب ٹھیک ہیں اللہ کا شکر ہے۔۔اور تمھیں ایک مزے کی بات بتاؤں ہم "
لوگ ادھر اسلام اباد میں ہیں"۔

کیا واقعی آپ سچ کہہ رہی ہیں"۔"
کومل بڑی خوشی سے ریپلائی کرتی ہے۔

"جی جی واقعی ہم لوگ ادھر ہیں۔۔"
اچھا تو پھر کیا میں آپ کو مل سکتی ہوں یا آپ ہمارے گھر آجائیں"۔"
کومل میسج کرتی ہے۔

ہاں ہاں ضرور ملیں گے انشاءاللہ کچھ دن تک۔۔ تم اپنے گھر کا ایڈریس مجھے بتا"
دینا میں آجاؤں گی"۔

ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی"۔

کومل بہت خوش ہوتی ہے اور اپنی امی کو بتانے چلی جاتی ہے۔
پھر حوریہ نمرہ کے ساتھ مصروف ہو جاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

"ہائے کیسی ہو میری جان؟؟"۔
اریان کا میسج آتا ہے نمرہ کو۔

"میں ٹھیک ہوں جناب آپ کیسے ہیں؟"۔
وہ بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے ہوئے ریپلائی کرتی ہے۔
"ہممم! میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔جب سے تم سے ملاقات کر کے آیا ہوں بے چینی بڑھتی جا رہی ہے"۔
وہ بیڈ پر لیٹے ہوئے ریپلائی کرتا ہے۔

"اچھا جی دل تو میرا ابھی نہیں لگ رہا اس دن کے بعد تم سے پیار اور بھی زیادہ ہو گیا ہے"۔ وہ بھی اب بیٹھ پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"اچھا پھر بتاؤ کب ملیں دوبارہ؟"۔

"کیا مطلب دوبارہ ملتے ہیں۔۔ اب بس تم انکل آنٹی کو رشتہ لینے کے لیے بھیجو جلدی سے تاکہ ہم جلدی سے ایک ہو جائیں"۔
نمر ہ ریپلائی کرتی ہے۔

"ہاں یار میں نے امی سے بات کی ہے وہ کہتی ہیں کہ جیسے ہی اب آئیں گے ہم ڈائریکٹ شادی بھی کر دیں گے تم پریشان نہ ہو سب اوکے ہے میرے گھر والے راضی ہیں اور تمہارے گھر والوں کو منالیں گے کیونکہ فرحین آپی ہے نا"۔

اریان کہتا ہے۔

"اچھا وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب دوبارہ ملنا کچھ عجیب نہیں ہے۔"

"ارے میری جان کچھ عجیب نہیں ہے شادی تو ہم نے کر ہی لینی ہے اور ملنے میں کیا حرج ہے ویسے بھی اب تم سے دور نہیں رہا جاتا سو پلیز مجھے نہ تڑپاؤ"۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے چلو پھر دیکھتے ہیں کسی دن کا پلان بناتے ہیں لیکن ابھی تو گھر سے نکلنا مشکل ہے تھوڑا کیونکہ حور یہ بھی نہیں ہے جس کے گھر کا میں بول کر آجاؤں سوچتی ہوں کچھ کہ کیسے ممکن ہو"۔

نمرا کہتی ہے۔

"لو یو سو مچ میری جان مجھے پتہ ہے کہ تم کوئی نہ کوئی ترکیب نکال ہی لو گی،،اوو مممممما"۔

ممممممی

وہ اسے میسج پر کس کا ایموجی سینڈ کرتا ہے۔

گفتگو جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆

"السلام علیکم امی!"۔
وجدان ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"وعلیکم السلام! وجدان بیٹا آج ٹائم نکال کر جیولری شاپ سے کومل کا ڈائمنڈ بریسلٹ لے آنا میں نے پیمنٹ کر دی تھی۔۔ کل میں اسے یہ گفٹ نہ دے سکی تھی،، آج تم یہاں سے لے آنا"۔

جی امی میں لے آؤں گا آپ پریشان نہ ہوں"۔"
وجدان بریڈ پر جام لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

السلام علیکم امی۔ السلام علیکم بھائی"۔"
کومل ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

وعلیکم السلام!"۔"
وجدان اور امی ایک ساتھ کہتے ہیں۔

بھائی میں بہت لیٹ ہو گئی ہوں بس آپ مجھے جلدی سے کالج ڈراپ کر"
دیں"۔
کومل بریڈ پر جیم لگا کر بائٹ لیتے ہوئے جلدی جلدی کہتی ہے۔

آرام سے ناشتہ کرو کومل بیٹا،، میں تمہیں چھوڑ آؤں گا فکر نہ کرو"۔"

وجدان اسے جلدی جلدی ناشتہ کرتے ہوئے دیکھ کر کہتا ہے۔

ہمم بھائی بس جلدی کریں"۔"

وہ جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔

"اللہ حافظ امی"۔ "

کچھ دیر بعد وجدان ناشتہ مکمل کر کے اٹھتا ہے تو کومل بھی اپنا بیگ پکڑتے ہوئے اپنی امی کا ماتھا چومتے ہوئے کہتی ہے۔

اللہ حافظ بچوں۔۔۔۔!"۔"

☆☆☆

صبح ناشتہ کرنے کے بعد حوریہ اپنی پھپھو کے ساتھ گھر کے کام کروا کے فری ہو جاتی ہے تو اس کی پھپھو اس سے کہتی ہیں :

حوریہ چلو شاپنگ مال چلتے ہیں اریبہ تم بھی تیار ہو جاؤ اور ہاں یاسر کو کال کر کے " کہو کہ گاڑی لے کے آئے جلدی"۔

جی امی میں کہتی ہوں"۔"

اریبہ کہتی ہے۔

چلیں آجائیں امی۔۔"۔"

یاسر گاڑی لے آیا تھا۔

کچھ دیر بعد وہ شاپنگ مال میں شاپنگ کر رہی تھیں۔۔ حوریہ اور اریبہ نے عبایا پہنا ہوا تھا اور صرف سٹالر کیا تھا۔۔ اور پھپھو نے صرف شال لے رکھی تھی۔

حوریہ آؤ ہم جوس لے کے آتے ہیں"۔"

اریبہ اس کا ہاتھ پکڑ کے کینٹین کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

اریبہ پھپھوں تو یہاں پر ہیں ہم اکیلی کیسے جائیں گیں"۔"

وہ اس سے کہتی ہے۔

ارے کچھ نہیں ہوتا بیٹا تم دونوں جاؤ سامنے ہی تو ہے کنٹین میں تب تک یہاں"

کپڑے سلیکٹ کرتی ہوں"۔

اس کی پھپھو پیار سے کہتی ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے پھپھو"

وہ یہ کہہ کر اریبہ کے ساتھ کنٹین کی طرف چل دیتی ہے۔

وہ کنٹین سے سلیش لے کر نکلتی ہیں تو حوریہ کی کسی کے ساتھ ٹھکر ہو جاتی ہے

اور سارا سلیش اس پر گر جاتا ہے۔

وودا ہیل"۔

وجدان غصے سے کہتا ہے۔

ایمیمم سوسوری میں نے دیکھا نہیں"۔"

حوریہ گھبراتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ۔۔۔۔۔۔۔۔!"۔"

وجدان کچھ کہنے کے لیے اس کی طرف دیکھتا ہے تو زبان کو چپ لگ جاتی ہے۔

دیکھیں اایم سوسوری میں نے دیکھا نہیں آپ پلیز ڈریس نیو لے لیں میں "

پیمنٹ کر دوں گی"۔

حوریہ ڈرتے ہوئے کہتی ہے۔

اے لڑکی تمہیں پتہ بھی ہے کہ یہ ڈریس کتنے کا ہے "۔"

ساحر اسے کہتا ہے جو کہ وجدان کے بالکل ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔

دیکھیں میں کہہ رہی ہوں مجھے واقعی نہیں پتہ چلا آپ بتادیں کتنے کا ہے "
میں پیمنٹ کر دوں گی"۔

وہ آنکھوں میں آنسو لیے کہتی ہے۔

کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن آگے سے دھیان رکھئے گا آنکھیں کھول کر چلا"
کریں"۔

وجدان سخت لہجے میں کہتا ہے۔

جیجی ٹھیک۔۔۔ٹھیک ہے "۔"

وہ نظریں جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

چلو ساحر "۔"

وجدان آگے چلتا ہوا ساحر سے کہتا ہے۔

"شکر ہے بچ گئے ورنہ اتنے پیسے کہاں سے لاتے ہم اس کا ڈریس تو 5040 ہزار کا لگ رہا تھا"۔

اریبہ معصومیت کہتی ہے۔

"ہاں اب چلو پھپھو ہمارا انتظار کر رہی ہوں گی اور ہاں اس بارے میں کچھ نہ کہنا ان سے"۔

وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہتی ہے۔

شاپنگ کرنے کے بعد وہ گھر کے لیے روانہ ہو جاتے ہیں۔۔۔

☆☆☆

ارے بیٹا یہ کیا ہوا"۔"

وجدان اور ساحر گھر آتے ہیں تو وجدان کی امی پوچھتی ہے۔

کچھ نہیں آنٹی ایک پاگل لڑکی تھی اس نے بھائی کے اوپر سلیش گرا دیا"۔

ساحر برا سا منہ بنا کر کہتا ہے۔

نہیں امی ایسا کچھ بھی نہیں ہے وہ دراصل غلطی سے مجھ سے ٹھکرا گئی تھی"۔"

وجدان ساحر کو گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا چلو کوئی بات نہیں بیٹا تم جاؤ چینج کر لو"۔"

اس کی امی کہتی ہے۔

جی ٹھیک ہے امی ! اور یہ لیں کومل کا بریسلٹ "۔"
وہ انہیں ڈبہ پکڑاتے ہوئے کہتا ہے۔۔ پھر وہ اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اب وہ مجھے کبھی دوبارہ دکھے گی "۔"
وہ کبرڈ سے اپناڈریس نکالتے ہوئے سوچتا ہے۔

اس دن اس کے چہرے پر رونق تھی اور اج کچھ الگ تھا۔۔ وہ کچھ پریشان لگ رہی تھی یا شاید میں کچھ زیادہ سوچ رہا ہوں۔۔۔۔ پر میں اس کے بارے میں سوچ کیوں رہا ہوں وہ خاص نہیں ہے "۔"
وہ خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

یااللہ اب وہ لڑکی دوبارہ میرے سامنے نہ آئے کیوں اسے دیکھ کر میں خود سے بھی بیگانہ ہو جاتا ہوں۔۔ "۔"
وہ اپنی بئیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے واش روم چلا جاتا ہے۔۔۔

☆☆

: کچھ دن بعد

شادی کی تیاریاں زور وشور سے چل رہی تھیں اب شادی میں بس 15 دن باقی تھے۔۔۔ حوریہ بھی اپنی پھپھو کا ہر کام میں ساتھ دے رہی تھی۔۔ دیکھنے میں وہ بہت خوش لگتی تھی پر دل میں ایک الگ سی اداسی تھی۔۔۔

ادھر نمرہ کی اریان کے ساتھ ملاقاتیں عروج پر تھی وہ بہت خوش تھی کہ اریان اس سے کتنا پیار کرتا ہے لیکن اریان بس اسے یوز کر رہا ہوتا ہے۔

امی! ابو کدھر ہیں؟"۔"

حوریہ پوچھتی ہے۔

بیٹا وہ۔۔۔ چھت پر ہوں گے یا باہر ابھی تو یہیں تھے"۔"

وہ ادھر ادھر دیکھ کر کہتی ہیں۔

اچھا۔۔! 'امی میں دیکھتی ہوں"۔"

وہ چھت پر آتی ہے تو اس کے ابو اسے دیکھ کر جلدی سے سگریٹ باہر پھینک دیتے ہیں۔۔۔ لیکن وہ دیکھ چکی ہوتی ہے۔

ابو۔۔۔آپ سگریٹ پی رہے تھے"۔"

وہ ان کے پاس آکر حیرانی سے پوچھتی ہے۔

ہاں بیٹا وہ بس ایسے ہی دل چاہا تو پی لی"۔"

اشرف صاحب آنکھیں چراتے ہوئے کہتے ہیں۔

ابو۔۔! آپ کو پتہ ہے نا کہ کتنی مشکل سے آپ کا نشہ چھڑوایا ہے اور ڈاکٹر نے" منع کیا ہے کہ اب اگر آپ نے دوبارہ غلطی سے بھی چرس والی سگریٹ پی لی تو نقصان ہو سکتا ہے"۔

وہ اپنے ابو کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کرتی ہے۔

ہاں۔۔بیٹا مجھے پتہ ہے،، لیکن میں نے سادہ سگرٹ پی ہے"۔"

ابو سگریٹ سگریٹ ہوتی ہے"۔"

وہ فکر مندی سے کہتی ہے۔

میری جان پریشان نہ ہو کچھ نہیں ہو گا اور آئندہ نہیں پیوں گا"۔"

وہ اپنی بیٹی کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

وعدہ۔۔۔!؟"۔"

وہ ان کے سامنے ہاتھ کرتی ہے۔

نہیں بیٹا میں وعدہ نہیں کرتا لیکن پوری کوشش کروں گا کیونکہ میں اپنی بیٹی" کے ساتھ جھوٹا وعدہ نہیں کر سکتا"۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر پیار سے کہتے ہیں۔

"نہیں ابو آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ آئندہ سگرٹ نہیں پییں گے میں جانتی ہوں کہ آپ وعدہ نہیں توڑیں گے"۔
وہ ضدی انداز میں کہتی ہے۔

"بچے سمجھنے کی کوشش کرو عادت کوئی بھی ہو جلدی نہیں چھوٹتی۔۔اور خاص کر وہ جو آپ کی رگ رگ میں بسی ہو اس سے پیچھا چھڑوانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جاتا ہے۔۔۔ لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ میں کم سگریٹ پیا کروں"۔

"ابو مطلب آپ پچھلے پانچ سال سے سگریٹ پی رہے ہیں ہم سے چھپا کر"۔
وہ حیرانگی سے اپنے ابو کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھتی ہے۔

ہاں بیٹا۔۔۔! پانچ سال پہلے جب میں ہسپتال سے واپس آیا تھا بالکل نشہ چھوڑ" کرتب مجھے بے چینی ہوتی تھی اس لیے میں نے سگریٹ پینا شروع کر دی۔ لیکن صرف دن میں ایک یا دو بار۔"۔

وہ اپنی بیٹی کے سامنے سچ بولتے ہیں۔

ٹھیک ہے ابو لیکن آپ آئندہ سے سگریٹ نہیں پییں گے اسی وجہ سے آپ" پچھلے کچھ ماہ سے بیمار ہیں اور میں یہ سوچ رہی تھی کہ پتہ نہیں ابو کو کیا بیماری ہے بلکہ اصل وجہ تو یہ سگریٹ ہے"۔

وہ منہ پھیر کر کہتی ہے۔

میرا بچہ۔۔! مجھ سے ناراض تو نہ ہو میں وعدہ نہیں کرتا لیکن کوشش کروں گا" کہ دن میں صرف ایک پیا کروں پھر آہستہ آہستہ ختم کر دوں گا پینا۔۔"۔

"آپ ٹھیک ہے لیکن آپ کوشش کریں گے ابو میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی آپ میرا سب کچھ ہے ابو آپ کے بنا جینا بہت مشکل ہے پلیز ابو اپنی نہ سہی میری خاطر اس سگریٹ کو چھوڑ دیں"۔

وہ انکھوں میں آنسو لیے اپنے ابو کے دونوں ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے۔

"رونا نہیں میرے بچے۔۔ٹھیک ہے میں آئندہ نہیں پیوں گا بس خوش اب یہ آنسو صاف کرو"۔

وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"ارے تم دونوں یہاں پر ہو۔۔۔آجاؤ نیچے کھانا تیار ہے۔۔۔"۔

رضیہ بی بی انہیں چھت پر دیکھ کر کہتی ہیں۔

"جی پھپھو بس آ گئے"۔

پھر وہ دونوں باپ بیٹی نیچے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

☆☆☆

ہائے سویٹی۔۔"۔"

اریان کا میسج آتا ہے نمرہ کو۔

"جی۔۔۔"

نمرہ مختصر سا جواب دیتی ہے۔

"کال کر سکتا ہوں۔۔؟"

"ہممم۔۔۔"

اریان پڑھتے ہی کال کرتا ہے۔۔۔

کیا ہوا آج میسج پر ٹھیک سے بات نہیں کر رہی تھی"۔"

کچھ نہیں اری!۔۔ تھوڑی طبیعت خراب تھی۔"

کیا ہوا ہے میری جان کو"۔

کچھ خاص نہیں بس تھوڑا سا بخار ہوا ہے میڈیسن کھائی ہے ٹھیک ہو جاؤں گی"

۔

اچھا چلو سہی ہے مجھے تو ٹینشن لگ گئی ہے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے میری جان"

کو"۔

وہ بڑے پیار سے کہتا ہے۔

"تم پریشان نہ ہو میں ٹھیک ہو جاؤں گی میڈیسن کھائی ہے میں نے۔۔"

اچھا چلو سہی۔۔ شادی پر جانا ہے نا تم نے۔۔ کیونکہ تمہارے بھی رشتہ دار ہیں"

وہ، بلایا تو ہو گا"۔

اریان پوچھتا ہے۔

"ہاں جانا ہے۔۔۔"

اچھا تو پھر تم ادھر ہمارے گھر بھی چکر لگا لینا کچھ دن رہ لینا اور امی سے بھی "تمہاری کچھ جان پہچان زیادہ ہو جائے گی"۔

ہاں میں نے بھی یہی سوچا تھا کہ شادی سے فری ہونے کے بعد میں فرحین کی "طرف چلی جاؤں گی۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے تم آجانا اپنی بہن کے گھر رہ تو سکتی ہو ناویسے بھی ہم پھر آسانی" سے مل تو سکتے ہیں۔۔۔نیچے والے فلور پر تمہاری آپی اور اوپر والے فلور پر ہم "رہتے ہیں۔۔۔

ہاں میں بات کروں گی امی سے پھر کچھ دن گزار کر جاؤں گی"۔"

نمرا کہتی ہے۔

گفتگو جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆

"السلام علیکم چاچی جان۔۔!"۔

حارث گھر کے اندر آتا ہوا کہتا ہے۔

"وعلیکم السلام۔۔حارث بیٹا تم.! کیسے ہو میں ابھی سوچ رہی تھی کہ حارث نے چکر نہیں لگایا۔۔کچھ دنوں سے۔۔۔"۔

وہ اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہتی ہیں۔

"جی چاچی میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔۔اور بس کام میں مصروف تھا اس لیے آ نہیں سکا اور پرنسز کہاں ہے۔۔؟"۔

"میں بھی ٹھیک ہوں اللہ کا شکر ہے جس کے پاس وجدان اور حارث جیسا بیٹا ہو وہ بھلا کیسے ٹھیک نہیں ہو سکتی۔۔"۔
وہ خوشی سے کہتی ہیں۔
"اور رہاں تمہاری پرنسز وہ ناراض ہے تم سے ابھی آئی ہے کالج سے کمرے میں ہو گی مجھے نہیں لگتا کہ وہ تم سے بات کرے گی۔۔"۔
وہ اسے آگاہ کرتی ہیں۔۔وہ سن کر ہنس دیتا ہے۔۔
"کوئی بات نہیں میں منا لوں گا اسے آپ فکر نہ کریں چاچی جان ! اسے منانا تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔۔"

"اچھا چلو سہی پھر منا لو جا کر کمرے میں ہے وہ، میں تمہارے لیے کچھ کھانے کا بولتی ہوں۔۔"

پھر وہ اٹھ کر کچن میں چلی جاتی ہیں اور حارث کومل کے کمرے میں۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔حارث اس کے کمرے کا دروازہ نوک کرتا ہے

آجائیں"۔"
وہ بیڈ پر آلتی پالتی مارے ہاتھ میں ریموٹ لیے بیٹھے ہوئے کہتی ہے۔

ہاجرہ بی۔۔مجھے ابھی کھانا نہیں کھانا امی کو بتادو"۔"
وہ بغیر اس کی طرف دیکھے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا ٹھیک ہے بی بی جی میں آپ کی امی کو کہہ دیتا ہوں۔"۔وہ ہنستا ہوا کہتا ہے۔"
تو وہ جھٹ سے پیچھے دیکھتی ہے اور بیڈ سے اچھل کر کھڑی ہو جاتی ہے۔
اپ۔۔۔کب ائے۔۔!"۔"
ابھی تھوڑی دیر پہلے۔۔۔نیچے شنٹی کے پاس بیٹھا تھا"۔"

وہ ابھی بھی دروازے کے پاس کھڑا ہوا کہتا ہے۔

اچھا۔۔۔تو پھر چلے جائیں میرے کمرے میں کیا لینے آئے ہیں میں آپ سے "
ناراض ہوں"۔
وہ دوسری طرف منہ کر کے کہتی ہے۔

تو میں اپنی پرنسز کو منانے آیا ہوں"۔"

میں نہیں مانوں گی"۔"
وہ دوبارہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا۔۔پر میں تو اپنی پرنسز کو منا کر ہی جاؤں گا۔"۔"
وہ بالکل اس کے سامنے کھڑا ہو کر بہت پیار سے کہتا ہے۔

"اچھا تو پھر جب میں نے کہا تھا کہ مجھے آپ کے ساتھ لینچ پر جانا ہے تو آپ نے منع کیوں کیا اور اب آ گئے ہیں منانے کے لیے میں نہیں مان رہی چاہے کچھ بھی ہو جائے"۔

وہ اپنی چھوٹی سی ناک پھلاتے ہوئے کہتی ہے۔

"پرنسز اسے تو نہ پھلاؤ یار چھوٹی سی تو ہے اور ویسے بھی بھوتنی لگتی ہو جب ایسے کرتی ہو"۔

وہ اس کی ناک کو چھوتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ نے مجھے بھوتنی کہا؟"۔

وہ ایسے بولی جیسے یقین نہ کر پا رہی ہو۔

"جی.. میں نے کہا کیونکہ میری پرنسز ہنستے ہوئے اچھی لگتی ہے نہ کہ ایسا سڑو منہ بناتے ہو"...۔

وہ اس کے ساتھ تھوڑا فاصلے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں تو پھر ایسے کام نہ کیا کریں نا کہ میں آپ سے ناراض ہو جاؤں اور ایسا سڑو "منہ بناؤں"۔

وہ اپنی آنکھیں گھماتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا سوری نا پرنسز اس دن مجھے ایک ضروری میٹنگ پہ جانا تھا اس لیے نہیں آ" سکا چلو اب چلتے ہیں میں نے وجدان سے پوچھ لیا ہے اس نے اجازت دے دی "ہے اٹھو شاباش تیار ہو ہم چلتے ہیں۔۔۔

وہ ایسے بولتا ہے جیسے منت کر رہا ہو۔

ہمممم۔۔! ایک شرط ہے اگر آپ وہ پوری کریں گے تو جاؤں گی"۔"

وہ اپنی دو انگلیاں اپنے ہونٹوں پر رکھ کر کہتی ہے۔

جو حکم میرے اقا۔۔! آپ بس فرمائیں ہم پوری کر دیں گے"۔"

حارث کھڑا ہو کر ایک ہاتھ اپنے سینے پر اور دوسرا ہاتھ اپنی کمر کے پیچھے کر کے تھوڑا جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

گاڑی میں ڈرائیو کروں گی"۔"

وہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتی ہے۔"

کیا۔۔۔۔؟"۔"

ہاں۔۔ابھی آپ نے کہا نا کہ آپ پوری کریں گے اس لیے اب آپ منع نہیں" کر سکتے۔"۔

وہ دونوں ائی برو اٹھا کر اور انگلی دکھا کر کہتی ہے۔

لیکن کومل مجھے ابھی جینا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔میرا مطلب کہ سب کے" ساتھ اس لیے ڈرائیونگ میں کروں گا۔۔باقی کچھ بھی مانگ سکتی ہو دے دوں گا"۔

نہیں اگر مجھے منانا ہے تو ڈرائیونگ میں کروں گی اور مجھے ڈرائیونگ کرنی آتی" ہے میں اپ کو مارنے نہیں لے جا رہی"۔

وہ کھڑی ہو کر دونوں ہاتھ پسلیوں پر رکھ کر کہتی ہے۔

اوکے۔۔۔ تم چلا لو اور رہی بات مرنے کی تو تمہارے ہاتھوں خوشی خوشی" مرنے کے لیے تیار ہوں"۔

"ٹھیک ہے پھر چلیں میں دس منٹ میں تیار ہو کر آتی ہوں"۔ "

وہ یہ کہہ کر تیار ہونے چلی جاتی ہے اور حارث نیچے اپنی چاچی کے پاس چلا جاتا ہے ۔۔۔

☆☆☆

آج مہندی کا دن تھا۔۔ نمرہ لوگ بھی صبح آ گئے تھے۔۔رات کے نو بج گئے تھے۔ سٹیج پر زین وائٹ کلر کا کرتا پجامہ اوپر یلو واسکٹ پہنے ہاتھ میں گانا باندھے بیٹھا تھا

اپی حوریہ میری بھی فرنیچ بنا دیں"۔"

دس سال کی اریبہ حوریہ کے پاس آ کر کہتی ہے۔

اچھا بس میں اپنا فائنل ٹچ کر کر بناتی ہوں تمہاری فرنیچ چڑیا"۔"

اورنج کلر کی شارٹ فراک اور یلو شرارے میں وہ مانگ ٹیکا لگائے ہوئے مناسب میک اپ اور ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے ڈال کے آئینے میں خود کو دیکھ رہی تھی۔

ارے واہ یار اس بار تم نے اپنی کزن کے ساتھ میچنگ کر لی اور مجھے بتایا تک نہیں"۔"

نمرہ حوریہ اور اریبہ کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

"ہاں بس پھپھو نے لے کر دیا ہے"۔
وہ اپنے کانوں میں جھمکے پہنتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں لیکن یار تم نے شرارہ پہنا ہوا ہے اور میں نے لانگ فراک۔۔"۔
وہ برا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

"نمرہ! ایسا منہ کیوں بنا رہی ہو اتنا پیارا لگ رہا ہے تم پر لائٹ پنک کلر اور ملٹی دوپٹہ۔"۔
وہ اس کی لانگ فراک اور دوپٹے کو دیکھ کر کہتی ہے۔

"ہاں پر تم زیادہ پیاری لگ رہی ہو"۔
"نمرا آپی۔۔میری آپی ہے ہی پیاری اور ویسے بھی آپ بھی کم پیاری نہیں لگ رہی پریشان نہ ہوں"۔

اریبہ حوریہ کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا چلو ٹھیک ہے میں ذرا اپنی پکس بنالوں تم بھی جلدی سے باہر آجاؤ میں "

"ویٹ کر رہی ہوں۔

نمرہ یہ کہہ کر باہر چلی جاتی ہے۔

چلو اریبہ ادھر منہ کرو میری طرف۔"۔"

اریبہ کو اپنی طرف کر کے فرنیچ بنانا شروع کر دیتی ہے۔

کچھ دیر بعد رسم شروع ہو جاتی ہے اور سب لوگ سٹیج پر جمع ہوتے ہیں۔ سب خوش ہوتے ہیں لیکن حوریہ بظاہر تو خوش لگ رہی ہوتی ہے لیکن دل اداس ہوتا ہے اس کا، کیونکہ جب وہ تیار ہو کر کمرے سے نکلی تھی تو اس نے یاسر کو شمع کے ساتھ ویڈیو کال کرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔ یاسر شمع کو کہتا ہے کہ تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ اور وہ کہتی ہے پیاری کیوں نہ ہوں آپ کی جو ہوں۔۔ بس وہ یہ

سنتی ہے اور سٹیج کی طرف چلی جاتی ہے تب سے اس کی آنکھوں میں آنسو تھے پر وہ نکال نہیں رہی تھی۔

فون کی بیل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔اس نے سکرین پر دیکھا تو کومل فرینڈ لکھا تھا۔

"السلام علیکم! کیسی ہیں آپی؟"۔

"میں ٹھیک ہوں کومل تم کیسی ہو۔۔اور آنٹی کیسی ہیں؟"۔

"جی میں بھی ٹھیک ہوں۔۔الحمدللہ ماما بھی ٹھیک ہیں۔۔۔آپی آپ کو برا تو نہیں لگا کہ میں نے آپ کو ڈائریکٹلی ویڈیو کال کرلی"۔

"نہیں کومل کوئی بات نہیں۔"۔وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"وہ دراصل آپی! مجھے پتہ تھا کہ آج آپ کے کزن کی مہندی ہے اس لیے میں نے سوچا کہ کیوں نا ویڈیو کال پر دیکھ لوں کہ آپ کیسی لگ رہی ہیں اور کیا پہنا ہوا ہے آپ نے۔۔۔"

اچھا چلو کوئی بات نہیں یہ لو دیکھ لو میں نے شرارہ پہنا ہوا ہے۔۔"۔"

وہ فرنٹ کیمرہ کر کے خود کو دکھاتی ہے۔

ماشاءاللہ آپی آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں کیا آپ مجھے اپنی ایک پک سینڈ کر "
سکتی ہیں ؟"۔ وہ منتیاں انداز میں کہتی ہے۔

ہاں کیوں نہیں میں تمہیں پک سینڈ کر دیتی ہوں اس میں ریکویسٹ کرنے والی "
"کون سی بات ہے۔۔

وہ مسکرا کر کہتی ہے۔

اوکے ! میں انتظار کروں گی اللہ حافظ۔۔"۔"

وہ کال بند کر دیتی ہے۔

کچھ دیر بعد وہ اپنی پک اسے سینڈ کر دیتی ہے اور پھر فنکشن میں مصروف ہو جاتی ہے۔

آؤ حوریہ ہم پکس بنائیں اپنی"۔"

نمرہ پاس آکر کہتی ہے۔

نمرہ پکس بنانے کے بعد اپنی اور اس کی پکس اریان کو سینڈ کر دیتی ہے۔

پھر وہ دونوں فنکشن میں مصروف ہو جاتی ہے۔۔

☆☆☆

اریان کے نمبر پر نمرہ کا میسج آتا ہے وہ سین کرتا ہے۔۔۔جب وہ دیکھتا ہے کہ نمرہ کے ساتھ حوریہ کی بھی تصویریں ہیں تو وہ حوریہ کی پکس کو زوم کر کے بڑے غور سے دیکھتا ہے۔

ویسے خوبصورت تو تم بھی بہت لیکن تمہیں جال میں کیسے پھساؤں "۔"

وہ اس کی پکس پر انگلی پھیر کر کہتا ہے۔

ابھی تو یہ نمرہ ہی ٹھیک ہے تمہارا ابھی کچھ کر لیں گے۔۔ سویٹ ہارٹ بہت " جلد تم سے بھی ملاقات ہو گی "۔

وہ اپنا نچلا ہونٹ چباتے ہوئے کہتا ہے۔

☆☆☆

دوسرے دن برات کا فنکشن بھی اختتام کو پہنچتا ہے اور سب لوگ کلثوم کا بہت اچھے سے ویلکم کرتے ہیں۔۔ زین کمرے میں آکر کلثوم کے پاس بیٹھ کر کہتا ہے۔۔۔ میں نے بہت دعائیں کی تھیں آج کے دن کے لیے۔۔ میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔

وہ شرمیلی سی مسکراہٹ پیش کرتی ہے۔۔ پھر وہ اس کے ماتھے پر محبت پڑا بوسہ دیتا ہے اور ان کی حسین رات کی شروعات ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

ولیمے کا فنکشن شروع ہو جاتا ہے۔۔ حوریہ نے فرحین کی برات والا لہنگا چولی پہنا تھا۔۔ کھلے بال مناسب میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

سب کھانے میں مصروف ہوتے ہیں اور اشرف صاحب کو خون الودالٹی آتی ہے۔

حوریہ اپنے ابو کی طرف بھاگتی ہے۔
ابو کیا ہوا آپ کو"۔"
وہ روتے ہوئے پوچھتی ہے۔ لیکن اشرف صاحب بے ہوش ہو چکے ہوتے ہیں ۔۔ایمبولینس منگواتے ہیں تو حوریہ ،اس کی امی اور یاسر ساتھ جاتے ہیں۔

وہ ایمبولینس میں بیٹھ کر اپنے ابو کا ہاتھ پکڑ کر اللہ سے دعا کرتی ہے کہ اللہ میاں سب بہتر ہو۔۔وہ آنسوں سے بھیگا ہوا چہرہ لیے کہتی ہے۔۔۔

☆☆☆

ایمبولنیس جیسے ہی ہسپتال پہنچتی ہے اشرف صاحب کو فوراائی سی یو میں لے جاتے ہیں۔۔ باہر حوریہ رورو کر اللہ سے دعا کرتی ہے اپنے ابو کی زندگی کی۔

امی !۔۔۔ابو کی اچانک طبیعت کیسے خراب ہو سکتی ہے وہ کل تک تو ٹھیک تھے نا"
۔۔امی دعا کریں نا کہ ابو کو کچھ نہ ہو"۔
وہ اپنی امی کے دونوں ہات پکڑ کر روتے ہوئے کہتی ہے۔

صبر کرو میری بچی کچھ نہیں ہو گا بس اللہ سے اچھے کی امید رکھو"۔"
اس کی امی اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

ہاں حور یہ صبر کرو سب بہتر ہو گا ایسے رونے سے کسی چیز کا حل نہیں نکلتا اس"
طرح تمہاری بھی طبیعت خراب ہو جائے گی"۔
یاسر اس کے پاس آکر کہتا ہے۔

یاسر بھائی میں اپنے ابو سے بہت پیار کرتی ہوں اگر انہیں کچھ ہو گیا تو میں خود کو"
کیسے سنبھالوں گی"۔
وہ مزید رو کر کہتی ہے۔

دیکھو تم۔۔۔!"۔۔ابھی وہ بول ہی رہا ہوتا ہے کہ ڈاکٹر باہر آتا ہے۔"

دیکھیں انہوں نے کوئی ہیوی نشہ کیا تھا جس کی وجہ سے ان کا جگر پھٹ گیا ہے"
اس لیے ہم نے بہت کوشش کی لیکن ہم انہیں نہیں بچا سکے ہی از نور"۔ڈاکٹر یہ
بتا کر چلا جاتا ہے۔

ابووو۔۔۔۔ابوووو۔۔۔۔۔امی ایسا نہیں ہو سکتا ابو مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے "
یاسر بھائی کہہ دیں گے یہ جھوٹ ہے "۔ حوریہ چیختے ہوئے کہتے ہے۔

حوریہ ریلیکس جو اللہ کو منظور "۔"
وہ اسے شانوں سے پکڑ کر بینچ پہ بٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

یاسر میرے ابو چلے گئے ہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ میں ریلیکس ہو جاؤں "
۔۔ میری دنیا اجڑ گئی ہے اور تم تم مجھے ریلیکس ہونے کے لیے کہہ رہے ہو۔۔ بتاؤ مجھے میں کس کو ابو کہہ کر بلاؤں گی۔ کس کے ساتھ بیٹھ کے باتیں کروں گی کون میرے سر کے اوپر شفقت سے ہاتھ رکھے گا۔ کون کہے گا کہ پریشان نہ ہو بیٹا تمہارا باپ زندہ ہے بتائیں کون کہے گا بتائیں۔۔۔۔ "۔
وہ اس کی شرٹ دونوں مٹھیوں میں پکڑ کر روتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کیا ہوا یاسر بیٹا حوریہ کیوں رو رہی ہے بھائی جان ٹھیک ہے "۔"

رضیہ بی بی اور صادق ہسپتال پہنچتے ہیں تو یہ سب دیکھ کر رضیہ بی بی پوچھتی ہیں۔

امی ماموں نہیں رہے"۔"

وہ حوریہ کے ہاتھوں سے اپنی شرٹ چھڑواتے ہوئے کہتا ہے۔

ہائے میرا بھائی۔۔۔۔۔ہائے ربا یہ کیا ہو گیا میرا بھائی۔۔"۔"

وہ یہ کہتے ہوئے نیچے گر جاتی ہیں۔

رضیہ خود کو سنبھالو بچی کو تمہاری ضرورت ہے اٹھو"۔"

صادق صاحب انہیں سہارا دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

ہائے میری بچی یتیم ہو گئی۔۔"۔"

رضیہ بی بی فوراً حوریہ کو گلے لگاتے ہوئے رونا شروع ہو جاتی ہیں۔

پھپھو۔۔ پھپھو ابو چلے گئے۔۔میں کیسے رہوں گی ان کے بنا اور امی۔۔۔"۔ "

وہ جب اپنی امی کا نام لیتی ہے تو فوراً ان کی طرف دیکھتی ہے جو ویسے ہی کوئی مجسمہ بنے بیٹھے ہوتی ہیں۔

امی۔۔امی۔۔ابو چلے گئے کچھ بولے نا امی امی اپ چپ کیوں ہیں بولے امی"۔" وہ اپنی امی کو گلے لگا کر کہتی ہے لیکن وہ کچھ نہیں کہتی ایک آنسو بھی ان کی آنکھ سے نکلتا۔

امی کچھ بولے نا آپ چپ کیوں ہیں امی امی میرا دل پھٹ جائے گا امی بولے"۔" حوریہ اپنی امی کو جھنجوڑتے ہوئے کہتی ہے۔

" مامی۔۔۔"

یاسر نسیم بی بی کو دیکھ کر آواز لگاتا ہے کیونکہ وہ بے ہوش ہو جاتی ہیں۔

کچھ دیر بعد اشرف صاحب کو گھر لایا جاتا ہے۔۔ نسیم بی بی گہرے صدمے کی وجہ سے ابھی تک بے ہوش ہوتی ہیں اور حوریہ اپنے ابو کا ہاتھ پکڑ کر چارپائی کے پاس بیٹھی ہوتی ہے۔

"کیوں ابو کیوں آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ نشہ نہیں کریں گے پھر کیوں۔۔"۔
وہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

"یااللہ یہ نشہ بنانے والوں کو غارت کر یااللہ اس نشے کی وجہ سے کتنے بچے باپ سے محروم ہو جاتے ہیں۔۔۔ کتنی ہی بہنیں اپنے بھائیوں کو تڑپتا ہوا دیکھتی ہیں۔۔ کتنی ہی بیویاں اپنے شوہر کے بے جان وجود کو دیکھتی ہیں۔۔ یااللہ تیرے اختیار میں سب کچھ ہے اس نشے نامی چیز کو اس دنیا سے ختم کر دے تجھے تیرے محبوب کا واسطہ۔۔۔"۔
حوریہ دل میں دعا کرتی ہے۔

جو لوگ نشہ سکون کے لیے کرتے ہیں وہ یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ہم اپنے سکون کی خاطر اپنے بچوں، بیویوں اور بہنوں، بھائیوں کہ سکون کو برباد کر دیتے ہیں۔۔ خدارا خود کو اس نشے نامی زہر سے بچائیں اپنے بچوں کی خاطر اس شراب اور دیگر نوشی چیزوں سے پرہیز کریں جس طرح اج ایک بچی کے سر سے باپ کا سایہ چھوٹ گیا اسی طرح روز کتنے ہی لوگ نشے کی وجہ سے مرتے ہوں گے۔۔ اپنے بچوں کا سوچیں اور نشہ ور چیزوں سے دور رہیں۔۔

کچھ دیر بعد اشرف صاحب کو کفن کی چادر میں چھپا دیا جاتا ہے اور انہیں قبرستان لے جانے کا وقت ہو جاتا ہے۔

"نہیں میرے ابو کو نہ لے کر جائے۔۔ ابو ابو، ابو پلیز آپ نہ جائیں ابو پلیز ابو، ابو"۔

حوریہ اپنے ابو کی چارپائی کو پکڑ کر کہتی ہے۔

امی دیکھے نا میرے ابو کو لے کے جا رہے ہیں منع کریں ان کو"۔"

حوریہ اپنی امی کے پاس جا کر کہتی ہے۔

اشرف اااا اشرف ااا میں تیرے بنا کویں جواگی اپنے بنا رہ دا وال دس ہی نہیں او"

۔۔"۔

نسیم بی بی چیختے ہوئے کہتی ہیں۔

نسیم خود کو سنبھالو بچی کو تمہاری ضرورت اگر تم ہی ایسے ٹوٹ جاؤ گی تو بچی کو"

حوصلہ کون دے گا"۔

رضیہ اپنی بھابھی کو پکڑ کر گلے لگا کر کہتی ہے۔

"ابووووو۔۔۔۔۔۔"

جب اشرف صاحب کو لے جایا جاتا ہے تو حوریہ ان کے پیچھے بھاگتی ہے۔

حوریہ ہوش کرو پلیز خود کو سنبھالو"۔"

نمرہ اسے پکڑ کر کہتی ہے۔

نمرہ میرے ابو۔۔۔میری دنیا تھے مجھے جانے دو وہ اکیلے کیسے رہیں گے"۔"

وہ دوبارہ بھاگنے کی کوشش کرتی ہے لیکن نمرہ نے اسے زور سے پکڑا ہوتا ہے۔

"ابووو۔۔۔ابو۔۔"

" وہ آوازیں دیتی ہے اور بے ہوش ہو جاتی ہے

☆☆☆

!ماہ بعد۔۔۔۔ 2

وقت اتنی تیزی سے گزرتا چلا گیا اور حوریہ نے خود کو سنبھال لیا نسیم بی بی اب بہتر تھی۔۔وہ ابھی تک بھی اپنی پھپھو کے گھر پر تھے۔

کیا مصیبت ہے جب سے شادی ہو کر اس گھر میں آئی ہوں خوشی کا ایک لمحہ "
نہیں گزارا"۔
کلثوم زین سے کہتی ہے جب وہ کمرے میں آتا ہے۔

یار تمہیں پتہ تو ہے گھر میں کیسے حالات چل رہے ہیں تو کچھ عرصہ تو لگے گا نا"
پھر سب ٹھیک ہو جائے گا"۔
وہ اس کے پاس بیٹھتا ہوا کہتا ہے۔

کیا مصیبت ہے باپ اس کا مرا ہے اور سوگ تم لوگ اپنے گھر منا رہے ہو بھیجو"
انہیں اپنے گھر واپس کب تک وہ یہاں رہیں گی"۔
کلثوم چیختے ہوئے کہتی ہے۔
یار آہستہ بات کرو کوئی سن لے گا"۔"
سنتا ہے تو سنے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا"۔"

ٹھیک ہے میں امی سے بات کروں گا لیکن پلیز آہستہ بولو تم تو کسی کے سامنے برا" مت بنو۔

وہ اسے پاس بٹھا کر پیار سے کہتا ہے۔"

جلدی بات کرو ورنہ میں اپنے گھر چلی جاؤں گی"۔"
اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے واش روم میں چلے جاتی ہے۔

☆☆☆

امی کھانا کھالیں۔۔۔پھر آپ نے میڈیسن بھی کھانی ہے"۔ حوریہ اپنی امی سے " کہتی ہے۔

ہاں بیٹا لاؤ دو میں کھا لیتی ہوں۔۔ تم میرے لیے چائے بنا لاؤ"۔"

"جی امی میں بنا کے لاتی ہوں۔۔"

وہ کچن میں جاتی ہے تو اسے اپنی پھپھو زین اور یاسر کی باتیں سنائی دیتی ہیں۔۔ تو وہ وہیں کھڑی ہو جاتی ہے سننے کے لیے کیونکہ آوازیں باہر تک آرہی ہوتی ہیں جیسے وہ جان بوجھ کر کر رہے ہوں۔۔ کہ وہ لوگ سن لیں۔
امی !، بھائی صحیح کہہ رہا ہے مامی لوگوں کو اب ان کے گھر جانا چاہیے۔۔ان کا" یہاں مزید رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔ ہماری بھی کوئی پرائیویسی ہے۔۔اوپر سے ان کا خرچہ اٹھانا کون سا اسان کام ہے۔۔!"۔

یاسر اپنی امی سے کرتا ہے۔
امی بہت ہو گیا بس آپ مامی سے بات کریں"۔ زین کہتا ہے۔"

"اچھا ٹھیک ہے میں کسی طریقے سے بات کروں گی لیکن تم لوگ اتنا اونچا مت بولو۔۔وہ میری بھابھی ہیں اور حوریہ میرے بھائی کی اکلوتی بیٹی۔۔میں کیسے اسے تنہا چھوڑ دوں۔۔میں کسی طریقے سے بات کروں گی لیکن ابھی کچھ عرصے کے لیے انہیں یہاں رہنے دو جب تک بھابھی کی عدت پوری نہیں ہو جاتی"۔

رضیہ بی بی کہتی ہیں۔

"امی اس کا مطلب دو مہینے ہمیں اور جھیلنا پڑے گا انہیں پلیز سمجھنے کی کوشش کریں۔۔انہیں اب یہاں سے جانا ہی ہو گا ورنہ میں اپنی بیوی کو لے کے یہاں سے چلا جاؤں گا"۔زین یہ کہہ کر کچن سے باہر نکلتا ہے تو سامنے حوریہ کھڑی ہوتی ہے جسے دیکھ کر وہ چلا جاتا ہے۔

"آپ چلے گئے ہیں دیکھیں اپنے بھی بیگانے ہو گئے کیوں آپ کو اتنی جلدی جانے کی کیا ضرورت تھی۔۔اللہ جی اب کون سے نئے امتحان باقی ہیں"۔

حوریہ کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرتے ہیں۔

"امی یہ لے چائے۔۔'امی میں سوچ رہی تھی کہ ہم لوگ واپس چلے جائیں۔۔"
وہ اپنی امی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔
کیا بات ہے بیٹا کچھ ہوا ہے کیا کسی نے کچھ کہا ہے"۔"
اس کی امی چائے کا سپ لیتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں امی میں بس ویسے ہی سوچ رہی ہوں کہ ہمیں واپس چلے جانا چاہیے میں"
وہاں جا کر کوئی جاب کر لوں گی گھر کا خرچہ چلا لیں گے"۔
وہ آنکھیں چراتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں بیٹا ہم واپس نہیں جا سکتے۔۔ ہم وہ گھر کرائے پر دے دیں گے۔۔اور"
یہاں تمہارے تایاں کے پاس رہیں گے مجھے پتہ ہے تمہاری پھپھو نے کوئی بات
کی ہو گی جس کی وجہ سے تم پریشان ہو میں بھی ان کی روز باتیں سنتی ہوں لیکن
صبر کرتی ہوں کیونکہ تمہارے تایا کا انتظار کر رہی تھی کہ وہ کب کہیں گے کہ

آپ ہمارے گھر آکر رہیں انہوں نے ابھی کال کی تھی کہا ہے کہ بھابھی آپ ہماری طرف آکر رہے گیں"۔

"ٹھیک ہے امی جیسے آپ کو بہتر لگے لیکن میں جاب کروں گی جلد ہی میں کوئی نہ کوئی نوکری ڈھونڈ لوں گی اور ہم اپنا خرچہ خود اٹھائیں گے ہم تایا ابو لوگوں کے اوپر بوجھ نہیں بنیں گے"۔

وہ دوسری طرف منہ کر کے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں ٹھیک ہے ہم لوگ کل جائیں گے تمہارے تایا لوگوں کے گھر انہوں نے اوپر والا پورشن ہمیں رہنے کے لیے دیا ہے"۔

اس کی امی چائے پیتے ہوئے کہتی ہیں۔

"جی ٹھیک ہے میں تب تک پیکنگ کرتی ہوں آپ میڈیسن لے لیجئے گا اور سو جایئے گا"۔

وہ یہ کہہ کر اپنے آنسو چھپاتے ہوئے کمرے سے باہر چلی جاتی ہے۔

"میں جانتی ہوں میری بچی یہ دنیا بہت ظالم ہے جب مرد کا سایہ سر پر نہ ہو تو اپنے بھی بیگانیں ہو جاتے ہیں"۔

ماں تھی نا اس لیے اپنی بیٹی کی آواز سے ہی جان گئی کہ وہ پریشان ہے اس لیے اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

"یااللہ بیٹیوں کے سر سے اس کے باپ کا سایہ نہ چھینیے گا جینا مشکل کر دیتی ہے یہ دنیا"۔

وہ کمرے میں آکر روتے ہوئے کہتی ہے۔

"السلام علیکم۔۔! آپی کیسی ہیں آ؟پ مجھے آپ کے ابو کا پتہ چلا بہت دکھ ہوا۔۔"۔

کومل کا میسج آیا ہوتا ہے حوریہ کے نمبر پر۔

وعلیکم السلام۔۔! میں ٹھیک ہوں کومل تم سناؤ کیسی ہو۔۔۔۔۔۔جی بس جو اللہ "
کو منظور ان کا ٹائم آگیا تھا اس لیے انہیں جانا پڑا۔۔اور میں اکیلی رہ گئی"۔
وہ ریپلائی کرتی ہے۔

آپ اداس نہ ہو بس آپ اللہ سے ان کی مغفرت کی دعا کیا کریں"۔"
کومل ریپلائی کرتی ہے۔

ہاں بس دعا کرتی رہتی ہوں۔۔اور تم بتاؤ آنٹی کیسی ہیں"۔"

ہاں سب ٹھیک ہے اللہ کا شکر ہے۔۔۔اب آپ کیا کریں گے آپی"۔کومل "
پوچھتی ہے۔

"کچھ نہیں بس اب جاب ڈھونڈنی ہے میں اپنا اور اپنی امی کا خرچہ خود اٹھانا چاہتی ہوں کسی کے اوپر بوجھ نہیں بننا چاہتی۔۔"۔
حوریہ کہتی ہے۔

"آپی میں اپ کو ایک مشورہ دوں اگر اپ مائنڈ نہ کریں تو"۔ کومل کہتی ہے۔

"ہاں کومل بتاؤ"
"آپی! میرے بھائی کا افس ہے یہاں اسلام اباد میں اگر آپ چاہیں تو میں ان سے بات کروں آپ کی جاب کے بارے میں۔۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو جاب مل جائے"۔

"ہاں ٹھیک ہے کومل تم پتہ کر کے مجھے بتانا اگر ایسا ہو جائے تو میں تمہاری شکر گزار ہوں گی۔۔ ہم لوگ کل اپنے تایا کے گھر شفٹ ہو رہے ہیں میں تمہاری کال کا ویٹ کروں گی "

جی جی آپی میں آپ کو جلد ہی خوشی کی خبر سناؤں گی"۔"
ہاں ٹھیک ہے میں ویٹ کروں گی اوکے اللہ حافظ پھر بات ہو گی"۔"

" جی ٹھیک ہے اللہ حافظ "

اگر بھائی اسے جاب دے دیں تو اس طرح حوریہ اور بھائی کی ملاقات بھی ہو جائے گی اور شاید بہت جلد وہ میری بھابھی بن جائے بس اللہ جی بھائی کو وہ پسند آجائے"۔
کومل دل ہی دل میں سوچتی ہے۔۔۔

☆☆☆

"اری! کیسے ہو۔۔۔؟"۔"

نمرہ اریان کو کال پہ کہتی ہے۔

"میں ٹھیک ہوں سویٹ ہارٹ! تم بتاؤ کیسی ہو"۔"

وہ اکھڑے اکھڑے انداز میں کہتا ہے۔

"اری میں ٹھیک نہیں ہوں کچھ دنوں سے میری طبیعت خراب ہے"۔"

وہ پریشانی سے کہتی ہے۔

"ہاں تو جان تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ میڈیسن لو ٹھیک ہو جاؤ گی"۔"

وہ بے فکری سے کہتا ہے۔

ہاں آج میں جاؤں گی لیکن مجھے کچھ عجیب لگ رہا ہے پتہ نہیں کیوں دل گھبرا"

"رہا ہے کہیں۔۔۔

ویٹ ویٹ ویٹ تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ چیک کرواؤ اور پھر کچھ الٹا سیدھا بولنا"

ٹھیک ہے نا۔

وہ بات کررہی ہوتی ہے تو اریان اس کی بات کاٹ کر کہتا ہے۔"

اچھا چلو ٹھیک ہے"۔"

وہ اداسی سے کہتی ہے۔

چلو ٹھیک ہے میں بعد میں بات کرتا ہوں مجھے کوئی ضروری کام ہے میں ہر"

وقت ویلا نہیں ہوتا"۔

وہ یہ کہہ کر کال بند کر دیتا ہے۔

وہ ایک نظر موبائل کو دیکھ کر سائیڈ پر رکھ دیتی ہے۔

☆☆☆

"بھائی۔۔۔"۔

کومل لاونج میں آکر اپنے بھائی کو آواز دیتی ہے۔

"کیا بات ہے گڑیا آج اتنی لیٹ تک جاگ رہی ہو"۔

وجدان گھڑی میں ٹائم دیکھتا کہتا ہے۔

"بھائی میں آپ کا انتظار کر رہی تھی مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔

وہ اس کے پاس آکر کہتی ہے۔

ہاں تو میری گڑیا صبح بات کر لینی تھی اتنا جاگنے کی کیا ضرورت تھی"۔"
وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر صوفے پر بٹھاتا ہوا کہتا ہے۔

نہیں نا بھائی میں صبح تک انتظار نہیں کر سکتی تھی۔۔مجھے ابھی بات کرنی ہے"۔"

او کے بتاؤ کیا بات ہے"۔"
وہ بھی اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا ہوا کہتا ہے۔

بھائی میری ایک دوست ہے اس کے ابو کی دو ماہ پہلے ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔اور"
میری دوست کو جاب کی ضرورت ہے تو آپ اسے اپنے افس میں کوئی جاب
دے سکتے ہیں پلیز
"۔

وہ بہت معصومیت سے کہتی ہے۔

ہاں لیکن اسے جاب کا کوئی ایکسپیریئنس ہے ؟۔۔ کیا ایجوکیشن ہے اس کی "

۔؟۔" ,وجدان پوچھتا ہے "۔

نہیں بھائی اس نے پہلے کبھی جاب نہیں کی لیکن ابھی اسے ضرورت ہے سو پلیز "

بھائی آپ اسے جاب دے دیں میری خاطر "۔

وہ منتیاں انداز میں کہتی ہے۔

اچھا ٹھیک ہے تم اس طرح ریکویسٹ نہ کرو اسے بولو کل آفس آجائے دیکھتے "

ہیں پھر "۔

وجدان اس کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

نہیں بھائی وہ صبح نہیں آسکتی کیونکہ انہوں نے اپنے تایا کے گھر شفٹ ہونا ہے "

ہاں لیکن پرسوں وہ ضرور آئے گی میں اسے کہہ دوں گی "۔

وہ خوش ہو کر کہتی ہے۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے اب تم جاؤ سو جاؤ پریشان نہ ہو جاب مل جائے گی اسے۔۔"
وہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے۔

تھینک یو سوچ بھائی آپ بہت اچھے ہیں لو یو سوچ"۔ وہ خوشی سے اسے گلے لگا کر کہتی ہے۔

اچھا وہ دوست اتنی خاص ہے کہ اس کی جاب ملنے پر بھائی پہ اتنا پیار آرہا ہے"
۔۔"
وہ دونوں ائی برو اٹھا کر سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"جی بھائی وہ بہت خاص ہے پر آپ سے کم۔۔"
وہ اپنی انکھیں ٹمٹماتے ہوئے کہتی ہے۔

"اچھا چل اب مسکے نہ لگاؤ جاؤ جا کر سو جاؤ۔۔"

وہ اپنی بہن کی حرکت پر ہنستے ہوئے کہتا ہے جو جلدی جلدی صفائی دیتی ہے۔

اوکے بھائی گڈ نائٹ"۔"

وہ یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

ارے تم دونوں بہن بھائی یہاں کیا باتیں کر رہے تھے اور ماں کو بلایا بھی نہیں"

۔۔"۔

شمشاد بیگم پاس آکر کہتی ہیں۔

جی امی بس ہماری گڑیا کی ایک دوست ہے اس کی جاب کے بارے میں بات کر"

رہی تھی تو میں نے کہہ دیا چلو ٹھیک ہے دیکھتے ہیں"۔

وجدان بتاتا ہے۔

"اوہاں اچھا بیٹا اس بچی کا مجھے بتایا تھا کومل نے تم اسے اچھی جاب دینا ٹھیک ہے
اس کے ابو نہیں ہیں اوکے۔۔"۔۔

"جی جی امی میں کوشش کروں گا ابھی اس پہ ڈیپینڈ کرتا ہے اس کی ایجوکیشن کتنی
ہے اور کتنا ایکسپیریئنس ہے اسے"۔
وہ سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"بیٹا ایکسپیریئنس کام کرنے سے آتا ہے تم اسے ایک موقع دینا ٹھیک ہے خود
سمجھ آئے گی آہستہ آہستہ لیکن جاب اسے لازمی دینی ہے"۔
وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

"امی آپ بھی اسے جانتی ہیں پر میں نے پہلے تو کبھی نہیں سنا آپ دونوں کے منہ
سے کسی لڑکی کا ذکر پھر اچانک سے یہ کہاں سے نمودار ہو گئی جس کے لیے آپ
دونوں ماں بیٹی اتنی پوزیسیو ہو رہی ہیں"۔

وہ تفتیشی انداز میں کہتا ہے۔

"ہاں بیٹا کبھی تمہارے سامنے ذکر نہیں کیا لیکن ہم اسے اچھے سے جانتے ہیں وہ کومل کی بہت اچھی دوست ہے جب ہم واجد کی برات پر گئے تھے نا تو وہاں ملاقات ہوئی تھی"۔

اس کی امی اسے بتاتی ہیں۔

"اچھا چلیں ٹھیک ہے آپ پریشان نہ ہو میں اسے اچھی پوسٹ پر ہائر کروں گا"۔

وہ یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

☆☆☆

بھابھی کچھ دن اور رہ لیتی اتنی جلدی جانے کی کیا ضرورت ہے "۔"
رضیہ بیگم نسیم بی بی سے کہتی ہیں۔

نہیں رضیہ اب ہمیں جانا ہی ہو گا ویسے بھی ارشد بھائی نے ہمیں خود بلوایا ہے "
"۔
نسیم کہتی ہیں۔

لیکن بھابھی وہ کون سا ہمارا سگا بھائی ہے وہ ہمارے باپ کی دوسری بیوی کی "
اولاد ہے پتہ نہیں کیسا سلوک کرے گا آپ لوگوں کے ساتھ "۔
وہ پریشانی سے کہتی ہیں۔

کچھ نہیں ہو گا ہمیں اللہ ہے ہمارے ساتھ تم پریشان نہ ہو اور ویسے بھی ارشد " بھائی نے ہمیشہ ہمارا ساتھ ہی دیا ہے وہ اشرف کے ساتھ بہت اٹیچ تھے مجھے نہیں لگتا کہ وہ ہمیں اذیت دیں گے "۔
نسیم اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہیں۔

چلو بھابی جیسے آپ کو بہتر لگے میرا تو ایک ہی بھائی تھا وہ تو چلا گیا۔۔اور ارشد کو " میں کبھی اپنا بھائی نہیں مانوں گی جس کی ماں کی وجہ سے ہمارے باپ نے ہمیں بچپن میں ہی چھوڑ دیا تھا"۔
وہ شکوہ کر کے کہتی ہیں۔

پھپھو پرانی باتوں کو بھول جائیں۔۔اب صرف اگے کا سوچیں اور ویسے بھی وہ " میرے تایا ہیں انہوں نے کبھی بھی مجھے ایمان اور تائبہ سے الگ نہیں سمجھا"۔
حوریہ کہتی ہیں۔

چلو ٹھیک ہے جیسے تم لوگوں کو بہتر لگے اپنا خیال رکھنا اور اگر ہم سے کوئی غلطی "
ہو گئی ہو تو معاف کر دینا"۔
وہ حوریہ کو گلے لگا کر روتے ہوئے کہتی ہیں۔

نہیں پھپھو کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ لوگوں کا بہت احسان ہے ہم پر ہم لوگ "
آپ کے احسان مند ہے کہ آپ لوگوں نے ہمیں دو ماہ یہاں رہنے دیا بہت بہت
شکریہ اپ سب کا۔"۔
وہ یاسر کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

اچھا چلو یاسر تم انہیں چھوڑ آو"۔ "
رضیہ اپنے بیٹے سے کہتی ہیں۔
نہیں پھپھو اس کی ضرورت نہیں ہے ہم چلے جائیں گے "۔ حوریہ اپنا بیگ "
پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

"نہیں چلو میں تمہیں چھوڑ آتا ہوں۔۔لاؤ دو بیگ۔۔"

یاسر پاس آکر کہتا ہے۔

نہیں یاسر بھائی میں آپ کا مزید کوئی احسان نہیں لینا چاہتی ہم چلے جائیں گے "

" !... چلیں امی

وہ اپنی امی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"!..اللہ حافظ پھپھو"

پھر وہ گھر سے باہر نکل جاتی ہیں۔۔۔

☆☆☆

امی میں سرکاری ہسپتال جا رہی ہوں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے "
میں اکیلے ہی چلی جاتی ہوں مجھے کچھ دنوں سے بخار ہے تو چکر لگا لیتی اور آپ کے
لیے بھی میڈیسن لیتی آؤں گی"۔
نمرہ اپنی امی سے کہتی ہے۔

ہاں چلو ٹھیک ہے بچے! واپس آتے وقت سبزی لیتی آنا میری طبیعت خراب "
ہے اس لیے میں نہیں جا سکتی"۔
اس کی امی چارپائی پہ لیٹتے ہوئے کہتی ہیں۔

اوکے امی میں لے آؤں گی"۔"
وہ یہ کہہ کر عبایا پہنتی ہے اور اپنا پرس پکڑتے ہوئے ادھر باہر نکل جاتی ہے۔

وہ ہسپتال پہنچتی ہے تو کاؤنٹر سے لیڈی ڈاکٹر کو چیک کروانے کی سلپ بنواتی ہے
اور 12 نمبر کمرے میں چلی جاتی ہے۔۔

ڈاکٹر اس کا چیک اپ کرتی ہے تو واپس کرسی پر بیٹھ کر کچھ پیپرز پر لکھتی ہیں
۔۔ نمرہ ان کے سامنے کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔

"کیا ہوا ڈاکٹر سب خیریت تو ہے"۔
وہ ڈرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"یس سب خیریت ہے یوں آر پریگمنٹ بہت مبارک ہو اپ کو"۔
ڈاکٹر اپنی طرف سے اسے خوشخبری دیتی ہے ہے۔
نمرہ کے سر پر جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے۔اس کا گلا خشک ہو جاتا ہے وہ بمشکل گلے سے تھوک نگلتی ہے۔

"یہ کچھ میڈیسن ہیں یہ باقاعدگی سے کھاتی رہیے گا اور ہر ماہ چیک اپ کروانا نہ بھولیے گا"۔

ڈاکٹراس کے ہاتھ میں سلپ پکڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ سلپ لیتے ہوئے کمرے سے باہر آجاتی ہے باہر آکر کرسی پر بیٹھ کر بے آواز آنسو بہانا شروع کر دیتی ہے۔

او میرے خدایا یہ کیا ہو گیا۔۔اب کیا ہو گا امی ابو کیا حال کریں گے میرا"۔"

وہہ آمسو بہاتے ہوئے سوچتی ہے۔

وہ اپنا فون نکال کر اریان کو کال کرتی ہے اس کا نمبر مسلسل بند آرہا ہوتا ہے۔

وہ پریشان ہوتے ہوئے گھر کے لیے روانہ ہو جاتی ہے۔گھر آکر وہ کسی سے کچھ نہیں کہتی بس اپنے کمرے میں بیٹھ کر روتی رہتی ہے۔

وہ بار بار اریان کے نمبر پر کال کرتی ہے لیکن اس کا نمبر بند جارہا ہوتا ہے

یااللہ میری مدد کر"۔"

وہ روتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

☆☆☆

نسیم بیگم اور اس کی بیٹی جیسے ہی ارشد صاحب کے گھر پہنچتے ہیں تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں کھانا وغیرہ کھانے کے بعد وہ انہیں اوپر والے پورشن میں لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھابھی آج سے یہ آپ کا گھر ہے۔

شکریہ بھائی آپ نے ہمارے مشکل وقت میں ساتھ دیا"۔ نسیم بیگم تہی دل" سے ان کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔

نہیں بھابھی شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے بس آپ کو کسی چیز کی ضرورت" ہوئی تو نیچے آسکتی ہیں میں گھر پر نہ ہوں تو آپ شمیم سے کہہ سکتی ہیں"۔

وہ اپنی بیگم کا ذکر کرتے ہیں۔

ہاں ٹھیک ہے بہت شکریہ آپ کا"۔

وہ پھر سے شکریہ ادا کرتی ہیں۔

اور بیٹا آپ کو کچھ چاہیے ہو تو مجھے بتا دینا یا میرے نمبر پہ کال کر لینا پریشان نہیں" ہونا میرے بچہ"۔

وہ حوریہ کہ سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

تایا جان بہت شکریہ آپ کا کہ آپ نے ہمیں رہنے کے لیے جگہ دی باقی میں " اپنی امی اور اپنا خرچہ خود اٹھا لوں گی بہت جلد میں کوئی جاب ڈھونڈ لوں گی آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔

وہ ان سے کہتی ہے۔

چلو بیٹا جیسے تمہاری مرضی لیکن پھر بھی اگر میرے لائق کوئی کام ہو تو مجھے "
بتائیے گا"۔

وہ یہ کہہ کر نیچے چلے جاتے ہیں۔

حوریہ گھر کو دیکھتی ہے جس میں ایک کمرہ اور کمرے کے باہر صحن میں ایک سائیڈ پر اوپن کچن بنا ہوتا ہے اور ایک سائیڈ پر دو باتھ روم بنے ہوتے ہیں۔

امی آپ آرام کریں میں تب تک سیٹنگ کر لیتی ہوں"۔"

حوریہ اپنی امی سے کہتی ہے۔

وہ سارا کام ختم کر کے جب بیڈ پر بیٹھتی ہے تو اپنے موبائل میں کومل کا میسج دیکھتی ہے۔

السلام علیکم! آپی کیسی ہیں آپ؟ میں نے بھائی سے بات کی تھی انہوں نے کہا"
ہے کہ آپ کل ان کے افس آجائیے گا آپ کو جوب مل جائے گی"۔

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں کومل شکریہ تمہارا کہ تم نے میرے لیے اتنا کیا تم" مجھے ایڈریس سینڈ کردو میں صبح اپنے ڈاکومنٹس لے کر ٹائم سے پہنچ جاؤں گی"۔

وہ ریپلائی کرتی ہے۔

جی ٹھیک ہے میں آپ کو ڈریس سینڈ کر دیتی ہوں اور شکریہ والی کوئی بات" نہیں ہے آپ تو میری بڑی بہنوں جیسی ہو"۔

تھوڑی دیر بعد کومل کا رپلائی آتا ہے۔

جو شکریہ کا حقدار ہو اسے کہنا پڑتا ہے اور تم ہو شکریہ کی حق دار تھینک یو سو" مچ۔۔۔"۔

حوریہ ریپلائی کرتی ہے۔

کچھ دیر بعد کومل اسے ایڈریس سینڈ کر دیتی ہے اور پھر ان دونوں کے درمیان تھوڑی باتیں ہوتی ہے۔

امی جاب کا بندوبست ہو گیا ہے میری دوست ہے اس کے بھائی کے آفس میں "
کل جانا ہے آپ دعا کریں کہ جاب پکی ہو جائے "۔
حوریہ اپنی امی سے کہتی ہے۔

انشاءاللہ بیٹا سب بہتر ہو گا تم ضرور سلیکٹ ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے پورا "
یقین ہے اپنی بیٹی پر "۔
اس کی امی اسے پیار سے کہتی ہے۔

بس امی ایک دفعہ یہ جاب لگ جائے تو سب ٹھیک ہو جائے گا ہم اپنا خرچہ خود "
اٹھا سکیں گے کسی کے اوپر اپنا بوجھ نہیں ڈالیں گے "۔
وہ یہ کہتے ہوئے اپنی امی کی گود میں اپنا سر رکھ دیتی ہے اور آنکھیں موند لیتی ہے۔

ہاں بیٹا اللہ تمہاری قسمت اچھی کریں آگے سب بہتر ہو "۔ "
اس کی امی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

قسمت تو اس کی واقع ہی اچھے ہونے والی تھی کیونکہ اس کی زندگی کا ایک نیا سفر شروع ہونے جا رہا تھا جس سے وہ انجان تھی۔۔

☆☆☆

اریان پلیز میری کال اٹینڈ کرو"۔"

نمرا اسے میسج کرتی ہے۔

اریان میسج پڑھتا ہے تو فورا کال کرتا ہے۔۔

ہاں میری جان کیا بات ہے اتنی کالز میں تھوڑا بزی تھا اس لیے پتہ نہیں " چلا"۔

اریان آج میں ڈاکٹر کے پاس گئی تھی اس نے کہا کہ میں پریگننٹ ہوں"۔"

وہ جلدی جلدی کہتی ہے۔

"کیا۔۔۔؟ تمہارا دماغ ٹھیک ہے تم کیا کہہ رہی ہو"۔
وہ ایک دم غصے سے کہتا ہے۔

"اریان میں سچ کہہ رہی ہوں تم اتنا غصے سے کیوں بول رہے ہو میں آگے ہی بہت پریشان ہوں"۔ وہ مزید روتے ہوئے کہتی ہے۔

"تم یہ رونا دھونا بند کرو۔۔ اور تم مجھے کیوں بتا رہی ہو مجھے کیا پتا کہ یہ بچہ کس کا ہے"۔
وہ غصے سے لاپرواہی سے کہتا ہے۔

"کیا مطلب اریان تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو تم جانتے ہو کہ یہ کس کا ہے پھر بھی ۔۔۔"

وہ حیران ہوتے کہتی ہے۔

"بکواس بند کرو میرے سر پر تھوپنے کی ضرورت نہیں ہے جو مجھے ملنے آسکتی ہے وہ کسی اور سے بھی مل سکتی ہے سمجھی تم۔۔اور تم کتنی باکردار ہو یہ تو مجھے پہلے دن ہی پتہ چل گیا تھا جب تم نے مجھے اجازت دی تھی۔۔۔"
وہ غصے سے کہتا ہے۔

"اریان تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو تمہیں پتہ ہے کہ میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں میں تمہاری ناراضگی افورڈ نہیں کر سکتی تھی اس لیے میں نے تمہیں کبھی منع نہیں کیا اور تم مجھے یہ صلہ دے رہے ہو"۔
وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے کہتی ہے۔

"میں کچھ نہیں جانتا تمہارا اور میرا ساتھ یہیں تک تھا آئندہ مجھے کال کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی تم"۔

وہ یہ کہتا کال بند کر دیتا ہے۔

"اریان اریان پلیز میری بات سنو"۔
وہ چلاتی رہ جاتی ہے لیکن فون بند ہو جاتا ہے۔
وہ دوبارہ کال کرتی ہے لیکن کال نہیں پک ہوتی کیونکہ اس نے اس کا نمبر بلاک کر دیا ہوتا ہے۔

"اریان تم مجھے دھوکا نہیں دے سکتے میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں پلیز ایسا نہ کرو"۔
وہ اسے واٹس ایپ پر میسج کرتی ہے۔
میسج سین ہو جاتا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد اس کی ڈی پی اشو ہونا بند ہو جاتی ہے.. مطلب وہ اسے واٹس ایپ پر بھی بلاک کر دیتا ہے۔
وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے نڈھال ہو جاتی ہے۔

میرے اللہ میں نے کیا کر دیا مجھے حوریہ نے منع بھی کیا تھا کہ میں ایسا کچھ نہ " کروں لیکن میں اس شخص کے پیار میں پھنس گئی اب کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آرہا میرے اللہ میری مدد کر"۔

وہ روتے ہوئے دل میں سوچتی ہے۔۔۔

☆☆☆

اگلی صبح حوریہ ٹائم سے اٹھ کر ناشتہ بنا کر اپنی امی کو" دے کر تیار ہو جاتی ہے۔

اچھا امی میں جا رہی ہوں دس بج گئے ہیں دعا کریے گا میرے لیے۔۔۔"۔

وہ اپنی امی کے اگے سر کرتے ہوئے کہتی ہے۔

اللہ کے حوالے بیٹی خیر سے جاؤ اور خیر سے آؤ"۔"
اس کی امی اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتی ہیں۔

کچھ دیر بعد وہ کومل کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچ جاتی ہے۔

ایکسکیوز می؟ مجھے وجدان سر سے ملنا ہے انہوں نے انٹرویو کے لیے بلایا ہے"۔"
وہ ریسپشن کاؤنٹر پر آکر پوچھتی ہے۔

یس میم میں آپ کو پوچھ کر بتاتی ہوں"۔"
وہ اسے کہتے ہوئے لینڈ لائن سے کال ملاتی ہے۔

سر! کوئی میم آئی ہے کہہ رہی ہیں کہ آپ نے انہیں انٹرویو کے لیے بلایا"
ہے"۔

ریسپشن پر کھڑی لڑکی فون پر کہتی ہے۔۔آگے سے کچھ کہا جاتا ہے تو وہ حوریہ سے پوچھتی ہے میم وٹ از یور نیم؟

"حوریہ اشرف۔۔"

ریسپشن پر کھڑی لڑکی نام سن کر آگے بتاتی ہے تو وہ اسے اندر بھیجنے کو کہتا ہے۔

یس میم آپ جا سکتی ہیں"۔"

وہ شائستگی سے کہتی ہے۔

تھینکس کس طرف جانا ہے؟"۔حوریہ پوچھتی ہے۔"

میم یہاں سے رائٹ سامنے لفٹ ہے اس سے آپ سیکنڈ فلور پر چلے جائیں" سامنے ہی سر کا آفس روم ہے"۔

اوکے۔۔۔!"۔وہ یہ کہہ کر چلی جاتی ہے۔"

"مے ائی کم ان سر؟"۔

حوریہ دروازہ نوک کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"یس کم ان"۔

وجدان کہتا ہے۔

"السلام علیکم سر!"۔

حوریہ اندر داخل ہوئے ہوئے کہتی ہے۔

"وعلیک۔۔۔!

وجدان اسے سامنے دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔۔یلو شرٹ وائٹ ٹراؤزر اور یلو اور وائٹ مکس شال سر پر اوڑیں ہوئے بالکل لائٹ میک اپ میں وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"وعلیکم السلام! بیٹھے۔۔"۔

وہ خود کو ریلیکس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"جی سر یہ میری فائل"۔
وہ اپنی فائل اس کے سامنے کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"۔
وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
" جی سر؟"
وہ حیرانی سے کہتی ہے۔

"میرا مطلب ہے کہ ضرورت ہے"۔ وہ جلدی سے کہتے ہوئے فائل پکڑ لیتا ہے
اور رولنگ چیئر سے دوسری سائیڈ رخ کر لیتا ہے۔

"او میرے خدایا یہ پھر میرے سامنے آگئی کیسا امتحان لے رہا ہے تو میرا"۔

وہ اپنی بئیرڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

کچھ دیر بعد وہ خود کو ریلیکس کرتے ہوئے دوبارہ اس کی طرف رخ کرتا ہے۔

ٹھیک ہے آپ کو ابھی کوئی ایکپیرئینس نہیں ہے لیکن پھر بھی میں آپ کو جاب" دے رہا ہوں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گی کیونکہ میری بہن نے آپ کی سفارش کی ہے"۔

وجدان کہتا ہے۔

یس سر میں پوری کوشش کروں گی کہ آپ کو کوئی شکایت کا موقع نہ ملے"۔"

وہ ادب سے آنکھیں نیچے کیے ہوئے کہتی ہے۔

ہمم گڈ آپ کو اکاؤنٹ مینجمنٹ کی پوسٹ پر ہائر کیا جاتا ہے کیونکہ آپ کی میتھ" کافی اچھی ہے سو آپ آج سے جوائن کر سکتی ہیں"۔

تھینک یو سو مچ سر"۔"

وہ ہونٹوں پر مسکراہٹ لیے کہتی ہے۔

آپ کو کمپیوٹر چلانا آتا ہے؟"۔"

وہ بالکل سیریس انداز میں پوچھتا ہے۔

جی سر میں نے کمپیوٹر کورس کیا ہوا ہے آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا"۔"

وہ پورے اعتماد سے کہتی ہے۔

اوکے دیکھتے ہیں"۔"

وہ یہ کہہ کر لینڈ لائن سے اپنی مینجر کو بلاتا ہے۔

یس سر۔۔"مینجر آفس روم میں آکر پوچھتا ہے۔"

یہ مس حوریہ انہیں ان کا کیبن دکھادیں اور کام سمجھادیجئے گا۔۔۔"۔"

وہ حوریہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"یس سر۔۔۔ چلیں مس"۔

مینجر حوریہ سے کہتا ہے۔

جب وہ مینجر کے ساتھ باہر جاتی ہے تو وجدان اس کی کمر دیکھتا ہے جہاں اس کے بال چٹیوں میں بندھے ہوتے ہیں۔

"وہ صرف میری ایمپلائے ہیں اور کچھ نہیں میں اس کے بارے میں کیوں سوچوں"۔

وہ دل ہی دل میں سوچتا ہے۔

☆☆☆

میم یہ آپ کا روم ہے"۔"
مینجر ایک روم کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔
حوریہ دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہے جہاں ایک خوبصورت رولنگ چیئر اس کے سامنے ایک میز شاندار لکڑی کا بنا ہوا جس کے اوپر ایک کمپیوٹر پڑا تھا
پورا کمرہ بہت شاندار تھا اس کی دیواریں شیشے کی بنی ہوئی تھی جس سے اندر بیٹھ کر باہر دیکھا جا سکتا تھا اور باہر سے اندر دیکھا جا سکتا تھا۔

واؤ میں یہاں بیٹھ کر کام کروں گی"۔"
وہ حیرت سے پوچھتی ہے۔
یس میم آجائے میں آپ کو کام سمجھا دیتا ہوں"۔"
مینجر اسے کمپیوٹر کے پاس لے جاتے ہوئے کہتا ہے۔
کچھ دیر بعد وہ اسے کام سمجھا کر جب جانے لگتا ہے تو حوریہ کہتی ہے :

"آپ کے بوس اتنے ہی کھڑوس رہتے ہیں ہر وقت کیا۔۔"

وہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھتا ہے اور ہنس دیتا ہے۔

میم آپ آج آئی ہیں اور آپ کو پتہ بھی چل گیا ہم تو یہاں روز ہی کام کرتے" ہیں ان کا موڈ ایسا ہی رہتا ہے"۔

وہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

بائی داوے آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ لینڈ لائن پہ بات کر سکتی ہیں"
"۔

وہ ایک طرف لگے لائن لائن کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

"ہھمم شکریہ ! "

وہ یہ کہتی ہے مینیجر کمرے سے چلا جاتا ہے۔

کھڑوس کہیں کے چائے بھی نہیں پوچھی"۔"

وہ اپنے چیئر پہ بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"مے ائی کم ان میم ؟"۔

وہ ابھی سوچ رہی ہوتی ہے کہ آفس کے دروازے کے پاس ایک لڑکی ہاتھ میں مگ لیے اجازت مانگتی ہے۔

"یس"۔

"میم! آپ کی کافی،، سر نہیں بھجوائی ہے اور آفس میں پہلا دن مبارک ہو آپ کو۔۔"

وہ کافی اس کے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

" او تھینک یو سوچ مجھے تو لگا تھا کہ۔۔۔"

"کیا میم؟"

"کچھ نہیں آپ جائیں"۔

وہ اسے جانے کو کہتی ہے۔

"ویسے سچ کہتے ہیں اتنی جلدی کسی کے بارے رائے نہیں بنانی چاہیے خیر اپنے
کام پہ فوکس کرو پہلے دن ہی کہیں فائر نہ ہو جاؤ"۔
وہ کافی کا مگ لبوں سے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔
کافی ختم کرنے کے بعد وہ کام میں مصروف ہو جاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

فون کی بیل بجنے پر وجدان مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کرتا ہے
کیسی ہے میری گڑیا؟۔۔۔"۔"
وہ کومل سے کہتا ہے۔

"میں ٹھیک ہوں بھائی آپ کیسے ہیں اور کیا میری دوست آئی تھی کیا بنا اس کی جاب کا۔۔؟"۔

وہ فٹافٹ سوال کرنا شروع کر دیتی ہے۔

"ریلیکس گڑیا جاب مل گئی ہے تمہاری دوست کو پریشان نہ ہو اور ویسے بھی میری گڑیا کہے اور میں بات نہ مانوں یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔

وہ بڑی محبت سے کہتا ہے۔

"تھینک یو سو مچ بھائی ائی لو یو سو مچ۔۔آپ سوچ نہیں سکتے کہ میں کتنا خوش ہوں"۔

وہ بڑی پرجوش ہو کر جواب دیتی ہے۔

جی جی میں سوچ سکتا ہوں کہ آپ کتنا خوش ہیں آپ کی اواز سے پتہ چل رہا"
ہے۔۔بتاؤ اب کالج ہی ہو یا گھر پہنچ گئی ہو؟"۔

جی بھائی بس میں گاڑی میں ہوں گھر جا رہی ہوں سوچا آپ سے پوچھ لوں"۔"

اوکے آرام سے جاؤ اللہ حافظ "۔وہ یہ کہتے ہوئے کال بند کر دیتا ہے۔"

کومل پھر حوریہ کو میسج کرتی ہے
آفس میں پہلا دن بہت بہت مبارک ہو مائی ڈیئر فرینڈ □ " ۔"
وہ ساتھ میں اموجی سینڈ کرتی ہے۔

خیر مبارک میری پیاری سی گڑیا یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تھینک یو سو مچ"
۔"

حوریہ خوشی سے ریپلائی کرتی ہے۔

بیسٹ آف لک"۔"

کومل میسج کرتی ہے۔

"👍😇"۔

حوریہ بس اسے ایموجیز سینڈ کرتی ہے۔

☆☆☆

السلام علیکم امی"۔"

حوریہ اپنی امی کو کال کرتے ہوئے کہتی ہے۔

وعلیکم السلام میرا بچہ کیسی ہو"۔"

جی امی میں ٹھیک ہوں مجھے جاب مل گئی ہے اور آج سے ہی جوائن کر لیا ہے" میں نے۔۔ میں سات بجے تک آجاؤں گی گھر"۔وہ اپنی امی کو بتاتی ہے۔

اچھا چلو ٹھیک ہے بچے تم اپنا کام کرو اللہ حافظ"۔"

اس کی امی کہتی ہیں۔

☆☆☆

نمرہ بچے کیا ہوا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے نا صبح سے کمرے سے باہر ہی نہیں نکلی" تم"۔

نمرہ کی امی کمرے میں آکر پوچھتی ہیں۔

جی امی بس بخار ہے تھوڑا سا اس لیے"۔"
وہ اپنی امی کی طرف کروٹ لے کر کہتی ہے۔

آنکھیں کیوں سرخ ہو گئی ہیں بچی تمہاری؟ روئی ہو کیا سب خیریت ہے"۔"
اس کی امی اس کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر پوچھتی ہے۔

جی امی میں ٹھیک ہوں سب خیریت ہے دراصل بخار کی وجہ سے آنکھوں سے"
پانی نکل رہا ہے نا اس لیے"۔
وہ جھوٹ بولتی ہے۔

اچھا چلو اٹھو میں رحمان سے کہتی ہوں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جائے"۔"
اس کی امی اس کے بڑے بھائی کا ذکر کرتی ہیں۔

نہیں امی میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہوں کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت"
نہیں ہے تھوڑی دیر تک صحیح ہو جاؤں گی میں نے میڈیسن کھائی ہے"۔
وہ جلدی سے اپنی امی کو کہتی ہے۔

اچھا چلو ٹھیک ہے میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لے کر آتی ہوں اٹھو فریش ہو
کیا حالت بنا رکھی ہے اپنی کھانا کھانے کے بعد لیٹ جانا پھر"۔
اس کی امی فکر مندی سے کہتی ہیں۔

نہیں امی مجھے ابھی کچھ نہیں کھانا جب کھانا ہو گا تو آپ کو بتا دوں گی"۔"
وہ دوسری طرف منہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

بیٹا کل رات سے تم نے کھانا نہیں کھایا ابھی بھی کہہ رہی ہو کہ بھوک نہیں ہے"
بچے مجھے پریشانی ہو رہی ہے اٹھو کچھ کھا لو پھر لیٹ جانا"۔

اس کی امی محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

امی مجھے کچھ نہیں کھانا پلیز چاۓ یہاں سے مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دیں"
"۔
وہ غصے سے بلند آواز میں کہتی ہے۔

نمرہ یہ تم کس طرح سے بات کر رہی ہو مجھ سے"۔ "
اس کی امی حیرانگی سے کہتی ہیں۔

سوری امی لیکن پلیز مجھے ابھی کچھ نہیں کھانا آپ چلی جائیں"۔"
وہ خود کو نارمل کرتے ہوئے کہتی ہے۔"

نہیں میں تمہاری ایک نہیں سن رہی تم اٹھو فریش ہو میں تمہارے لیے کچھ "
کھانے کو لے کر آتی ہوں"۔

اس کی امی یہ کہہ کر باہر چلی جاتی ہیں۔

امی آپ کو میری کتنی فکر ہو رہی ہے جب آپ کو میرے گناہ کے بارے میں" پتہ چلے گا تو آپ کو کتنی تکلیف ہو گی اور اس تکلیف کی وجہ میں بنوں گی"۔روتے ہوئے دل میں سوچتی ہے۔

مجھے حوریہ سے بات کرنی ہو گی سے سب کچھ بتانا ہو گا شاید اس کے پاس اس کا" کوئی حل ہو"۔

وہ سوچتے ہوئے اپنا موبائل پکڑ کر حوریہ کا نمبر ڈائل کرتی ہے۔

بیل جا رہی ہوتی ہے لیکن وہ کال نہیں اٹھاتی۔

تھوڑی دیر بعد حوریہ کا میسج آتا ہے کہ میں آفس میں بزی ہوں تمہیں رات کو کال کروں گی۔

اوکے۔۔"وہ یہ کہتے ہوئے واش روم میں فریش ہونے چلی جاتی ہے۔۔۔"

☆☆☆

شام کو جب حوریہ گھر آتی ہے تو اس کی امی نے کھانا بنایا ہوتا ہے کھانا کھانے کے بعد وہ برتن دھو کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے نمرہ کو کال کرتی ہے۔

"السلام علیکم نمرہ کیسی ہو؟؟"۔"

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں۔۔ تم سناؤ کیسی ہو...!"۔"

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔اللہ کا شکر۔تم نے جب کال کی تھی تب میں کام کر رہی"
تھی اس لیے بات نہیں کی آج میرا آفس کا پہلا دن تھا اس لیے میں کام سمجھ رہی
" تھی
حوریہ نمرا کو کہتی ہے۔

اٹس اوکے۔۔۔آنٹی کیسی ہیں؟"۔"
نمرہ کہتی ہے۔

جی امی بھی ٹھیک ہے۔۔تم اپنا بتاؤ کب رشتہ بھیج رہا ہے اریان۔۔۔؟"۔"

حوریہ اس نے مجھے چھوڑ دیا"۔"
نمرہ کی آواز بھاری ہوتی ہے۔

کیا مطلب چھوڑ دیا۔۔کہنا کیا چاہتی ہو کھل کر بتاؤ۔۔اور کیا تم رو رہی ہو"۔"

حوریہ بیڈ پر الٹی پالتی مارے بیٹھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

حوریہ تم نے ٹھیک کہا تھا وہ صحیح انسان نہیں ہے"۔ "
نمرہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

کیا بات ہے نمرہ کیا ہوا ہے تم رو کیوں رہی ہو پلیز مجھے بتاؤ مجھے پریشانی ہو رہی "
ہے"۔ حوریہ سنجیدگی سے پوچھتی ہے۔

حوریہ مجھ سے گناہ ہو گیا جس کی سزا مجھے میرے اللہ نے دے دی ہے"۔ "
وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے کہتی ہے۔

"کیا مطلب کیسا گناہ۔۔۔"
حوریہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔
" ! حوریہ میں۔۔۔۔ "

(نہیں مجھے یہ راز کسی کو نہیں بتانا میں خود کو اور ذلیل نہیں کر سکتی یہ راز مجھے
اپنے سینے میں دفن کر کے رکھنا ہو گا لیکن کب تک شاید حوریہ کے پاس اس کا
کوئی حل ہو نہیں پر وہ مجھے ہی غلط سمجھے گی)
نمرا چپ ہو کر دل ہی دل میں سوچتی ہے۔

"نمرہ بولو چپ کیوں ہو گئی ہو۔"
حوریہ اسے مسلسل خاموش رہنے کی وجہ سے پوچھتی ہے۔

"کچھ نہیں حوریہ لیکن وہ مجھے چھوڑ گیا ہے بس اس بات کا دکھ ہے کہ میں نے
اس سے سچی محبت کی تھی اور اس نے بس ٹائم پاس"۔
وہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

"پریشان نہ ہو نمرہ سب بہتر ہو گا اچھا ہوا کہ وہ خود ہی تمہیں چھوڑ گیا مجھے تو اس
کے دیکھنے کا انداز بھی اچھا نہیں لگتا تھا"۔

حوریہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے تم سے بات کر کے دل کو تسلی مل گئی پلیز حوریہ ایک بار آجاؤ یہاں مجھے تمہیں گلے لگانا ہے"۔

نمرہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"نمرہ ابھی تو جاب لگی ہے میری اس لیے نہیں آسکتی لیکن ہاں ایک ماہ بعد انشاءاللہ چکر لگاؤں گی"۔

حوریہ خوشی سے کہتی ہے۔

"ہمم اور بتاؤ۔۔۔"

گفتگو جاری ہے۔۔۔

☆☆☆

"بیٹا تم نے بہت اچھا کیا اس بچی کو جاب دے کر،، بڑی پیاری بچی ہے مجھے امید ہے وہ جلد ہی کام سیکھ جائے گی"۔

شمشاد بیگم ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کہتی ہیں۔

"جی امی دیکھتے ہیں۔۔آج اس کا پہلا دن تھا اور کافی اچھا رسپانس دیا ہے اس نے"۔وجدان نوالہ توڑتے ہوئے کہتا ہے۔

"جی میری دوست ہے ہی اتنی قابل کہ وہ بہت جلدی سب کچھ سیکھ لیتی ہے"۔ کومل کہتی ہے۔

"اچھا بہت کچھ سے مراد بتانا پسند کرو گی گڑیا۔۔۔"

وجدان سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"ارے واہ یہاں تو ڈائننگ ٹیبل پر سب موجود ہیں میں ٹائم پر آ گیا"۔

ابھی وہ بات کر رہے ہوتے ہیں کہ حارث ڈائننگ ٹیبل کے پاس آ کر کہتا ہے۔

" ماشاءاللہ آج چاند کہاں سے نکلا ہے"

کومل اپنی چیئر سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"السلام علیکم آنٹی! السلام علیکم وجدان کیسے ہو.. اور چاند ادھر سے ہی نکلا ہے جدھر سے روز نکلتا ہے سمجھی"۔

وہ سلام کرتے ہوئے کومل کے سر پر چپت لگاتا ہے۔

"وعلیکم السلام آ جاؤ بیٹا بیٹھو کھانا کھاؤ"۔

شمشاد بیگم اپنے ساتھ والی کرسی کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

"ہاں بھائی بیٹھو ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ اور بتاؤ کہ کیسے جا رہا ہے کام تم تو آؤٹ آف کنٹری گئے ہوئے تھے نا کب لوٹے"۔ وجدان اس سے پوچھتا ہے۔

"ہاں اللہ کا شکر ہے کام ٹھیک جا رہا ہے اور میں آج آیا واپس کچھ ڈیل کلیئر کرنی تھی وہ ہو گئی اس لیے ایئرپورٹ سے سیدھا یہاں پر لینڈ نگ کی ہے میں نے"۔ وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے جگ سے پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا چلو بہت شکریہ آپ کا حارث بھائی۔۔ یہاں آنے کا"۔ کومل منہ بسورتے ہوئے کہتی ہے۔

"پرنسز یہاں آنے کی وجہ تم ہو اور میرا جگری یار۔۔ اور ایک مزے کی بات بتاؤں تمہارے لیے گفٹ بھی لے کے آیا ہوں"۔

وہ مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

کیا واقعی دکھائیں"۔"

وہ اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں بالکل بھی نہیں بیٹھو کھانا کھاؤ بعد میں دیکھیں گے چلو حارث کھانا"

سٹارٹ کرو"۔ وجدان کہتا ہے۔

کومل منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے کھانا شروع کر دیتی ہے۔

☆☆☆

کچھ دن ایسے ہی گزر گئے سب کی زندگی اپنے معمول پر تھی۔۔

نمرہ نے کسی کو کچھ نہیں بتایا بس وہ اپنے دل میں ہی بات رکھے ہوئے تھی لیکن پریشان رہنے کی وجہ سے اس کی طبیعت خراب رہنا شروع ہو گئی تھی جس کی وجہ سے اس کی امی پریشان تھی۔

ادھر حوریہ نے کافی حد تک کام اچھے طریقے سے سیکھ لیا تھا۔اور اس کے یہاں پر کچھ فرینڈز بھی بن گئے تھے جن کے ساتھ وہ اکثر ہنسی مذاق کیا کرتی تھی ۔۔وجدان اسے ہنستا ہوا دیکھتا تو کہیں دل کے ایک کونے میں ایک بیٹ مس کرتا لیکن پھر خود ہی اپنی سوچوں کو جھٹک دیتا وہ یہ تسلیم ہی نہیں کر پا رہا تھا کہ اسے حوریہ سے پیار ہے۔

"مے آئی کم ان سر؟۔۔"

حوریہ وجدان سے پوچھتی ہے۔

"یس۔۔"

وجدان لیپ ٹاپ سے چہرہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھتا ہے۔

"سر یہ کچھ اکاؤنٹس کی ڈیٹیلز ہیں جو میں نے کلیئر کر دی ہیں آپ دیکھ لیں"۔
وہ وجدان کے سامنے فائل رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہمم۔۔!"
وہ فائل دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔

"مس حوریہ آپ نے بہت اچھے طریقے سے اکاؤنٹ مینجمنٹ کی پوسٹ سنبھال لی ہے۔۔مجھے امید نہیں تھی کہ آپ اتنی جلدی یہ سب کچھ سیکھ جائیں گ۔۔"
وجدان دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو آپس میں جوڑ کر اپنی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

یس سر! ماہر سر اور نشا میم نے بہت ہیلپ کی ہے میری اور کچھ میں نے خود "
محنت کی اس لیے میں اتنی جلدی کامیاب ہو گئی"۔

وہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

گڈ۔۔مجھے امید ہے کہ آپ آگے بھی بہتر رسپانس دیں گی"۔"

وہ ابھی بھی سنجیدہ انداز میں کہتا ہے۔

اب آپ جاسکتی ہیں"۔"

وہ جب اسے وہاں بیٹھا ہوا دیکھتا ہے تو کہتا ہے۔

سر ایک بات کہوں اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو"۔"

وہ لبوں پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتی ہے۔

دیکھیں مس حور یہ بات اگر مائنڈ کرنے والی ہوئی تو میں مائنڈ کروں گا اور اگر" " مائنڈ کرنے والے نہ ہوئی تو نہیں کروں گا

وہ دوٹوک انداز میں کہتا ہے۔

کھڑوس کہیں گے "۔"

وہ دل ہی دل میں سوچتی ہے۔

"اپ نے کچھ کہا؟"

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"نہیں سر میں بھول گئی کہ میں نے کیا بات کرنی تھی۔۔میں جاؤں۔۔"

وہ یہ کہتے ہوئے کھڑی ہو جاتی ہے۔

"یس گو۔۔۔"

لیکن کہیں نہ کہیں اس کے دل میں تھا کہ وہ پوچھے کیا پوچھنا چاہتی ہے لیکن زبان سے نہیں کہنا چاہتا انا آجاتی ہے نا۔

حوریہ جیسے ہی آفس سے باہر نکلتی ہے وہ کسی کے ساتھ ٹکراتے بچتی ہے۔

" ااامیں نے اپ کو کہیں دیکھا ہے"

ساحر حوریہ کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ ہیں کون۔۔؟اور یہ کیا طریقہ ہے چلنے کا ابھی ہم ٹکرا جاتے"۔"

حوریہ ناگواری سے کہتی ہے۔

ایکسکیوزمی میں اپنی بھائی کے کمرے میں جارہا تھا راستے میں آپ آئی ہیں میں" نہیں"۔

وہ بھی جوابن اسے گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

"او مسٹر۔۔! آپ جو کوئی بھی ہیں لیکن میں روم سے نکلی ہوں آپ دوڑتے ہوئے آرہے تھے اور غلطی آپ کی ہے میری نہیں"۔

حوریہ انکھیں پھیرتے ہوئے کہتی ہے۔

"تمہیں یہاں پہلے کبھی نہیں دیکھا،، کون ہو تم کیا نام ہے تمہارا"۔

وہ ایک ائی برو اٹھا کر بڑی سنجیدگی سے پوچھتا ہے

"میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں سمجھے آپ"۔

وہ یہ کہہ کر اپنے کیبن میں چلی جاتی ہے۔

"ایٹیٹیوڈ تو بہت ہے اس میں ہمو مرچی کہیں کی"۔

وہ دل میں سوچتے ہوئے وجدان کے آفس کا دروازہ نوک کرتا ہے۔

آجائیں"۔"

وجدان کہتا ہے۔

السلام علیکم یار کیسے ہو"۔"

ساحر روم میں آتے ہی کہتا ہے

وعلیکم السلام۔۔! میں ٹھیک ہوں تم یہاں اچانک خیریت"۔"

وہ اسے دیکھ کر حیرت سے پوچھتا ہے۔

ہاں یار کل ہی آیا ہوں دبئی سے سوچا آج تم سے مل لوں اس لیے یہاں چلا ایا"
"تمہیں بن بتائے۔۔۔ لگتا ہے تمہیں مجھے یہاں دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی

وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتا ہوا کہتا ہے۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے خوشی ہوئی ہے مجھے۔۔ بتاؤ چائے یا کافی۔۔"

بس ایک کپ کڑک چائے" ساحر بڑے ایکشن سے کہتا ہے۔"

اوکے۔۔۔۔! وہ لینڈ لائن سے چائے کا آرڈر دیے کر اس کی طرف متوجہ ہوتا" ہے۔

ویسے وجدان ابھی جو لڑکی تمہارے آفس سے نکلی تھی وہ وہی نہیں جس نے" تمہارے اوپر سلیش گرایا تھا"۔

ساحر یاد آنے پر پوچھتا ہے۔

ہہمم وہی ہے۔۔اسے یہاں میں نے جاب دی ہے اکاؤنٹ مینجمنٹ کی"۔"

وجدان لیپ ٹاپ چلاتے ہوئے بے فکری سے جواب دیتا ہے۔

اچھا حیرت ہے اس دن تو وہ اتنی خاموش تھی اور آج باہر میرے ساتھ ٹکراتے " ٹکراتے بچی اور اتنے غصے سے بات کر رہی تھی جیسے ابھی جنگ کا اعلان کر دے گی"۔

ساحر کرسی پر تھوڑا آگے ہو کر کہتا ہے۔

کیا مطلب تمہاری اس سے ملاقات ہوئی ہے"۔"

وجدان لیپ ٹاپ سے نگاہیں اٹھاتا ہوا کہتا ہے۔

ہاں ابھی ہوئی ہے بہت تیکھی مرچی ہے"۔"

وہ انکھوں میں شرارت لیے کہتا ہے۔

ساحر فالتو باتیں مت کرو وہ میری ایمپلائے ہیں سمجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کام سے " کام رکھا کرو کسی کو نوٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔

وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا دوبارہ لیپ ٹاپ پر کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔

یار میں نے تو بس ایسے ہی بات کی تم تو مائنڈ ہی کر گئے۔۔۔"۔"

ساحر آنکھیں گھماتا ہوا کہتا ہے۔

سر چائے۔۔؟"۔"

ایک ورکر روم میں چائے لے کر آتا ہے۔

او تھینک یو سو مچ "ساحر کپ پکڑتا ہوا کہتا ہے۔"

چائے پینے کے بعد وہ تھوڑی دیر اس کے ساتھ باتیں کرتا ہے اور پھر آفس سے باہر نکلتا ہے۔۔ بالکل سامنے اسے حوریہ کیبن میں بیٹھے دکھائی دیتی ہے۔

"خوبصورت تو بہت ہے اس کے ساتھ بات چیت شروع کرنی پڑے گی۔۔"

وہ شیطانی مسکراہٹ سجائے ہوئے کہتا ہے۔۔اور باہر چلا جاتا ہے۔۔۔

☆☆☆

نمرہ اپنی امی کے نمبر سے اریان کو کال کرتی ہے کیونکہ اریان نے اس کا نمبر بلاک کیا ہوا تھا۔

بیل جانے کے بعد آگے سے فون اٹھایا گیا۔

جی کون"۔"

اریان پوچھتا ہے۔

اریان دیکھو میرے ساتھ ایسا مت کرو پلیز اپنے گھر والوں کو رشتہ لینے بھیج دو" تمہیں خدا کا واسطہ اتنی اذیت مت دو مجھے"۔

نمرا روتے ہوئے فورا کہتی ہے۔

او تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ مجھے کال مت کرنا لیکن پھر بھی تم باز نہیں آرہی "
تم جیسی بدکردار لڑکی مجھے نہیں چاہیے سمجھی تم اور یہ پتہ نہیں کس کا بچہ تم میرے سر پر تھوپ رہی ہو دوبارہ مجھے کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ تمہارے گھر آکر سب سے کہہ دوں گا کہ تم مجھے جان بوجھ کر بلیک میل کر رہی ہوں سمجھی"۔

وہ غصے سے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہتا ہے۔

تم ایسا کیسے کہہ سکتے ہو یہ بچہ تمہارا ہے تم جانتے ہو مجھے چھونے والے پہلے "
شخص تم ہی ہو پھر کیوں تم مجھ پہ الزام لگا رہے ہو میں کیا منہ دکھاؤں گی اپنے گھر والوں کو .."

نمرہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے دوبارہ مجھے کال مت کرنا اس بار وارننگ دے رہا ہوں "
اگلی بار تمہارے گھر آ کر سب کے سامنے کہوں گا کہ تم کسی اور کا بچہ میرے سر پر
تھوپ رہی ہو سمجھی تم "۔

وہ غصے سے کہتا کال بند کر دیتا ہے۔

ہیلو ہیلو ہیلو میری بات سنو۔۔۔"

نمرہ چلاتی رہ جاتی ہے۔

کیا کہا تم نے نمرہ۔۔۔ کس کا بچہ یہ میں کیا سن رہی ہوں۔"۔ نمرہ کی امی اسے "
پیچھے سے آواز لگا کر پوچھتی ہے۔ تو وہ فورا پیچھے دیکھتی ہے اس کی امی اس کے
بالکل پیچھے کھڑی ہوتی ہیں۔

" امی وہ۔۔۔"

چیخ۔۔'ابھی وہ بول رہی ہوتی ہے کہ اس کی امی اس کے منہ پر زوردار تمانچہ مارتی ہیں۔

بے شرم بے حیا تم نے ہماری نرمی کا یہ صلہ دیا ہم نے تم پر بھروسہ کیا تمہیں" بیٹے جیسا مقام دیا تم نے جب کہا جہاں کہا تمہیں جانے دیا اور تم یہ گل کھلا کے آگئی ہو"۔
اس کی امی اسے شانوں سے جکڑتے ہوئے کہتی ہیں

امی مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دیں"۔"
نمرہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

غلطی کرنے سے پہلے تو مر کیوں نہیں گئی کم سے کم میرا اور اپنے باپ کے " "بارے میں ہی سوچ لیتی۔۔۔او میرے خدایا ہم کیا منہ دکھائیں گے دنیا کو
اس کی امی دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے مدھم اواز میں کہتی ہیں۔

امی مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ مجھے دھوکہ دے دے گا امی پلیز میرا یقین کریں"۔"
وہ اپنی امی کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

دور ہٹو ہاتھ مت لگاؤ مجھے شج سے تیرا میرا رشتہ ختم"۔اس کی امی یہ کہتے ہوئے"
زمین بوس ہو جاتی ہیں۔

"امی امی انکھیں کھولیں کیا ہو گیا آپ کو امی۔ "
نمرہ اپنی امی کو ہلاتے ہوئے کہتی ہے۔

بھائی امی کو کچھ ہو گیا ہے جلدی گھر پر آئیں"۔"
نمرہ اپنے بڑے بھائی کو کال کرتے ہوئے کہتی ہے۔
تھوڑی دیر بعد نمرہ کا بڑا بھائی اور اس کے ابو اس کی امی کو ہسپتال لے جاتے ہیں تو
پتہ چلتا ہے کہ انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔

: کچھ دیر بعد جب انہیں ہوش آتا ہے تو اسلم صاحب ان سے پوچھتے ہیں
ایسا کون سا صدمہ لے لیا تم نے کہ تمہیں ہارٹ اٹیک ہو گیا"۔"

کچھ نہیں اسلم صاحب میں نے تو کوئی صدمہ نہیں لیا"۔"
وہ آنکھیں چراتے ہوئے کہتی ہیں۔

نہیں امی کوئی نہ کوئی تو بات ہے جس کی وجہ سے آپ کو اتنا بڑا ہارٹ اٹیک ہوا"
ہے پلیز بتائیں ہمیں کیا بات ہے آپ نے کس بات کی ٹینشن لی ہے"۔
رحمان اپنی امی سے پوچھتا ہے۔

کچھ نہیں بیٹا بس ایسے ہی مجھے آرام کرنے دو"۔"
وہ بات ختم کرتے ہوئے کہتی ہیں۔
کچھ دیر بعد انہیں گھر لایا جاتا ہے تو وہ نمرہ سے بات تک نہیں کرتی اور نہ ہی اس
کی طرف دیکھتی ہیں۔

وہ سب کے سامنے کوئی تماشہ نہیں لگانا چاہتی تھی اس لیے چپ چاپ نمرہ کے ہاتھ سے سوپ پی رہی تھی اور بے آواز انسو بہا رہی تھی ...

امی پلیز مجھے معاف کر دیں میں مانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے "۔"

جب سب کمرے سے باہر چلے جاتے ہیں تو نمرہ اپنی امی سے کہتی ہے۔

" توں مر جاتو بہتر ہے کیونکہ جس دن تمہارے بھائی یا تمہارے باپ کو پتہ چل گیا تو وہ تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار دیں گے اور میری پرورش پر بھی انگلیاں اٹھائیں گے "۔

نمرہ کی امی دوسری طرف منہ کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

" امی۔۔۔۔"

نمرہ بے بسی سے اپنی امی کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

کچھ دیر بعد نمرہ اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے اور عشاء کی نماز پڑھ کر بہت روتی ہے اور روتے روتے وہی سو جاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

"حوریہ بیٹا آج تم آفس نہ جاو"۔

نسیم بی بی گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

"امی آج افس کام سے چھٹی ہے لیکن چار بجے جانا ہے وہاں پارٹی ہے ہمارے آفس کی ایک ڈیل فائنل ہو گئی ہے جس کی خوشی میں انہوں نے پارٹی رکھی ہے ۔"

حوریہ اپنی امی کو بتاتی ہے۔

اچھا چلو ٹھیک ہے۔۔یعنی آج میری بیٹی گھر پر رہے گی کچھ دیر کے لیے"۔"

اس کی امی محبت سے پوچھتی ہیں۔

جی امی آج میں گھر پر ہوں اور اج میں آپ کے ہاتھ کے آلو کے پراٹھے کھاؤں" گی"۔

حوریہ اپنی امی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں کیوں نہیں میں اپنی بیٹی کو بنا کر کھلا دیتی ہوں"۔"

وہ اپنی بیٹی کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر کہتی ہیں۔

ارے کیا بننے کی تیاری ہو رہی ہے بھابی جان"۔"

راشد صاحب اوپر آتے ہوئے کہتے ہیں۔

"السلام علیکم بھائی جان ! وہ آج حوریہ گھر پر ہے اس لیے کہہ رہی ہے کہ مجھے آلو کے پراٹھے کھانے ہیں بس اسی کے بارے میں بات ہو رہی ہے"۔

نسیم بی بی اپنے شال صحیح کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

"اچھا لیکن میں تو آپ لوگوں کو آج ہماری طرف کھانے کا بولنے آیا تھا۔۔اور آج بیٹی بھی گھر پر ہے تو پھر دوپہر کا کھانا ہم ساتھ کھالیں گے کیوں حوریہ بچے "۔

وہ حوریہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

"جی ٹھیک ہے تایا جی جیسے آپ کو بہتر لگے ہم لوگ دوپہر کا کھانا آپ کی طرف کھالیں گے"۔

حوریہ فوراً حامی بھر لیتی ہے۔

"نہیں بھائی اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اتنا تکلف کس بات کا آپ کے گھر کھانا اور ہمارے گھر کھانا بات تو ایک ہی ہے نا"۔
نسیم بی بی کہتی ہیں۔

"نہیں بھابھی آج آپ لوگ دوپہر کا کھانا ہماری طرف ہی کھائیں گے آج میرا عاقب بیٹا بھی لاہور سے آرہا ہے تو میں نے سوچا کیوں نہ گیٹ تو گیدر ہو جائے"۔
راشد صاحب مسکراتے ہوئے کہتے ہیں۔

"اچھا چلیں ٹھیک ہے بھائی جیسے آپ کو مناسب لگے"۔ نسیم بی بی مسکراتے ہوئے کہتی ہیں

"تایا جان بیٹھیں آپ کے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں"۔
حوریہ فورا سے کہہ کر کچن میں جانے لگتی ہے۔

نہیں بیٹا اس کی ضرورت نہیں ہے میں نے ابھی ناشتہ کیا ہے تم لوگ بس آ جاؤ" نیچے سب مل کر کھانے کی تیاری کریں"۔ تایا نیچے جاتے ہوئے کہتے ہیں۔

جی بھائی بس ہم ابھی تھوڑی دیر تک آتے ہیں"۔"
حوریہ کی امی کہتی ہیں۔
کچھ دیر بعد حوریہ اپنی تائی کے ساتھ کھانا بنانے میں مصروف ہو جاتی ہے۔

تائی جان! ایمان اور طیبہ کب تک آئیں گی؟"۔""
حوریہ پوچھتی ہے کیونکہ وہ سکول گئی ہوتی ہیں۔

ہاں بیٹا وہ بس ڈیڑھ بجے تک آ جائیں گی"۔"
اس کی تائی پیار سے کہتی ہیں۔

اچھا اور یہ عاقب بھائی کتنے عرصے بعد آرہے ہیں گھر واپس؟"۔"

حوریہ ان کے بیٹے کا پوچھتی ہے۔

بیٹا وہ تین ماہ بعد گھر آرہا ہے ادھر جاب کرتا ہے اس لیے رہائش کا بندوبست"

بھی ادھر ہی ہے جب اس کا دل کرتا ہے تو وہ ہمیں ملنے آجاتا ہے"۔

اس کی تائی بریانی کو دم لگاتے ہوئے کہتی ہیں۔

اچھا صحیح کب تک آئیں گے وہ؟ کیونکہ مجھے چار بجے آفس جانا ہے اور کھانا کب"

تک لگانا ہے؟"۔

حوریہ ٹائم دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

بس پہنچتا ہی ہو گا"۔"

اس کی تائی کہتی ہیں۔

دو بجے عاقب گھر پہنچتا ہے۔

السلام علیکم ابا جان! کیسے ہیں آپ؟"۔"

عاقب اپنے ابو کو گلے ملتے ہوئے کہتا ہے۔

میں ٹھیک ہوں میرے شیر پتر تم سناؤ کیسے ہو"۔"

وہ اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار مضبوط کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

جی ابو میں بالکل ٹھیک ہوں"۔"

اماں اپ کیسی ہیں"۔"

عاقب اپنی امی کو گلے لگاتے ہوئے پوچھتا ہے۔

میں بھی ٹھیک ہوں تمہیں دیکھ لیا ہے اب اور بھی ٹھیک ہو گئی ہوں"۔"

عاقب کی امی اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہتی ہیں۔

اور تم دونوں کیسی ہو"۔"

عاقب اپنی دونوں بہنوں سے کہتا ہے۔

ہم ٹھیک ہیں بھائی آپ کیسے ہیں"۔"
وہ دونوں خوشی سے ایک ساتھ گلے ملتے ہوئے کہتی ہیں۔
میں بھی بالکل ٹھیک ہوں"۔عاقب خوشی سے کہتا ہے۔"

بیٹا یہ تمہاری چاچی ہے اشرف کی بیوی"۔"
راشد صاحب نسیم بی بی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"السلام علیکم چاچی جان۔۔"
عاقب ان کے سامنے سر جھکاتے ہوئے کہتا ہے
"!وعلیکم السلام۔۔
نسیم بی بی اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیتی ہیں۔

اچھا چلو بیٹا جلدی سے فریش ہو جاؤ ہم لوگ کھانا لگاتے ہیں"۔"

عاقب کی امی کہتی ہیں۔

جی امی میں بس دس منٹ میں آیا آپ لوگ کھانا لگائیں "۔ عاقب کہتا ہوا اپنے " کمرے میں چلا جاتا ہے۔

ایمان بیٹا جاؤ حور کو بلا لاؤ "۔ نسیم بی بی کہتی ہیں کیونکہ وہ اوپر والے پورشن میں " ڈریس چینج کرنے گئی ہوتی ہے

"جی چاچی میں بلا کر لاتی ہوں۔۔"
ایمان کہتے ہوئے بلانے چلی جاتی ہے۔
زمین پر چٹائی بچھا کر مختلف کھانے رکھنے میں حوریہ اپنی تائی کی مدد کر رہی تھی۔
حوریہ نے اورنج کلر کا ٹاپ اور وائٹ کلر کا ٹراؤزر پہنا ہوتا ہے دوپٹہ اس نے اچھے طریقے سے سر پر اوڑھا تھا اور بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا۔
تائی جان کھانا تو لگ گیا آپ پلیز عاقب بھائی سے کہیں کہ جلدی آجائے "۔ "

حوریہ ٹائم دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

اچھا تم سب لوگ بیٹھو میں دیکھتی ہوں۔۔۔"۔"

حوریہ کی تائی یہ کہہ کر پلٹی ہے تو سامنے اس کا بیٹا کھڑا ہوتا ہے۔

"لو آگیا میرا شیر۔۔"

وہ اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے خوشی سے کہتی ہے۔

آجاؤ بیٹا کھانے کھائے"۔"

راشد صاحب اپنے بیٹے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

جیسے ہی عاقب کھانا کھانے کے لیے بیٹھنے لگا ہوتا ہے تو اس کی نظر حوریہ کی طرف پڑتی ہے۔

"یہ کون ہے امی۔۔۔"

عاقب اپنی امی سے پوچھتا ہے۔

"بیٹا یہ نسیم کی بیٹی ہے حوریہ۔۔"

السلام علیکم عاقب بھائی۔۔"حوریہ وہیں کھڑی ہو کر کہتی ہے۔"

" !وعلیکم السلام۔۔"

وہ مختصر ساجواب دیتا ہوا کھانے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

سب لوگ کھانے میں مصروف ہوتے ہیں تو عاقب بار بار حوریہ کی طرف دیکھتا ہے۔

اچھا تایا جان اور تائی جان میں چلتی ہوں شکریہ آپ لوگوں کا مجھے آفس کے لیے لیٹ ہو رہا ہے"۔

حوریہ اپنی واچ پر ٹائم دیکھتی ہے جہاں ساڑھے تین ہوا ہوتا ہے۔

آپ نے کہاں جانا ہے اور اس ٹائم آفس کون سا کام ہے اپ کو"۔"

عاقب حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

"بیٹا وہ آج اس کے افس میں پارٹی ہے اس لیے ابھی جانا ہے ورنہ تو یہ صبح دس بجے جاتی ہے"۔

عاقب کہ ابو کہتے ہیں۔

"ابو ہماری لڑکیاں کب سے پارٹیز میں جانا شروع ہو گئی ہیں اور انہیں افس جانے کی اجازت کس نے دی"۔۔

وہ سختی سے کہتا ہے۔

حوریہ کو اس کا ایسے کہنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔

"بیٹا ان کی اپنی لائف ہے اور ویسے بھی آج کل سب لڑکیاں جاب کر رہی ہیں اس میں حرج ہی کیا ہے زمانہ بدل گیا ہے"۔ عاقب کے ابو اسے دیکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

دیکھیں ابو یہ ہمارے گھر پر رہ رہی ہیں اگر کل کو کوئی اونچ نیچ ہو گئی تو حرف "
آپ پر اٹھے گا باقی جو آپ کو بہتر لگے "۔عاقب غصے سے کہتا دوبارہ کھانا شروع کر دیتا ہے۔

"اچھا امی اللہ حافظ میں چلتی ہوں۔۔۔"
حوریہ یہ کہہ کر اوپر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

بھابھی جان اپ پلیز عاقب کی بات کا غصہ نہ کریے گا وہ تھوڑا پوزیسیو ہے اس "
معاملے میں، اس طرح یوں ہمارے گھر کی لڑکیاں آفس وغیرہ نہیں جاتی نا اس
" لیے۔۔
حوریہ کے جاتے ہی راشد صاحب نسیم بی بی سے کہتے ہیں۔

نہیں بھائی کوئی بات نہیں مجھے برا نہیں لگا"۔"
نسیم بی بی مختصر کہتی ہوئی اٹھ کر لاونج میں چلی جاتی ہیں۔

حوریہ پارٹی کے لیے ایک لانگ فراک نکالتی ہے بلیک کلر کی جس کے ساتھ میچنگ بلیک نیٹ کلر کا دوپٹہ ہوتا ہے۔

وہ ڈریس پہن کر نفیس طریقے سے اپنا میک اپ کرتی ہے اور سلور کلر کے بڑے بڑے جھمکے پہنتی ہیں گھنی پلکوں پر مسکارا اور ہونٹوں پر لائٹ پیس کلر کی لپسٹک لگا کر وہ اپنے بالوں کی فرنچ چٹیا بنا کر کھلے چھوڑ دیتی ہیں۔

وہ خود کو آئینے میں دیکھتے بڑی سی شال لے کر اپنا پرس پکڑتے ہوئے گھر سے نکلتی ہے۔۔۔

☆☆☆

آفس پارٹی کے لیے ایک اچھا سا ہال بک کروایا گیا ہوتا ہے۔ سب امپلائیز آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ حال کے دروازے سے وجدان آتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ جو بلیک کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس دائیں ہاتھ میں برانڈڈ واچ پہنے نفاست سے اپنے بال بنائے ہوئے اپنی باوقار چال چلتا ہوا آ رہا تھا۔

ماشاءاللہ آج تو سر اپ بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں"۔"

آفس کا ایک امپلوئے کہتا ہے۔

تھینکس۔۔"۔"

وہ سنجیدگی سے کہتا ہے۔

ہاں میرا یار تو واقعی بہت اچھا لگ رہا ہے۔"۔ "

ساحر پاس آتے ہوئے کہتا ہے۔

ساحر تمہیں پتہ ہے کہ مجھے اپنی تعریف سننا بالکل بھی پسند نہیں ہے اس لیے" اپنا منہ بند رکھ"۔

وجدان اسے گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

" اوکے نہیں کرتا تعریف۔۔۔اپنے منہ سے انگارے تو نہ نکال"

وہ منہ بسورتا ہوا کہتا ہے۔

لو جی آ گئی بہن جی ٹائپ"۔ ساحر حوریہ کو ہال میں انٹر ہوئے دیکھ کر کہتا ہے" کیونکہ اس نے بڑی سی شال لی ہوتی ہے۔

"کیا مطلب۔۔"

وجدان اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

یار وہ دیکھ سامنے جس نے تمہارے اوپر سلیش گرایا تھا"۔ساحر ایک طرف "
اشارہ کرتا ہے تو وجدان اس کی طرف دیکھتا ہے۔حوریہ واش روم کی طرف جا
رہی ہوتی ہے۔
کوئی جیسی بھی ڈریسنگ کریں اس میں خامیاں نہیں نکالنی چاہیے تم بس خود پر "
فوکس کیا کرو تم اچھے لگ رہے ہو باقیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو"۔
وجدان سنجیدگی سے کہتا ہے۔

او تیری۔۔۔"۔ "
ساحر جیسے ہی حوریہ کو واش روم سے نکلتے دیکھتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔وجدان
دوبارہ اس طرف دیکھتا ہے تو وہ بھی دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔
حوریہ اپنی شال اتار کر آئی تھی ایک سائیڈ سے اپنے لمبے بال آگے کی طرف کیے
ہوئے اور دوپٹہ سر پر ٹکائے ہوئے وہ اپنی ہیل کی ٹک ٹک کرتے ہوئے امپلائیز
کی طرف آ رہی تھی"۔

"ویسے وجدان یہ تو واقعی خوبصورت لگ رہی ہے مجھے تو لگا کہ یہ ایسے شال لے کر ہی پارٹی میں رہے گی"۔

وہ حیرانگی سے وجدان کو کہتا ہے۔

"بکواس بند کرو کتنی دفعہ کہا ہے فالتو باتیں نہ کیا کرو"۔ وجدان اسے غصے سے دیکھ کر کہتا ہے۔

"السلام علیکم سر۔۔!"۔

حوریہ وجدان کے پاس آکر کہتی ہے۔

"وعلیکم السلام۔۔! مس حوریہ آپ کو آنے میں دیر ہو گئی سب خیریت تو ہے"۔

وجدان اس سے پوچھتا ہے۔

"جی سر گھر پہ مہمان آ گئے تھے اس لیے"۔

حوریہ وضاحت دیتی ہے۔

اوکے انجوائے کریں پارٹی۔۔"۔وہ اس سے آنکھیں چراتا ہوا کہتا ہے۔ "

ویسے سر آج کے دن اگراپ تھوڑا سا مسکرالیں تو آپ کو ٹیکس نہیں لگے گا"
"۔

حوریہ معصومیت سے کہتی ہے۔وجدان اس کی طرف حیرت سے دیکھتا ہے۔
سر اگراپ کو برا لگا ہو تو سوری لیکن میرا ایک مشورہ ہے مسکرانے سے انسان"
کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے"۔
وہ وجدان کے تھوڑا قریب ہو کر رازداری سے کہتی ہے۔وجدان کے ہونٹوں پر
مسکراہٹ آتی ہے جسے وہ بڑی مہارت سے چھپالیتا ہے۔

مس اپ پارٹی انجوائے کریں لوگوں کو فری مشورہ دینے کی ضرورت نہیں ہے"
"۔

وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا دوسری طرف چلا جاتا ہے۔

کھڑوس کہیں کے ہنسنے سے کون سا ان کی شان میں فرق آ جانا ہے"۔"

حوریہ بڑبڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

مس حوریہ میرا دوست ایسا ہی ہے لیکن میں اس سے کہیں زیادہ بہتر ہوں آپ"

چاہیں تو میں آپ کو مسکرا کر دکھا سکتا ہوں"۔

ساحر اس کی بڑبڑاہٹ سن کر کہتا ہے۔

نہیں شکریہ اس کی ضرورت نہیں ہے"۔"

وہ یہ کہہ کر جانے کے لیے پلٹتی ہے تو ساحر اس کے سامنے آ جاتا ہے۔

اگر آپ ہمیں تھوڑا ٹائم دے کر دیکھیں گی تو یقینا آپ کو اچھا لگے گا"۔"

ساحر آنکھوں میں شرارت لیے کہتا ہے۔

"او مسٹر مجھے آپ جیسے لوگوں کے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے پیچھے ہٹیں راستہ چھوڑیں"۔
حوریہ غصے سے اپنی دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی دکھا کر کہتی ہے۔

"تم خود کو سمجھتی کیا ہو ایک معمولی سی ایمپلائے ہو اور ایٹیٹیوڈ تو ایسے دکھا رہی ہو جیسے ہماری کمپنی کی اونر ہو لڑکیاں میرے آگے پیچھے بھاگتی ہیں۔۔"۔
ساحر غصے سے کہتا ہے۔

"نہ تو میں یہاں کی اونر بننا چاہتی ہوں۔۔اور نہ ہی میں ان لڑکیوں جیسی ہوں جو امیر لڑکوں کو دیکھ کر ان کے پیچھے بھاگتی ہیں۔۔"۔
حوریہ دوٹوک انداز میں کہتی ہے۔

میں چاہوں تو ابھی تمہیں اس کمپنی سے نکال سکتا ہوں بہتر ہو گا کہ مجھ سے بنا" کر رکھو۔۔"۔

ساحر اپنی آنکھیں دکھاتا ہوا کہتا ہے۔

ٹھیک ہے اگر آپ مجھے اس کمپنی سے نکال سکتے ہیں تو نکال دیں میں الآپ کے " سامنے بھیک نہیں مانگوں گی یاد رکھیے گا اور نہ ہی کبھی آپ کے سامنے جھکوں گی "۔ حوریہ یہ کہتے ہوئے چلی جاتی ہے۔

لڑکی ہو کر مجھ سے پنگا لے رہی ہے جانتی نہیں کہ میں اس کے ساتھ کیا کر سکتا" ہوں"۔ ساحر اس کی پشت کو دیکھتے ہوئے سوچتا ہے۔

اب تم دیکھو میں تمہیں کیسے اپنے سامنے جھکاتا ہوں"۔"

ساحر اپنے دماغ میں شیطانی سوچ لیے مسکراتا ہے۔۔۔

☆☆☆

آفس پارٹی ختم ہونے کو آرہی تھی تو ساحر نے ایک ویٹر کو پاس بلا کر اسے ایک گلاس میں جوس ڈال کر اس میں کچھ گولیاں مکس کر کے حوریہ کو دینے کا کہا۔

"سر میں یہ نہیں کروں گا۔۔"۔ویٹر ابھی بولتا ہی ہے کہ ساحر نوٹوں کی ایک گھٹی نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔

"امید ہے کہ اب تم مزید سوال نہیں کروگے۔۔"۔
ساحر اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے کہتا ہے۔

" یس سر کام ہو جائے گا۔۔ "

ویٹر خوشی سے کہتا ہوا حوریہ کی طرف چلا جاتا ہے۔

حوریہ کیسا لگ رہا ہے تمہیں یہاں آ کر۔۔ ہم تو ایسے ہی پارٹیز جوائن کرتے ہی"
"رہتے ہیں لیکن تم شاید پہلی دفعہ یہاں آئی ہو۔۔

نشا پوچھتی ہے۔

ہاں مجھے واقعی یہاں آ کر بہت اچھا لگا میں نے اس طرح کا ماحول پہلے کبھی نہیں"
"دیکھا۔۔

حوریہ خوشی سے کہتی ہے۔

"میم یہ لیں آپ کا جوس۔۔"

ویٹر حوریہ سے کہتا ہے۔

تھینک یو اتنی دیر لگا دی اپ نے آنے میں"۔"

حوریہ گلاس پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

"سوری میم۔۔"
وہ یہ کہہ کر باقی سب کو جوس صرف کرتا ہوا آگے نکل جاتا ہے۔

"حوریہ تم اکیلے جاؤ گی۔۔ابھی آٹھ بج گئے ہیں کیوں نا میں تمہیں ڈراپ کر دوں آج"۔
نشاہ حوریہ سے پوچھتی ہے۔

"نہیں نشا تمہیں زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں چلی جاؤں گی"۔
حوریہ جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔

"نہیں مجھے زحمت نہیں ہو گی بلکہ مجھے خوشی ہو گی کہ میں تمہیں ڈراپ کر دوں اور کچھ دیر اور ٹائم ساتھ گزار لیں گے ہم دونوں"۔

نشا خوشی سے کہتی ہے۔

"نہیں نشا میں چلی جاؤں گی ڈونٹ وری۔۔ارے یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔"

حوریہ نشا سے بات کر رہی ہوتی ہے کہ ایک ویٹر کے ہاتھ سے جوس گر کر اس کی فراک پہ پھیل جاتا ہے۔

سوری سوری میم میرا پاؤں پھسل گیا تھا"۔"

ویٹر جلدی سے گلاس کے ٹکڑے اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

سوری کے بچے دیکھ کر چل نہیں سکتے تھے ساری ڈریس خراب کر دی میری"

۔۔"

حوریہ غصے سے کہتی ہے۔

سوری میم ائی ایم ریلی سوری مجھے سچ میں پتہ نہیں چلا" ویٹر نظر جھکا کر کہتا ہے۔"

کوئی بات نہیں آپ جائیں"۔ نشا ویٹر سے کہتی ہے۔"

حوریہ کوئی بات نہیں تم جاؤ واش روم میں صاف کر لو۔۔۔ورنہ داغ رہ جائے "
گا"۔
نیشا اس کے پاس آکر کہتی ہے۔

ہاں ٹھیک ہے میں واش کر کے آتی ہوں"۔"
حوریہ یہ کہہ کر واش روم کی طرف چلی جاتی ہے۔
وجدان جو دور کھڑا کب سے حوریہ کو دیکھ رہا تھا اب اسے واش روم میں جاتا دیکھ
وہ ویٹر کی طرف آیا۔

تم اندھے ہو دیکھ کر نہیں چل سکتے تھے کیسے کیسے لوگوں کو یہاں پر کام پہ رکھا"
ہوا ہے تمہیں تو میں ابھی فائر کرواتا ہوں"۔

وجدان غصے سے ویٹر پر دھاڑتا ہے۔

سوری سر میں اپنی غلطی مانتا ہوں مجھے سچ میں پتہ نہیں چلا ائی ایم ریلی سوری سر "
"۔

ویٹر وجدان کے قدموں میں بیٹھ کر کہتا ہے۔

یہ کیا کر رہے ہو پیچھے ہٹو جاؤ یہاں سے شکل گم کرو اپنی ورنہ یہ نا ہو کہ تمہاری "
کوئی ہڈی توڑ دوں"۔

وجدان اسے غصے سے کہتا ہے.. تو ویٹر فوراً غائب ہو جاتا ہے۔

حوریہ جب واش روم میں آتی ہے تو اسے شدید قسم کا چکر آتا ہے جس کی وجہ سے وہ شلف کو پکڑ لیتی ہے۔

حوریہ سامنے آئینے میں دیکھتی ہے تو اسے اپنا وجود چکراتا ہوا نظر اتا ہے۔۔ وہ نل کھول کر اپنی منہ پر پانی کے چھینٹے مارتی ہیں۔۔۔

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے۔۔ چکر کیوں آرہے ہیں۔"

حوریہ دل میں سوچتی ہے۔

"ہائے مائی لیڈی۔۔ "

ساحر واش روم کے اندر آتا ہوا کہتا ہے۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔ باہر جاؤ"

حوریہ چکراتے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہتی ہے۔

ابھی تم پوری ہوش میں نہیں ہو پھر بھی زبان اتنی ہی کڑوی ہے۔۔ خیر تمہیں"
سبق سکھانے آیا ہوں۔ تم نے مجھے اگنور کیا اب میں تمہیں کسی کے قابل نہیں
"چھوڑوں گا۔۔

ساحر یہ کہتے ہوئے واش روم کا دروازہ لاک کر دیتا ہے۔

"دیکھو مجھ سے دور رہو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔"
حوریہ خود کو سنبھالتے ہوئے اسے انگلی دکھا کر کہتی ہے۔

"ہائے مائی لیڈی ابھی بھی مجھے یہ چھوٹی سی انگلی دکھا رہی ہو تم اس وقت میرے حصار میں ہو تمہیں تو مجھ سے بھیک مانگنی چاہیے اپنی عزت کی۔۔۔"
ساحر اس کی انگلی پکڑ کر مروڑتے ہوئے کہتا ہے۔

"اہ اہ چھوڑو مجھے۔۔"
حوریہ درد کی وجہ سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہتی ہے۔

"بی بی چھوڑنے کے لیے تھوڑی پکڑا ہے ابھی تو صرف ٹریلر دکھایا ہے پکچر ابھی باقی ہے میری جان۔۔"
ساحر اسے واش روم کی دیوار کے ساتھ لگاتا ہوا کہتا ہے۔

"ہیلپ ہیلپ کوئی ہے پلیز مجھے بچاؤ۔۔۔"
حوریہ چلاتے ہوئے کہتی ہے

"چلاؤ اور زور سے کیونکہ سب لوگ جا رہے ہیں اور ویسے بھی یہ ایریا ہال سے تھوڑا فاصلے پر ہے۔۔ تو تمہاری آواز کسی کو نہیں جائے گی۔۔"
ساحر زبردستی اس کی گردن پر جھکتا ہوا کہتا ہے۔

وجدان جب دیکھتا ہے کہ سب لوگ ہال سے باہر جا رہے ہیں اور حوریہ ابھی تک واش روم سے واپس نہیں آئی تو وہ واش روم کی طرف جاتا ہے۔

"خدا کے لیے مجھے جانے دو چھوڑ دو مجھے میں تمہارے آگے ہاتھ چھوڑتی ہوں۔۔"
حوریہ اسے اپنے اوپر جھکتا دیکھ بے بسی سے کہتی ہے۔

جان اگر تم مجھے اگنور نہ کرتی اور خوشی میرے ساتھ کچھ ٹائم سپینڈ کر لیتی "
تو شاید میں یہ سب کچھ کرنے کے بارے میں نہ سوچتا لیکن تم نے مجھے چیلنج کیا
ہے بھگتنا تو پڑے گا۔۔۔"
ساحر اسے پکڑ کر ماربل کے فرش پر لٹاتا ہوا کہتا ہے۔

"چھوڑو مجھے ہیلپ۔۔ کوئی ہے۔۔"
حوریہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

تبھی دڑام سے دروازہ کھلتا ہے اور جدان اندر آتا ہے تو سامنے ساحر کو حوریہ کے
اوپر دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔
دروازہ کھولنے کی آواز سے ساحر پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے تو جدان کو دیکھ کر وہ فورا
کھڑا ہو جاتا ہے

"بھائی۔۔۔بھ۔۔۔! "

ساحر لبوں کو تر کرتا ہے۔

حوریہ وجدان کو دیکھ کر اپنی حالت کی پرواہ کیے بغیر اس کی طرف بھاگتی ہے۔

"سر پلیز مجھے بچا لیں۔۔یہ یہ میری۔۔"

وہ اتنا کہتی ہے اور لڑکھڑاتی ہوئی وجدان کی باہوں میں گرتی ہے۔

"حوریہ ریلیکس میں آگیا ہوں کچھ نہیں ہو گا۔۔"

وجدان اسے شانوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہتا ہے۔

بھ۔۔۔بھائی یہ بہت مکار لڑکی ہے یہ خود یہاں آئی تھی مجھے بہکانے کے لیے"

"آپ کو دیکھ کر ایکٹنگ کر رہی ہے

ساحر وجدان کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر کہتا ہے۔

" نہیں سر یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔"

حوریہ اپنی بند ہوتی آنکھیں کھول کر کہتی ہے۔

"حوریہ آپ خود کو سنبھالیں یہاں سائیڈ پر کھڑی ہو جائیں۔۔"

وجدان اسے دروازے کے ساتھ کھڑا کرتا ہوا کہتا ہے اور ساحر کی طرف بڑھتا ہے۔

"بھائی میں سچ کہہ رہا ہوں۔ "

وہ اتنا ہی کہتا ہے کہ وجدان اسے مارنا شروع ہو جاتا ہے۔"کمینے میں نے تمہیں کہا تھا کہ ان چیزوں سے دور رہو یہ تمہارا دبئی نہیں ہے پاکستان ہے تم نے ہمت کیسے کی اسے ہاتھ لگانے کی تجھے تو میں جان سے مار دوں گا۔۔"

وجدان اسے اندھا دھند مارتے ہوئے کہتا ہے۔ ابھی وہ اسے مزید مارتا کہ اسے حوریہ زمین پر گرتے ہوئے دکھتی ہے تو وہ بھاگ کر اسے پکڑ لیتا ہے لیکن وہ تب تک بے ہوش ہو چکی ہوتی ہے۔

"مس حوریہ آنکھیں کھولیں مس حوریہ آپ سن رہی ہیں۔"

وجدان اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہتا ہے۔۔ لیکن وہ آگے سے کوئی جواب نہیں دیتی۔۔ تو وہ فوراً اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر باہر کی طرف بھاگتا ہے۔۔۔

☆☆☆

وجدان حوریہ کو لے کر ہال سے باہر نکلتا ہے تو پارکنگ ایریا میں اسے اپنی کار میں فرنٹ سائیڈ پر بٹھاتا ہے اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا گاڑی سٹارٹ کرلیتا ہے۔

راستے میں وجدان نشا کو کال کرتا ہے

"ہاں نشا تم جلدی سے میری لوکیشن پر پہنچو اور ہاں حوریہ کی شال اور اس کا موبائل پرس وغیرہ لیتی آنا۔۔"

"سر میں تو وہاں سے نکل آئی ہوں لیکن ہوا کیا ہے۔۔ حوریہ ٹھیک تو ہے"۔
نشا پریشانی سے پوچھتی ہے۔

"نشا میں ابھی تمہیں کچھ نہیں سمجھا سکتا فلحال تم واپس ہال میں جاؤ اور وہاں سے حوریہ کی شال اور موبائل پرس وغیرہ لے کر جلدی سے میری بھیجی ہوئی لوکیشن پر پہنچو۔۔"
وجدان یہ کہہ کر کال کٹ کر دیتا ہے۔

"پر سر۔۔۔"
نشا کچھ کہنے لگی ہوتی ہے لیکن آگے سے کال بند ہو جاتی ہے۔

ساحر کو ہال کے کچھ ویٹرز پکڑ کر ہسپتال پہنچاتے ہیں اس کی حالت بہت ناساز ہوتی ہے ہونٹ پھٹا ہوا اور چہرے پر جگہ جگہ نیل بھی پڑے ہوتے ہیں وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں ہوتا ہے۔

☆☆☆

بھابھی! حوریہ بچی ابھی تک نہیں آئی"۔"
راشد صاحب نسیم بی بی سے پوچھتے ہیں۔

نہیں بھائی وہ ابھی تک نہیں آئی میں اسے کال کر رہی ہوں لیکن وہ پک نہیں کر"
"رہی شاید راستے میں ہو۔۔۔
نسیم بی بی پریشانی کی حالت میں کہتی ہیں۔

بھابھی کافی دیر ہو گئی ہے نو بج گئے ہیں اور بچی ابھی تک نہیں آئی آجائے گی تو"

" اسے کہیے گا کہ آئندہ اتنی لیٹ گھر سے باہر رہنے کی ضرورت نہیں ہے

راشد صاحب تھوڑا سنجیدگی سے کہتے ہیں۔

جی ٹھیک ہے میں کہہ دوں گی لیکن آج وہ پہلی دفعہ ہی گئی ہے میں اسے شئندہ"

جانے سے منع کر دوں گی"۔

نسیم بی بی نظر جھکاتے ہوئے کہتی ہیں۔

ہمم۔۔۔ بہتر ہو گا ویسے بھی آپ لوگ میری ذمہ داری ہیں عاقب نے ٹھیک"

"کہا ہے اگر کوئی اونچ نیچ ہو گئی تو سوال مجھ پر اٹھیں گے۔۔

راشد صاحب یہ کہتے ہوئے نیچے چلے جاتے ہیں۔

اللہ میری بچی کی حفاظت کر پتہ نہیں کہاں ہو گی وہ۔۔ یااللہ بس وہ جلدی سے"

"گھر پہنچ جائے۔۔

نسیم بی بی دل ہی دل میں سوچتی ہیں۔۔اور عشاء کی نماز کے لیے وضو کرنے چلی جاتی ہیں۔۔۔

☆☆☆

امی۔۔! بھائی نہیں آئے ابھی تک "۔"

کومل اپنی امی سے پوچھتی ہے۔

نہیں بیٹا تمہیں پتہ ہے کہ آج ان کی کوئی آفس پارٹی ہے تو جلدی تو نہیں آئے "گا وہ شاید۔۔"

شمشاد بیگم کہتی ہیں۔

"اچھا لیکن ہال کا ٹائم تو نو بجے ختم ہو جاتا ہے نا اس لیے میں نے سوچا شاید آ گئے ہوں بھائی چلیں خیر میں اپنے پیپرز کی تیاری کر لوں اگر بھائی آ جائیں تو انہیں کہیے گا کہ مجھ سے ملے مجھے کوئی ضروری بات کرنی ہے"۔

کومل اداسی سے کہتی ہے۔

"بیٹا پریشان نہ ہو تمہارا بھائی کالج کی فیس جمع کروا دے گا اسے یاد نہیں تھا اس لیے لیٹ ہو گئی لیکن میں نے صبح اسے بتایا تھا تو وہ کہہ رہا تھا کہ امی صبح کروا دوں گا تم ایزی ہو کر پیپر کی تیاری کرو"۔۔۔

اس کی امی اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پیار سے کہتی ہے۔

"نہیں امی فیس کی ٹینشن نہیں ہے بس مجھے ان سے کوئی اور بات کرنی ہے اس لیے چلیں میں اپنے روم میں جا رہی ہوں"۔۔۔

وہ یہ کہتے اٹھ کر کمرے میں چلی جاتی ہے۔

اب پتہ نہیں کون سی نہیں فرمائش کرنی ہے اس نے۔۔"۔

شمشاد بیگم خود سے سوچتی ہیں۔

☆☆☆

اب رو رو کر دعائیں کرنے سے کیا فرق پڑے گا جو تم نے کرنا تھا وہ تو تم کر چکی" ہو۔۔۔اللہ تو تمہیں شاید معاف کر ہی دے نمرہ لیکن میں تمہیں معاف نہیں "کروں گی تم نے میرا یقین توڑا ہے۔۔۔

نمرہ کی امی جب کمرے میں آتی ہے تو نمرہ کو جائے نماز پر بیٹھے دعا کرتے ہوئے روتے دیکھ کر کہتی ہیں۔

امی کب تک سزا دیں گی آپ مجھے میں کہہ رہی ہوں کہ مجھ سے غلطی ہو گئی" " معاف کر دیں۔

نمرہ اپنی امی کے قدموں میں بیٹھ کر کہتی ہے۔

"نہیں نمرہ میں تمہیں معاف نہیں کروں گی تمہیں احساس ہونا چاہیے کہ تم نے ہمیں کیا دکھ دیا۔۔۔ خیر اٹھو مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔"
نمرہ کی امی پاس بیڈ پر بیٹھ کر کہتی ہیں۔

"جی امی بولیں۔۔"
نمرہ جائے نماز اٹھا کر اپنی امی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"یہ میڈیسن ہے کھالو اس ناپاک وجود کو ختم کرو۔ تمہارے کیے کی سزا اس معصوم کو بھگتنی نہیں پڑے گی لیکن یہ کرنا ضروری ہے۔۔" نمرہ کی امی اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

امی میں یہ کیسے کروں گی میں جلد ہی اسے منالوں گی آپ پلیز کچھ دیر انتظار کریں"۔۔۔

وہ آنکھوں میں آنسو لیے کہتی ہے۔

"بکواس بند کرو تین ماہ ہونے کو ہیں اور تم کہہ رہی ہو کہ ابھی میں صبر کروں اگر تمہارے باپ یا بھائی کو پتہ گیا تو قیامت آجائے گی اس لیے جلد سے جلد اس کو ختم کرو یا مر جاؤ کیونکہ میں تمہارے باپ کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتی"۔۔

اس کی امی یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر چلی جاتی ہیں۔

نمرہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ہے اور دل میں اریان کو کہتی ہے کہ "اللہ تمہیں غرق کرے"۔۔

☆☆☆

وجدان حوریہ کو لے کر ہسپتال پہنچتا ہے تو اسے ایک کمرے میں شفٹ کیا جاتا ہے۔۔لیڈی ڈاکٹر حوریہ کا معائنہ کر کے وجدان کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

"مسٹر وجدان! آپ کی پیشنٹ کو کوئی ہیوی نشاور چیز دی گئی ہے جس کی وجہ سے یہ بے ہوش ہوگئی ہیں۔۔ان کو ہوش آنے میں تقریباً پانچ سے چھ گھنٹے لگیں گے۔۔"
ڈاکٹر تحمل سے بتاتی ہے۔

"نہیں ڈاکٹر میں انتظار نہیں کر سکتا آپ کچھ کر کے اسے ہوش میں لے کے آئیں۔۔"
وجدان گھبراتے ہوئے کہتا ہے۔کیونکہ اسے حوریہ کہ گھر والوں کی فکر ہو رہی تھی۔

"دیکھیں ہم کچھ بھی کر لیں لیکن ان کو کافی ہیوی ڈوز دی گئی ہے جس کی وجہ سے ان کو ہوش میں لانا ممکن ہی نہیں ہے سوائی ایم سوری۔۔"
ڈاکٹر آہ بھر کر کہتی ہے۔

"ویسے سر یہ اپ کی کیا لگتی ہے"۔
ڈاکٹر پوچھتی ہے

"یہ میری فیانسی ہیں"۔
وجدان آنکھیں چراتا ہوا جھوٹ بولتا ہے۔

"ٹھیک ہے سر ان کا بی پی بھی کافی شوٹ کر گیا تھا فلحال کے لیے ہم نے انہیں انجیکشن دے دیا ہے تھوڑی دیر تک ان کا بی پی بھی صحیح ہو جائے گا باقی انہیں ہوش میں ہونے تک یہاں پر ایڈمٹ رہنے دیں۔۔" ڈاکٹر تفصیل بتاتی ہیں۔

"جی بہتر۔۔"

وجدان یہ کہہ کرڈاکٹر کے کمرے سے باہر نکل آتا ہے تو سامنے اسے نیشا آتی دکھائی دیتی ہے۔

"سر آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اور اپ نے حوریہ کا سامان لانے کو کیوں کہا۔۔"

نشا آتے ساتھ وجدان سے پوچھتی ہے۔

نشاوہ۔۔۔ساحر نے حوریہ کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی تھی اور تو" اوراس کی ڈرنک میں کوئی نشاور چیز بھی ملائی تھی جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہے میں ٹائم پر وہاں پہنچ گیا اور اسے بچالیا۔۔"۔

وجدان اسے ساری بات بتاتا ہے۔

"اومیرے خدایا۔۔۔"

نشامنہ پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔

"سر حوریہ کیسی ہے۔۔اوراب کہاں ہے"
نشاپریشانی سے پوچھتی ہے۔

نشاوہ کمرے میں ہے۔۔اسے ہوش آنے میں پانچ سے چھ گھنٹے لگیں گے اس"
"لیے اسے یہاں ایڈمٹ کرناپڑا۔۔
وجدان کہتاہے۔

"اورتم سامان لے آئی ہو حوریہ کا؟"

"یس سر۔۔"
وہ حوریہ کاپرس اورشال وجدان کی طرف بڑھاتی ہے۔

"گڈ۔۔اب تم اس کے موبائل سے اس کی امی کو کال کرواور انہیں بتاؤ کہ حوریہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی جس کی وجہ سے ہم اسے ہسپتال لے کر آئے ہیں وہ یہاں آجائیں۔۔"

"وجدان اسے کہتا ہے

نشا جب حوریہ کا فون نکالتی ہے تو وہ ڈیڈ ہوا ہوتا ہے۔۔

"سر یہ تو بند ہو گیا اب کیا کریں۔۔"

وہ وجدان کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

"تمہیں اس کی امی کا نمبر نہیں پتا یا اس کے کسی گھر کے فرد کا"۔

وجدان فکر مندی سے پوچھتا ہے۔۔

"نہیں سر میں نے کبھی اس سے پوچھا ہی نہیں"

نشا بھی پریشان ہو کر کہتی ہے۔

اب کیا کریں اس کے گھر والے پریشان ہو رہے ہوں گے دس بج گئے ہیں اور "
"وہ ابھی تک گھر نہیں پہنچی۔۔

وجدان اپنی ہیئر ڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

نشا تم یہاں رک سکتی ہوں۔"؟۔وجدان اس سے پوچھتا ہے۔"

"نہیں سر میں یہاں نہیں رک سکتی میں اپنی فیملی کو کیا کہوں گی۔۔۔"

نشا فورا کہتی ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ میں کچھ کرتا ہوں۔۔"

وجدان اسے جانے کو کہتا ہے۔

اوکے سر اللہ حافظ جیسے ہی حوریہ کو ہوش آئے پلیز مجھے اطلاع دے دیجیے "
"گا۔۔

وہ جاتے ہوئے فکر مندی سے کہتی ہے۔

"ہمم۔۔۔! "

وجدان صرف اتنا کہتا ہے اور وہ چلی جاتی ہے۔

☆☆☆

نسیم بی بی ٹائم دیکھ دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی۔۔انہیں فکر کھائے جا رہی تھی کہ پتہ نہیں حور یہ کہاں ہے۔

"یا اللہ میری بیٹی کسی مصیبت میں نہ ہو۔۔۔"
نسیم بی بی ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

"اگر اس کے تایا کو پتہ چل گیا کہ وہ ابھی تک گھر نہیں آئی تو گھر میں ایک ہنگامہ کھڑا ہو جائے گا یا اللہ میری بچی کی حفاظت کرے وہ صحیح سلامت میرے پاس پہنچ جائے اسے شیطان کی شر سے بچانا۔"۔وہ روتے ہوئے سوچتی ہیں۔

وہ ساری رات بار بار نیچے دروازے کی طرف دیکھتی ہیں کہ کہیں وہ آجائے تو میں چھپکے سے دروازہ کھول دوں گی تاکہ کسی کو پتہ بھی نہ چلے کہ وہ کب آئی اور صبح اٹھ کر بتادے گی کہ وہ ٹائم سے آگئی تھی لیکن دروازے پر کوئی دستک نہ ہوئی ۔۔۔

☆☆☆

"السلام علیکم وجدان بیٹا تم ابھی تک گھر نہیں آئے کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔"

شمشاد بیگم کال پر کہتی ہیں۔

"وعلیکم السلام امی۔۔ وہ امی دراصل کوئی ایمر جنسی ہو گئی ہے اس کی وجہ سے میں نہیں آسکتا آج رات، صبح آجاؤں گا۔"۔

وجدان حوریہ کی طرف دیکھ کر کہتا ہے جو سامنے ہسپتال کے بستر پر پڑی ہوتی ہے۔

"اللہ خیر کرے بیٹا کیا ہوا کون سی ایمر جنسی آگئی ہے جو تمہیں رات بھر باہر رہنا ہے۔۔" شمشاد بیگم پریشانی سے کہتی ہیں۔

"امی دراصل وہ جو کومل کی دوست ہیں نا مس حوریہ اسے آج پارٹی میں کسی نے کوئی نشاور چیز پلا دی ہے اور اس کے ساتھ کسی نے زبردستی کرنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن میں ٹائم سے پہنچ گیا اور انہیں بچا لیا۔۔ لیکن ان کی حالت خراب ہے وہ ابھی ہوش میں نہیں آرہی اس لیے انہیں ہاسپٹل لے کر آیا ہوں

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ انہیں کل صبح تک ہوش آئے گا میں انہیں اکیلا چھوڑ کر نہیں آسکتا اس لیے یہی ہوں کیونکہ وہ میری کولیگ ہیں امی اور یہ میرا فرض ہے۔۔"

وجدان ساری بات تفصیل سے بتاتا ہے کیونکہ چھپانے سے کوئی فائدہ نہیں تھا وہ اپنی امی سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔

"توبہ استغفر اللہ بیٹا کون تھا وہ اسے تو تم جیل میں پکڑوا دو اتنی گری ہوئی حرکت کی ہے اس نے ایک معصوم بچی کے ساتھ۔۔"

وہ فکرمندی سے کہتی ہیں۔

"جی امی وہ ہال کا کوئی بندہ تھا میں نے اسے اریسٹ کروادیا ہے آپ فکر نہ کریں۔۔"

وہ ساحر کا نہیں بتاتا کیونکہ اس کی امی کو زیادہ پریشانی ہونی تھی وہ اسے اچھا سمجھتی تھی۔

"ہاں بیٹا اس کا انجام برا ہی ہونا چاہیے جو کسی کی بہن بیٹیوں پر بری نظر رکھیں۔۔اور تم بتاؤ تم کس ہسپتال میں ہو میں بھی آتی ہوں۔۔"
شمشاد بیگم بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہتی ہیں۔

"نہیں امی آپ کو اتنی رات میں آنے کی ضرورت نہیں ہے میں یہاں پر ہوں آپ فکر نہ کریں۔۔" وجدان اپنی امی کو منع کرتا ہے۔

"بیٹا اس کے گھر والے تو پریشان ہو رہے ہوں گے ان کو اطلاع دی ہے تم نے یا نہیں۔۔" شمشاد بیگم یاد آنے پہ پوچھتی ہیں۔

"نہیں امی انہیں نہیں بتایا کیونکہ میرے پاس ان کا نمبر نہیں ہے اور مس حوریہ کا موبائل بھی ڈیڈ ہے اس لیے نمبر نہیں نکال سکتے۔۔"
وجدان انہیں سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"بیٹا اس طرح تو اس کے گھر والے اور بھی پریشان ہو گئے ہوں گے ایک بچی کا گھر سے رات بھر باہر رہنا سوالیہ نشان بن جاتا ہے اور تو اور اس بچی کا باپ بھی نہیں ہے کومل نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اپنے تایا کی طرف رہ رہے ہیں پتہ نہیں وہ کیسا ری ایکٹ کریں گے تم کچھ بھی کرو اس کے گھر اطلاع پہنچاؤ۔۔"
اس کی امی مزید پریشان ہو کر کہتی ہیں۔

"جی امی میں کوشش کرتا ہوں آپ پریشان نہ ہو۔۔"
وجدان اپنی امی کو تسلی دیتا ہے۔

"ہاں بیٹا کچھ بھی کرو اور اس کے گھر والوں کو بتاؤ جیسے ہی اسے ہوش آئے مجھے بھی بتانا میں آ جاؤں گی ہسپتال۔۔" شمشاد بیگم کہتی ہیں۔

"جی امی ٹھیک ہے آپ سو جائیں میں آپ کو صبح کال کر لوں گا۔"
وجدان یہ کہتا ہوا کال بند کر دیتا ہے۔

سر یہ لیں موبائل آن ہو گیا ہے"۔"

ایک ڈاکٹر حوریہ کا موبائل ہاتھ میں لیے کہتا ہے کیونکہ وجدان نے اسے چارجنگ کرنے کے لیے دیا تھا۔

"تھینک یو۔۔"

وجدان یہ کہتا ہوا موبائل پکڑ لیتا ہے وہ ڈاکٹر باہر چلا جاتا ہے۔

وجدان اس کا موبائل آن کرتا ہے تو وہ پاسورڈ مانگتا ہے۔۔وہ مزید پریشان ہو جاتا ہے کیونکہ اسے تو اس کے موبائل کا پاسورڈ بھی نہیں پتہ تھا۔

وہ پریشانی کی حالت میں اپنے موبائل سے نشا کو کال کرتا ہے۔

نشا جو آرام سے نیند کی دنیا میں گم تھی مسلسل موبائل کی بیل بجنے پر موبائل پکڑتی ہے۔

السلام علیکم سر سب خیریت تو ہے حوریہ کو ہوش آگیا۔۔؟"۔"

وہ کال پک کرتے ہوئے کہتی ہے۔

وعلیکم السلام۔۔! سوری نشا میں نے تمہیں رات کی ایک بجے ڈسٹرب کیا لیکن"
مجھے تم سے پوچھنا تھا کہ حوریہ کے موبائل کا پاسورڈ تمہیں معلوم ہے؟"۔

"یس سر اس کے موبائل کا پاسورڈ اس کے پاپا کے نام پر ہے۔۔ "
نشا اپنی آنکھیں ملتے ہوئے کہتی ہے۔

"اوکے بائے۔۔۔"
وجدان اتنا کہتا ہوا کال بند کر دیتا ہے۔

"وہ جلدی سے پاسورڈ ملاتا ہے۔"اشرف
تو پاسورڈ جٹ سے کھل جاتا۔۔ تو وجدان شکر کا کلمہ پڑھتا ہے۔

وہ جلدی سے اس کی امی کے نمبر پر کال کرتا ہے۔۔۔ بیل مسلسل جا رہی ہوتی ہے۔۔

ہیلو حوریہ تم کہاں ہو ابھی تک گھر کیوں نہیں آئی۔۔"حوریہ کی امی کال پک" کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

السلام علیکم آنٹی۔۔ میں وجدان بات کر رہا ہوں۔۔ آپ کی بیٹی میرے افس" میں کام کرتی ہے۔۔

وعلیکم السلام بیٹا میری بیٹی کا موبائل تمہارے پاس کیا کر رہا ہے اور خود کہاں" ہے۔۔"
نسیم بی بی وجدان کی آواز سن کر پریشانی سے کہتی ہیں۔

"آنٹی آپ کی بیٹی کی طبیعت خراب ہو گئی تھی اس لیے انہیں ہسپتال لایا گیا وہ ابھی بھی ادھر ہسپتال میں ہے انہیں ابھی تک ہوش نہیں آیا ان کا موبائل بند ہو گیا تھا جس کی وجہ سے آپ کو اطلاع دینے میں دیر ہو گی ابھی ان کا موبائل آن ہوا ہے تو میں نے آپ کو کال کی ہے تاکہ آپ پریشان نہ ہوں۔۔ جیسے ہی انہیں ہوش آجائے گا میں انہیں گھر پہنچادوں گا۔۔"
وجدان تفصیلی بات کرتا ہے۔

"بیٹا یہ تم کیا کہہ رہے ہو کیا ہوا ہے میری بیٹی کو اور کس ہسپتال میں ہے وہ۔۔"
نسیم بی بی بھرائی آواز میں کہتی ہیں

"آنٹی ہم یہاں جناح ہسپتال میں ہیں آپ پریشان نہ ہوں۔۔ صبح جیسے ہی انہیں ہوش آئے گا میں انہیں گھر ڈراپ کر دوں گا۔۔"
وہ دوبارہ سے انہیں ریلیکس کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

"بیٹا تم کہہ رہے ہو کہ میں پریشان نہ ہوں تمہیں کیا پتہ جب جوان بیٹی گھر رات کو نہ آئے تو لوگ کیا کیا باتیں کرتے ہیں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ انسان کی کوئی مجبوری بھی ہو سکتی ہے بس طعنے مارنا شروع کر دیتے ہیں۔۔اور جس فیملی سے ہم تعلق رکھتے ہیں وہاں تو بات کو لمبا کرنے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگاتے۔۔"وہ روتے ہوئے کہتی ہیں۔

"کوئی یقین نہیں کرے گا میری بیٹی کی بات پر یا آپ کی بات پر سب اس پہ انگلیاں اٹھائیں گے۔۔اس کے سر پر باپ کا سایہ بھی نہیں ہے جو اس کے ڈھال بن جائے گا۔۔"

وہ مزید روتے ہوئے کہتی ہیں۔

"آنٹی پلیز آپ روئے نہیں کچھ نہ کچھ حل نکل آئے گا آپ پلیز خود کو سنبھالیں لوگوں کی باتوں کا نہ سوچیں وہ آپ کی بیٹی ہے آپ کو اس پہ یقین ہونا چاہیے لوگ کیا کہتے ہیں اس بات سے آپ کو فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔"

وجدان انہیں سمجھاتے ہوئے کہتا ہے۔

"بیٹا تم نہیں سمجھ سکتے۔۔۔میں ابھی اسی وقت ہسپتال آ رہی ہوں۔۔"
وہ روتے ہوئے کہتی ہیں۔

"آنٹی آپ اس وقت کیسے آسکتی ہیں رات کے ایک بجے گھر سے نکلنا مشکل ہے
آپ کو کوئی کیپ بھی نہیں ملے گی"۔
وہ فکرمندی سے کہتا ہے۔

"تو بیٹا پھر میں کیا کروں تمہاری بات پر میں یقین کر لوں گی مجھے اپنی بیٹی پہ یقین
ہے لیکن اس گھر والوں کو کیسے سمجھاؤں گی۔۔"
وہ پریشانی سے کہتی ہیں۔

"آنٹی دیکھیں پلیز خود کو سنبھالیں آپ صبح ہوتے ہی ہسپتال آجائیے گا پریشان نہ
ہوں اللہ سب بہتر کرے گا۔۔"

وجدان کہتا ہے۔

"نہیں بیٹا میں ابھی آنا چاہتی ہوں ورنہ صبح لوگوں کی باتوں کا جواب کیسے دوں گی۔۔"۔
وہ ضدی انداز میں کہتی ہیں۔

"آنٹی پلیز سمجھنے کی کوشش کریں آپ اس ٹائم نہیں آسکتی اور رہی بات لوگوں کی باتوں کی تو میرے ہوتے ہوئے ان کی طرف کوئی انگلی بھی نہیں اٹھا سکتا آپ مجھ پہ یقین کر سکتی ہیں میں ان پر آنچ بھی نہیں آنے دوں گا۔۔۔"
وہ تھوڑا سخت رویے میں کہتا ہے۔

"بیٹا بیٹیوں کی عزت بہت نازک ہوتی ہے تمہیں کیسے سمجھاؤں لوگوں کی نظروں اور ان کی زبانوں سے جب زہر نکلتا ہے تو زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔۔"
نسیم بی بی کہتی ہے۔

"آنٹی بس آپ دعا کریں کہ انہیں ہوش آجائے اور لوگوں کی باتوں کی فکر نہ کریں میں سب سنبھال لوں گا اللہ حافظ۔۔"
وہ سختی سے کہتے ہوئے فون بند کر دیتا ہے۔

ادھر نسیم بی بی رو رو کر برا حال کر لیتی ہیں پتہ نہیں اب ان کی بیٹی کی زندگی میں کون سا نیا امتحان باقی تھا۔۔ وہ کل کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی۔۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ ان کی بیٹی کی زندگی اب بدلنے والی ہے۔۔۔

☆☆☆

رات گزرتی ہے تو صبح کی روشنی ہر سوں پھیل جاتی ہے۔۔ ہسپتال کے ایک کمرے میں بیڈ پر پڑا ایک وجود جس پر مسلسل کسی کی نظریں ٹکی ہوئی تھی فجر کی اذانوں کی آواز نے اسے ہوش کی دنیا میں واپس کھینچا۔

وجدان حوریہ کو ایک آخری نظر دیکھ کر واش روم میں وضو کرنے چلا جاتا ہے۔

وہ ساری رات جاگتا رہا تھا ایک سیکنڈ کے لیے بھی وہ نہیں سویا تھا اسے یہ تھا کہ شاید حوریہ کو ہوش آجائے یا اسے اس کی ضرورت ہو اس لیے وہ کمرے سے باہر بھی نہیں گیا تھا کمرے میں پڑے ایک صوفے پر وہ بیٹھ گیا تھا نماز وہ باقاعدہ سے نہیں پڑتا تھا لیکن کبھی کبھار پڑھ لیتا تھا لیکن آج پتہ نہیں کیوں فجر کی اذان کی آواز سن کر اس کے دل نے شدت سے چاہا تھا کہ وہ نماز پڑھ کے حوریہ کی سلامتی کی دعا مانگے۔

وضو کر کر وہ ایک نظر حوریہ کو دیکھ کر کمرے سے باہر نکل آیا اور ہسپتال کے پیرنگ ایریا جا کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔

نماز پڑھنے کے بعد وجدان نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔

"یااللہ مانتا ہوں کہ میں خود غرض ہوں آج بھی میں آپ کے سامنے کچھ مانگنے کی غرض سے جھکا ہوں یااللہ تو دلوں کے حال بہتر جانتا ہے میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں اسے کسی کے سامنے رسوا ہوتا نہیں دیکھ سکتا یااللہ کچھ ایسا کر دے کہ کوئی اس کی طرف انگلی بھی نہ اٹھا سکے وہ بے گناہ ہے معصوم ہے یااللہ کوئی حل نکال دے۔۔۔"

وجدان آنکھیں بند کر کے مسلسل اپنے رب سے باتیں کر رہا تھا۔

حوریہ نے اپنی آنکھیں دھیرے دھیرے کھولی تو خود کو ہسپتال کے بیڈ پر دیکھ کر حیران ہوئی۔

"میں یہاں کیسے ائی۔۔"

وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتی ہیے کمرے میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

ابھی وہ بیڈ سے نیچے اترتی کے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ حوریہ نے فوراپلٹ کر دیکھا۔

"ارے شپ کو ہوش اگیا۔۔ بیٹھی رہیں میں ڈاکٹر کو بلا کر آتا ہوں۔۔"
وجدان اسے دیکھ کر کہتا ہے۔

سر آپ مجھے یہاں لے کر آئیں تھے مجھے کچھ بھی یاد نہیں ہے کیا ہوا تھا اس کے " بعد۔۔" حوریہ اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

آپ پریشان نہ ہوں کچھ بھی نہیں ہوا تھا میں آپ کو یہاں لے آیا تھا شاید آپ " نے کوئی جوس وغیرہ پیا تھا جس میں کوئی نشے کی دوا تھی اس کے زہر کے اثر سے "آپ رات سے بے ہوش ہیں۔۔
وجدان تفصیل سے اسے بتاتا ہے۔

"کیا میں کل رات سے یہاں ہوں اور میری امی وہ تو پریشان ہو گئی ہوں گی۔۔"
حوریہ اپنی امی کے بارے میں سوچ کر کہتی ہے۔

"ویسے تو میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ آپ یہاں ہسپتال میں ہیں لیکن میں نے انہیں یہ نہیں بتایا کہ آپ کے ساتھ کسی نے زبردستی کرنے کی کوشش کی ہے بس یہی کہا ہے کہ آپ کی طبیعت خراب ہو گئی تھی" وجدان تھوڑا بیڈ کے پاس آ کر کہتا ہے۔

"تو کیا آپ نے میری امی کو کال کی تھی وہ کافی پریشان ہو گئی ہوں گی مجھے ابھی گھر جانا ہو گا۔۔"
وہ جلدی سے بیڈ سے اترتے ہوئے کہتی ہے۔

"نہیں رکے ابھی آپ کو ڈاکٹر نے چیک کرنا ہے پھر میں آپ کو گھر چھوڑ آوں گا۔۔"

وجدان اسے بیڈ سے اترتے ہوئے دیکھ کر کہتا ہے۔

"نہیں سراب میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے بس گھر پہنچنا ہے۔۔"
حوریہ یہ کہتے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

ٹھیک ہے۔۔اپ گھر چلے جایئے گا لیکن ابھی ایک دفعہ ڈاکٹر کو دیکھ لینے دیں"
"۔۔بیٹھ جائیں میں ابھی آتا ہوں۔۔
وجدان یہ کہہ کر باہر نکل جاتا ہے۔
حوریہ اپنی حالت پہ غور کرتی ہے۔دوپٹہ اس کے گلے میں تھا جو شاید کسی نے دونوں سائیڈ سے پن کیے ہوئے تھا وہ حیران ہوئی تھی کہ یہ کس نے کیا ہو گا۔ سامنے اسے صوفے پر اپنی شال اور اپنا پرس دکھائی دیا۔ تبھی دروازے سے دو لیڈی ڈاکٹرز اندر داخل ہوئیں۔
لیڈی ڈاکٹر نے اسے مکمل چیک کرنے کے بعد وجدان کو کہا کہ اب یہ بہتر ہے آپ انہیں گھر لے جا سکتے ہیں۔

"اوکے ڈاکٹر۔۔۔"

وجدان یہ کہتا ہے تو ڈاکٹرز باہر چلی جاتی ہیں۔

"چلیں اٹھیں میں آپ کو گھر چھوڑ آتا ہوں۔۔یہ لیں اپنی شال۔۔"

وجدان اس کی طرف شال بڑھاتے ہوئے کہتا ہے جسے وہ فوراً تھام لیتی ہے۔

حوریہ شال لیتے ہوئے وجدان کی طرف دیکھتی ہے جس کے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں بھی تھوڑی سوجی ہوئی تھی جیسے وہ ساری رات جاگتا رہا ہو۔

"چلیں۔۔"

وجدان اپنا کوٹ پہنتے ہوئے کہتا ہے جو اس نے رات میں اتار دیا تھا۔

حوریہ اپنی شال ٹھیک طریقے سے خود پر لیتی ہے اور پرس پکڑ کر وجدان کے پیچھے چل پڑتی ہے۔

وجدان اس کے بتائے ہوئے راستے پر گاڑی چلا رہا تھا رستہ پوچھنے کے بعد وجدان نے کوئی بات نہیں کی تھی۔

کچھ دیر بعد وجدان کی گاڑی حوریہ کے تایا ابو کے گھر کے سامنے رکی تو وہ فورا گاڑی سے نیچے اتری۔

"میں چلی جاؤں گی سر شکریہ آپ کا۔۔"

وجدان بھی اس کے ساتھ ہی باہر نکلا تھا حوریہ نے اسے دیکھ کر کہا۔

"نہیں جب تک آپ اندر نہیں چلے جاتی میں تب تک یہیں پر ہوں۔۔"

وجدان گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر کہتا ہے۔

حوریہ اپنی امی کو کال کرتی ہے۔۔

"امی آپ دروازہ کھول لیں میں باہر کھڑی ہوں۔۔"

شکر ہے میری بچی آگئی توں ادھر ہی رک میں ابھی دروازہ کھولتی ہوں نوک نہ "

"کرنا۔۔

اس کی امی پریشانی سے کہہ کر نیچے اترتی ہیں۔

اس کی امی جیسے ہی نیچے اترتی ہیں سامنے اسے عاقب اور راشد صاحب دروازے کی طرف جاتے دکھائی دیتے ہیں۔۔ تو وہ پریشان ہو جاتی ہیں۔

وہ وہیں کھڑی ہو جاتی ہیں کیونکہ راشد صاحب پہلے ہی دروازہ کھول چکے ہوتے ہیں۔

جیسے ہی دروازہ کھلتا ہے حوریہ اندر کی طرف دیکھتی ہے سامنے اپنے تایا اور ان کے بیٹے کو کھڑا دیکھ کر وہ پریشان ہو جاتی ہے۔

"حوریہ بیٹا تم اب آرہی ہو گھر ساری رات کہاں تھی تم۔۔"

اس کے تایا اسے دیکھ کر کہتے ہیں۔۔

"تایا وہ میں ہسپتال میں تھی۔۔"

وہ ڈرتے ہوئے کہتی ہے۔

ہم ہسپتال یا اپنے کسی عاشق کے ساتھ منہ کالا کر کے آئی ہو"۔"
عاقب غصے سے کہتا ہے۔

"یہ تم کس طریقے سے بات کر رہے ہو مجھ سے میں نے کہا کہ میں ہسپتال میں تھی اور تم کون ہوتے ہو مجھ سے اس طریقے سے بات کرنے والے۔۔"حوریہ غصے سے کہتی ہے۔۔اسے اس کے الفاظ اچھے نہیں لگے تھے۔

"چٹخ۔۔"
حوریہ کہ منہ پر اس کے تایا زوردار تمانچہ مارتے ہیں۔۔"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے سے اس طریقے سے بات کرنے کی اور کیا غلط کہا ہے اس نے ساری رات گھر کے باہر گزاری ہے تم نے اور اب واپس آ کر ڈھٹائی سے جھوٹ بول رہی ہو"۔

وہ حوریہ کو گھسیٹ کر گیٹ کے اندر کرتے ہیں۔۔تو نسیم بی بی بھاگ کر اس کے پاس آتی ہیں۔
وجدان جو کھڑا یہ دیکھ رہا تھا وہ غصے سے حوریہ کے گھر کی طرف بڑھا۔

"تایا جی میں سچ کہہ رہی ہوں میں ہسپتال میں تھی میری طبیعت خراب ہو گئی تھی اس لیے۔۔"
حوریہ اپنے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں بھائی صاحب یہ سچ کہہ رہی ہے مجھے رات کو اس کے باس کی کال آئی تھی اس نے بتایا تھا کہ یہ ہسپتال میں ہے میں نے آپ کو رات کو اس لیے نہیں بتایا کہ آپ ڈسٹرب نہ ہوں۔۔"
حوریہ کی امی اپنی بیٹی کو گلے لگا کر کہتی ہیں۔

پیچھے ہٹیں بھابی آپ کو اس کی باتوں پر یقین آگیا ہو گا لیکن مجھے نہیں آیا اس کی تو " میں چمڑی ادھیڑ دوں گا۔۔

راشد صاحب حوریہ کو کھینچ کر دو تین تھپڑ اور مارتے ہیں۔

بس کریں خبردار اگر آپ نے دوبارہ اس پر ہاتھ اٹھایا تو "۔وجدان گھر میں " داخل ہو کر دھاڑتا ہوا کہتا ہے۔

شور کی آواز سن کر راشد صاحب کی بیوی اور بیٹیاں بھی باہر آجاتی ہوں محلے کے کچھ لوگ بھی جمع ہو جاتے ہیں۔

تم کون ہوتے ہو ہمارے گھر کے معاملات میں بولنے والے۔۔ نکلو ہمارے گھر " سے "۔

راشد صاحب غصے سے کہتے ہیں۔

"میں اس کا بوس ہوں اور یہ سچ کہہ رہی ہیں۔۔یہ رات کو ہسپتال میں تھی،،اس لیے شپ انہیں بے بنیاد نہیں مار سکتے۔۔"وجدان تھوڑا پاس آکر کہتا ہے۔

"او تو تم ہو اس کے عاشق جس کے ساتھ یہ رات گزار کر آئی ہے اور اب تم اس کی حمایت کر رہے ہو۔۔"
عاقب غصیلی آواز میں کہتا ہے۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم میری بیٹی ایسی نہیں ہے اپنی زبان بند رکھو۔۔"
نسیم بی بی چیختے ہوئے کہتی ہیں۔

"واہ بھابی واہ ابھی بھی آپ کہہ رہی ہیں کہ آپ کی بیٹی ایسی نہیں ہے رات باہر گزار کر آئی ہے یہ اور آپ میرے بیٹے پر چیخ رہی ہیں۔۔"
عاقب کی امی غصے سے کہتی ہیں۔

بس بہت ہوا۔۔۔ نکلو ہمارے گھر سے یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے ہم خود "
سنبھال لیں گے۔۔"

راشد صاحب وجدان کو کہتے ہیں۔

دیکھیں مجھے پتہ ہے یہ آپ کے گھر کا معاملہ ہے لیکن مس حوریہ کی کوئی غلطی "
نہیں ہے۔۔"

وجدان تحمل سے کہتا ہے۔

اب او تیرے جیسے بڑے دیکھے ہیں ہم نے کسی امیر باپ کی اولاد رات بھر "
اسے اپنے پاس رکھ کے اب تم اس کے کردار کی وضاحتیں دے رہے ہو"۔

عاقب غصے سے ایک ایک لفظ چبا کر کہتا ہے۔

بکواس بند کرو اپنی میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔" حوریہ اپنے دونوں ہاتھ سر "
پر رکھ کر چیختے ہوئے کہتی ہے۔

"تم جیسی گھٹیا لڑکی میں نے اج تک نہیں دیکھی جو باہر رات گزار کر آئے پھر بھی اتنی ڈھٹائی سے سب کے سامنے کہے کہ میں نے کچھ نہیں کیا پتہ نہیں اور کتنے ہی لوگوں کے ساتھ تم نے یہ سب کچھ کیا ہو گا۔۔"

عاقب غصے سے اسے بازو سے پکڑ کر کہتا ہے۔

"چھوڑو اسے تمہیں کوئی حق نہیں بنتا اس کے اوپر الزام لگانے کا سمجھے تم۔۔ یہ باکردار ہیں اور اس کی گواہی میں دیتا ہوں۔۔"

وجدان آگے بڑھ کر عاقب کا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کرتا ہے۔

"اچھا تمہاری گواہی پہ کون یقین کرے گا ہمم ایک رات گزار کر تم اسے واپس چھوڑنے آگئے ہو اگر اتنے ہی غیرت مند ہو تو پھر اسے اپنے پاس ہی رکھ لے شادی کر لے لیکن نہیں اس جیسی بدکردار لڑکی سے کون شادی کرے گا"۔

عاقب وجدان کو دھکا دے کر کہتا ہے۔

"ہاں بالکل ٹھیک کہا تم نے اب یہ لوگ ہمارے گھر نہیں رہ سکتے میں نے غلطی کر لی انہیں یہاں رکھ کے انہوں نے میری اچھائی کا یہ صلہ دیا میں اب مزید انہیں یہاں نہیں رکھ سکتا میری بھی دو بیٹیاں ہیں نکلو ہمارے گھر سے بھابی۔"۔

راشد غصے سے نسیم بی بی کو کہتے ہیں۔

"بھائی میری بیٹی ایسی نہیں ہے میرا یقین کریں ہم اس وقت کہاں جائیں گے پلیز رحم کریں ہم پر۔"

نسیم بی بی روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہتی ہیں۔

"لے جاؤ اپنی اس بد کردار بیٹی کو ہم اسے اپنے گھر نہیں رکھ سکتے میری بھی بیٹیاں ہیں اس کا سایہ میں اپنی بیٹیوں پر نہیں پڑھنے دے سکتی۔"۔

راشد صاحب کی بیوی حوریہ کو شعلہ بار نگاہوں سے دیکھ کر کہتی ہیں۔

"نہیں ہے یہ بد کردار کتنی بار کہاں ہے میں نے پھر بھی اپ لوگ مسلسل ایک ہی بات دہرائی جا رہے ہیں۔۔"
وجدان غصے سے کہتا ہے۔

"اچھا تو کیا ثبوت ہے تمہارے پاس اس کے با کردار ہونے کی۔۔اگر یہ با کردار ہوتی تو تم اسے یہاں واپس چھوڑنے نہیں آتے بلکہ تمہیں تو اس کے ساتھ رات گزارنے کے بعد پتہ چل گیا ہو کہ یہ کتنی گھٹیا لڑکی ہے۔۔" حوریہ کی تائی کہتی ہیں۔

"بس بہت ہو گیا میں اب مزید ان کے بارے میں کچھ نہیں سن سکتا۔۔۔میں ابھی اور اسی وقت حوریہ سے نکاح کروں گا۔۔"
وجدان آپے سے باہر ہوتا کہتا ہے۔ تو حوریہ اس کی طرف حیرانگی سے دیکھتی ہے۔

"جو بھی کرنا ہے کرو لیکن ہمارے گھر سے نکلو ابھی اور اسی وقت۔۔۔"
راشد صاحب اسے کہتے ہیں۔

"بھائی میں کہاں جاؤں گی اپنی بیٹی کو لے کر۔۔"
نسیم بی بی روتے ہوئے کہتی ہیں۔

آنٹی آپ کو رونے کی ضرورت نہیں ہے چلیں آپ میرے ساتھ جب انہیں" آپ کی بات پر یقین نہیں ہے تو آپ اپنے قیمتی آنسو کیوں ضائع کر رہی ہیں"۔
وجدان حوریہ کی امی سے کہتا ہے۔

ہاں ہاں نکلو ہمارے گھر سے میں اب مزید اس گندگی کو اپنے گھر نہیں رکھ" سکتا۔۔"راشد صاحب حوریہ کو دیکھ کر کہتے ہیں۔

میں غلط نہیں ہوں تایا جی! اپنے الفاظ سوچ سمجھ کر استعمال کریں یہ نہ ہو جب تک آپ کو پچھتاوا ہو بہت دیر ہو جائے۔۔"

حوریہ کرب سے کہتی ہے۔

"بکواس نہ کرو زیادہ نکلو ہمارے گھر سے۔۔"

حوریہ کی تائی حوریہ اور اس کی امی کو بازو سے پکڑ کر گیٹ کی طرف دھکیل کر کہتی ہیں۔

"آنٹی۔۔"

وجدان حوریہ کی امی کو سنبھالتے ہوئے کہتا ہے کیونکہ وہ گرنے والی ہوتی ہیں۔

"چلیں آنٹی میرے ساتھ یہ جگہ شپ کے رہنے کے قابل نہیں ہے۔۔۔اپنے جب غیر بن جائیں تو دشمنوں کی کمی نہیں ہوتی۔۔" وجدان حوریہ کی امی کو بازو سے پکڑ کر باہر لے جاتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں ہاں جاؤ اپنی بے حیا بیٹی کے ساتھ دوبارہ یہاں واپس آنے کی ضرورت "
"نہیں ہے۔۔
راشد صاحب پیچھے سے آواز لگا کر کہتے ہیں۔
حوریہ اور اس کی امی چپ چاپ وجدان کی گاڑی میں بیٹھ جاتی ہیں۔۔۔

☆☆☆

وجدان انہیں اپنے گھر لے آتا ہے۔۔ گاڑی گھر کے پارکنگ ایریا میں روک کر وہ نیچے اترتا ہے اور پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتا ہے جہاں حوریہ اور اس کی امی خاموشی سے بیٹھی تھیں۔

"آجائیں آنٹی۔۔"

وہ دروازہ کھول کر ایک سائیڈ پر ہو کر کہتا ہے۔

حوریہ اور اس کی امی جب گاڑی سے باہر نکلتی ہیں تو وجدان انہیں اپنے ساتھ گھر کے اندر لے جاتا ہے۔۔وہ بھی بالکل مجسمہ بنے اس کے پیچھے پیچھے چل دیتی ہیں۔

آنٹی اپ لوگ یہاں ارام کریں میں کچھ دیر تک آپ لوگوں کے لیے ناشتہ "

"لگواتا ہوں۔۔

وجدان گیسٹ روم کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔ تو حوریہ اور اس کی امی چپ چاپ کمرے میں چلی جاتی ہیں اور وجدان دروازہ بند کر کے اپنے کمرے میں چلا جاتا۔۔ صبح کے آٹھ بج رہے ہوتے ہیں پورے گھر میں خاموشی تھی یعنی سب لوگ ابھی سو رہے تھے۔

وجدان کمرے میں آکر اپنا کوٹ اتار کر فریش ہونے چلا جاتا ہے۔۔اس نے جو حوریہ کے بارے میں سنا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ وہ ان لوگوں کی

زبان کھینچ لے وہ خود کو نارمل کرنے کے لیے شاور کے نیچے کھڑا ہو گیا کپڑوں پہلے سمیت۔

"نہیں میں اسے اور رسوا نہیں ہونے دے سکتا میں کسی کو اس بات کا حق نہیں دیتا کہ کوئی اس کے اوپر انگلی بھی اٹھائے۔۔وہ صرف میری ہے اب"۔

وجدان ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا سوچتا ہے۔

کچھ دیر بعد وہ خود کو نارمل کر کے اپنی ڈریس چینج کرتے ہوئے واش روم سے باہر نکلتا ہے۔

"بس امی سے بات کر کے آج ہی نکاح کرنا ہے اس سے"

وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے بال ڈرائی کرتے ہوئے سوچتا ہے۔

☆☆☆

"امی آپ کو مجھ پر یقین ہے نا یا آپ بھی مجھے غلط سمجھتی ہیں"
حوریہ اپنی امی سے کہتی ہے۔

"ہاں میرا بچہ مجھے تم پہ یقین ہے لیکن اس دنیا کا کیا کریں جو تصویر کا ایک رخ دیکھ کر ہی اندازہ لگا دیتے ہیں اگلے بندے کی کردار کا۔۔۔"
اس کی امی کرب سے آنکھیں مینچتے ہوئے کہتی ہیں۔

"امی ہم یہاں نہیں رہیں گے ہم واپس فیض اباد اپنے گھر چلے جائیں گے۔۔ سر نے بہت کچھ کیا ہمارے لیے اتنی باتیں سنی انہوں نے صرف ہمارے لیے میں انہیں اور ذلیل ہوتا نہیں دیکھ سکتی۔۔"
حوریہ روتے ہوئے اپنی امی سے کہتی ہے۔

"لیکن بیٹا تمہارا تایا تو پوری فیملی میں یہ بات پھیلا دے گا کون کرے گا تم سے شادی۔۔"اس کی امی پریشان ہو کر کہتی ہے۔

"امی اپ پریشان نہ ہو سب بہتر ہو جائے گا اللہ اپنے بندوں کو اتنا ہی دکھ دیتا ہے جتنا وہ سہہ سکے اور رہی بات شادی کی تو مجھے آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جانا اور نہ ہی شادی کرنی ہے۔۔"
حوریہ اپنی امی کی گود میں سر رکھ کر کہتی ہے۔

"بیٹی یہ دنیا بہت ظالم ہے ایک عورت کے سر پر جب کسی مرد کا سایہ نہ ہو تو اس دنیا کے مرد ایک عورت کے لیے بھیڑیے بن جاتے ہیں کوئی بھی بے سہارا عورت کو پاک نظر سے نہیں دیکھتا۔۔"
اس کی امی اسے سمجھاتے ہوئے کہتی ہیں۔

امی پلیز آپ رونا بند کریں اور اٹھیں منہ ہاتھ دھوئیں ہمیں ابھی فیض اباد کے "

" لیے نکلنا ہو گا میں وجدان سر سے کہہ دیتی ہوں کہ وہ ہمیں وہاں پہنچا دیں۔۔

حوریہ اٹھ کر کہتی ہے۔

نہیں بیٹا ہم وہاں نہیں جا سکتے کیونکہ پندرہ دن پہلے تمہارے تایا نے مجھ سے "

اس گھر کے پیپرز پر سائن کروا لیے تھے انہوں نے کہا تھا کہ اب ہم یہاں رہیں

گے تو اس گھر کا کیا فائدہ اس لیے اسے بیچ کر وہ پیسے وہ خود رکھ لیں گے اور یہ والا

پورشن جہاں ہم رہ رہے تھے وہ ہمارے نام کر دیں گے "۔

اس کی امی اسے ساری بات بتاتی ہیں۔

امی آپ نے مجھے بتائے بغیر سائن کر دیے ایک دفعہ پوچھا بھی نہیں۔۔۔اس "

لیے تو انہوں نے ہمیں گھر سے نکال دیا وہ گھر بھی انہوں نے اپنے نام کروا لیا"۔

حوریہ بے بسی سے اپنی امی کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

ابھی وہ مزید کچھ بولتی وجدان کمرے میں داخل ہوا۔

"آپ لوگ ابھی فریش نہیں ہوئے"
وجدان انہیں ویسے ہی بیٹھا دیکھ کر کہتا ہے۔

سر ہم یہاں کیسے رہ سکتے ہیں۔۔ہمارا آپ کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہے آپ" پلیز ہمیں کہیں اور شفٹ کر دیں میں آپ کو اپنی سیلری سے ہر ماہ پے کرتی رہوں گی۔"
حوریہ کہتی ہے۔

دیکھیں مس حوریہ آپ میری وجہ سے بے گھر ہوئی ہیں اس لیے آپ کو یہاں" رہنا ہوگا اور رہی بات کسی رشتے کی تو میں آج اپ کے ساتھ نکاح کروں گا۔"
وجدان کہتا ہے۔
حوریہ اس کی طرف حیرانگی سے دیکھتی ہے۔
نہیں سر میں آپ کے سٹیٹس کے ساتھ میچ نہیں کرتی کہاں آپ اور کہاں" میں۔۔"

حوریہ بے بسی سے کہتی ہے۔

"مس حوریہ سٹیٹس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا فرق پڑتا ہے تو آپ کی عزت سے اور آپ کی عزت سے بڑھ کر میرے لیے کچھ نہیں ہے اس لیے یہ نکاح ضرور ہو گا۔۔"

وجدان دوٹوک انداز میں کہتا ہے۔

"پر سر۔۔۔"

"ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہیں بہتر لگے۔۔

حوریہ کچھ کہنے کے لیے لب کھولتی ہے تو اس کی امی پہلے ہی ہاں کر دیتی ہیں۔

"ٹھیک ہے آنٹی اپ لوگ فریش ہو جائیں میں تب تک اپنی والدہ سے بات کر لوں"۔

وجدان یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلا جاتا ہے۔

" امی آپ نے کیوں ہاں کی میں وجدان سر سے شادی نہیں کر سکتی"
وجدان کے جانے کے بعد حوریہ اپنی امی سے کہتی ہے۔

شادی تو تمہیں کرنی ہو گی بیٹا کیونکہ اب مزید بدنام ہونے سے یہی بہتر ہے اور"
"تم انکار نہیں کرو گی تمہیں میری قسم۔۔
حوریہ کی امی اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر کہتی ہیں۔

ٹھیک ہے امی جیسے آپ کو بہتر لگے"۔"
وہ اپنی امی کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

☆☆☆

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ حور یہ ایسی لڑکی نہیں ہے میں اسے بچپن سے جانتی ہوں"۔

رضیہ بی بی راشد صاحب سے کہتی ہیں۔

"آپ مانیں یا نہ مانیں لیکن اس نے یہ سب کیا ہے اور وہ اپنے عاشق کے ساتھ چلی گئی ہے ساتھ اپنی ماں کو بھی لے گئی ہے میں نے سوچا آپ کو بتا دوں کیونکہ وہ میرے گھر پر رہ رہے تھے کل کو آپ لوگ مجھے یہ نہ کہیں کہ میں نے ان کی ذمہ داری نہیں سنبھالی"۔

راشد صاحب فون پر کہتے ہیں۔

"لیکن مجھے پورا یقین ہے میری بچی ایسی نہیں ہو سکتی آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے مجھے تو پہلے ہی آپ لوگوں پر شک تھا ضرور آپ لوگوں کی کوئی چال ہو گی انہیں گھر سے نکالنے کی"۔

وہ غصے سے کہتی ہیں۔

"غصہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے میں نے جو بتایا ہے وہی سچ ہے اور میں نے ان کی ذمہ داری سچے دل سے لی تھی مجھے کیا پتہ تھا کہ وہ ایسا کچھ کرے گی تم نے یقین کرنا ہے تو کرو نہیں کرنا تو نہ کرو میرا فرض تھا بتانا میں نے بتا دیا۔۔"

راشد صاحب یہ کہہ کر کال بند کر دیتے ہیں۔

"کیا ہوا رضیہ بیگم اتنے غصے میں کس سے بات کر رہی تھی۔۔"

صادق صاحب پوچھتے ہیں۔

"راشد کا فون تھا کہہ رہا ہے کہ حوریہ کسی کے ساتھ رات باہر گزار کر آئی ہے اور اب اپنی امی کو لے کر اپنے عاشق کے ساتھ چلی گئی ہے۔۔ میں یہ بات مان ہی نہیں سکتی کہ میری حوریہ ایسی ہو سکتی ہے۔۔۔"

وہ ساری بات بتاتی ہے۔

کسی پر اتنا یقین بھی نہیں ہونا چاہیے بیگم ویسے بھی وہ بچی اب خود مختار ہو گئی ہے " کچھ بھی کر سکتی ہے جب وہ مردوں کے ساتھ کام کر سکتی ہے تو اس کے لیے کچھ بھی مشکل نہیں ہے اور تم اس کے بارے میں سوچو۔ ہو سکتا ہے کہ راشد ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں۔۔" صادق صاحب کہتے ہیں۔

" وہ میرے بھائی کی بیٹی ہے میں اسے بچپن سے جانتی ہوں وہ ایسی حرکت نہیں کر سکتی ضرور اس کی کوئی مجبوری ہو گی پتہ نہیں وہ دونوں ماں بیٹی کہاں ہوں گی کس حال میں ہوں گے آپ پلیز انہیں یہاں لے آئے۔۔"
رضیہ بی بی روتے ہوئے کہتی ہیں۔

" نہیں میں انہیں یہاں نہیں لے کے آسکتا اگر وہ وہاں نہیں رہ سکی تو ادھر کیسے رہ سکیں گی اور ویسے بھی اس کا کردار مشکور ہو گیا ہے اور ہماری بھی تین بیٹے ہیں

گھر پر تو بہتر ہے کہ وہ اس گھر میں نہ رہے تم دوبارہ ان کا نام نہیں لوگ بات

"ختم

وہ دوٹوک انداز میں کہتے ہوئے باہر چلے جاتے ہیں۔

"یا اللہ ان کی حفاظت کرنا میں ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتی"

رضیہ بیگم دل میں سوچتی ہیں۔۔۔

☆☆☆

عاقب کی ماں! مجھے وہ اشرف کے گھر کے پیپر زدو۔۔اس پر عاقب کے سائن"

"کروانے ہیں تاکہ وہ جگہ اس کے نام ہو جائے۔۔

راشد اپنی بیوی سے کہتے ہیں۔

"اچھا میں دیتی ہوں۔۔"

وہ الماری سے پیپر نکال کر اس کی طرف بڑھاتی ہیں۔

"ویسے یہ آپ نے اچھا کیا کہ گھر اپنے نام کروالیا۔۔"

راشد کی بیوی ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہتی ہیں۔

"ہاں یہ تو میں نے کرواہی لینا تھا اور شکر کرو اللہ کا کہ بھابھی نے چپ چاپ سائن کر دیے اور دیکھو انہیں گھر سے بھی نکال دیا ابھی یہ گھر بھی ہمارا اور وہ بھی ہمارا۔۔"۔

وہ پیپرز دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہتے ہیں۔

"ہاں یہ تو بالکل ٹھیک کہا آپ نے خود ہی بہانہ بن گیا انہیں گھر سے نکالنے کا ورنہ ہم تو ایویں ہی پلان بنا رہے تھے کہ کیسے انہیں گھر سے نکالا جائے"۔

راشد کی بیوی ہنستے ہوئے کہتی ہیں۔"

" ہاں یہ تو تم نے بالکل ٹھیک کہا سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی"

وہ ہنستے ہوئے اپنی بیوی کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ مارتے ہیں۔

☆☆☆

نوک نوک۔۔

وجدان اپنی امی کے کمرے کا دروازہ نوک کرتا ہے۔

"آجائیں۔۔۔"

شمشاد بیگم آواز دیتی ہیں تو وجدان کمرے کے اندر جاتا ہے۔

"!السلام علیکم امی۔۔"

وجدان اپنی امی کے پاس جا کر ان کا ہاتھ پکڑ کر چومتے ہوئے کہتا ہے۔

وعلیکم السلام میرا بچہ آگیا"۔"

وہ اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

"جی امی۔۔"

"اچھا بیٹا اس بچی کا کیا بنا گھر چھوڑ آئے ہو اسے۔۔"

شمشاد بی بی پوچھتی ہیں۔

!جی امی وہ ٹھیک ہے لیکن۔۔۔۔"

وجدان بات کرتے ہوئے رکتا ہے۔

"کیا لیکن بیٹا بولو۔۔۔"

:امی میں اسے اس کے گھر چھوڑنے گیا تھا تو وہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وجدان انہیں ساری بات بتاتا ہے۔

ہائے کیسے ظالم لوگ ہیں اتنی گھٹیا الزام بچی پر لگا دیا اچھا کیا تم نے انہیں یہاں" لے آئے۔۔۔" شمشاد بیگم ساری بات سن کر کہتی ہیں۔

"امی! میں نے فیصلہ کیا ہے کیا میں حوریہ سے آج نکاح کر سکتا ہوں۔۔"
شمشاد بیگم حیرانگی سے اپنے بیٹے کی طرف دیکھتی ہیں۔ "

بیٹا تم انہیں سہارا دے سکتے ہو ایک الگ گھر لے دو لیکن شادی کرنا ضروری"

"ہے کیا۔۔
وہ تھوڑا سنجیدگی سے کہتی ہیں۔

"امی! میں نے ادھر سب کے سامنے کہا تھا کہ میں اس سے نکاح کروں گا اور اگر میں اپنی بات سے پلٹا تو مجھے وجدان ملک کون کہے گا۔۔"

وہ اپنی ماں کے چہرے کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔

"ایسے اچانک تمہاری شادی کر دیں گے تو ہماری فیملی والے کیا سوچیں گے کہ ایسا کیا کر دیا وجدان نے جو اس کی شادی اتنی جلدی میں کر دی میں کس کس کی باتوں کا جواب دوں گی۔۔"

وہ پریشان ہو کر کہتی ہیں۔

"امی! میں نے صرف نکاح کرنے کو کہا ہے اور پھر ہم شادی پر سب فیملی والوں کو بلا لیں گے ابھی فی الحال نکاح کرنا ضروری ہے۔۔۔"

وہ انہیں سمجھاتا ہے۔

"ٹھیک ہے بیٹا جیسے تمہیں بہتر لگے۔۔مجھے تو خوشی ہے کہ تم نے شادی کے بارے میں سوچا تو ہے۔میرے لیے یہی کافی ہے۔"

شمشاد بیگم اپنے بیٹے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہیں۔

"شکریہ امی مجھے سمجھنے کے لیے اور فریش ہو کر باہر ڈائننگ ٹیبل پر آجائیں ہم سب مل کر ناشتہ کرتے ہیں"

"ہاں چلو ٹھیک ہے تم جاؤ میں ابھی تھوڑی دیر تک آتی ہوں۔۔" شمشاد بیگم وجدان سے کہتی ہیں پھر وہ باہر چلا جاتا ہے۔

کچھ دیر بعد حوریہ اور اس کی امی کو بھی وجدان ڈائننگ ٹیبل پر لے آتا ہے حوریہ نے ابھی بھی وہی بلیک کلر کی فراک پہنی ہوتی ہے سرپرنیٹ کا دوپٹہ اچھے سے اوڑھ رکھا ہوتا ہے۔

"السلام علیکم۔۔! "

وجدان کی امی ٹیبل پر
آ کر کہتی ہیں۔
"وعلیکم السلام آنٹی۔۔۔"
حوریہ کہتی ہے تو شمشاد بیگم اس کے سر پر ہاتھ رکھتی ہیں۔
بچے پریشان نہ ہو یہ تمہارا اپنا ہی گھر ہے۔۔۔اور مجھے اپنے بیٹے کے فیصلے پر کوئی"
"اعتراض نہیں ہے
وہ خوشی سے کہتی ہیں۔

"!السلام علیکم بہن۔۔۔"
حوریہ کی امی شمشاد بیگم سے کہتی ہیں۔

" !وعلیکم السلام۔۔"
شمشاد بیگم حوریہ کی امی کو گلے لگاتی ہیں تو نسیم بی بی رونا شروع ہو جاتی ہیں

"آپ پلیز روئیں نہیں آپ کی بیٹی ہماری بیٹی ہے میں آپ کے درد کو سمجھ سکتی ہوں میں بھی ایک ماں ہوں۔۔"

شمشاد بیگم انہیں حوصلہ دیتے ہوئے کہتی ہیں۔

"آپ دونوں کا بہت بہت شکریہ کہ آپ لئے ہماری عزت رکھ لی۔۔ ورنہ ہمارے اپنوں نے تو ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔"

وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتی ہیں۔

"اس میں شکریہ والی کون سی بات ہے آپ پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو جائے گا بیٹھیں ناشتہ کریں۔۔"

شمشاد بیگم انہیں کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہتی ہیں۔

کومل سیڑھیوں سے اترتے ہوئے سامنے کا منظر دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے اسے یقین نہیں آتا کہ حوریہ اس کے گھر پر ہے۔

"ارے آپ یہاں پر مجھے یقین نہیں آرہا اتنا اچھا سرپرائز وہ بھی اتنی صبح صبح۔۔"
کومل بھاگ کر حوریہ کو گلے لگا کر خوشی سے کہتی ہے۔

"ارے ارے آرام سے بیٹا ابھی تم نے اسے گرا دینا تھا۔۔"
شمشاد بیگم کہتی ہیں۔

"امی مجھے یقین نہیں آرہا کہ یہ ہمارے گھر پر ہیں میں آپ کو کیسے بتاؤں کہ مجھے کتنی خوشی ہو رہی ہے۔"
وہ پھر سے حوریہ کو گلے لگا کر کہتی ہے۔

"کومل یقین کر لو میں تمہارے گھر پر ہی ہوں۔۔"
حوریہ اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہتی ہے۔
وجدان کو یوں کومل کا حوریہ کو گلے لگانا دیکھ کر کچھ عجیب سا فیل ہوتا ہے اسے اچھا نہیں لگتا اس کا اسے یوں کسی کے گلے لگانا۔

بیٹھو گڑیا ناشتہ کرو۔" وجدان اپنی کرسی پر بیٹھتا ہوا کہتا ہے۔"

"بیٹھو حوریہ آپی آج میں آپ کے ساتھ ناشتہ کروں گی۔۔ "
کومل اسے اپنے ساتھ والی کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہتی ہے۔

آج کیوں اب تو روز ہی تم اس کے ساتھ ناشتہ کر سکتی ہو۔۔" شمشاد بیگم اپنی"
بیٹی کی خوشی دیکھ کر کہتی ہیں۔

"کیا مطلب۔۔
کومل نا سمجھی سے کہتی ہے۔
کیونکہ آج رات تمہارے بھائی کا اس سے نکاح ہے اور پھر یہ ہمیشہ ہمارے "
" ساتھ رہا کریں گی تمہاری بھابی بن کر۔۔۔
شمشاد بیگم حوریہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

"کیا واقعی۔۔۔"

کومل اچھل کر کرسی سے اٹھتی ہے۔

" ہاں بیٹا میں سچ کہہ رہی ہوں یقین نہیں آرہا تو اپنے بھائی سے پوچھ لو"

"بھائی امی سچ کہہ رہی ہیں۔۔۔؟"

کومل اپنے بھائی کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے۔

ہاں گڑیا یہ سچ ہے اب تم خاموشی سے بیٹھ کر ناشتہ کرو اور ہاں یہ حوریہ کی امی

سے تم نے سلام نہیں کیا۔۔ بری بات ہے۔۔"

وجدان سختی سے کہتا ہے۔

"او سوری بھائی میں بھول ہی گئی۔۔۔۔۔۔السلام علیکم انٹی۔۔"

کومل حوریہ کی امی کے گلے لگتی ہے۔

"وعلیکم السلام۔۔"

وہ بھی شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتی ہیں۔

"سوری آنٹی میں اپنی دوست کی خوشی میں آپ کو دیکھنا ہی بھول گئی۔۔۔"

وہ معصومیت سے کہتی ہے۔

"کوئی بات نہیں بیٹا بیٹھو۔۔۔"

وہ اسے بیٹھنے کو کہتی ہیں۔

بھائی اتنی جلدی ہم شاپنگ کیسے کریں گے میں نے تو اتنا کچھ سوچ کے رکھا

"تھا۔۔

کعمل ایکسائٹڈ ہو کر کہتی ہے۔

گڑیا ناشتہ کرو شاپنگ کے بارے میں بعد میں بات کریں گے شاباش"۔"

وجدان اسے دیکھ کر کہتا ہے تو وہ چپ چاپ ناشتہ کرنا شروع ہو جاتی ہے ڈائننگ ٹیبل پر مکمل خاموشی چھا جاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

ناشتہ کرنے کے بعد وجدان گھر سے نکل آتا ہے وہ سیدھا ہسپتال جاتا ہے جہاں ساحر کو ایڈمٹ کیا ہوتا ہے۔

ساحر جو تم نے کیا وہ بہت غلط تھا اگر تم میرے تایا کے بیٹے نہ ہوتے تو میں "تمہیں جان سے مار دیتا"۔

بھائی تم ایک غیر لڑکی کے لیے مجھے مارنے کا بول رہے ہو میں نشے میں تھا نہیں "
"پتہ چلا مانتا ہوں غلطی ہوئی ہے لیکن تم نے مجھے مار کر اچھا نہیں کیا۔۔

ساحر ہسپتال کے بیڈ پر لیٹے ہوئے شعلہ بار نگاہوں سے وجدان کو دیکھ کر کہتا ہے

۔

ساحر تم نشے میں نہیں تھے جھوٹ بولنا بند کرو اور بات رہی اس لڑکی کی مانا کہ "
" وہ غیر ہے لیکن عزت سب کی سانجھی ہوتی ہے وہ بھی کسی کی بیٹی تھی سمجھے تم

وجدان اس کے پاس ہو کر کہتا ہے۔

بیٹی تھی۔۔۔ "ساحر ہنستا ہے۔"سیدھی طرح کہو نا بھائی کہ اس لڑکی کو پسند "
کرتے ہو ایسے ہی تو نہیں تم نے مجھے اتنا پیٹا کچھ تو خاص ہے اس لڑکی میں جس کی
خاطر تم میری جان لینے پہ تلے تھے اور شاید جان لے بھی لیتے اگر وہ بے ہوش
"نہ ہوتی۔

ساحر غصے سے ایک ایک بات چبا کر کہتا ہے۔

میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں شکر کرو کہ میں نے تمہاری جان بخش دی یہ "
پکڑو اپنا پاسپورٹ تم آج واپس دبئ جا رہے ہو اب یہ مت کہنا کہ تم نہیں جاؤ گے
کیونکہ تمہیں جانا پڑے گا ورنہ میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم خود کو آئینے میں
دیکھنے سے بھی ڈرو گے بہتری اسی میں ہے کہ تم چپ چاپ واپس دبئ چلے جاؤ
"جب تک میں نہ کہوں تم واپس نہیں آؤ گے۔۔۔
وجدان اس کے اوپر پاسپورٹ پھینکتا ہوا کہتا ہے۔

"اور اگر میں نہ جاؤں تو۔۔"
ساحر ایک ائی برو اٹھا کر کہتا ہے۔

تو میں تمہاری ساری کرتوتیں تایا جان اور حارث کو بتا دوں گا پھر تم دبئ تو کیا"
"یہاں رہنے کے بھی قابل نہیں رہو گے۔۔۔
وجدان اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا کہتا ہے۔

"دھمکا رہے ہو مجھے۔۔۔"

"نہیں سمجھا رہا ہوں اگر بہتری چاہتے ہو تو چلے جاؤ کچھ وقت کے لیے۔۔"

ٹھیک ہے میں چلا جاؤں گا لیکن میں یہ مار کبھی نہیں بھولوں گا اج سے ہماری "
"دوستی ختم۔۔۔

ساحر اپنا پاسپورٹ پکڑ کر سائڈ پر رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"ساحر ہم دوست کبھی تھے ہی نہیں۔۔"

وجدان یہ کہتا ہوا باہر چلا جاتا ہے۔۔

بہت پچھتاؤ گے وجدان ابھی تو جا رہا ہوں لیکن لوٹ کر آؤں گا اور تمہاری "
"عزت ایسی نیلام کروں گا کہ تم منہ چھپاتے پھرو گے۔۔۔

ساحر دماغ میں سوچتے ہوئے کہتا ہے.

☆☆☆

"بیٹا ادھر آ و میرے پاس۔۔"
شمشاد بیگم حوریہ سے کہتی ہیں۔

"جی آنٹی۔۔۔"
حوریہ ساتھ بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"امی کہاں ہیں تمہاری۔۔"

شمشاد بیگم پوچھتی ہیں۔

"جی وہ ظہر کی نماز پڑھ رہی ہیں"
حوریہ بتاتی ہے۔

اچھا بیٹا یہ بتاؤ کہ تم اس نکاح سے خوش ہو۔۔مجھے پتہ ہے کہ حالات کیسے ہیں"
"لیکن میرا بیٹا غلط فیصلے نہیں کرتا۔۔
شمشاد بی بی حوریہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہیں۔

آنٹی مجھے نہیں پتہ کہ یہ سب ٹھیک ہے کہ نہیں لیکن سر بہت اچھے ہیں میں"
"ان کے قابل نہیں ہوں۔۔
حوریہ آنکھوں میں آنسو لیے کہتی ہے۔

"نہیں بیٹا مجھے تم پہلی نظر میں ہی اچھی لگی تھی اپنے بیٹے کے لیے اور تم ہی تو ہو
میرے بیٹے کے قابل خود کو بے مول مت سمجھو۔۔"
شمشاد بیگم اس کے آنسو صاف کر کے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہتی ہیں۔

"آنٹی آپ لوگ ہمارے لیے اتنا سب کچھ کیوں کر رہے ہیں ہم اس قابل نہیں
ہیں آپ پلیز سر کو سمجھائیں کہ وہ یہ شادی نہ کریں۔۔۔"
حوریہ مزید رو کر کہتی ہے۔

"بیٹا ہم تم لوگوں پر کوئی احسان نہیں کر رہے۔۔ شاید تم لوگوں کی قسمت ہی
ایسے لکھی ہے اور مجھے یہ فیصلہ منظور ہے میں اسے منع نہیں کروں گی"
شمشاد بیگم حوریہ کے دونوں ہاتھ پکڑ کر کہتی ہیں۔
"اور تم جانتی ہو کہ میں منع کیوں نہیں کروں گی۔۔؟"
حوریہ نفی میں سر ہلاتی ہے۔

کیونکہ میں نے اپنے بیٹے کی آنکھوں میں پہلی دفعہ پیار دیکھا ہے کسی کے "
" لیے۔
حوریہ حیرانگی سے شمشاد بیگم کی طرف دیکھتی ہے۔

"کیا مطلب آنٹی۔۔۔"

مطلب تمہیں جلدی سمجھ آجائے گا لیکن پلیز بیٹا تم اس رشتے سے انکار مت "
"کرو مجھے خوشی ہو گی کہ تم میرے بیٹے کی زندگی میں خوشیاں لے کر آؤ۔۔
شمشاد بیگم مسکراتے ہوئے کہتی ہیں۔

" انٹی میں۔۔۔"

حوریہ جلدی اٹھو میں نے کچھ ڈریس سلیکٹ کیے ہیں میرے ساتھ آؤ کمرے "
میں آپ کو دکھانے ہیں"۔

حوریہ کچھ کہنے کے لیے لب کھولتی ہے تو کومل اس کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے۔

"کومل مجھے انٹی سے بات کرنی ہے۔۔"

"نہیں بیٹا تم جاؤ ڈریس سلیکٹ کرو سب باتیں چھوڑو۔۔"
شمشاد بیگم حوریہ کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہتی ہیں۔

"ہاں یار چلو بس باتیں بہت ہو گئی جلدی کرو۔۔"
کومل اسے کھینچتے ہوئے کمرے میں لے جاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

"السلام علیکم امی۔۔ !"

وجدان لاؤنج میں اپنی امی کو صوفے پر بیٹھا دیکھ کر کہتا ہے۔

"وعلیکم السلام بیٹا کہاں چلے گئے تھے تم بتائے بغیر اور رات کے فنکشن کو کیا کرنا

ہے۔"

شمشاد بیگم فورا وجدان سے پوچھنا شروع کر دیتی ہیں.

"ریلیکس امی سب کچھ ہو گیا ہے ساری تیاریاں کر کے آیا ہوں کچھ دیر میں سیٹ

اپ لگانے والے آجائیں گے"۔

وجدان اپنی امی کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا ہوا کہتا ہے۔

"بیٹا پریشانی تو ہوتی ہے نا اب پہلی دفعہ تمہاری شادی کر رہی ہوں وہ بھی اتنی

اچانک دھوم دھام سے نہ سہی لیکن تھوڑی بہت تو کسر پوری کر سکتی ہوں۔۔"

وجدان کی امی اداسی سے کہتی ہیں۔

"امی آپ پریشان نہ ہوں نکاح دھوم دھام سے ہی ہو گا اور رہاں میں تایا جان کے گھر گیا تھا انہیں رات کے فنکشن پہ انوائٹ کرنے کے لیے سن کر حیران ہوئے تھے وہ لیکن میں نے ان سے کہہ دیا کہ لڑکی والے شادی جلدی کرنا چاہتے ہیں اور مجھے کوئی اعتراض نہیں اس لیے اتنی جلدی کر رہے ہیں۔۔"

وجدان اپنی امی کو بتاتا ہے۔

"پر بیٹا تم نے تو کہا تھا کہ بعد میں سب کو بتا دیں گے ابھی کیا ضرورت تھی بتانے کی۔۔"

شمشاد بیگم حیران ہو کر کہتی ہیں۔

"امی بعد میں بتاتا سو ابھی بتا دیا میں نے کوئی بات نہیں میں انہیں سمجھا آیا ہوں آپ پریشان نہ ہوں میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔"

وجدان اپنی امی کا ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔

"اللہ کرے سب ٹھیک ہو۔۔اور میرے بیٹے کے نصیب اچھے کرے اللہ۔۔"

شمشاد بیگم اپنے بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

" جی انشاءاللہ امی سب ٹھیک ہو گا"

وجدان اپنی امی کا ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگاتا ہے۔

اچھا امی میں ذرا کومل کو دیکھ لوں اس نے مجھے کال پر جلدی گھر آنے کو کہا تھا پتہ "

"نہیں کیا بات کرنی تھی اس نے۔۔

"اچھا ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔"

شمشاد بیگم کہتی ہیں۔

اچھا ہوا بھائی آپ اگئے دیکھیں نا بھابی کوئی بھی ڈریس سلیکٹ نہیں کر رہی میں "
نے انہیں اتنے کلرز دکھائے ہیں پر یہ ابھی تک کوئی بھی سلیکٹ نہیں کر پا
"رہی۔۔۔

کومل اپنے بھائی کو کمرے میں آتا دیکھ کر فورا بولنا شروع ہو جاتی ہے۔

" گڑیا تم تھوڑی دیر کے لیے باہر جاؤ مجھے حوریہ سے کچھ بات کرنی ہے"

وجدان سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"پر بھائی ابھی تو ڈریس سلیکٹ نہیں ہوئی اور نکاح میں ٹائم ہی کتنا رہ گیا ہے۔۔"

کومل اداسی سے کہتی ہے۔

گڑیا ڈریس میں لے آیا ہوں تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم "
"بس خود تیاری کرو رات کے فنکشن کی اوکے اب جاؤ۔۔۔

وجدان کومل کے پاس آکر محبت سے کہتا ہے۔

"اوکے بھائی۔۔۔"

کومل یہ کہہ کر باہر چلی جاتی ہے۔

حوریہ جو کب سے نروس بیٹھی تھی اب کمرے میں صرف وجدان کو دیکھ کر اور بھی نروس ہو گئی تھی۔

مس حوریہ میں جانتا ہوں کہ آپ یہ شادی نہیں کرنا چاہتی لیکن یہ شادی کرنا" ضروری ہے آپ کے تایا نے آپ کو میرے ساتھ جوڑا ہے اور اگر کل کو آپ کی شادی کسی اور سے ہو جاتی ہے تو مسئلہ ہو گا اس لیے سمجھنے کی کوشش کریں ہمیں "یہ شادی کرنی ہی ہو گی۔۔۔

وجدان اس کے سامنے کھڑا ہو کر کہتا ہے۔

اس طرح تو ان کا شک یقین میں بدل جائے گا سر یہ کوئی مسئلے کا حل نہیں" "ہے۔۔۔

حوریہ انکھوں میں آنسو لیے کہتی ہے۔

"دیکھیں ایک لڑکی کے لیے مرد کا سہارا ہونا ضروری ہے اور میں نے وہاں سب کے سامنے آپ سے نکاح کرنے کو کہا تھا اور اب میں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔۔۔"

وجدان دیوار کی طرف منہ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"سر میں آپ کے قابل نہیں ہوں سمجھنے کی کوشش کریں ہم دونوں کا رشتہ زیادہ دیر نہیں چل سکتا۔۔"

حوریہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"دیکھیں قابل ہے یا نہیں یہ میں بہتر جانتا ہوں اور رہی بات رشتہ چلنے کی تو میں پوری کوشش کروں گا کہ میں اس رشتے کو کبھی ٹوٹنے نہ دوں میں آپ کو تہے دل سے اپنانا چاہتا ہوں آپ کے ساتھ اپنی زندگی گزارنا چاہتا ہوں"۔

وجدان اس کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔

"ٹھیک ہے سر میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہوں گی لیکن مجھے کچھ وقت چاہیے۔۔۔"

حوریہ اس کے روبرو کھڑے ہو کر ہو کر کہتی ہے۔

"ٹھیک ہے جتنا وقت چاہیے مل جائے گا لیکن نکاح آج ہی ہو گا میں آپ پر کوئی زبردستی نہیں کروں گا جب تک چاہیں آپ مجھے خود سے دور رکھ سکتی ہیں میں آپ سے زبردستی اپنا حق نہیں لوں گا جب تک آپ مجھے دل سے نہیں اپنا لیتی۔۔۔"

وجدان کہتا ہے۔

"کیا ایک مرد عورت سے دور رہ سکتا ہے جب کہ وہ عورت اس کے نکاح میں ہو اور وہ اس پر پورے حق رکھتا ہوں۔۔"

حریہ سنجیدگی سے کہتی ہے۔

"مجھے باقیوں کا نہیں پتہ لیکن میں رہ سکتا ہوں میں آپ کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کروں گا یہ میرا آپ سے وعدہ ہے۔۔۔"

وجدان حوریہ کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا ہے۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔۔۔"

"آپ کا ڈریس گیسٹ روم میں پہنچا دیا ہے میں نے، کچھ دیر تک میک اپ گرل آجائے گی۔۔۔"

وجدان یہ کہہ کر باہر نکل جاتا ہے۔

حوریہ بیڈ پر بیٹھ کر ہچکیوں سے روتی ہے وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن کبھی کبھی حالات انسان کی سوچ سے پرے ہوتے ہیں ہمیں وہ کرنا پڑتا ہے جو ہم نے کبھی سوچا بھی نہ ہو۔۔۔

☆☆☆

گھر کے لان میں خوبصورت سیٹنگ کی گئی تھی۔۔ ہر طرف لائٹنگ اور برانڈڈ صوفے رکھے گئے تھے مہمانوں کے لیے۔۔ کچھ ہی مہمان وجدان نے انوائٹ کیے تھے وہ بھی آ گئے تھے۔

وجدان کے تایا تائی ان کی بیٹی تانیہ اور حارث لوگ بھی آ گئے تھے۔۔

تانیہ غصے میں تھی کیونکہ وہ وجدان کو پسند کرتی تھی اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ اتنی جلدی شادی کرے گا۔

شمشاد بیگم مہمانوں کے ساتھ بیٹھی تھیں اور وجدان کے تایا تائی منہ پھلا کر ایک سائیڈ پر بیٹھے تھے۔۔

"چاچی جان کومل کہاں ہے۔۔"

تانیہ شمشاد بیگم سے پوچھتی ہے۔

"بیٹا وہ کمرے میں ہے اپنی بھابی کے ساتھ ابھی آتی ہو گی باہر۔۔"

شمشاد بیگم کہتی ہیں۔

اچھا تو پھر میں بھی چلتی ہوں کمرے میں کومل سے مل لوں اور آپ کی بہو کو"

" بھی دیکھ لوں گی۔۔۔

تانیہ منہ پھلاتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں تمہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ابھی قاضی نکاح پڑھانے گیا"

"ہے کمرے میں تھوڑی دیر تک وہ یہیں آجائیں گی تو مل لینا دونوں سے۔۔۔

وجدان تانیہ سے کہتا ہے۔

تانیہ وجدان کی طرف دیکھتی ہے جو وائٹ کلر کے کاٹن سوٹ پر وائٹ اور گولڈن واسکٹ پہنے ہوئے تھا ہاتھ میں برانڈڈ گھڑی جلد سے سیٹ کیے ہوئے بال ہلکی داڑھی اور گلے میں ڈالی ہوئی اجرک میں وہ بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔

ماشاءاللہ بہت پیارے لگ رہے ہو شادی کی خوشی تمہارے چہرے پر واضح نظر" ارہی ہے۔۔"۔تانیہ غصے سے کہتی ہے۔

تم تو کہتے تھے کہ میں کبھی شادی نہیں کروں گا اب ایسا کیا نظر آ گیا تمہیں اس" لڑکی میں جو تم نے فورا اپنا فیصلہ بدل لیا۔۔کیا کمی تھی مجھ میں تم نے میرے پیار "کو ٹھکرا دیا۔۔

تانیہ وجدان کے قریب ہو کر تھوڑا آہستہ اواز میں کہتی ہے۔

" میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں۔۔"

وجدان دوٹوک انداز میں کہتا سٹیج کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

تم نے مجھے اس لڑکی کے لیے ٹھکرایا ہے میں یہ برداشت نہیں کر سکتی مجھے لگا تھا"
کہ تم شادی نہیں کرنا چاہتے لیکن وجہ کوئی لڑکی ہوگی یہ نہیں سوچا تھا میں نے
"لیکن اب میں تمہیں خوش نہیں رہنے دوں گی۔۔۔
تانیہ وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے سوچتی ہے۔

قاضی صاحب کمرے میں آتے ہیں سامنے حوریہ اس کی امی کومل اور شمشاد بیگم
بھی کمرے میں بیٹھی ہوتی ہیں۔۔

" جی قاضی صاحب نکاح شروع کریں"
شمشاد بیگم کہتی ہیں۔
قاضی نکاح شروع کرواتا ہے حوریہ تین بار قبول ہے قبول ہے کہہ کر اپنے
کپکپاتی ہاتھ سے سائن کرتی ہے۔

"مبارک ہو بھابھی۔۔۔"

قاضی صاحب نکاح پڑھوا کر باہر جاتا ہے تو فوراً کومل حوریہ کو گلے لگا کر کہتی ہے۔

"بیٹی اللہ تمہارے اور میرے بیٹے کے نصیب اچھے کرے۔۔"
شمشاد بیگم حوریہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

اچھا میں اپنے بھائی کا نکاح دیکھ کر آتی ہوں پھر تمہیں بھی باہر لے کے چلیں "
"گے۔۔
کومل خوشی سے کہتی ہے۔

"ہاں چلو بیٹا۔۔"
شمشاد بیگم اور کومل دونوں ایک ساتھ کمرے سے باہر چلی جاتی ہیں۔

"حوریہ میرا بچہ۔۔"

نسیم بی بی روتے ہوئے اسے گلے لگا کر کہتی ہیں۔۔ حوریہ جو کب سے خاموش بیٹھی تھی اب اپنی ماں کے گلے لگ کر ہچکیوں سے روتی ہے۔

"مت رو میری جان اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے گا بس تم وجدان بیٹے کو دل سے اپنا لو مجھے پورا یقین ہے وہ ہمیشہ تمہارا ساتھ دے گا۔۔"

نسیم بی بی اپنی بیٹی سے کہتی ہیں۔

"امی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ آگے کیا ہو گا لیکن میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی بس آپ کی وجہ سے کی ہے کوشش کروں گی کہ اس شادی کو نبھا سکوں۔۔"

حوریہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

"بیٹا تمہیں میرا فیصلہ ایک دن بہت اچھا لگے گا کیونکہ وجدان بہت اچھا لڑکا ہے تمہیں خوش رکھے گا۔۔۔"

نسیم بی بی اپنی بیٹی کے ماتھے پر بوسہ دے کر کہتی ہیں۔

حوریہ کچھ نہیں کہتی بس چپ چاپ بیٹھ جاتی ہے۔۔وہ کہتی بھی کیا اس کی زندگی میں سب کچھ اتنی جلدی ہو رہا تھا اس نے اس کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔۔

☆☆☆

وجدان بھی قاضی کے پوچھنے پر تین دفعہ قبول ہے کہہ دیتا ہے اور پیپرز پر سائن کر دیتا ہے۔۔

دعا کے بعد حارث وجدان کے گلے لگتے ہوئے شکوہ کناہ نگاہوں سے دیکھتا ہے۔۔

"تم تو بڑے چھپے رستم نکلے لڑکی بھی پسند کرلی اور مجھے بتانا بھی گوارا نہیں سمجھا
کیا تمہاری نظر میں میری کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔"

حارث وجدان سے کہتا ہے۔

"نہیں یار ایسی کوئی بات نہیں ہے بس سب کچھ اتنا اچانک ہوا کہ سمجھنے کا موقع
ہی نہیں ملا اور تم سے بھلا میں کیا چھپا سکتا ہوں تم تو میرے جگری یار ہو۔۔"

وجدان دوبارہ حارث کو گلے لگا کر کہتا ہے۔

"رہنے دو اتنا ہی اگر میرا خیال ہوتا تو مجھے ایک دفعہ بتاتے تو سہی کہ تم کسی کو پسند
کرتے ہو لیکن نہیں تم نے تو ہر بار مجھے سرپرائز دینے کی ٹھان رکھی ہے۔۔"

حارث وجدان کی کمر پر مکہ مارتے ہوئے کہتا ہے۔

"اب توں شادی کے دن اپنے دوست کو مارے گا۔۔۔"

وجدان آنکھیں چھوٹی کر کے کہتا ہے۔

"دل تو کر رہا ہے لیکن نہیں مار سکتا کیونکہ آپ مجھ سے بڑے ہیں۔۔"

حارث آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا بہت ہو گی ایکٹنگ بیٹھو اب نیچے۔۔"

وجدان اسے اپنے ساتھ صوفے پر بٹھاتا ہوا کہتا ہے۔

"وہ دیکھ بھابی آ گئی۔۔"

حارث سامنے کومل کے ساتھ برائڈل کو آتا دیکھ کہتا ہے۔

وجدان دیکھتا ہے :

حوریہ نے اف وائٹ کلر کی لونگ میکسی پہنی تھی۔۔ جس پر سلور اور گولڈن کام ہوا تھا سر پر ریڈ نیٹ کا دوپٹہ جو اس نے اپنے دونوں گجرے والے ہاتھوں سے پکڑا ہوا تھا جس پر لکھا تھا "وجدان کی دلہن"۔۔۔ حوریہ کی لانگ فراک کو ایک سائیڈ سے کومل نے اور دوسرے سائیڈ سے کومل کی دوست نے سنبھال رکھا تھا۔۔

حوریہ جب سٹیج کے پاس پہنچتی ہے تو وجدان صوفے سے کھڑا ہو کر اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھاتا ہے۔۔ حوریہ اپنا دایاں ہاتھ اس کے ہاتھ کے اوپر رکھتی ہے تو وجدان مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اوپر کی طرف کرتا ہے

اور وہاں سب لوگ ہوٹنگ کرت ہیں۔

وجدان حوریہ کو صوفے پر بٹھاتا ہے تو کومل حوریہ کا ریڈ ڈریس صحیح کرتی ہے۔

" چلیں بھائی اب بھابھی کا گھونگٹ اٹھائیے۔۔۔"

کومل وجدان سے کہتی ہے۔ تو وجدان ہاتھ بڑھا کر حوریہ کے اوپر سے وہ ریڈ کلر کا دوپٹہ ہٹاتا ہے حوریہ کو دیکھتا ہے جو پلکیں جھکائے بیٹھی ہوتی ہے سر پر اف وائٹ کلر کا دوپٹہ نفاست سے سیٹ کیا ہوتا ہے بال جو درمیان سے مانگ نکال کر دونوں طرف سے آگے کی طرف کرل کیے ہوتے ہیں مانگ ٹیکے کے ساتھ جھومر بھی لگا یا تھا۔۔ چھوٹی سی ناک پر نوز پن ڈالی تھی۔۔ خوبصورت میک اپ اور ہونٹوں پر لگی ہوئی ریڈ لپسٹک جس پر نوز پن کے کچھ موتی ٹکرا رہے تھے۔۔ جسے دیکھ کر وجدان کے دل کی دھڑکنوں میں اضافہ ہوا تھا وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا اور دل ہی دل میں ماشاءاللہ بھی کہا۔۔۔

☆☆☆

"یار بیٹھ جا یا بھابھی کو نظر لگانے کا ارادہ ہے۔۔۔"

حارث وجدان کو مسلسل کھڑا رہتے دیکھ شرارتی انداز میں کہتا ہے۔ تو وجدان فوراً اپنی آنکھیں اس سے ہٹا کر صوفے پر اس کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔

"ویسے بھابھی تو سچ میں خوبصورت ہے ماشاءاللہ جوڑی تو بہت اچھی لگ رہی ہے۔۔"

حارث وجدان کے کان میں کہتا ہے۔

"پسند کس کی ہے۔۔"

وجدان اس کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔

"ہاں ماننا پڑے گا پسند تو واقعی لاجواب ہے۔۔ پر یہ سمجھ نہیں آئی مجھے کہ تمہیں یہ پسند کہاں آئی۔۔"

حارث کہتا ہے۔

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے خاموشی سے بیٹھے رہو۔۔۔"

وجدان ایک دم سیریئس انداز میں کہتا ہے تو حارث کی بولتی فورا بند ہو جاتی ہے۔

"اتنی بھی خاص نہیں ہیں نارملی شکل صورت ہے پتہ نہیں کیا دیکھ لیا اس میں۔"

تانیہ حوریہ کو دیکھ کر بڑبڑاتی ہے۔

"خاص تو وہ ہے اب تم مانو یا نہ مانو کیونکہ وہ وجدان کی پسند ہے۔۔۔"

تانیہ کی امی اس کی بڑبڑاہٹ سن کر کہتی ہیں۔

" امی آپ اس کی تعریف کر رہی ہیں"

تانیہ اپنی امی کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

نہیں اس کی اہمیت بتا رہی ہوں تمہیں۔۔اب تم وجدان کے بارے میں سوچنا" چھوڑ دو"۔

تانیہ کی امی یہ کہتے ہوئے آگے کی طرف چلی جاتی ہیں۔

" پیچھا چھوڑنا تو ناممکن ہے"

تانیہ دماغ میں کوئی شیطانی منصوبہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔

نکاح کی تقریب اپنے اختتام کو پہنچی تو سب مہمان رخصت ہو گئے شمشاد بیگم اور کومل نے حوریہ کو وجدان کے کمرے میں لا کر بٹھایا۔

بیٹا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کسی چیز کی بھی ضرورت ہوئی تو بلا" جھجک مجھے کہہ سکتی ہو اور وجدان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔اپنے اس رشتے کو تہہ دل سے قبول کر لو۔۔اور باقی بیتی باتوں کو بھول جاؤ جو بھی ہوتا ہے "اچھے کے لیے ہی ہوتا ہے۔۔۔

شمشاد بیگم حوریہ کے پاس بیڈ پر بیٹھ کر کہتی ہیں۔

"ہاں بھابھی بھائی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ بہت اچھے ہیں مجھے امید ہے کہ آپ دونوں بہت خوش رہیں گے۔۔"
کومل کہتی ہے۔

"میری امی کدھر ہیں۔۔۔"
حوریہ کسی بات کا کوئی جواب دیے بغیر اپنی امی کا پوچھتی ہے۔

"بیٹی میں نے انہیں کہا تھا کہ وہ روم میں جا کر آرام کریں اس لیے وہ چلی گئی انہیں کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو وہ بتا دیں گی تم ان کی ٹینشن نہ لو وہ ٹھیک ہیں تم اپنے رشتے پر دھیان دو۔۔۔"
شمشاد بیگم بیڈ سے کھڑے ہو کر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

"جی آنٹی۔۔۔"

حوریہ فقط اتنا ہی کہتی ہے۔

"چلو بیٹا ہم چلتے ہیں۔۔۔"

شمشاد بیگم کومل سے کہتی ہیں۔

"اوکے بھابھی سی یو ٹومورو۔۔"

کومل پیار سے کہتے ہوئے اپنی امی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔۔۔

وجدان لون میں کھڑا تھا اس نے اپنے موبائل پر کسی کو کال ملائی۔

"ہمم کیا خبر ہے۔۔؟"

وجدان نے سنجیدگی سے کہتا ہے۔

" جی سر۔۔۔ساحر دبئ پہنچ گیا ہے"
کال کی دوسری سائیڈ سے کسی نے ادب سے کہا۔

"ٹھیک ہے اس پر نظر رکھو اس کی ہر مومنٹ کی مجھے اطلاع دو۔۔"
وجدان نے کہا۔

"یس سر۔۔۔"
اتنا کہنے کے بعد کال کٹ ہو گئی۔۔۔

وجدان کمرے میں آیا تو سامنے اس کے بیڈ پر حوریہ بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔

وجدان نے دھیرے سے کمرے کا دروازہ بند کیا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا بیڈ کے پاس آیا۔ حوریہ کو یوں آنکھیں موندھے لیٹا دیکھ کر یک ٹک دیکھے گیا بنا پلک جھپکائے جیسے کوئی خواب ہو۔

حوریہ نے اپنے چہرے پر کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس کرتے ہوئے آنکھیں کھولی سامنے وجدان کو کھڑا دیکھ گھبرا کر سیدھی ہوئی۔

وجدان نے جلدی سے اپنی آنکھیں چرائیم

وہ میں آپ کو کہنے والا تھا کہ آپ ڈریس چینج کر کے آرام سے سو "
" جائیں۔۔۔

وجدان ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

جی سر وہ میرے پاس صرف ایک ہی ڈریس تھا وہ بھی میک اپ والے کمرے "
" میں ہے اب اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔۔۔

حوریہ نظر جھکائے ہوئے کہتی ہے۔

"آپ ڈریسنگ روم میں جا کر دیکھ لیجئے جو آپ کو اچھا لگے پہن لیجئے گا۔۔"
وجدان اس کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔

"کیا مطلب سر۔۔۔"
حوریہ حیرت سے پوچھتی ہے۔

"ایک تو آپ مجھے سر کہنا بند کریں یہ کوئی آفس نہیں ہے اور ویسے بھی اب میں آپ کا شوہر ہوں تو آپ مجھے میرے نام سے بلا سکتی ہیں۔۔اور دوسرا آپ ڈریسنگ روم میں جا کر دیکھ لیجئے سارے سوال کلیئر ہو جائیں گے آپ کے"۔
وجدان سنجیدگی سے کہتا ہے۔
حوریہ چپ چاپ بیڈ سے اٹھتی ہے تو لونگ فراک اس کے پاؤں کے نیچے آتی ہے تو وہ پھسل کر آگے کی طرف گرتی ہے جس کی وجہ سے اس کے منہ سے آہ نکلتی ہے۔ وجدان جو بیڈ کے قریب ہی کھڑا تھا وہ اسے اپنی مضبوط باہوں میں تھام لیتا ہے۔ حوریہ کا دل وجدان کو یوں بالکل قریب پا کر زور سے دھڑکتا ہے۔

"ایم سو۔۔ سوری سر۔۔۔"
حوریہ اس سے الگ ہو کر اٹک اٹک کر کہتی ہے۔

"سوری والی کوئی بات نہیں ہے چلیں میں آپ کی ہیلپ کر دیتا ہوں۔۔۔"
وجدان نیچے جھک کر اس کی فراک کو تھوڑا اوپر کی طرف کرتا ہے۔

"نہیں سر میں کر لوں گی۔۔۔"
حوریہ گھبراتے ہوئے کہتی ہے۔
وجدان اس کی گھبراہٹ محسوس کرتے ہوئے پیچھے ہو جاتا ہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی وجہ سے وہ گھبرائے وہ تو اسے پیار سے اپنانا چاہتا تھا۔
حوریہ اپنی فراک سنبھالتے ہوئے سامنے ڈریسنگ روم میں چلی جاتی ہے۔
وجدان اسے جاتا دیکھ اپنی واسکٹ اتار کر کمرے کے صوفے پر رکھتا ہے اور خود ڈریسنگ ملر کے سامنے کھڑا ہو کر اپنی واچ اتارتا ہے۔

حوریہ میں اس دن کا شدت سے انتظار کروں گا جس دن تم مجھے بنا ڈرے خود "
کے قریب آنے دو گی۔۔۔"

وجدان سامنے ملر میں دیکھ کر سوچتا ہے۔

☆☆☆

حوریہ ڈریسنگ روم میں آکر دروازہ بند کرتے ہوئے الماری کھولتی ہے تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل جاتی ہیں۔۔۔الماری میں تقریبا دس سے زیادہ مختلف قسم کے برانڈڈ ڈریس تھے جو بالکل اس کے ناپ کے تھے۔۔۔
ایک سائیڈ پر تین ڈریس الگ پڑے تھے جو شاید نائٹ ڈریس تھیں شارٹ شرٹ اور پلازو۔

سر نے یہ سب کچھ کب لیا ہو گا۔۔اور انہیں میرے ناپ کا کیسے پتا عجیب "

ہے"۔

وہ سارے ڈریس دیکھ کر سوچتی ہے۔

خیر اب ڈریس تو چینج کرنا ہے اتنا ہیوی ڈریس پہن کر تو میں اکتا گئی"

"ہوں۔۔۔

حوریہ سوچتے ہوئے ایک نائٹ سوٹ نکالتی ہے پیچ کلر کا۔

وجدان کو پتہ تھا کہ اس کے پاس ڈریس نہیں ہیں اس لیے جب وہ گھر سے باہر ساحر سے ملنے گیا تھا تو شتے وقت اس نے ساری شاپنگ خود کر لی تھی وجدان نے نائٹی وغیرہ نہیں لی تھی کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ حوریہ نروس ہو اس لیے اس نے تین سادہ ڈریس لیے تھے جو کہ عام شلوار قمیض کی طرح بنے تھے۔۔

حوریہ ڈریسنگ روم میں لگے بڑے سے ملر کے سامنے کھڑی ہو کر اپنے دوپٹے کی پنز نکالنے لگی۔۔۔ تھوڑی دیر تک حوریہ نے اپنا دوپٹہ اور جیولری اتار کر

ڈریسنگ روم میں پڑے صوفے پہ رکھ دی تھی۔۔۔اس نے واش روم کا رخ کیا تاکہ میکپ ریموو کر سکے۔

حوریہ نے واش روم کا ڈور اوپن کیا تو واش روم میں پورا ٹچ سسٹم تھا وہ یہ دیکھ کر پریشان ہوگئی۔۔۔اس نے کبھی ٹچ باتھ روم نہیں دیکھا تھا بس فلموں اور ڈراموں میں دیکھا تھا آج حقیقت میں دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی کیونکہ اسے پتہ نہیں تھا کہ کیسے یوز کرتے ہیں۔

"اب کیا کروں اگر سر سے پوچھا تو سوچیں گے اسے اتنا بھی نہیں پتا۔"

حوریہ پورے واش روم میں اپنی نظریں دوڑاتے ہوئے سوچتی ہے۔

"اف خدایا کیا کروں۔۔"

حوریہ اپنی دو انگلیوں سے ماتھے کو مسلتے ہوئے کہتی ہے۔

وہ واپس ڈریسنگ روم میں آ کر پہلے ڈریس چینج کرتی ہے اور پھر واپس روم میں جاتی ہے۔

وجدان جو اس کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا اسے دیکھ کر صوفے سے کھڑا ہو گیا۔

"سر مجھے لگتا ہے پانی ختم ہو گیا ہے مجھے اپنا فیس واش کرنا ہے۔۔اور واش روم میں تو پانی ہی نہیں آرہا۔۔"

حوریہ آنکھیں جھکا کر کہتی ہے اور اپنے نچلے ہونٹ کو چبانا شروع کر دیتی ہے۔

"پانی تو ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ ہماری ٹینکی اٹو میٹک ہے۔۔"

لوجدان اس کی طرف جانچتی نظروں سے دیکھ کر کہتا ہے جیسے پتہ کر رہا ہو کہ وہ کس بات سے کنفیوز ہے۔

"جھوٹ تو کوئی ڈھنگ کا بول لیتی اتنی امیر گھر میں کون انسان بار بار موٹر چلانے جائے گا۔۔۔"

حوریہ دل ہی دل میں خود کو کوستی ہے۔

اچھا پتہ نہیں پھر پانی تو نہیں آرہا تھا چلیں چھوڑیں میں ایسے ہی سو جاتی ہوں "
"۔۔۔

حوریہ یہ کہہ کر بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔

نہیں میں دیکھتا ہوں کیا مسئلہ ہے "۔"
وجدان یہ کہہ کر واش روم کی طرف بڑھتا ہے۔
حوریہ دل ہی دل میں اپنے آپ کو کوستی ہے کہ اگر وجدان نے دیکھا تو پانی آ
جائے گا اور اس کا جھوٹ پکڑا جائے گا۔

" نہیں سر رہنے دیں آپ۔۔۔ کوئی بات نہیں میں ایسے ہی سو جاؤں گی "
حوریہ جلدی سے کہتی ہے۔
وجدان پلٹ کر اس کی طرف دیکھتا ہے۔

"کیا بات ہے کوئی مسئلہ ہے تو بتاؤ مجھ سے ڈرنے کی یا شرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ ہم ایک کمرے میں رہیں گے اب تو مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں ایک دوسرے سے کچھ چھپانا چاہیے آپ بلا جھجک مجھ سے کچھ بھی پوچھ سکتی ہیں یا بتا سکتی ہیں۔۔۔"

وجدان حوریہ سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو کر کہتا ہے۔

کہیں نا کہیں وجدان کو یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ حوریہ کو شاید ٹچ سسٹم سمجھ نہ آیا ہو لیکن وہ اس کے منہ سے سننا چاہتا تھا۔

"کیا کروں بتانا چاہیے کہ نہیں بتا ہی دیتی ہوں کیونکہ اب روز روز کون سا نیا بہانہ بناؤں گی ایک ہی بار میں بتا دیتی ہوں کتنے جھوٹ بولوں گی آخر تو سچ بتانا ہی پڑے گا۔۔۔"

حوریہ آنکھیں نیچے کر کے دل ہی دل میں سوچتی ہے۔

"سر وہ مجھے ٹچ سسٹم سمجھ نہیں آ رہا تھا اس لیے۔۔"

حوریہ اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملاتے ہوئے کہتی ہے۔

بس اتنی سی بات ہے اور آپ اتنا گھبرا رہی ہیں حوریہ آپ مجھ سے کچھ بھی کہہ" سکتی ہیں بلا جھجھک"۔

وجدان مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

" چلیں آئیں میں اپ کو بتاتا ہوں۔۔"

وجدان واش روم کی طرف جاتے ہوئے کہتا ہے۔تو حوریہ بھی اس کی طرف چل دیتی ہے۔۔۔۔وہ دونوں واش روم میں پہنچتے ہیں تو وجدان اسے سارا سسٹم سمجھاتا ہے۔

"اور کچھ پوچھنا ہے۔۔۔؟"

وجدان بات مکمل کرتے ہوئے اس سے کہتا ہے۔

"نہیں سر۔۔"

حوریہ نیچے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

" اوکے۔۔""

وجدان اتنا کہہ کر واش روم سے باہر چلا جاتا ہے۔

کھڑوس تو ہیں لیکن دل کے اچھے ہیں"۔"

حوریہ وجدان کو باہر جاتا دیکھ کر سوچتی ہے۔

وجدان جب تک کمرے میں نہیں آیا تھا تب تک وہ پریشان تھی کہ پتہ نہیں جو وہ کمرے میں آئے گا تو کیا ہو گا لیکن وہ نارملی بے ہیو کر رہا تھا حوریہ کو یقین نہیں تھا کہ وہ اسے ٹائم دے گا لیکن اس کا ایسا رویہ دیکھ کر اب اسے تھوڑا سا کمفرٹیبل فیل ہو رہا تھا۔۔

حوریہ نے اچھے طریقے سے اپنا فیس واش کیا اور باہر آگئی اس کے باہر آتے ہی وجدان فوراواش روم میں چلا گیا۔

حوریہ اب اپنی جیولری ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے یہ سوچ رہی تھی کہ وہ سوئے کہاں۔

صوفے پر سو جاتی ہوں کمرہ توان کا ہے اب سر کو تھوڑی کہہ سکتی ہوں کہ وہ "صوفے پر سوئیں"۔۔

وہ خود سے سوچتے ہوئے صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔

تھوڑی دیر بعد وجدان فریش ہو کر باہر آیا تو حوریہ نے اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔وجدان کے بالوں سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھی شاید وہ نہا کر آیا تھا ڈریس بھی چینج تھا اور گلے میں ٹاول ڈالے ہوئے تھا۔

وجدان ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے بالوں کو ٹاول سے خشک کرنے لگا بال خوشک کرنے کے بعد اس نے ٹاول ایک سائیڈ پر رکھ دیا اور جائے نماز پکڑ کر ایک سائیڈ پر بچھادی۔

حوریہ دیکھ کر حیران ہوئی اس نے سوچا کہ پوچھ لے لیکن ہمت نہیں ہوئی۔۔

وجدان نے دو نفل شکرانے کے ادا کر کے سلام پھیرا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

"اے میرے رب توں دلوں کے حال بہتر جانتا ہے میں نے حوریہ کے ساتھ سچے دل سے رشتہ جوڑا ہے یا اللہ مجھے اس رشتے کو نبھانے کی توفیق عطا فرمانا اور حوریہ کے دل میں میرے لیے سچا جذبہ پیدا کرنا۔"

وجدان دعا سے فارغ ہو کر جائے نماز اٹھا کر کھڑا ہوا تو حوریہ ابھی بھی صوفے پر بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی جب اس نے فیل کیا کہ وہ بھی اس کی طرف دیکھ رہا ہے تو اس نے فوراً اپنی نظریں دوسری طرف کر لی۔۔۔ وجدان یہ دیکھ کر تھوڑا مسکرایا۔

وجدان کا دل تھا کہ وہ اسے بھی کہے کہ وہ شکرانے کی نفل ادا کرے مگر پھر سوچا کہ کہیں وہ مائنڈ ہی نہ کر لے۔

"آپ ابھی تک سوئی نہیں۔۔"

وجدان جائے نماز ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"جی بس سونے ہی والی تھی۔۔۔"

حوریہ یہ کہہ کر اٹھ کر بیڈ سے ایک تکیہ اٹھا لائی اور صوفے پر رکھ کر لیٹنے لگی۔

"آپ یہاں کیوں سو رہی ہیں؟"

وجدان سنجیدگی سے پوچھتا ہے۔

"ویسے ہی آپ بیڈ پر سو جائیں میں ادھر ٹھیک ہوں۔۔۔"

حوریہ لیٹ کر آنکھیں موندھ کر کہتی ہے۔

"نہیں اٹھیں بیڈ پر چلیں آپ کو صوفے پر سونے کی ضرورت نہیں ہے میں نے آپ سے وعدہ کیا ہے کہ میں آپ کے اجازت کے بغیر آپ سے اپنا حق نہیں لوں گا۔۔۔اور اپ اس طرح صوفے پر سو کر مجھے شرمندہ کر رہی ہیں۔۔"

وجدان اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"ایسی بات نہیں ہے مجھے آپ پر یقین ہے لیکن میں خود ہی وہاں نہیں سونا
چاہتی۔۔"
حوریہ نظریں جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

"پھر کیسی بات ہے آپ مجھے بتادیں تاکہ مجھے بھی پتہ چلے کہ اصل وجہ کیا ہے بیڈ
پر نہ سونے کی۔۔۔"
وجدان ابھی بھی سنجیدگی سے پوچھتا ہے۔

"کوئی بھی وجہ نہیں ہے"۔
حوریہ گھبراتے ہوئے کہتی ہے۔

"حوریہ اگر کوئی وجہ نہیں ہے تو پھر بیڈ پر سوئیں اور یقین کریں میں آپ کو ٹچ
تک نہیں کروں گا اپنی حدود میں رہوں گا چلیں اٹھیں شاباش آجائیں"۔

وجدان بیڈ کی ایک سائیڈ پر بیٹھ کر کہتا ہے۔

حوریہ کا دل اب صحیح معنوں میں گھبرایا تھا وہ اس کے ساتھ ایک بیڈ پر سوئی اور وہ اس سے کچھ نہ کہے یہ کیسے ہو سکتا تھا اسے یہ تسلی تھی کہ وہ اس کا شوہر ہے مگر پھر بھی وہ ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں تھی۔

"آجاؤ اب، مجھے بات ریپیٹ کرنے کی عادت نہیں ہے۔۔۔"

وجدان بیڈ کی ایک سائیڈ پر لیٹا ہوا خود پر بلینکٹ لیتا ہوا کہتا ہے۔

حوریہ چپ چاپ خود کو نارمل کرتے ہوئے اٹھ کر بیڈ کی دوسری سائیڈ پر لیٹ جاتی ہے۔۔

حوریہ کافی دیر تک جاگتی رہتی ہے اسے جب وجدان کی گہری سانسوں کی آواز آتی ہے تو کچھ تسلی ہوتی ہے کہ وہ سو گیا پھر وہ خود بھی اپنے اوپر بلینکٹ لے کے سو جاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

وجدان کی صبح جب انکھ کھلی تو وہ پلٹ کر حوریہ کو دیکھتا ہے جو ایک سائیڈ پر گہری نیند سو رہی ہوتی ہے۔

وجدان اس کی طرف کروٹ لے کر اسے دیکھنا شروع کر دیتا ہے اور دل ہی دل میں سوچتا ہے کہ آخر کب تک تم خود کو مجھ سے دور رکھ پاؤ گی۔

حوریہ تھوڑا سا ہلتی ہے تو وجدان فورا اپنی انکھیں بند کر لیتا ہے۔۔ حوریہ آنکھیں کھولتے ہی وجدان کی طرف دیکھتی ہے جو سویا ہوتا ہے۔ حوریہ کو تو یہی لگتا ہے لیکن اسے کیا پتہ کہ وہ کب سے جاگ رہا تھا۔۔

حوریہ پھر ٹائم دیکھتی ہے تو نو بج رہے ہوتے ہیں وہ فورا بیڈ سے اٹھتی ہے

ہائے نو بج گئے اور میں اب تک سو رہی ہوں آنٹی لوگ کیا سوچ رہے ہوں گے" "کہ میں ابھی تک باہر ہی نہیں ائی۔۔۔

حوریہ اپنے سر پر چپت لگاتے ہوئے سوچتی ہے۔

وہ جلدی سے اٹھ کر بھاگ کر واش روم میں جاتی ہے تاکہ فریش ہو سکے۔

وجدان اس کے جاتے ہی انکھیں کھولتا ہے اور چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ لے آتا ہے۔۔

"ہائے میری معصوم بیوی۔۔۔"

وجدان دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے سوچتا ہے۔

وجدان اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور بیڈ کے کراون سے ٹیک لگا لیتا ہے نظریں بار بار ڈریسنگ روم کی طرف تھی وہ حوریہ کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ کب باہر آئے گی۔۔۔ وہ اپنی شادی کی پہلی صبح اپنی بیوی کو دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کیسی لگتی ہے۔

کچھ دیر بعد حوریہ ڈریسنگ روم کا دروازہ کھول کر باہر آتی ہے دوپٹے سے بے نیاز ٹاول میں اپنی بالوں کو لپیٹے ہوئے آ رہی تھی۔۔۔ وجدان اور اس کی نظریں چار

ہوئی تھیں دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھااور حوریہ وجدان کو جاگتا دیکھ کر دوبارہ ڈریسنگ روم میں بھاگ گئی۔

وجدان اس کی اس ادا پر گہرا مسکرایا تھا۔

حوریہ دوبارہ جب باہر آئی تو اس کے گلے میں دوپٹہ بھی تھا وہ چپ چاپ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال خشک کرنے لگی۔۔ حوریہ نے محرون کلر کا ڈریس پہنا ہوا تھا جو اس کے گورے رنگ پر اور بھی دلکش لگ رہا تھا۔

وجدان مسلسل اس کی طرف دیکھے گیا۔۔ حوریہ کو معلوم ہو گیا کہ وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہے تو گھبراتے ہوئے اپنے بالوں میں کنگھی کرنے لگی۔

وجدان اس سے اپنی نظریں ہٹاتے ہوئے اٹھ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔

شکر ہے چلے گئے اب جلدی جلدی تیار ہو کر ان کے نکلنے سے پہلے کمرے سے " نکل جاتی ہوں"۔

حوریہ سوچتی ہے۔

وجدان ڈریسنگ روم میں جا کر واپس کمرے میں پلٹا۔۔۔

سنو حوریہ۔۔۔جب تک میں فریش ہو کر نہیں آتا آپ کمرے سے باہر نہیں "جائیں گی ہم ایک ساتھ جائیں گے۔۔۔"

وجدان یہ کہہ کر دوبارہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔

حوریہ پوری آنکھیں کھولے ڈریسنگ روم کی طرف دیکھ رہی تھی کیا وہ اس کے دل کی بات بھی سمجھ سکتا تھا۔۔ک

حوریہ سر جھٹکتے ہوئے اپنے بال بنانے لگی اور ہلکا سا میک اپ کر لیا۔

وجدان فریش ہو کر باہر نکلا تو اس نے مہرون کلر کی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنی ہوئی تھی۔

حوریہ نے اس کی طرف آنکھیں چھوٹی کر کر دیکھا۔

"کیا دیکھ رہی ہے۔۔۔"

وجدان ڈریسنگ مرر میں اسے دیکھ کر پوچھتا ہے۔

آپ نے میچنگ کیوں کی ہے"۔

حوریہ ابھی بھی آنکھیں چھوٹی کر کے کہتی ہے۔

"دیکھو حوریہ کمرے میں جیسے بھی رہے لیکن میں چاہتا ہوں ہم باہر سب کے سامنے ایک اچھے میاں بیوی ثابت ہوں اور رہی بات میچنگ کی تو بس میرا دل کیا تو میں نے یہ شرٹ پہن لی"۔

وجدان اس کی طرف پلٹ کر کہتا ہے۔

"اور کیا ایسا کرنا ضروری ہے کہ ہم سب کے سامنے یہ دکھائیں کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ خوش ہیں "

حوریہ اسے کہتی ہے۔

"حوریہ کیا ہم اچھے دوست بن کر نہیں رہ سکتے۔۔۔"

وجدان سنجیدگی سے کہتا ہے۔

" ایک لڑکی اور لڑکا دوست نہیں ہو سکتے ۔۔"
حوریہ کہتی ہے۔

میاں بیوی تو ہو سکتے ہیں نا"۔"
وجدان اس کے تھوڑا قریب آ کر کہتا ہے۔

ہم ایک کمرے میں رہتے ہوئے اجنبیوں کی طرح کیسے رہ سکتے ہیں اس لیے ہم"
دوست بن جاتے ہیں"۔

واقعی آپ میرے بیسٹ فرینڈ بنیں گے ۔۔ جیسے نمرہ ہے"۔"
حوریہ خوشی سے کہتی ہے۔

ہاں بن سکتا ہوں اگر آپ سچے دل سے مجھے اپنا بیسٹ فرینڈ مان لے تو"۔"

وجدان اپنے دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

"اوکے ڈن آج سے ہم بیسٹ فرینڈ ہیں پکے والے۔۔۔"

حوریہ صوفے سے کھڑی ہو کر ہاتھ ملانے کے لیے آگے کرتی ہے۔

"ڈن۔۔۔"

وجدان کہتا ہوا اس سے ہاتھ ملاتا ہے تو حوریہ کو ایک کرنٹ سا لگتا ہے تو وہ فورا ہاتھ پیچھے کر لیتی ہے۔

"اچھا تو فرینڈ جی میں ریڈی ہو جاؤں تو ہم نیچے ناشتے کے لیے چلتے ہیں۔۔"

وجدان دوبارہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔

حوریہ خود کو ریلیکس کرتے ہوئے دوبارہ صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

"امی امی دیکھیں آپی کو کیا ہو گیا ہے وہ بے ہوش پڑی ہیں اپنے کمرے میں"۔

عبداللہ بھاگتا ہوا اصغری بیگم کے پاس آتا ہے۔

نمرہ کی امی فوراً اس کے کمرے میں جاتی ہے تو وہ سامنے فرش پر گری ہوتی ہے۔

"نمرہ۔۔۔ نمرہ آنکھیں کھولو۔۔"

اس کی امی اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہتی ہیں۔

"جاؤ عبداللہ پانی لے کر آؤ۔۔۔"

نمرہ کی امی اپنے آٹھ سالہ بیٹے سے کہتی ہیں۔

"یہ لے امی۔۔۔"

عبداللہ پانی لا کر اپنی امی کے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ نمرہ کی امی اس کے منہ پر پانی کی چھینٹیں مارتی ہیں تو نمرہ اپنی آنکھیں کھولتی ہے۔

" امی۔۔۔! "

نمرہ تھکی تھکی آواز میں کہتی ہے۔

"کیا ہوا تھا تمہیں بے ہوش کیوں ہو گئی ہو۔۔"

نمرا کی امی سخت رویہ میں کہتی ہیں۔

"امی مجھے چکر آرہے ہیں ایسے لگ رہا ہے جیسے ابھی جان نکل جائے گی۔۔۔"

نمرہ آنکھوں میں آنسو لیے کہتی ہے۔

"اچھا چلو اٹھو تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے کے چلتی ہوں۔۔ کہیں تمہارا باپ نہ آجائے اور اگر وہ تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے گیا تو مسئلہ ہو جائے گا۔۔"

نمرا کی امی اسے اٹھاتے ہوئے کہتی ہیں۔

"امی مجھ سے چلا نہیں جارہا سر بہت چکرا رہا ہے۔۔"

نمرا اپنی امی کے سہارے اٹھ کر کہتی ہیں۔

"نمرہ چلنا تو پڑے گا تمہیں تھوڑی ہمت کرو۔۔"

نمرہ کی امی اسے تھوڑا سختی سے کہتی ہیں۔

"امی جو آپ نے مجھے میڈیسن دی تھی اس میں ایسا کیا تھا میں نے وہ جب سے کھائی ہے مجھے ایسے لگ رہا ہے جیسے میرے وجود میں کوئی چیز کٹ رہی ہو۔۔۔"

نمرہ اپنے چکراتے سر کو پکڑ کر کہتی ہے۔

"نمرہ خاموش رہو تمہارا بھائی پاس ہے اور منہ دھو اور چلو میرے ساتھ۔۔"

نمرہ کی امی تھوڑا آہستہ آواز میں کہتی ہیں۔ نمرہ اپنی تمام تر ہمت جمع کرتے ہوئے منہ دھو کر اپنی امی کے ساتھ ہسپتال پہنچتی ہے تو اس کی امی ایک لیڈی ڈاکٹر کے پاس اسے لے کر جاتی ہے۔

"آپ کو کیا ضرورت ہے بچہ ضائع کرنے کی ان کی حالت دیکھیں ان کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے آپ نے بنا کسی سے پوچھے انہیں میڈیسن کھلا دی۔۔"
ڈاکٹر نمرہ کی امی سے کہتی ہیں۔

"جی ڈاکٹر صاحبہ دراصل اس کے میاں دبئی گئے ہوئے ہیں اور اسی نے کہا ہے کہ ابھی بچہ نہیں کرنا اس لیے میں نے میڈیسن اسے کھلا دی مجھے ایک لیڈی ڈاکٹر نے کہا تھا۔۔"
نمرا کی امی کہتی ہے۔

پھر بھی آپ کو کسی اچھے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیے تھا بچی کی حالت بہت "
نازک ہے اور جو انہوں نے میڈیسن کھائی ہے اس کی وجہ سے ان کا بہت نقصان
"ہو سکتا ہے میں فلحال کوشش کروں گی کہ ان کا ابوشن کر سکوں۔۔
ڈاکٹر یہ کہہ کر ایک کمرے میں چلی جاتی ہے جہاں نمرہ پہلے سے موجود تھی۔

☆☆☆

حوریہ اور وجدان ڈائننگ ٹیبل پر پہنچتے ہیں تو سب لوگ وہاں پہلے سے موجود ہوتے ہیں۔

"السلام علیکم۔۔"
وہ دونوں ایک ساتھ کہتے ہیں۔

وعلیکم السلام بچوں۔۔ماشاءاللہ بہت پیارے لگ رہے ہو دونوں ساتھ میں "۔"
شمشاد بیگم پیار سے کہتی ہیں۔

"جی ماشاءاللہ سے بہت اچھے لگ رہے ہیں اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔"
نسیم بیگم کہتی ہیں۔

بھابھی میری دوست ہے وہ آپ کی بہت تعریف کر رہی تھی کہہ رہی تھی کہ "
"تمہاری بھابی بہت پیاری ہے پریوں جیسی۔۔۔
کومل خوشی سے کہتی ہے۔

"اچھا تو تمہاری دوستوں نے پریاں دیکھی ہیں۔۔۔"
وجدان اپنی چیئر پر بیٹھتا ہوا کہتا ہے تو حوریہ اس کی طرف گردن ٹیڑھی کر کے
" دیکھتی ہے۔
حوریہ کو یوں اپنی طرف دیکھ کر وجدان نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

بھائی آپ تو ناہر بات کا ثبوت مانگتے ہیں انہوں نے اور یجنل پریاں تو نہیں "
دیکھی لیکن پریوں سے زیادہ حسین کوئی نہیں ہوتا اس لیے انہیں میری بھابی بھی
"حسین لگی ہیں۔۔

کومل منہ پھلاتے ہوئے کہتی ہے۔

"نہیں گڑیا میں نے تو بس ایسے کہا ہے اب اپنا منہ سیدھا کرو۔۔۔"

"آپ جو بھی کہیں لیکن میری بھابھی بہت پیاری ہے۔۔۔"

کومل حوریہ کو بائیں گال پر کس کرتے ہوئے کہتی ہے۔

حوریہ تو حیران ہوئی تھی لیکن وجدان کا چہرہ دیکھنے والا تھا اسے بہت غصہ آیا تھا
کومل کا حوریہ کو یوں کس کرنے پہ۔

گڑیا یہ کیا طریقہ ہے آئندہ سے ڈائننگ ٹیبل پر ایسی کوئی حرکت نہیں کرو گی"
تم"۔

وجدان فوراً سختی سے کہتا ہے۔

"کیا ہو گیا ہے بھائی میری بھابھی ہے۔۔"
کومل منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔

ہاں بیٹا کوئی بات نہیں تمہیں غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے بچیاں ہیں"
"دونوں۔۔۔
نسیم بی بی وجدان کا غصہ دیکھ کر کہتی ہیں۔

گڑیا بھابھی ہیں آپ کی لیکن میرے کہنے کا مطلب ہے کہ ڈائننگ ٹیبل پر"
"آئندہ ایسا مت کرنا ٹھیک ہے۔۔
وجدان خود کو نارمل رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

" !جی بھائی۔۔"

کومل منہ بنا کر ناشتہ کرنا شروع کر دیتی ہے۔

شمشاد بیگم اور حوریہ خاموش تھیں سب نے کھانا شروع کیا۔

"اچھا امی میں آفس جا رہا ہوں کچھ ضروری میٹنگز ہیں اللہ حافظ۔۔"

وجدان ناشتہ ختم کر کے اپنی امی سے کہتا ہے۔

"کیوں بیٹا آج کیوں جا رہے ہو آفس تمہاری شادی کا پہلا دن ہے۔۔"

شمشاد بیگم فورا کہتی ہیں۔"

کوئی بات نہیں آنٹی سر کو جانے دیں ان کی کوئی ضروری میٹنگز ہوں گی"۔"

حوریہ کہتی ہے۔

"جی میری ضروری میٹنگز ہیں اس لیے جا رہا ہوں جلدی اجاؤں گا۔۔۔"

" اچھا چلو خیر سے جاؤ۔۔۔ جلدی آ جانا پھر تم دونوں آج ڈنر باہر کرنا۔۔"
شمشاد بیگم چائے کا کپ پکڑتے ہوئے کہتی ہیں۔
"اوکے امی اللہ حافظ۔۔۔"

☆☆☆

میں نے ابوشن کر دی ہے آپ کی بیٹی بہت ویک ہے یہ کچھ میڈیسنز ہیں آپ"
"انہیں باقاعدگی سے دیتے رہیے گا۔۔۔
ڈاکٹر نمرہ کی امی سے کہتی ہے۔

"جی بہت شکریہ آپ کا۔۔۔"

نمرہ کی امی دوائیوں کی پرچی پکڑتے ہوئے کہتی ہیں۔

"آپ انہیں گھر لے جاسکتی ہیں گھر جا کر انہیں کچھ ہلکا پھلکا سا پلا کر یہ میڈیسن کھلا دیجیے گا۔۔۔"

ڈاکٹر اس کے سامنے ایک ڈبی رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"جی بہتر۔۔۔"

نمرہ کی امی صرف اتنا کہتی ہیں اور نمرہ کو ساتھ لے کر گھر چلی آتی ہیں۔

گھر آکر نمرہ بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔

"امی اب بھی مجھے معاف نہیں کرے گی۔۔"

وہ امی کو بھیگی نگاہوں سے کہتی ہے۔

"کیوں اب کیا ہو گیا ہے جو میں تمہیں معاف کر دوں۔۔۔"

نمرہ کی امی دوائیاں نکال کر بیڈ کے سائیڈ ڈور میں رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

امی بس کریں مجھ سے آپکی بے رخی نہیں سہی جاتی پلیز امی مجھے معاف کر دیں" پلیز۔۔کیوں اتنی سخت دل ہو گئی ہیں"۔
نمرہ رو کر کہتی ہے۔

نمرہ سخت دل ہونے پر تم نے مجبور کیا ہے مجھے، تم نے میرا اعتبار توڑا ہے تم" میرا غرور تھی اور تم نے اسے چکنا چور کر دیا میں تمہیں چاہ کر بھی معاف نہیں کر سکتی بس جلد از جلد تمہاری شادی کرنی ہے میں نے رشتے والی سے کہہ دیا ہے کہ تمہارے لیے کوئی اچھا رشتہ تلاش کریں تاکہ میں اپنے سر سے یہ بوجھ اتار "سکوں۔۔۔
نمرہ کی امی بے رخی سے کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتی ہیں۔

"اریان اللہ تم پر سخت عذاب نازل کریں پتہ نہیں تم نے کتنی لڑکیوں کے ساتھ میرے جیسا سلوک کیا ہو گا اور کتنی ماؤں نے اپنی بیٹیوں سے منہ موڑ لیا ہو گا۔۔۔"

نمرہ روتے ہوئے سوچتی ہے۔

نمرہ کی امی دوسرے کمرے میں آ کر بے آواز روتی ہیں۔۔

"نمرہ میری بچی میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے تمہیں اس حالت میں دیکھ کر لیکن میں تمہارے ساتھ نرم رویہ اختیار نہیں کر سکتی اگر میں نے ایسا کیا تو تم دوبارہ سے وہی غلطی کرو گی جو میں نہیں چاہتی میری بچی میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے لیکن تمہیں کبھی بتاؤں گی نہیں۔۔۔"

☆☆☆

چار بجے سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے تھے حوریہ اپنی امی کے ساتھ ایک صوفے پر بیٹھی تھی اور کومل بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔۔۔ شمشاد بیگم ایک الگ چھوٹے صوفے پر بیٹھی تھیں۔

"امی ہم بھی تو رات کو باہر ڈنر کر سکتے ہیں نا بھائی اور بھابھی کے ساتھ جا کر۔۔۔"

کومل اپنی امی سے پوچھتی ہے۔

"نہیں بیٹا وہ دونوں کچھ دیر ساتھ ٹائم سپینڈ کر لیں گے ہم ساتھ جا کر کیا کریں گے تم نے جو کھانا ہے گھر پر منگوا لو۔۔۔"

شمشاد بیگم پیار سے کہتی ہیں۔

"ہاں آنٹی آپ لوگ ہمارے ساتھ کیوں نہیں جا سکتے۔۔۔ ہم سب لوگ جائیں گے تو زیادہ مزہ آئے گا۔۔۔"

حوریہ کہتی ہے۔

"نہیں بیٹا شمشاد بیگم ٹھیک کہہ رہی ہیں تم دونوں اکیلے ہی جاؤ کچھ ٹائم ساتھ سپینڈ کر لو گے۔۔۔"

نسیم بیگم کہتی ہیں۔

"پر امی ہم پھر کبھی چلے جائے گے اکیلے۔۔۔۔"

حوریہ اپنی امی سے کہتی ہے۔

"حوریہ۔۔۔۔!"

نسیم بی بی اسے آنکھیں دکھا کر اس کا نام پکارتی ہے تو وہ فوراً چپ ہو جاتی ہے۔

حوریہ بھی نہیں جانا چاہتی تھی وجدان کے ساتھ وہ اس کے سامنے بہادر بنتی تھی پر وہ اسے سامنے دیکھ کر نروس ہو جاتی تھی۔

کومل منہ بنا کر بیٹھ جاتی ہے۔۔

"اسلام علیکم۔۔۔"

حارث لاؤنج میں آ کر کہتا ہے۔

" !وا علیکم السلام۔۔بیٹا۔۔"

شمشاد بیگم کہتی ہے۔

"اسلام علیکم بھابھی۔۔"

حارث حوریہ سے کہتا ہے۔

"وا علیکم السلام بھائی۔۔۔"

حوریہ کہتی ہے۔

" کیا بات ہے گڑیا منہ کیوں بنایا ہے"

حارث کومل سے کہتا ہے۔

"بیٹا یہ کہہ رہی ہے کہ ہم لوگ بھی جائے وجدان اور حوریہ کے ساتھ ڈنر پر اور
"میں نے کہا نہیں وہ اکیلے ہی جائے گے تو منہ بنا کے بیٹھ گئ ہے۔۔
شمشاد بیگم کہتی ہیں۔

"اووو۔۔تو یہ بات ہے تو اس کا حل ہے میرے پاس گڑیا"
حارث مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

"کیا۔۔۔"
کومل خوشی سے کہتی ہے۔

"ہم ان کے ساتھ نہیں جا سکتے تو کیا ہوا کیوں نا چاچی ہم باقی گھر والے الگ سے
"کہیں جائے ڈنر پر۔۔

ہاں یہ تو کر سکتے ہیں نا امی "۔"

کومل خوشی سے کہتی ہے۔

ہاں یہ تو ہو سکتا ہے ٹھیک ہے ہم لوگ ان کے جانے کے بعد نکلے گے "

"۔۔۔کیوں نسیم بہن۔۔

شمشاد بیگم کہتی ہیں۔

نہیں میں تو نہیں جا سکتی"

" مجھے باہر جانا اچھا نہیں لگتا

"امی پلیز چلی جائے نا آپ کو باہر جا کر اچھا لگے گا۔۔"

حوریہ کہتی ہے۔

ہاں بہن اچھا لگے گا آپ کو باہر جا کر"۔"
شمشاد بیگم کہتی ہیں۔

جی آنٹی پلیز مان جائے نا"۔"
کومل ان کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے۔

"ٹھیک ہے بیٹا چلی جاؤ گی۔۔۔"
نسیم بی بی مان جاتی ہیں۔

اوکے پھر میں تیاری کرتی ہوں۔۔ تھینک یو سو مچ حارث بھائی آپ بہت اچھے "
" ہیں۔۔
کومل حارث کا ہاتھ پکڑ کر پیار سے کہتی ہے اور پھر اوپر باگ جاتی ہے۔

پرنسز میں تمہاری خاطر کچھ بھی کر سکتا ہوں بس تم ہمشہ مسکراتی رہو"۔"

حارث اسے جاتا دیکھ کر سوچتا ہے۔۔۔

☆☆

اچھا حارث بیٹا ساحر کہاں ہے نظر نہیں آیا مجھے کل فنکشن میں"۔"

شمشاد بیگم پوچھتی ہیں۔

ساحر کا نام سن کر حوریہ کی آنکھوں میں ڈر کی ایک لہر دوڑتی ہے اسے اس رات کا واقعہ یاد آتا ہے۔

آنٹی وہ دبئی چلا گیا تھا کل ہمیں بنا بتائے، کہہ رہا تھا اس کے دوست نے اسے "

"ارجنٹ بلایا۔۔۔

حارث کہتا ہے۔

"اچھا اس کا تو نہ آنے کا پتہ چلتا ہے اور نہ ہی جانے کا،، پتہ بھی ہے کہ وہ کیا کرتا ہے بیٹا آج کل کے حالات ٹھیک نہیں ہیں تھوڑی اس پر نظر رکھا کرو۔۔"
شمشاد بیگم سنجیدگی سے کہتی ہیں۔

"جی چاچی جان آپ نے ٹھیک کہا حالات ٹھیک نہیں ہیں اور میں نے اسے کئی دفعہ کہا ہے کہ وہ پاکستان آکر شفٹ ہو جائے لیکن وہ کہتا ہے کہ اس کا دل ہی وہاں لگتا ہے باقی میں اس پہ نظر رکھتا ہوں۔۔۔"

"اچھی بات ہے بیٹا۔۔ بچہ ہے ابھی وہ کوئی الٹا سیدھا قدم نہ اٹھالے اس لیے تمہیں اس کے ہر کام کا پتہ ہونا چاہیے مانا کہ تم دونوں جڑوا ہو لیکن تم اس سے زیادہ سمجھدار ہو۔"

حوریہ کو حیرت کا جھٹکا لگتا ہے اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ ساحر حارث کا بھائی ہے

۔۔اور وجدان کے تایا کا بیٹا بھی۔

"آنٹی میں روم میں جا رہی ہوں شام کے بینر کے لیے تیار ہونے۔۔"

حوریہ گھبراتے ہوئے کہہ کر کمرے میں چلی جاتی ہے۔

پیچھے شمشاد بیگم اور حارث کی گفتگو جاری تھی۔۔

حوریہ کمرے میں آکر ٹہلنا شروع کر دیتی ہے۔۔

سر نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ ساحر ان کا کزن ہے مجھے لگا وہ ان کا دوست "

ہے۔۔۔میں نے تو سوچا تھا ساحر سے اب کبھی ملاقات نہیں ہو گی لیکن وہ تو سر کا

کزن نکلا یعنی دوبارہ پھر اس سے ملاقات ہو سکتی ہے میری۔۔۔۔اتنا بڑا سچ

چھپانے کی وجہ کیا تھی مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا انہوں نے

ضرور اس میں ان کی کوئی سازش ہو گی آنے دے انہیں میں پوچھتی ہوں"۔

حوریہ غصے سے ٹہلتے ہوئے سوچتی ہے۔۔۔

☆☆☆

امی میں کیسی لگ رہی ہوں؟"۔"

کومل تیار ہو کر لاؤنج میں آکر شمشار بیگم سے پوچھتی ہے جو ابھی تک حارث کے ساتھ باتوں میں مصروف تھیں دونوں ایک ساتھ کومل کی طرف دیکھتے ہیں۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی۔۔۔"

کومل نے پینٹ اور شارٹ فراک پہنی تھی گلے میں چھوٹا سا مفرل بھی تھا بالوں کی اس نے ٹیل پونی کی ہوئی تھی اور بالوں کے کچھ لٹیں اس کے چہرے پر آرہی تھی۔

" اوراب آپ بھی بتادیں یا صرف دیکھتے ہی رہو گے"
کومل حارث کو اپنی طرف دیکھتا پا کر آنکھیں چھوٹی کر کے کہتی ہے۔

" ہمم۔۔۔بس ٹھیک ہی لگ رہی ہو"
حارث منہ کا زاویہ بگاڑ کر کہتا ہے۔

"کیا مطلب میں اچھی نہیں لگ رہی کوئی کمی رہ گئی ہے کیا۔۔"
. کومل اپنے آپ کو اوپر سے نیچے تک دیکھتی ہے

"نہیں بیٹا تم بہت پیاری لگ رہی ہو یہ تمہیں تنگ کر رہا ہے۔۔۔"
شمشار بیگم مسکراتے ہوئے کہتی ہیں۔

"حارث بھائی تنگ نہ کریں صحیح صحیح بتائیں کیسی لگ رہی ہوں"
کومل معصومیت سے کہتی ہے۔

"کہاتو ہے کہ بس ٹھیک لگ رہی ہو اب میں اور کیا کہوں۔۔۔"
حارث شرارتی انداز میں کہتا ہے۔

"امی۔۔۔۔! "
کومل اپنے پیر پٹختے ہوئے کہتی ہے۔

"ارے بھئی تم دونوں اب اپنی جنگ خود لڑو میں چینج کر کے آتی ہوں پھر چلتے ہیں تب تک وجدان بھی آجائے گا"۔
شمشاد بیگم یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف چلی جاتی ہیں۔۔

"حارث بھائی پلیز سچ سچ بتاؤ کیا مسئلہ ہے کہاں کمی ہے۔۔۔"
کومل دوبارہ منہ بناتے ہوئے کہتی ہے۔

"پرنسز میری جان ادھر اؤ بیٹھو۔۔"

حارث اسے اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کو کہتا ہے تو وہ اس کے ساتھ آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

میری پرنسز مجھے ہمیشہ ہی اچھی لگتی ہے میں تو تمہیں تنگ کر رہا تھا اب یہ منہ "
"پھلا کر مت بیٹھو اچھی نہیں لگتی۔۔۔
حارث مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا سچی پر ابھی تو آپ نے کہا کہ بس ٹھیک لگ رہی ہو"۔"

" بولا نا میری جان مذاق کر رہا تھا"

"سچی۔۔۔"
"مچھی۔۔۔"

حارث اس کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھ کر کہتا ہے۔

"یہ ہوئی نا بات۔۔۔"

کومل خوش ہو کر کہتی ہے۔

"اچھا کب تک جانا ہے ابھی تو وجدان بھی نہیں آیا۔۔۔"

حارث ٹائم دیکھ کر کہتا ہے۔

"کہاں جانے کی باتیں ہو رہی ہیں۔۔"

وجدان لاونج میں آ کر پوچھتا ہے۔

شکر ہے بھائی آپ آگئے آپ ہی کا انتظار ہو رہا تھا۔۔ چلیں اب شاباش جلدی "

"کریں تیار ہو کر بھابھی کے ساتھ ڈنر کے لیے نکلے پھر ہم نے بھی نکلنا ہے۔۔

کومل فوراً اپنے بھائی کو دیکھ کر کہتی ہے۔

"گڑیا نہ سلام نہ دعا سیدھا آرڈر۔۔ سو بیڈ پانی تو بندہ پوچھ لیتا ہے۔۔۔"

"او سوری بھائی میں ابھی آپ کے لیے فریش جوس لے کر آتی ہوں۔۔"

"نہیں رہنے دو اور کیا تم لوگ بھی ہمارے ساتھ جا رہے ہو۔۔"

نہیں بھائی ہمیں کباب میں ہڈی بننے کا کوئی شوق نہیں ہے میں آنٹی لوگوں کو"
"الگ سے لے کے جا رہا ہوں فکر ناٹ میری جان۔۔۔
حارث ایکشن مار کر کہتا ہے۔

"ایک تو توں مجھے جان نہ بولا کر اور دوسرا تم جیسے ہڈی مجھے چاہیے بھی نہیں۔۔"

وجدان کہتا ہے۔

" اچھا یار ساری باتیں چھوڑ جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ اور تم لوگ نکلو گے پھر ہم نے
بھی نکلنا ہے جلدی کرو یار کب سے میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا۔۔۔ "
حارث معصوم سا منہ بنا کر کہتا ہے۔

" ہاں جی بھائی بھابھی بھی تیار ہو گئی ہوں گی بس آپ کی تیاری رہ گئی ہے تو آپ
بھی جلدی سے فریش ہو کر آجائے۔۔۔ "
کومل کہتی ہے۔۔
" اچھا چلو ٹھیک ہے میں آآ ہوں تم لوگ نکل جاؤ تیار ہو گئے ہو تو ہم لوگ بعد
میں چلے جائیں گے۔۔۔ "
وجدان کہتا ہے۔

" ارے بیٹا ایسے کیسے ہو سکتا ہے تم لوگ پہلے نکلو پھر ہم چلے جائیں گے "
شمشار بیگم اور نسیم تیار ہو کر اپنی شال صحیح کرتے ہوئے آکر کہتی ہیں۔

"السلام علیکم امی ! السلام علیکم آنٹی۔ !۔۔۔۔ نہیں امی مجھے ابھی تھوڑا ٹائم لگے گا آپ لوگ چلے جائیں ہم لوگ تھوڑی دیر تک نکل جائیں گے۔۔۔"

وجدان ادب سے سلام کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاں آنٹی وجدان ٹھیک کہہ رہا ہے ہم چلے جاتے ہیں ویسے بھی ہم سب لوگ ریڈی ہیں تو یہ بات میں چلے جائیں گے ہم نے کون سا ان کے ساتھ جانا ہے"

حارث کہتا ہے۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے پھر ہم چلتے ہیں اور وجدان بیٹا تم لوگ بھی جلدی ہی نکل جانا ٹھیک ہے نا یہ نہ ہو کہ تم لوگ گھر پر ہی بیٹھے رہو۔۔"

شمشاد بیگم کہتی ہیں۔

"جی جی ہم تھوڑی دیر تک نکل جائیں گے آپ پریشان نہ ہو آپ جائیں۔۔"

پھر وہ چاروں گھر سے نکل جاتے ہیں اور وجدان اپنے کمرے میں جاتا ہے۔

وجدان جیسے ہی اپنے کمرے کا دروازہ کھولتا ہے سامنے حوریہ اسے غصے میں نظر آتی ہے۔

"السلام علیکم۔۔۔"

وجدان اس سے کہتا ہے۔

"وعلیکم السلام بہت دیر کر دی آپ نے آنے میں۔۔۔"

حوریہ تھیکے انداز میں کہتی ہے۔

"اچھا تو کیا آپ میرا ویٹ کر رہی تھی"

"جی۔۔۔"

"زہے نصیب۔۔۔۔"

وجدان اپنا کوٹ اتارتے ہوئے کہتا ہے۔

"اتنا خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ مجھے یہ بتائیں ساحر آپ کا کیا لگتا ہے۔۔۔"

حوریہ غصے سے کہتی ہے۔

"وہ میرا کزن ہے کیوں کیا ہوا۔۔"

وجدان تھوڑا حیرت سے کہتا ہے۔

" کیا ہوا آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہوا۔۔۔آپ نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی کہ وہ آپ کا کزن ہے اور اب پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہوا۔۔"

حوریہ تھوڑا اونچی آواز میں بولتی ہے۔

"کیا ہو گیا ہے تمہیں اس طرح کیوں ریکٹ کر رہی ہو میں نے تم سے کچھ نہیں چھپایا مجھے لگا تمہیں پتہ ہو گا کہ وہ میرا کزن ہے کیونکہ میرے آفس کے سب کولیگز کو پتہ ہے تمہیں پتہ نہیں ہو گا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔"

"مجھے واقعی ہی نہیں پتا اور نہ ہی مجھے کسی نے بتایا مجھے صرف اتنا پتہ تھا کہ وہ آپ کا دوست تھا نہ کہ یہ وہ آپ کا کزن ہے۔۔"

"ہاں تو اس میں مسئلہ کیا ہے۔۔"

"مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے مجھے بتایا نہیں اور دوسرا اس نے میری عزت پامال کرنے کی کوشش کی اور میں نے اسی کے کزن سے شادی کرلی۔۔۔"

"حوریہ تم نے مجھ سے پوچھا ہی نہیں اور رہی بات اس نے تمہارے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش تھی تو میں نے تمہیں بچالیا اب تمہارا کوئی بال بھی باگا نہیں کر سکتا۔۔

ساحر تو کیا دنیا کا کوئی بھی شخص تمہاری طرف اگر گندی نظر سے دیکھے گا تو میں اس کی آنکھیں نکال کر رکھ دوں گا۔۔"

وجدان تھوڑا غصے سے کہتا ہے۔

"اور اگر گھر میں کسی کو پتہ چل گیا تو۔۔۔"

کسی کو کچھ پتہ نہیں چلے گا میں نے ساحر کو دبئی بھیج دیا ہے اور ہم دونوں کے "
علاوہ یہ بات کوئی نہیں جانتا کہ تمہارے ساتھ زبردستی کرنے والا شخص کون تھا
اس لیے تم بھی اس بات کو چھوڑ دو تمہیں ساحر سے ڈرنے کی ضرورت نہیں
"ہے جب تک میں زندہ ہوں۔۔۔

"میں اس سے ڈرتی نہیں ہوں لیکن۔۔۔"
حوریہ اس لیکن کو بھی چھوڑ دو اپنی لائف میں اگے بڑھو پیچھے جو کچھ بھی ہوا "
"اسے چھوڑ دو یار۔۔۔
وجدان اس کی بات کاٹتے ہوئے کہتا ہے۔

"اتنا آسان نہیں ہے سب کچھ بھلانا۔۔"

"ناممکن تو نہیں ہے نا۔۔"

وجدان اس کے پاس اکر کہتا ہے۔

"چلو اب غصہ چھوڑ دو باہر ڈنر پہ چلتے ہیں ریڈی ہو جاؤ۔۔۔"

"مجھے نہیں جانا۔۔۔"

حوریہ صوفے پر بیٹھ کر کہتی ہے۔

"حوریہ میں نے تمہیں صبح بھی کہا تھا کہ ہم دوست بن سکتے ہیں اور اج کا دن ہم میاں بیوی ہونے کے ناطے نہیں بیسٹ فرینڈ ہونے کے ناطے تو کر سکتے ہیں نا ۔۔۔"

وجدان کہتا ہے۔

"کیا آپ واقعی میرے بیسٹ فرینڈ بنیں گے۔۔ کبھی میرے ساتھ شوہروں والا
سلوک تو نہیں کریں گے۔۔"
حوریہ اس کی طرف دیکھ کر معصومیت سے کہتی ہے۔

"نہیں جب تک تم مجھے شوہر ہونے کا مقام نہیں دیتی تب تک ہم بیسٹ فرینڈ ہی
رہیں گے۔۔"

"پتہ نہیں کیوں ان پر یقین کرنے کو دل کرتا ہے ان کو دیکھ کر دل میں ایک
عجیب سی بے چینی ہوتی ہے ان کی باتیں ان کے بولنے کا انداز مجھے سحر کی طرح
جکڑتا ہے کیا ہو رہا ہے انکار کیوں نہیں کر پاتی۔۔۔"
حوریہ وجدان کی طرف دیکھ کر دل میں سوچتی ہے۔۔

"جانا ہے کہ نہیں بتاؤ۔۔۔"

"جی بس میں تھوڑی دیر تک ریڈی ہو جاتی ہوں پھر ہم چلتے ہیں۔۔۔"

"اوکے۔۔۔
وجدان مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

☆☆☆

حوریہ کو سب بتاؤں یا نہ بتاؤں کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آرہا دل میں عجیب سی '
"بے چینی ہو رہی ہے۔۔۔
نمرہ موبائل پر اس کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے سوچتے ہے۔

لیکن سب کچھ جان کر کیساری ایکٹ کرے گی کہیں وہ مجھ سے دوستی ہی نہ توڑ "

"دے۔۔۔

وہ مسلسل سوچ رہی تھی۔

مجھے اسے بتادینا چاہیے پتہ نہیں کیوں میرا دل بیٹھا جارہا ہے شاید اس سے بات "

"کر کے میرے دل کا بوجھ تھوڑا ہلکا ہو جائے آخر وہ میری دوست ہے۔۔

"وہ اسے کال ملاتے ہوئے کال کٹ کر دیتی ہے۔۔۔

نہیں میں اسے کال پر نہیں بتا سکتی وائس میسج کر دیتی ہوں۔۔۔کال پر بتایا تو وہ وقتی طور پر غصہ کرے گی وہ، وائس پر کچھ دیر بعد رسپانس دے گی تو اس کا غصہ

"کم ہو جائے گا۔۔۔

وہ یہ کہتے ہی حوریہ کو ایک وائس میسج کرتی ہے جس میں وہ اسے ساری بات بتاتی ہے اپنے پریگننٹ ہونے کی اور اس کی امی کہ رویے کی اور بچہ ابوشن کرنے کی۔

"آپی یہ لیں امی نے آپ کے لیے بریانی بھیجی ہے کھالیں۔۔۔"
عبداللہ ہاتھ میں چاولوں کی پلیٹ لیے کہتا ہے۔

"نہیں عبداللہ امی سے بولو مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔"

"آپی بہت مزے کی بنی ہے تھوڑی سی کھا کر تو دیکھیں۔۔۔"

"عبداللہ میری جان مجھے نہیں کھانی سچ میں بھوک نہیں ہے مجھے تم جاؤ کھانا کھاؤ
جب مجھے بھوک لگے گی تو میں کھالوں گی۔۔۔"

"آپی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو تھوڑی سی کھالیں پھر آپ نے میڈیسن
بھی تو کھانی ہے نا۔۔۔"
عبداللہ معصومیت سے کہتا ہے۔

نمرا اپنے بھائی کے پیار کو دیکھ کر آنکھوں میں آنسو لے آتی ہے۔۔اور اسے اپنے قریب کر کے پلیٹ پکڑ کر بیڈ پر رکھتے ہوئے اسے اپنے گلے لگاتی ہے۔

نمرہ کو عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کہ اس کا دل اتنا کیوں گھبر ارہا ہے۔

"عبداللہ مجھے بھوک نہیں ہے تم فکر نہ کرو جاؤ تم جا کر کھانا کھاؤ اور امی کو کہنا کہ کھانے کے بعد پلیز ایک بار مجھ سے ملے۔۔۔"

وہ اسے اپنے سے الگ کر کے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"او کے آپی میں کہہ دوں گا۔۔"

وہ یہ کہہ کر پلیٹ پکڑ کر باہر نکل جاتا ہے۔

"یا اللہ سب مجھ سے کتنا پیار کرتے ہیں اور میں نے سب کا مان توڑ دیا"۔

نمرہ ہچکیوں سے روتے ہوئے سوچتی ہے۔

پھر وہ حوریہ کو کیا ہوا میسج دیکھتی ہے جو ابھی تک سین نہیں ہوا تھا۔۔

"پلیز حوریہ تم تو مجھے سمجھ لینا مجھ سے بدگمان نہ ہونا میں نے غلطی کی ہے لیکن اس کی سزا مجھے مل رہی ہے میں نے تمہاری بات نہ مان کر گناہ کیا ہے۔۔۔"

پھر وہ اپنا موبائل سائیڈ پر رکھ کر عشاء کی نماز پڑھنا شروع کر دیتی ہے۔۔

☆☆☆

حوریہ اور وجدان دونوں گھر سے نکل آئے تھے انہوں نے ایک اچھے سے ریسٹورنٹ سے کھانا کھایا اس کے بعد وہ حوریہ کو لے کر لونگ ڈرائیو پر نکل پڑا۔

" رکو۔۔رکو رکو۔۔"

حوریہ کچھ نظر آنے پر وجدان سے کہتی ہے تو وہ گاڑی روکتا ہے۔

"کیا ہوا۔۔۔"

"وہ سامنے دیکھیں گول گپے مجھے کھانے ہیں۔۔۔"
حوریہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

"گول گپے وہ بھی ادھر سے میں تمہیں کسی اچھی جگہ سے کھلا دیتا ہوں۔۔"

"نہیں مجھے یہیں سے کھانی ہے چلیں نا۔۔۔'

"نہیں باہر چل کر نہیں کھا سکتے تم یہاں بیٹھو میں یہی لے کر اتا ہوں۔۔۔"
وجدان یہ کہہ کر گاڑی سے باہر نکل جاتا ہے۔

حوریہ وجدان کی طرف دیکھ دیا تو اسے اس پہ بہت پیار اتا ہے وہ جب ڈنر کر رہے تھے تب بھی وجدان نے ساری اسی کی پسند کی ڈشز منگوائی تھی اور اب بھی وہ اس کے کہنے پر اس کے لیے گول گپے لینے چلا گیا۔

"ہائے صدقے اتنے برے بھی نہیں۔۔"

حوریہ وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے سوچتی ہے۔۔

حوریہ اپنا موبائل دیکھتی ہے تو اسے واٹس ایپ پر نمرہ کا وائس میسج ملتا ہے اس نے سوچا گھر جا کر سنوں گی اس لیے اس نے موبائل دوبارہ رکھ دیا کیونکہ وجدان اس کی طرف ارہا تھا۔

"یہ تمہارے گول گپے کھاؤ۔۔۔"

وجدان اس کے سامنے پلیٹ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپ بھی کھائیں نا میرے ساتھ۔۔۔"

"نہیں میں نہیں کھاتا تم کھاؤ۔۔"

یہ کیا بات ہوئی کھانا تو پڑے گا چلیں پکڑیں آج یہ پہلا گول گپا ہماری دوستی کے "
"نام۔
حوریہ وجدان کی طرف ایک گول گپہ بڑھاتی ہے تو وہ مسکراتے ہوئے پکڑتا
ہے۔

"اچھا تو دوستی کی شروعات گول گپے سے کرنی ہے۔۔"
وجدان مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

ہاں جی کیونکہ یہ میرے فیورٹ ہیں چلیں اب ہم شروع کرتے ہیں، "
چیززززز"۔
حوریہ اپنا ایک گول گپہ پکڑ کر وجدان کے گول گپے کے ساتھ ٹچ کرتے ہوئے
کہتی ہے۔۔۔اور پورا گول گپہ منہ میں ڈال لیتی ہے۔

اہمم۔۔بہت مزے کا ہے کھا کر دیکھیں"۔"

حور یہ وجدان کو کہتی ہے، گول گپا ابھی بھی وجدان کے ہاتھ میں تھا۔۔وجدان مسکراتے ہوئے کھاتا ہے۔۔

"ہمم واقعی مزے کا ہے۔۔۔"

مجھے پتہ تھا آپ کو پسند ائے گا اب سارے آپ نے میرے ساتھ ختم کروانے "ہیں۔۔۔

"اوکے بوس۔۔۔"

وہ دھیما سا مسکراتا ہے۔

"ویسے سر میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ مسکرانے پہ ٹکس نہیں لگتا آپ کھول کر مسکرایا کریں نا یوں دھیما دھیما کیوں مسکراتے ہیں اب مجھ سے دوستی کرنی ہے تو آپ کو پوری بتیسی نکال کر ہنسنا ہو گا۔۔"

حوریہ شوخی سے کہتی ہے۔ تو وجدان اس کی بات پر کھل کے ہنستا ہے۔۔ اس کی مسکراہٹ اتنی پیاری تھی کہ حوریہ اسے دیکھتے رہ جاتی ہے۔

"ویسے میں سب کے سامنے نہیں مسکراتا لیکن تمہاری باتیں ہی اتنی پیاری ہوتی ہیں کہ بندہ اپنی ہنسی کنٹرول نہیں کر سکتا قسم سے۔۔۔"

وجدان مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہنستے ہوئے پیارے لگتے ہیں ہنستے رہا کریے۔۔"

"اگر تم ساتھ ہو اور مجھے ہنساتی رہو تو میں ساری عمر ایسے ہی ہنسنے کو تیار ہوں۔۔۔"

وجدان محبت سے کہتا ہے تو حوریہ نظر جھکا لیتی ہے۔

اچھا چلیں باتیں چھوڑیں یہ ختم کریں ہم نے گھر بھی جانا ہے بہت دیر ہو گئی "
" ہے دیکھیں بارہ بجنے والے ہیں اور امی لوگ بھی آ گئے ہوں گے۔۔
حوریہ بات بدلتے ہوئے کہتی ہے۔

" ہمم ٹھیک ہے۔۔"
پھر وہ دونوں گول گپے کھاتے ہیں اور ساتھ باتیں بھی کرتے ہیں۔۔

تھوڑی دیر تک وہ دونوں گھر پہنچتے ہیں تو ایک بجنے والا ہوتا ہے سب سو گئے تھے
تو انہوں نے سیدھا اپنے کمرے کا رخ کیا۔

" مجھے تو بہت نیند ا رہی ہے میں تو سونے لگی ہوں۔۔۔"
حوریہ کمرے میں اتے ہی بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔

"ہاں سو جانا چینج کر لو پہلے۔۔"

وجدان کہتا ہے۔

فون کی بیل بجتی ہے تو حوریہ فون کی سکرین پر دیکھتی ہے نمرہ کا نمبر جگمگا رہا ہوتا ہے۔

"اوہو یار میں بہت تھک گئی ہوں ابھی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

حوریہ فون سائلنٹ پر کر دیتی ہے۔

"اٹھا لو شاید کوئی ضروری بات ہو۔۔۔"

وجدان سنجیدگی سے کہتا ہے۔

میری دوست کی کال ہے اور مجھے پتہ ہے اس نے کوئی ضروری بات نہیں " کرنی ہو گی ہماری کافی دنوں سے بات نہیں ہوئی اس لیے شاید اس وقت فون کر رہی ہے میں صبح اسے منا لوں گی"۔

حوریہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہتی ہے۔۔

"حور چینج کر لو پھر سو جانا۔۔۔"

وجدان اسے لیٹتا دیکھ کے کہتا ہے۔

"کیا کہا آپ نے۔۔۔"

حوریہ اس کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

"کیا تمہیں برا لگ گیا۔۔"

"نہیں میرا مطلب ہے کہ اپ نے میرا نام لیا۔۔۔"

"حور کہا ہے تمہیں اچھا نہیں لگا تو آئندہ نہیں کہوں گا۔۔۔"

"کیسے بتاؤں آپ کو کہ آپ کے منہ سے کتنا اچھا لگا ہے۔۔"
وہ اس کی طرف دیکھ کر سوچتی ہے۔

"نہیں آپ مجھے اس نام سے بلا سکتے ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

اچھا تو پھر تم مجھے میرے نام سے بلایا کرو یہ سر تمہارے منہ سے سننا اچھا نہیں لگتا۔۔۔"

وہ عادت پڑ گئی ہے نا آپ کو سر کہنے کی اس لیے آپ کا نام لینا کچھ عجیب سا لگتا ہے لیکن میں کوشش کروں گی۔۔"

"اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ کوشش کامیاب ہو جائے۔۔۔"

وجدان یہ کہہ کر ڈریسنگ روم میں چلا جاتا ہے۔

"کیا نکاح میں واقعی اتنی طاقت ہوتی ہے کہ مجھے ایک ہی دن میں آپ اچھے لگنے لگے الگ سی فیلینگز آتی ہے آپ کے ساتھ،، کہیں مجھے آپ سے محبت تو نہیں ہو رہی۔۔۔"

حوریہ سوچتے ہوئے خود پر بلینکٹ لے کر لیٹ جاتی ہے۔

وجدان جب ڈریسنگ روم سے باہر نکلتا ہے تو حوریہ خوابوں کی دنیا میں چلی جاتی ہے وجدان اسے سوتا دیکھ کر مسکراتے ہوئے دوسری سائیڈ پر لیٹ جاتا ہے اور خود پر بلیکٹ اوڑ کر آنکھیں موندھ لیتا ہے کچھ دیر بعد وہ بھی نیند کی گہرائیوں میں چلا جاتا ہے۔۔۔

☆☆☆

"عبداللہ ! نمراہ سے کہو اپنے موبائل کا الارم بند کر دے اٹھنا نہیں ہے تو الارم لگانے کی کیا ضرورت تھی۔۔"

نمرہ کی امی اپنے بیٹے سے کہتی ہے کیونکہ صبح کے پانچ بج گئے تھے اور نمرہ کے موبائل کا الارم صبح چار بجے سے وقفے وقفے سے بج رہا تھا اب اس کی امی کو غصہ آ رہا تھا کہ وہ اٹھ نہیں رہی اور نہ ہی الارم بند کر رہی تھی۔

" آپی نمرہ اپنے موبائل کا الارم بند کر دیں۔۔۔امی غصہ ہو رہی ہیں"

عبداللہ اسے ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

"آپی۔۔آپی۔۔آپی اپ سن رہی ہیں۔۔"

عبداللہ اسے مسلسل ہلاتا ہے لیکن وہ بے جان وجود کے ساتھ پڑی ہوتی ہے۔

"امی آپی اٹھ نہیں رہی دیکھیں نا جواب بھی نہیں دے رہی۔۔۔"

عبداللہ تھوڑا پریشان ہو کر کہتا ہے۔

نمرہ نمرہ سن نہیں رہی ہو کب سے الارم بج رہا ہے اور اب عبداللہ اٹھا رہا ہے"

"اٹھ جاؤ یا میری سختی کی عادت ہو گئی ہے۔۔۔

اس کی امی اس کے سر پر کھڑی ہو کر کہتی ہیں۔

جب نمرہ کوئی حرکت نہیں کرتی تو اس کی امی کا دل دھڑکتا ہے وہ نیچے بیٹھ کر نمرہ کا ہاتھ پکڑتی ہے جو ٹھنڈا ہوتا ہے۔

"نمرہ میری بچی اٹھو بیٹا۔۔۔"

اس کی امی کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوتا ہے تو وہ فوراً اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے ہلاتی ہیں۔

نمرہ میری جان آنکھیں کھولو۔۔ نمرہ نمرہ۔۔۔ عبداللہ جاؤ اپنے بڑے بھائی کو"

"بلا کر لاؤ اور اپنے ابا کو دیکھو یہ اٹھ نہیں رہی جلدی جاؤ۔۔۔

نمرہ کی امی پریشان حالت میں کہتی ہیں۔

"ابو آپی اٹھ نہیں رہی امی آپ کو بلا رہی ہیں بھائی آپ بھی چلیں ساتھ۔۔۔"

عبداللہ اپنے بھائی اور ابو کو مسجد سے واپس آتا دیکھ کر کہتا ہے۔

"یا اللہ خیر۔۔"

اسلم صاحب دل کے اوپر ہاتھ رکھ کر جلدی سے اپنے گھر کی طرف بڑھتا

ہے۔۔۔اور رحمان بھی پیچھے بھاگتا ہے۔

شکر ہے اسلم صاحب آپ آ گئے دیکھیں یہ ہل نہیں رہی اور نہ ہی انکھیں کھو"

"رہی ہے جسم بھی یک ٹھنڈا ہو گیا ہے اسے بولیں نا یہ اٹھے۔۔۔

نمرہ کی امی لڑکھڑاتی اواز کے ساتھ کہتی ہیں۔

"نمرہ میرے بچے اٹھو۔۔۔ نمرہ نمرہ۔۔"
وہ بھی مسلسل آواز لگاتے ہیں وہ آنکھیں نہیں کھولتی۔

اسلم صاحب کیا ہوا ہے میری بیٹی کو یہ اٹھ کیوں نہیں رہی آپ کی اواز پر تو یہ"
"بھاگی بھاگی آتی ہے دیکھیں نا آج تو انکھیں بھی نہیں کھول رہی۔
نمرہ کی امی رو کر کہتی ہیں۔

امی الاآپ پریشان نہ ہوں میں ابھی ڈاکٹر کو لے کر آتا ہوں آپ خود کو سنبھالیں"
"کچھ نہیں ہوا۔۔۔
رحمان اپنی امی کو حوصلہ دیتے ہوئے باہر کی طرف بھاگتا ہے۔
کچھ دیر بعد وہ ایک ڈاکٹر کو لے کر آتا ہے۔

"... ڈاکٹر صاحب دیکھیں نا میری بیٹی آنکھیں نہیں کھول رہی"
نمرہکی امی نمرہ کے پاس بیٹھی ہوتی ہیں ڈاکٹر کو دیکھ کر کہتی ہیں۔

ڈاکٹر جب نمرہ 9 کا چیک اپ کرتا ہے تو خاموشی سے پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

انااللہ وانا الیہ راجعون۔۔۔اپ کی بیٹی چند گھنٹے پہلے ہی اس دنیا فانی سے رخصت "

"ہو گئی ہے۔۔انہیں بہت سیریس قسم کا ہارٹ اٹیک آیا تھا شاید۔۔۔

ڈاکٹر رحمان اور اسلم صاحب سے کہتے ہیں۔

نہیں ایسے نہیں ہو سکتا میری بیٹی ٹھیک ہے آپ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے "

"۔۔۔

نمرہ کی امی فورا روتے ہوئے اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر کہتی ہیں۔

نمرہ نمرہ میری بچی انکھیں کھولو دیکھو تمہاری ماما تمہیں بلا رہی ہیں میری جان "

انکھیں کھولو کھولو نا انکھیں تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی میری ناراضگی کی مجھے اتنی

"بڑی سزا نہ دو۔۔۔۔

نمرہ کی امی دھاڑے مار کر روتے ہوئے کہتی ہیں۔

"آپی آپی اٹھے نا آپ ایسے نہیں جا سکتی اب بھی مجھے کون ڈانٹے گا، کون پڑھائے گا مجھے، آپی پلیز اٹھ جائیں نا۔۔۔"

عبداللہ اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کر ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

"نمرہ میری بچی اٹھو ایک دفعہ ابو کہہ کر پکارو نا میرا دل پھٹ جائے گا اٹھو میری بچی اٹھ جاؤ۔۔۔"

اسلم صاحب اپنی بیٹی کا ماتھا چوم کر کہتے ہیں۔

"اسلم صاحب میری بیٹی کو واپس لے آئیں میں نہیں رہ سکتی اس کے بنا میں مر جاؤں گی مجھے میری نمرہ چاہیے۔۔۔۔۔۔۔ نمرہ نمرہ اٹھ جاؤ میرے بچے ورنہ تمہاری ماں کا کلیجہ پھٹ جائے گا

نمرہ کی امی دھاڑے مار کر روتے ہوئے کہتی ہیں۔

"امی ابو پلیز خود کو سنبھالیں آپ دونوں ہی حوصلہ ہار جائیں گے تو ہمیں کون حوصلہ دے گا دیکھیں عبداللہ کو وہ بچہ ہے کیسے سہما ہوا ہے ابو پلیز ہمت کریں نمرہ کی قسمت اتنی ہی لکھی تھی۔۔۔"

رحمان اپنی امی ابو سے روتے ہوئے کہتا ہے۔

"نہیں میری بیٹی کو میری بد دعائیں کھا گئی لیکن میرا خدا گواہ ہے میں نے کبھی اسے دل سے بد دعا نہیں دی میں اسے کہتی تھی تو مر جا وہ مر گئی اسلم صاحب وہ مر گئی میں نے اپنی بیٹی سے کہا تھا مجھے شکل نہ دکھا یا کر اسلم صاحب میری بیٹی مجھ سے دور چلی گئی میری بیٹی مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔۔"

نمرہ کی امی ہچکیوں سے روتے ہوئے سب کہہ رہی تھی اس وقت کسی کو کچھ ہوش نہیں تھا کہ وہ ان کی باتوں پر دھیان دیتے۔

کچھ دیر بعد اسلم صاحب اور رحمان نے اپنے سارے رشتہ داروں کو کال کرنا شروع کر دی تھی۔

اسلم صاحب نے حوریہ کو کال کی لیکن وہ کال پک نہیں کر رہی تھی۔۔ تو انہوں نے نسیم بی بی کو کال کی۔۔

"السلام علیکم بھائی۔! کیا حال ہیں آپ کا خیریت اتنی صبح صبح کال کی ہے۔۔"
نسیم نے کال اٹھاتے کہا۔۔۔

وعلیکم السلام بھابھی۔۔! خیریت نہیں ہے میرے جگر کا ٹوٹا مجھے چھوڑ کر چلا گیا"
"ہے میری جان سے پیاری بیٹی اس دنیا میں نہیں رہی۔۔۔
اسلم صاحب نے روتے ہوئے کہا۔

"یااللہ خیر بھائی صاحب کس کی بات کر رہے ہیں کیا ہوا ہے۔۔۔"
نسیم بی بی بیڈ پر سیدھے ہو کر بیٹھ کر پوچھتی ہیں۔

"بھابھی نمرہ میری بچی اس دنیا میں نہیں رہی۔۔۔۔"

"اناللہ وانا الیہ راجعون۔۔"

نسیم بی بی خبر سن کر رو کر کہتی ہیں۔

"بھائی صاحب۔۔۔۔"

وہ کچھ کہنے لگی ہوتی ہیں لیکن اسلم صاحب کی کال کٹ جاتی ہے۔

یااللہ کیسا دکھ دے دیا ہے آپ نے بوڑھے والدین کو ان کی جوان بیٹی کو جوانی "

"میں موت کی نیند سلادیا۔۔ یااللہ اس بچی کو جنت فردوس میں جگہ عطا فرما۔۔۔

" حوریہ۔۔۔ حوریہ کو بھی بتانا پڑے گا پتہ نہیں اس کا ری ایکشن کیسا ہو گا"

نسیم اپنی بیٹی کا سوچ کر پریشان ہوتی ہیں۔

پھر وہ اٹھ کر حوریہ کے کمرے کی طرف بڑھتی ہیں اسے عجیب بھی لگتا ہے کہ وہ ایسے صبح صبح اپنی بیٹی کا دروازہ کھٹکھٹائے گی لیکن اسے بتانا بھی ضروری تھا۔۔

☆☆☆

وجدان اور حوریہ ابھی تک سو رہے تھے۔۔۔دروازے پہ ہونے والی دستک نے وجدان کو اٹھنے پر مجبور کر دیا۔

وجدان نے آنکھیں کھول کر اپنی بیوی کی طرف دیکھا جو گہری نیند میں تھی اس لیے وہ خود اٹھ کر دروازے تک ایا۔

جی آنٹی اپ اتنی صبح سب خیریت ہے"۔"

وجدان نسیم بی بی کو کمرے کے باہر دیکھ کر پریشانی سے پوچھتا ہے۔

ہاں بیٹا وہ بات ہی کچھ ایسی تھی اس لیے مجھے آنا پڑا اور نہ میں آپ لوگوں کو" ڈسٹرب نہ کرتی۔۔"

آنٹی اس میں ڈسٹرب کرنے والی کون سی بات ہے آپ بتائیں کیا بات ہے "
"ــ

وجدان اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے ان کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔

بیٹا وہ حوریہ کی دوست تھی اس کا انتقال ہو گیا ہے تو مجھے لگتا ہے ہمیں وہاں جانا"
چاہیے اس لیے یہاں ائی ہوں اگر تمہیں بہتر لگتا ہے تو تم حوریہ کو بتا دو پھر ہم
"ٹائم سے نکل جائیں گے جنازے کے لیے۔۔۔
نسیم بی بی نے انکھوں میں آنسو لیے ہوئے کہا۔

جی جی آنٹی کیوں نہیں،،، جانا چاہیے آپ پریشان نہ ہوں میں اسے بتا دیتا ہوں"
"آپ جائیں ریڈی ہوں تب تک ہم بھی آتے ہیں۔۔۔
وجدان نے انہیں ادب سے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹا میں چلتی ہوں تم لوگ جلدی تیار ہو کر آجانا۔۔۔"

پھر وہ چلی گئی اور وجدان اپنے کمرے میں ایا تو حوریہ سکون سے سو رہی تھی لیکن اسے اٹھانا ضروری تھا اس لیے وہ اس کی طرف بڑھا۔

"حوریہ اٹھ جاؤ ہمیں کہیں جانا ہے۔۔۔"

وہ بالکل اس کے پاس جا کر اسے اواز لگاتا ہے۔

"حوریہ۔۔۔"

"ہمم۔۔۔"

"اٹھ کر تیار ہو جاؤ ہمیں کہیں جانا ہے۔"

وجدان اسے کہتا ہے۔

"وجدان پلیز سونے دے نا بہت نیند آرہی ہے۔۔۔"

حوریہ نے دوسری طرف کروٹ لے کر نیند سے بھری اواز سے کہا۔

وجدان کو اس کا یوں نیند میں نام لینا بہت اچھا لگا تھا اس نے پہلی دفعہ اسے نام سے پکارا تھا وجدان کے دل میں ایک خوشی کی لہر دوڑی تھی۔۔

پھر اس نے اپنی خوشی کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے دوبارہ سے حوریہ کو اواز لگائی۔۔ کیونکہ فیض اباد جانے میں ٹائم لگنا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ حوریہ آخری بار اپنی دوست کو نہ دیکھ سکے۔

"حوریہ اٹھ جاؤ پلیز۔۔۔"

"کہاں جانا ہے اتنی صبح صبح پلیز سونے دے بعد میں چلے جائیں گے۔۔۔"

"حوریہ ابھی جانا ضروری ہے کیونکہ تمہاری دوست کا انتقال ہو گیا ہے۔۔۔"
وجدان نے اب سیدھا مدے کی بات کی تھی تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔

"کیا کیا کہا آپ نے کس کا انتقال ہوا ہے۔۔"

حوریہ نے پوری آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"حوریہ ابھی تمہاری امی آئی تھی انہوں نے بتایا کہ تمہاری کوئی دوست ہے نمرہ اس کا انتقال ہو گیا ہے۔۔"

وجدان نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیا۔۔۔۔! ایسا نہیں ہو سکتا نہیں نہیں امی کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے وہ رات کو مجھے کال کر رہی تھی ناوہ نہیں مر سکتی۔۔۔"

حوریہ نے طحیران ہوتے ہوئے اپنا موبائل پکڑا جس پر نمرہ کی چھ کال آئی ہوئی تھی ٹائم 12 سے 12:45 کے درمیان کا تھا۔

"یہ دیکھیں اس نے مجھے کال کی تھی نا آپ مجھے کہہ رہے تھے اس کی کال پک کرو اور میں نے نہیں کی آپ کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے دیکھنا میں ابھی کال کروں گی اور وہ پک کر لے گی"۔

اس نے وجدان سے کہتے ہوئے نمرہ کے نمبر پر کال لگائی۔

وجدان کو اس کا یہ رویہ دیکھ کر دکھ ہوا تھا۔

نمرہ کے نمبر پر مسلسل بیل جانے کے بعد آگے سے کال پک کی گئی۔

"ہیلو ہیلو نمرہ کیسی ہو تم۔۔۔"

حوریہ نے گھبراتے ہوئے جلدی سے پوچھا۔

"حوریہ آپی! نمرہ آپی چلی گئی ہم سب کو چھوڑ کر آپ آجائیں پلیز آپ آ جائیں۔۔۔۔"

عبداللہ نے روتے ہوئے کہا۔

حوریہ نے یہ سنا تو موبائل ہاتھوں سے گرا وجدان فوراً اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔

حوریہ گہرے گہرے سانس لینے لگی اور آنکھوں سے گرم سیال بہنے لگا۔

"حوریہ خود کو سنبھالو اٹھو اور ریڈی ہو جاؤ ہمیں جانا ہو گا۔۔۔"

وجدان نے پیار سے کہا۔

"میری دوست مجھے چھوڑ کر چلی گئی بابا بھی چلے گئے تھے وہ بھی چلی گئی ایسا کیسے ہو سکتا ہے مجھے یقین نہیں ہو رہا میں نے اس سے بات کیوں نہیں کی پتہ نہیں وہ مجھ سے کیا کہنا چاہتی تھی اس نے مجھے کتنی کالز کی اور۔۔اور میں نے اس کی کال ہی پک نہیں کی میں نے صرف اپنا سوچا میں اتنی خود غرض کیسے ہو سکتی ہوں مجھے اس سے بات کرنی چاہیے تھی آپ نے کہا تھا کہ کال پک کر لو لیکن میں نے نہیں کی میں نے کیوں نہیں کی کیوں۔۔۔کیوں کیوں میں اتنی خود غرض ہو گئی۔۔۔۔۔"

حوریہ ایک دم روتے ہوئے وجدان کے سینے سے لگ کر ہچکیوں سے رونے لگی اور وجدان نے اسے اپنے سینے سے لگا دیکھ کر اپنی انکھیں بند کر لی اور گہرا سانس لے کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

حوریہ ہو سکتا ہے اللہ کو منظور نہ ہو تمہارا اس سے بات کرنا تم پریشان نہ ہو اس "
"میں ضرور اللہ کی کوئی بہتری ہو گی۔۔۔۔

وجدان مسلسل اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر ایک ہاتھ سے اس کی کمر سہلا رہا تھا اور وہ اس کے سینے سے لگ کر اس کی شرٹ مٹھیاں سے پکڑ کر روئے جا رہی تھی۔

لیکن مجھے اس بات کا پچھتاوا ہمیشہ رہے گا کہ میں نے اس سے بات کیوں نہیں "
کی پتہ نہیں وہ مجھ سے کیا کہنا چاہتی تھی میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکوں گی
" کبھی نہیں۔۔۔۔

حوریہ یہ کہہ کر مزید اس کے سینے میں منہ چھپا کر رونا شروع ہو گئی۔

"حوریہ صبر کرو اٹھو اور تیار ہو جاؤ ہمیں جانا ہے اس کے جنازے پر۔۔۔۔"

وجدان نے اسے شانوں سے پکڑ کر اپنے آپ سے تھوڑا الگ کرتے ہوئے کہا کیونکہ جتنا وہ اس کے قریب ہو رہی تھی وجدان کو اپنے دل کی دھڑکنیں اپنے کان میں بجتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

حوریہ نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور ڈریسنگ روم کی طرف چلی گئی۔

☆☆☆

حوریہ وجدان اور نسیم بی بی فیض آباد اسلم صاحب کے گھر پہنچ چکے تھے وہاں سب لوگ موجود تھے فرحین ان کے میاں ان کے گھر کے سارے افراد اور اریان بھی تھا۔

حوریہ نمرہ کی چارپائی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی کچھ دیر اسے دیکھتی رہی اور پھر اس کے چہرے پر ہاتھ لگا کر بے آواز رونے لگی۔

"مجھے معاف کر دو نمرہ میں نے تم سے رات کو بات نہیں کی پتہ نہیں تم مجھ سے کیا کہنا چاہتی تھی"۔۔۔

حوریہ اس کے سرہانے بیٹھ کر سر چارپائی کے ساتھ لگا کر دل میں کہتی ہے۔

حوریہ نے ابھی تک اس کا وائس میسج نہیں سنا تھا۔

نمرہ نے صرف ایک غلط شخص کا انتخاب کیا تھا اور اس کی وجہ سے آج وہ موت کے منہ میں چلی گئی غلطی اس نے کی تھی اس پر اعتبار کر کے اس سے پیار کر کے اور پھر اس کی غلطی کی سزا کے طور پر اسے اپنی ماں کی ناراضگی اور ایک معصوم بچے کی جان کا دکھ سہنا پڑا شاید وہ یہ برداشت نہیں کر سکی اس لیے اس دنیا سے چلی گئی لیکن یہ شاید ہے کیونکہ اس کے دل کی کوئی نہیں جانتا تھا صرف اللہ کو پتہ ہے کہ وہ کیسے مری کون سی بات دل پہ لگائی ہم صرف شاید ہی کہہ سکتے ہیں اپنے اندازے لگا سکتے ہیں اور حقیقت صرف اللہ کی ذات جانتی ہے۔۔

بہت سی لڑکیاں ہیں اس دنیا میں جو لڑکوں کے پیار میں خود کو سچا ثابت کرنے کے لیے اپنے جسم تک رسائی حاصل کروا دیتی ہیں کچھ لڑکیاں غلطی ایک بار کرتی ہیں اور کچھ اسی غلطی کو بار بار دہراتی ہیں۔۔ جس دن لڑکیوں کو اس بات کی سمجھ اگئی کہ جو شخص سچی محبت کرتا ہے وہ کبھی بھی اپ کے جسم کی طلب نہیں کرے گا اس دن کوئی لڑکی اپنی جان نہیں لے گی۔۔۔

میں یہ نہیں کہتی کہ لڑکے ہی غلط ہوتے ہیں کچھ لڑکیاں بھی اپنی عادت سے مجبور ہوتی ہیں ایک دفعہ دھوکہ ملنے پر بار بار وہی غلطی کرتی ہیں یا کہیں کہ انہیں اس کام کی لذت چاہیے ہوتی ہے اس لیے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا اور وہ بھی لڑکوں کو چھوڑ سکتی ہیں لیکن خدارا خود کو سنبھال کر رکھیں لڑکا ہو چاہے لڑکی دونوں اپنی عزت بچا کر رکھیں جو کام اللہ تعالی نے حلال طریقے سے کرنے پر ثواب عطا فرمایا ہے وہ کام حرام کر کے کیوں دوزخ کی اگ کا ایندھن بننا ہے۔۔۔

☆☆☆

نمرہ کا جنازہ ہونے کے بعد کچھ دیر حوریہ لوگ وہاں ٹھہرے پھر اسلام آباد کے لیے روانہ ہوگئے حوریہ کی آنکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو گئی تھی اسے اس بات کا شدت سے پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اس نے کیوں بات نہیں کی نمرہ سے اور شاید اسے اس بات کا پچھتاوا ہمیشہ ہی رہنا تھا۔۔

وجدان ڈرائیونگ کرتا ہوا بار بار حوریہ کی طرف دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ باہر کی طرف دیکھ کر ابھی بھی رو رہی تھی نسیم بی بی پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی۔
جیسے ہی وہ گھر پہنچے تو بہت رات ہو چکی تھی اس لیے نسیم بی بی کمرے میں چلی گئی اور حوریہ بھی بنا کوئی بات کئے بیڈ پر آ کے لیٹ گئی۔

"حوریہ بس کرو اتنا رونا ٹھیک نہیں ہے تم جتنا اس کے لیے رو گی اسے تکلیف ہو گی پلیز مت رو۔۔۔۔"

وجدان اسے مسلسل روتا دیکھ کر کہتا ہے۔

حوریہ کچھ نہیں کہتی بس کروٹ لے کر لیٹ جاتی ہے۔۔۔تو وجدان بھی بنا کچھ کہے اپنی سائیڈ پر آکر لیٹ جاتا ہے۔۔

کچھ دیر بعد وجدان کو دوبارہ سے حوریہ کی آہوں کی اواز آتی ہے تو وہ اس کی طرف کروٹ بدل کر دیکھتا ہے۔

"حوریہ مت رو اس طرح تو تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی سو جاؤ۔۔۔"

وجدان تھوڑا اس کے قریب ہو کر پریشانی سے کہتا ہے۔

مجھے نیند نہیں آرہی میں کیا کروں مجھے پچھتاوا کھائے جا رہا ہے مجھے چین نہیں مل رہا۔۔۔"

حوریہ مزید ہچکیوں سے روتے ہوئے اس کے قریب ہوتی ہے۔

"حوریہ یہاں آؤ سر رکھو یہاں پر۔۔۔"

وجدان نے اپنا بازو لمبا کر کے اسے وہاں سر رکھنے کو کہا۔۔۔ تو حوریہ نے چند ثانیے سوچنے کے بعد وہاں سر رکھ دیا۔

"ریلیکس ہو جاؤ جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب اس کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہے ہمم۔۔۔"

وجدان اسے تھوڑا اپنی سینے کے ساتھ لگا کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

"وہ۔۔۔"

"بس خاموش اب تم کچھ نہیں کہو گی بس سو جاؤ ٹھیک ہے صبح بات کریں گے۔۔۔"

وجدان اس کی بات کاٹتا ہوا کہتا ہے۔

حوریہ چپ چاپ وجدان کے بازو پر سر رکھ کر لیٹی رہتی ہے اور وجدان اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ چلاتا رہتا ہے کچھ دیر بعد حوریہ نیند کی گہرائیوں میں چلی جاتی ہے اور وجدان گہرا سانس لے کر اس کی پیشانی پر نرمی سے لب رکھ کر خود بھی آنکھیں موند لیتا ہے۔۔۔

☆☆☆

صبح وجدان کو اپنی گردن پر کسی کی گرم سانسوں کی تپش محسوس ہوئی تو اس نے جٹ سے اپنی انکھیں کھولی۔

حوریہ بالکل اس کے قریب تھی اس کا سر وجدان کی گردن کے پاس تھا اور ایک ہاتھ اس نے اس کے اوپر سے گزار کر رکھا تھا پہلے تو وجدان اسے محبت پاش

نگاہوں سے دیکھنے لگا پھر اس نے محسوس کیا کہ حوریہ کا جسم کچھ زیادہ ہی گرم ہے تو اس نے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھا۔

"اونو اسے تو بخار ہے۔۔۔۔"

وجدان نے فوراً اسے سیدھا لٹاتے ہوئے کمبل اس پر ٹھیک کیا۔

"وجدان نے ٹائم دیکھا تو 6:15 ہوئے تھے۔۔

"اس وقت تو سب گھر والے سو رہے ہوں گے۔۔ کیا کروں میں۔۔

اس وقت کوئی ڈاکٹر بھی نہیں آسکتا تھا اس نے حوریہ کو آواز لگائی۔

"حور۔۔۔۔"

وجدان کی آواز محبت سے بھری تھی۔۔

حوریہ نے تھوڑی سی اپنی آنکھیں کھولی اور پھر بند کر لی وجدان اس کی آنکھیں دیکھ کر اور بھی پریشان ہو گیا تھا اس کی آنکھیں بہت لال ہو رہی تھی۔

وجدان جلدی سے کمرے سے باہر نکل کر کچن کی طرف بھاگا وہاں سے اس نے فریج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکالی اور ایک باؤل میں انڈیل دی اور وہ باؤلے کر کمرے میں اگیا الماری سے اس نے کچھ پٹیاں نکالی اور اسے پانی کے اندر ٹپ کرتے ہوئے وہ حوریہ کے ماتھے پر رکھنے لگا۔

وجدان بالکل اس کے پاس بیڈ پر ٹانگیں نیچے لٹکا کر بیٹھا تھا۔

تقریبا 15 منٹ بعد وجدان کو اس کا بخار تھوڑا کم ہوتا محسوس ہوا۔

"حور۔۔۔انکھیں کھولو بتاؤ کیسا فیل ہو رہا ہے۔۔۔"

وجدان نے فکر مندی سے کہا۔

حوریہ سے سر درد کی وجہ سے بولا نہیں جا رہا تھا اس نے بس اپنی انکھیں کھول کر اسے ٹھیک ہونے کا اشارہ کیا تھا۔ لیکن وجدان سمجھ گیا تھا کہ اس کی طبیعت ابھی بھی خراب ہے۔

"کہاں جا رہے ہیں آپ بیٹھے رہیں میرے پاس۔۔۔"

وجدان بیڈ سے اٹھنے لگا تو حوریہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

"حور میں ابھی اتا ہوں ڈاکٹر کو کال کر کے۔۔۔"
وجدان نے اس کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھ کر پیار سے کہا۔

"نہیں آپ نہ جائیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"
حوریہ بمشکل بولی تھی۔

"حور مجھے پتہ ہے تم ٹھیک نہیں ہو میں ابھی اتا ہوں ریلیکس۔۔۔"

نہیں آپ نہ جائیں کمرے سے باہر میرے پاس بیٹھے رہیں میں ٹھیک ہو"
"جاؤں۔
حوریہ معصوم سامنہ بنا کر کہا۔ تو وجدان کو اس کے اس انداز پر بہت پیار ایا تھا وہ اس کے پاس دوبارہ بیٹھ گیا۔

"اوکے میں کہیں نہیں جاتا۔۔"

وجدان اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے۔

حوریہ اپنی انکھیں بند کرلیتی ہے۔اور سوچتی ہے کہ کتنا سکون ہے اس شخص کے پاس ہونے سے۔

وجدان نے سائیڈ پر پڑا ہوا اپنا موبائل اٹھایا اور اپنے ایک ملازم کو کال کی۔

"بخش ابھی اسی وقت کسی لیڈی ڈاکٹر کا بندوبست کرو فورا۔۔"

وجدان نے اپنے ملازم کو سنجید گی سے کہا۔

"سر اتنی صبح میں۔۔۔۔"

"بخش نے کہا۔

"ابھی اور اسی وقت انکار کی گنجائش نہیں ہے۔۔۔

وجدان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے غصے سے کہا۔

"جی۔۔۔جی سر۔۔"

ملازم نے وجدان کے غصے والی آواز سن کر ڈرتے ہوئے کہا۔

وجدان نے کال کٹ کر دی اور دوبارہ سے حوریہ کے سر میں ہاتھ پھیرنے لگا اور اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔۔۔

☆☆☆

"امی پلیز کچھ کھالیں آپ نے کل سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔"

فرحین اپنی امی سے کہتی ہے۔

"مجھے کچھ نہیں کھانا فرحین میری بیٹی نے بھی کچھ نہیں کھایا تھا فرحین! اس نے عبداللہ سے کہا تھا کہ امی کو کہو مجھ سے ایک بار مل لے لیکن میں اس کے کمرے میں نہیں گئی فرحین میری بچی بھوکی ہی سو گئی اور دوبارہ اٹھی ہی نہیں۔۔۔"

صغری بی بی رو کر اپنی بیٹی سے کہتی ہیں۔

"امی پلیز صبر کریں جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب بس اس کے لیے دعا کریں کہ اسے اللہ جنت میں جگہ دے اور اس کے سارے گناہ معاف کرے۔۔۔"

فرحین اپنی امی کے آنسو صاف کر کر کہتی ہے۔

"فرحین میں اپنی بچی سے ناراض تھی اس کے ساتھ سیدھے منہ بات بھی نہیں کی میں بھی اتنی سخت دل ہو گئی اور دیکھو وہ مجھ سے پکا پکا ناراض ہو کر چلی گئی۔۔۔"

"امی پلیز خود کو سنبھال لیں ہم نے آپی کا دکھ سہہ لیا ہے اب اپ کو ایسے دیکھ کر ہم نہیں جی سکتے پلیز امی میری خاطر عبداللہ کی خاطر اور رحمان کی خاطر خود کو سنبھالیں ہمیں آپ کے پیار کی ضرورت ہے امی۔۔۔"

فرحین اپنی امی کے گلے لگ کر روتے ہوئے کہتی ہے۔

"امی جی پلیز آپ اس بات کو تسلیم کر لیں کہ اس کی اتنی ہی زندگی تھی ایسے رو کر آپ نمرہ کی روح کو تکلیف پہنچا رہی ہیں۔۔۔"

رحمان اپنی امی کے پاس آ کر کہتا ہے۔

صغری بیگم روتے ہوئے اپنے دونوں بچوں کی طرف دیکھتی ہیں وہ انہیں کیسے بتاتی کہ وہ اپنی بیٹی کی وجہ سے کیوں پریشان تھی کیوں وہ اس کے ساتھ سخت رویہ رکھتی تھی اور وہ کس بات کا دکھ لے کر اس دنیا سے چلی گئی۔۔

"امی پلیز کھانا کھا لیں میں تو آپ کا سب سے پیارا بیٹا ہوں نا میری بات مان لیں پلیز آپ کو نمرہ اپی کی قسم۔۔۔"

چھوٹا عبداللہ اپنی امی کے پاس آکر انکھوں میں انسو لیے ہوئے کہتا ہے۔

"یہ لے امی کھائیں۔۔۔"

عبداللہ روٹی کا نوالہ بنا کر اپنی امی کے منہ کی طرف بڑھاتا ہے تو وہ روتے ہوئے کھا لیتی ہیں۔۔۔"

امی ہم تینوں ہیں نا اپ کے پاس اپ کو کبھی بھی نمرہ آپی کی کمی محسوس نہیں ہونے دیں گے۔۔"

عبداللہ چھوٹے چھوٹے نوالے اپنی امی کے منہ میں ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔وہ بھی چپ چاپ کھاتی ہیں لیکن کچھ کہتی نہیں بس آنسو بہاتی رہتی ہیں وہ کیسے بتاتی کہ نمرہ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا تھا۔۔۔

☆☆☆

"سر ڈاکٹر آ گئی ہیں۔۔۔"

بخش نے وجدان کو کال پہ بتایا۔

"ٹھیک ہے ہاجرہ بی کے ساتھ انہیں کمرے میں بھیجو۔۔۔"

"ٹھک۔۔ ٹھک۔۔۔۔"

"آجائیں۔۔۔ "

دروازہ نوک ہونے پر وجدان نے بلند اواز میں کہا۔

ہاجرہ بی کے ساتھ ایک لیڈی ڈاکٹر وجدان کے کمرے میں داخل ہوئیں۔

"السلام علیکم۔۔۔! "

وجدان نے انہیں ادب سے سلام کیا اور بیڈ سے اٹھ گیا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔

ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے حوریہ کے پاس جاکر اس کا ٹمپریچر چیک کیا جو کافی حد تک اب نارمل تھا۔

"یہ کیا کر رہی ہیں اپ۔۔۔"

ڈاکٹر کو انجیکشن نکالتا دے دیکھ کر وجدان نے کہا۔

ان کا بخار اب کافی حد تک ٹھیک ہے انجیکشن لگانے سے یہ بہتر ہو جائیں "

"گی۔۔۔

نہیں رہنے دیں انجیکشن لگانے کی ضرورت نہیں ہے آپ کوئی میڈیسن ریکمنڈ "

"کر دیں۔۔۔

وجدان نے فکر مندی سے کہا۔

"سر انجیکشن لگانے سے یہ جلدی بہتر ہو جائیں گی۔۔۔"

"نہیں انہیں تکلیف ہو گی انجکشن سے۔۔"

وجدان کے اس طرح فکر مند ہونے پر ڈاکٹر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔

سر یہ چھوٹا سا انجیکشن ہے اس سے انہیں زیادہ پین نہیں ہو گا اپ بے فکر"

"رہیں۔۔۔

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا زیادہ پین نہیں ہو گی نا۔۔۔"

"جی نہیں ہو گی۔۔۔"

ڈاکٹر نے کہتے ہوئے حوریہ کے بازو پر انجیکشن لگا دیا اور وجدان کا چہرہ دیکھنے والا

تھا۔

"دیکھیں سر انجیکشن لگ گیا اور آپ کی مسز کو پین بھی نہیں ہوا آپ ایویں ٹینشن لے رہے تھے۔۔۔"

ڈاکٹر نے انجیکشن لگا کر کہا۔

"ہمم۔۔۔"

وجدان نے صرف اتنا ہی کہا۔

"یہ کچھ میڈیسن ہے انہیں کچھ ہلکا پھلکا کھلا کر پھر یہ میڈیسن دے دیجیے گا انشاءاللہ یہ جلدی ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔"

ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن لکھتے ہوئے وجدان کی طرف ایک پرچی بڑھائی۔۔

"ہاجرہ بھی یہ پرچی پکڑے اور بخش سے کہیے گا کہ فورا میڈیسن لے کرائے۔۔"

وجدان نے ڈاکٹر کے ہاتھ سے سلپ پکڑ کر ہاجرہ بی کو تھمائی۔

"بہت بہت شکریہ ڈاکٹر آپ کا۔۔۔اپ کو بخش دوبارہ واپس چھوڑ آئے گا۔۔۔"

وجدان نے ڈاکٹر سے کہا۔

"جی شکریہ۔۔۔

ڈاکٹر نے مختصر کہا اور ہاجرہ کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

وجدان حوریہ کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اس کا بازو پکڑ کر دیکھنے لگا جہاں ڈاکٹر نے انجکشن لگایا تھا پھر نرمی سے اس جگہ پر اپنے لب رکھے تو حریہ تھوڑا سا کسمکھائی تھی۔۔۔تو وجدان فورا اس کا بازو چھوڑ کر دوبارہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

کچھ دیر تک حوریہ کا بخار اتر گیا تھا اور اس نے اپنی انکھیں کھول کر دیکھا تو وجدان اس کے بالکل پاس تھا حوریہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

""اب کیسا فیل ہو رہا ہے حور۔۔۔"

وجدان نے اسے انکھیں کھولے دیکھ کر کر کہا۔

"جی اب میں بہتر ہوں۔۔۔"

حوریہ کہتے ہوئے وجدان سے تھوڑا دور ہوئی تھی کیونکہ وہ بالکل اس کے پاس تھی۔

"اچھا تو تم فریش ہو جاؤ میں کمرے میں ہی ناشتہ منگواتا ہوں ٹھیک ہے۔۔۔"

وجدان اسے خود سے دور ہوتا دیکھ کر خود ہی بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہو کر کہتا ہے۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔۔"

حوریہ نے مختصر کہا اور اٹھ کر واش روم کی طرف چلی گئی۔

میں کل کی رات کبھی نہیں بھولوں گا حور پتہ نہیں اب تم میرے اتنے قریب "
"کب آؤ گی لیکن یہ لمحہ میرے دل میں ہمیشہ رہے گا۔۔۔

وجدان واش روم میں جاتا دیکھ کر سوچتا ہے۔

وجدان کمرے سے باہر نکلتا ہے تو لاؤنج میں شمشاد بیگم بیٹھی ہوتی ہیں اور ان کے ساتھ نسیم بی بی بھی بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔

" ! السلام علیکم امی السلام علیکم آنٹی۔۔"

وعلیکم السلام بیٹا۔۔ کیسی ہے حور یہ مجھے ابھی ہاجرہ بھی نے بتایا کہ اسے بخار "
"تھا۔۔

جی امی اب وہ بہتر ہے۔۔۔ صبح آپ کو بتانا میں نے مناسب نہیں سمجھا آپ سو "
"رہی تھی تو اس لیے۔۔۔

" بیٹا تو مجھے بتا دیتے میں آجاتی "
نسیم نے کہا۔۔

"نہیں آنٹی میں آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا خیر اب وہ ٹھیک ہے۔۔۔"

"اچھا چلو پھر میں ناشتہ لگاتی ہوں آپ لوگوں کے لئے۔۔۔"
شمشاد بیگم کہتی ہیں۔

" نہیں امی آپ ہمارا ناشتہ کمرے میں بھجوا دیجیے ہم ادھر ہی ناشتہ کریں گے "

اچھا چلو ٹھیک ہے میں تم دونوں کا ناشتہ کمرے میں بھجوا دیتی ہوں پھر جب تم "
"لوگ ناشتہ کر لو گے تو میں حوریہ کا حال پوچھ لوں گی۔۔۔
شمشاد بیگم نے کہا۔

"جی امی۔۔"

وجدان یہ کہہ کر کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔

☆☆☆

کچھ دن ایسے ہی گزر گئے حوریہ ٹھیک ہونے کے بعد دوبارہ سے وجدان سے الگ ہی سوتی تھی ان دونوں کے درمیان زیادہ بات نہیں ہوتی تھی۔

نسیم بی بی بھی اب اپنی ابو کے پاس چلی گئی تھی وہ اکیلے ہی رہتے تھے اس لیے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اب اپنے والد کے پاس رہیں گی۔۔۔اور اتے وقت اس نے حوریہ کو سمجھایا تھا کہ وہ وجدان کے ساتھ اپنے تعلقات ٹھیک کرلے۔۔۔

"بھابھی اگلے ماہ میں نے 17 سال کی ہو جانا ہے اس بار تو آپ بھی میری برتھ ڈے میں شامل ہوں گی۔۔۔"

کومل حوریہ کے ساتھ بیٹھی ایل ای ڈی میں کارٹون دیکھ رہی تھی یاد انے پر اس نے کہا۔

"ارے واہ تو ہماری گڑیا 17 سال کی ہونے والی ہے پھر تو بہت مزہ ائے گا۔۔۔"

حوریہ نے خوشی سے کہا۔

"ہاں واقعی بہت مزہ ائے گا۔۔۔ کیونکہ اس بار آپ بھی ہوں گی میں تو بھائی سے کہوں گی اس بار ہم بڑی سی پارٹی ارگنائز کرتے ہیں۔۔۔"

کومل نے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہا۔

"ہاں ضرور کیوں نہیں آخر تو ان کی گڑیا کی برتھ ڈے ہے نا۔۔۔"

حوریہ نے اس کی گال کھینچتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ یہاں پر تو بھابھی اور نند کی پیار کی فل مووی چل رہی ہے۔۔۔"

تانیہ نے لاؤنج میں آتے ہوئے کہا۔

"تانیہ آپی آپ واؤ کیا سرپرائز ہے آئیے بیٹھیں۔۔۔"

کومل صوفے سے اٹھ کر اسے گلے ملتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں میں نہیں آسکتی۔۔۔"

تانیہ نے ایک ائی بر واٹھا کر کہا۔

نہیں میرا مطلب یہ نہیں ہے اپ ایسے اچانک وہ بھی اکیلی آگئی اس لیے "

"کہا۔۔۔

میرا دل کیا تھا یہاں سے گزری تو سوچا کیوں نہ تم لوگوں کے گھر سے ہوتی "
جاؤں اور چاچی جان سے بھی ملتی جاؤں۔۔۔اور تمہاری بھابھی سے بھی ملاقات
کرتی جاؤں۔۔"

"کیسی ہو تم۔۔۔"

تانیہ نے حوریہ کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا۔۔۔

"الحمدللہ میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں۔۔۔"

حوریہ نے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔"

"اچھا تانیہ آپی بتائیں کیا لیں گی آپ۔۔۔۔"

"بس اورنج جوس اور چاچی کہاں ہے انہیں بھی بلا دو۔۔۔"

امی تو آج صبح ہی ماموں کے گھر چلی گئی تھی وہ تو پرسوں آئیں گی آپ بیٹھیں"

"میں آپ کے لیے جوس کا بول کر آتی ہوں۔۔۔

کومل نے کہا۔

"نہیں کومل تم بیٹھو میں بول کر اتی ہوں۔۔۔"

حوریہ اسے جاتا دیکھ کر خود صوفے سے اٹھ کر کہتی ہے۔

"نہیں بھابھی آپ بیٹھیں میں کہہ دیتی ہوں۔۔۔"

ہاں تم بیٹھو نا میرے پاس ہم کچھ دیر باتیں کرتے ہیں آنٹی تو ہے نہیں تو"

"تمہارے ساتھ ہی کچھ دیر ٹائم سپینڈ ہو جائے گا۔۔۔

تانیہ کہتی ہے۔

"ہاں بھابھی آپ باتیں کریں میں آتی ہوں۔۔۔"

کومل یہ کہہ کر کچن کی طرف چلی جاتی ہے۔

"ہاں تو حوریہ بتاؤ کیسی جا رہی ہے شادی لائف۔۔۔"

تانیہ پوچھتی ہے۔

"بہت اچھی جا رہی ہے۔۔۔"

"اچھا اچھی جا رہی ہیں مجھے تو لگا تھا کہ وجدان تمہیں کبھی بھی بیوی کا مقام نہیں دے گا خیر شاید میں غلط تھی۔۔۔"

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔"

حوریہ اس کی طرف حیرت سے دیکھتی ہے۔

تمہارے منہ سے لگ رہا ہے کہ تمہارے اس کے ساتھ تعلقات کچھ زیادہ "
"ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

"ایسا نہیں ہے ہم دونوں بہت خوش ہیں۔۔"

"وجدان اور تمہارے ساتھ خوش ہاہاہاہا۔۔۔"
تانیہ اس کی بات سے زور سے ہنستی ہے۔

وہ صرف میرا ہے تمہارے ساتھ کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتا۔ہے ہی کیا تم "
میں عام سی شکل صورت کی مالک ہو اک راز کی بات بتاؤں بہت جلد وہ میرا
"ہونے والا ہے اور تم کچھ نہیں کر سکو گی۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے کس طرح کی باتیں کر رہی ہو تم۔۔۔"
حوریہ غصے سے کہتی ہے۔

"بدتمیزی نہیں حقیقت بتا رہی ہوں۔۔۔"

" !السلام علیکم۔۔۔"

وہ دونوں ابھی باتیں کر رہی ہوتی ہیں کہ وجدان آکر سلام کرتا ہے۔

"وعلیکم السلام! شکر ہے وجدان تم اگئے تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی میں۔۔۔"

تانیہ ایک ادا سے کہتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

"تم کب آئی اور کس کے ساتھ آئی ہو۔۔۔"

وجدان اس کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے کہتا ہے۔

میں اپنے دوستوں کے ساتھ یہاں پاس ہی ریسٹورنٹ تھا ادھر ائی تھی تو سوچا"

"تم لوگوں کے گھر سے ہوتی جاؤں۔۔۔

"اچھا چلو صحیح ہے بیٹھو حور کمرے میں آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"

وجدان اس کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا حوریہ سے کہتا ہے۔

"جی۔۔۔"

حوریہ کہتی ہے اور وہ دونوں کمرے کی طرف چل دیتے ہیں۔

"اہ اہ اہ میرا پاؤں۔۔۔"

ابھی وہ دونوں لاؤنج سے باہر ہی نکلتے ہیں کہ تانیہ چیختے ہوئے کہتی ہے۔

"کیا ہوا ہے اتنا چیخ کیوں رہی ہو۔۔۔"

وجدان اس کے پاس آ کر سنجیدگی سے کہتا ہے۔

وجدان ابھی میں اٹھنے لگی تھی تو میرا پاؤں پھسل گیا بہت پین ہو رہی ہے لگتا"

"ہے موچ اگئی ہے پلیز ہیلپ می۔۔۔

تانیہ فرش پر بیٹھ کر اپنا ہاتھ وجدان کی طرف بڑھا کر کہتی ہے۔تو وجدان اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے تو تانیہ جان بوجھ کر اس کہ بانہوں میں گر جاتی ہے۔

"وجدان بہت پین ہو رہا ہے مجھ سے چلا بھی نہیں جا رہا۔۔۔"

تانیہ نقلی انسو بہاتے ہوئے کہتی ہے۔

حوریہ تھوڑا فاصلے پر کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا تانیہ کا یوں وجدان کے قریب ہونا اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ تانیہ کا سر پھاڑ دے۔

"تانیہ تم یہاں صوفے پر بیٹھو میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں۔۔۔"

وجدان اسے خود سے الگ کر کے صوفے پر بٹھاتا ہے۔

نہیں وجدان مجھے لگتا ہے کوئی ہڈی فریکچر ہو گئی ہے ہمیں ہسپتال جانا چاہیے سچ "

"میں بہت بے ہو رہا ہے۔۔۔۔

تانیہ بھرپور ایکٹنگ کے ساتھ کہتی ہے۔

"ارے تانیہ اپی آپ کو کیا ہوا۔۔۔"

کومل جوس کا گلاس ہاتھ میں لیے کہتی ہے۔

"اہ وجدان بہت پین ہو رہی ہے پلیز مجھے ڈاکٹر کے پاس لے چلو۔۔۔"

تانیہ کومل کا جواب دیے بغیر رو کر وجدان سے کہتی ہے۔

"میں نے کہا میں ڈاکٹر کو گھر پر بلا لیتا ہوں تم تھوڑا صبر کرو۔۔۔"

وجدان تھوڑا سخت رویے میں کہتا ہے کیونکہ اسے کہیں نہ کہیں یہ شک ہو رہا تھا

کہ تانیہ ایکٹنگ کر رہی ہے۔

کومل جوس کا گلاس رکھ کر تانیہ کی طرف بڑھتی ہے اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔۔

"تانیہ آپی کیسے ہوا یہ ابھی تو آپ ٹھیک تھی۔۔۔۔"
کومل سے پوچھنے پر تانیہ غصے سے اپنی مکھیاں بھینچ لیتی ہے۔

"کومل مجھے خود پتہ نہیں چلا میں اٹھنے لگی تھی اور گر گئی۔۔۔"

"اچھا۔۔

بھائی آپ جلدی سے ڈاکٹر کو لے آئیں دیکھیں نا آپی تانیہ کو کتنی پین ہو رہی ہے۔۔۔"
کومل معصومیت سے کہتی ہے۔

"ہاں ٹھیک ہے تم بیٹھو اس کے پاس میں ابھی اتا ہوں۔۔۔۔"

وجدان یہ کہتا لاونج سے باہر نکل جاتا ہے حوریہ بھی غصے سے اپنے کمرے کی طرف چلی جاتی ہے۔۔۔۔

☆☆☆

حوریہ کمرے میں آ کر غصے سے بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے۔

"وہ ہوتی کون ہے مجھ سے میرے وجدان کو چھیننے والی۔۔۔"

"میرا وجدان؟۔۔۔یہ میں نے کیا کہا"

حوریہ حیرانگی سے اپنا لفظ دہراتے ہوئے کہتی ہے۔

"کہیں مجھے ان سے پیار تو نہیں ہو گیا۔۔"
جو بھی ہے وہ میرے شوہر ہیں اور میں انہیں کسی کا نہیں ہونے دوں گی چاہے "
"وہ کوئی بھی وہ بس میرے۔۔

لیکن وہ مجھ سے خود دور ہو گئے تو میں نے تو؟۔۔انہیں بیوی ہونے کا حق بھی "
"نہیں دیا۔۔۔
حوریہ پریشانی سے سوچتی ہے۔

امی نے ٹھیک کہا تھا مجھے ان کا حق دے دینا چاہیے میں اب انہیں خود سے دور "
نہیں کر سکتی میرے پاس ان کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے میں انہیں نہیں کھو
"سکتی۔۔۔
حوریہ مسلسل بیڈ پر بیٹھ کر اپنا ایک پاؤں ہلا رہی تھی۔۔۔

☆☆☆

وجدان ڈاکٹر کو لے کر ایا تو اس نے تانیہ کے پاؤں کا معائنہ کر کے پٹی کر دی تھی اور یہ بھی کہا تھا کہ کوئی فیکچر نہیں ہوا بس معمولی سی پاؤں میں موچ ائی ہے جس کی وجہ سے پین ہو رہا ہے کچھ دیر بعد انہیں ارام مل جائے گا۔۔

لیکن ڈاکٹر مجھے تو بہت پین ہو رہی ہے آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ معمولی" "سی موچ ہے۔۔۔
تانیہ جلدی سے ڈاکٹر کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

"تانیہ چپ رہو۔۔۔"
وجدان اسے گھورتے ہوئے کہتا ہے تو وہ فورا چپ ہو جاتی ہے۔

تانیہ منصوبہ بنا کر آئی تھی کہ وہ کچھ دن یہاں پر رکے گی لیکن اس کا پلان فیل ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وجدان حارث کو کال کرتا ہے اسے کہتا ہے کہ آ کر تانیہ کو لے جائے۔

"کومل اس کے لیے کچھ کھانے کو لاؤ تب تک حارث اجائے گا۔۔۔"

وجدان یہ کہہ کر اپنے کمرے کی طرف چلا جاتا ہے۔

"وجدان کیا میں کچھ دن یہاں نہیں رہ سکتی۔۔۔ "

تانیہ اسے اواز لگا کر کہتی ہے۔

"نہیں۔۔۔"

وجدان بنا پلٹے جواب دے کر اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

"دیکھ رہی ہو کومل تمہارا بھائی مجھے یہاں رہنے سے منع کر رہا ہے کیا یہ میرا گھر نہیں ہے۔۔۔۔"

تانیہ منہ بنا کر کہتی ہے۔

"نہیں تانیہ آپی یہ آپ کا بھی گھر ہے آپ یہاں پر رہ سکتی ہیں میں بھائی سے بات کر لوں گی آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"

کومل اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے تو تانیہ مسکراتی ہے۔

"تم بہت اچھی ہو کومل۔۔۔"

"آپ بھی بہت اچھی ہیں بیٹھے میں آپ کے لیے کچھ کھانے کو لے کے اتی ہوں تب تک اپ یہ جوس پییں۔۔۔"

کومل یہ کہہ کر کچن میں چلی جاتی ہے اور تانیہ شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتی ہے۔

"اب ائے گا مزہ کھیل میں کب تک دور رہو گے وجدان مجھ سے۔۔۔"
تانیہ جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے سوچتی ہے۔

☆☆☆

لوجدان کمرے میں اتا ہے تو حوریہ بیڈ پر بیٹھی ہوتی ہے اسے دیکھ کر فورا کھڑی" ہو جاتی ہے۔

"آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاؤں۔۔۔"
حوریہ اس کے پاس اکر پوچھتی ہے۔۔تو وجدان اس کی طرف حیرت سے دیکھتا ہے۔

"حور تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔۔"

وجدان اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھتا ہے۔

"جی جی میں بالکل ٹھیک ہوں کیوں آپ کو اچھا نہیں لگا میرا پوچھنا۔۔۔"

حوریہ منہ پھلا کر کہتے ہیں۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ تم نے پہلے کبھی ایسا پوچھا نہیں تو اس لیے۔۔۔"

"اچھا تو اب میں نے پوچھ لیا نا تو بتائیں کھانا لاؤں آپ کے لیے۔۔۔"

"تم نے کھا لیا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

"اور کومل۔۔۔۔"

"اس نے بھی نہیں کھایا ہم آپ کا ویٹ کر رہے تھے کہ کب آپ ائیں گے تو پھر ساتھ مل کر کھائیں گے۔۔۔"

"اچھا کومل تو تانیہ کے ساتھ کھانا کھا لے گی شاید۔ تو تم ہم دونوں کے لیے کمرے میں لے اؤ۔۔۔"

"او کے آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لے کر اتی ہوں۔۔۔"

"او کے۔۔۔"

وجدان واش روم میں چلا جاتا ہے اور حوریہ کھانا لینے۔۔۔

☆☆☆

"اسلام علیکم پرنسز۔۔۔! "

حارث لاؤنج میں کومل کو دیکھ کر کہتا ہے۔۔

" !وعلیکم السلام۔۔۔"
کومل خوشی سے کہتی ہے۔

"کہاہے تانیہ۔۔۔"
حارث ادھر ادھر دیکھ کر کہتا ہے۔

"وہ واش روم میں ہیں۔۔۔"

"اچھا اور تم بتاؤ کیسی ہو۔۔"

"میں ٹھیک ہوں۔۔"

"کیا بات ہے پرنسز۔۔۔ناراض ہو مجھ سے۔۔"

حارث اسے بغور دیکھ کر کہتا ہے۔

"نہیں تو۔۔میں نے کیوں ناراض ہونا ہے بھلا۔۔۔"

"کوئی بات تو ہے بتاؤ۔۔۔"

حارث دونوں ائی برا اٹھا کر سنجید گی سے کہتا ہے۔

"میں نے کہانا میں ناراض نہیں ہوں تو مان لیے۔۔۔"

"کیسے مان لوں پرنسز تمہارا منہ بتا رہا ہے کہ کوئی نہ کوئی بات ہے۔۔۔"

کومل حارث کو دیکھ کر خوش تو ہوئی تھی لیکن پھر اسے صبح والا واقعہ یاد اگیا جب وہ اسے کالج سے پک کرنے گیا تھا وہاں کومل کی دوست نے حارث کے ساتھ ہاتھ ملا لیا تھا اور حارث نے کوئی ری ایکٹ نہیں کیا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں ہے اور آپ ائندہ مجھے کالج سے لینے نہیں ائیں گے۔۔۔"
کومل منہ پھلا کر کہتی ہے۔
حارث کو اب سمجھ ایا تھا کہ وہ کیوں اس طرح کا ری ایکٹ کر رہی ہے اسے بھی صبح والی بات یاد اگئی تھی۔

"اووو۔۔۔تو پرنسز صبح والی بات سے ناراض ہے۔۔۔"

"کون سی بات میں تو کسی بات سے نہیں ناراض۔جو مرضی کریں آپ مجھے کیا..."
کومل انکھیں گھما کر کہتی ہے۔

"اچھا تو تمہیں فرق نہیں پڑتا۔۔۔ ہمم اچھی بات ہے۔"
حارث صوفے پر بیٹھ کر سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"کیا اچھی بات ہے۔۔۔"

یہی کہ تمہیں فرق نہیں پڑتا صحیح ہے نا اب تو میں سوچ رہا ہوں شادی بھی کر "
"لوں کب تک کنوارا رہوں گا تم بتاؤ کیا خیال ہے تمہارا۔۔۔
وہ اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کا ری ایکشن کیسا ہوتا ہے ویسے بھی اب وہ 17 سال کے ہونے والی تھی تو حارث اب اسے اپنے پیار کے بارے میں بتانا چاہتا تھا لیکن پہلے اس کے دل کی بھی جاننا چاہتا تھا۔

"شادی آپ شادی کریں گے ہم کس سے کریں گے۔۔۔"
کومل دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھ کر لڑنے والے موڑ میں پوچھتی ہے۔

"ڈھونڈلوں گا کوئی اگر تمہاری نظر میں کوئی ہے تو بتاؤ۔۔۔"

حارث لاپرواہی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہتا ہے۔

ٹھیک ہے اگر کوئی ملی تو بتادوں گی اور ہاں تانیہ اپی نے کچھ دن یہاں پر رہنا ہے"

"تو آپ جا سکتے ہیں وہ آپ کے ساتھ نہیں جائے گی۔۔

کومل بھی لاپرواہی سے کہتی ہے۔

"کیوں بھئ وہ کیوں نہیں جائے گی اور یہاں اس کا کیا کام ہے۔۔۔"

حارث ایک دم سنجیدہ ہو کر کہتا ہے۔

یہ میرے چاچا کا گھر ہے میں یہاں کیوں نہیں رہ سکتی آپ بھی تو جب دل کرتا"

"ہے یہاں آجاتے ہیں۔۔۔

تانیہ لاؤنج میں اتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں تو میں یہاں آتا ہوں رہتا تو نہیں نا اور تمہارا پاؤں کیسا ہے مجھے تو لگا تھا کہ تم

چل نہیں پاؤ گی لیکن تم تو بالکل ٹھیک لگ رہی ہو۔۔۔"

حارث اپنی بہن کو دیکھ کر کہتا ہے۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں ڈاکٹر نے انجکشن لگایا تھا اب پین کم ہے اور میں اس بار

یہاں رہنا چاہتی ہوں میرا دل چاہ رہا ہے۔۔۔"

"نہیں تم میرے ساتھ چلو میں تمہیں لینے ایا ہوں۔۔۔ کومل تم جاؤ اور وجدان

کو بلا کر لاؤ اس سے مل کر جاؤں گا۔۔"

"اوکے میں بلا کر لاتی ہوں بھائی کو۔۔۔"

"بھائی مجھے یہاں رہنا ہے مجھے نہیں جانا۔۔۔"

تانیہ کومل کے جاتے ہی حارث سے کہتی ہے۔

"تانیہ تم یہاں نہیں رہ سکتی اب آنٹی یہاں نہیں ہیں جب وہ آجائیں گی تب آجانا"

"اب مجھے دوبارہ نہ کہنا پڑے۔۔۔

حارث غصے سے کہتا ہے تو وہ چپ ہو جاتی ہے۔۔۔

☆☆☆

"بھائی حارث بھائی اۓ ہیں باہر آپ کو بلا رہے ہیں۔۔۔"

کومل وجدان کے کمرے میں اکر کہتی ہے۔

وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے۔

"اوکے گڑیا میں اتا ہوں۔۔۔"

وجدان نے کہا اور وہ باہر چلی گئ۔

"میں حارث سے مل کر آتا ہوں۔۔۔"
وجدان اپنا کھانا ختم کر کر اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔"
حوریہ مختصر کہہ کر ہاجرہ بھی کو اواز لگاتی ہے۔۔۔اور اس کے ہاتھ برتن بجوا دیتی ہے۔

"آج میں وجدان کے لیے اچھا سا تیار ہوتی ہوں۔۔"
حوریہ سوچتے ہوئے الماری کی طرف بڑھتی ہے۔

"کیا پہنوں مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کہ انہیں کون سا کلر پسند ہے۔۔۔"
حوریہ اداسی سے کہتی ہے۔

پھر اس کی نظر ایک ڈارک براؤن فراک پر پڑتی ہے جس کا گلا بیک سے تھوڑا ڈیپ تھا اس نے کچھ سوچتے ہوئے اسے باہر نکالا۔

"ہمم یہ پہن لیتی ہوں لیکن اس کا گلا تھوڑا بڑا ہے پر وہ میرے شوہر ہیں کوئی مسئلہ نہیں۔۔"

وہ خود سے سوچتے ہوئے خوشی سے تیار ہونے لگتی ہے۔۔اب وہ خود بھی چاہتی تھی کہ ان کے درمیان سارے فاصلے ختم ہو جائیں وہ اس کا شوہر تھا کب تک وہ اس سے لا تعلق رہتی اور پھر جب وہ بیمار تھی جس طرح وجدان نے اس کی کیئر کی تھی اسی دن سے حوریہ کو اس سے پیار ہو گیا تھا۔۔

حوریہ ڈریس پہن کر ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو دیکھنے لگی گورے رنگ پر ڈارک براؤن کلر بہت سوٹ کر رہا تھا اس نے اپنے بال سٹریٹ کئے اور کمر پر کھلے چھوڑ دیے فیس پر سوائے ریڈ کلر کی لپسٹک اور مسکارے کے اس نے کچھ نہیں لگایا تھا۔

وہ خود کو آئینے میں دیکھ کر خود ہی شرما رہی تھی۔۔۔

☆☆☆

"!اسلام علیکم وجدان بھائی۔۔"

حارث وجدان کے گلے لگتے ہوئے کہتا ہے۔

"وعلیکم السلام۔۔۔! کچھ کھایا ہے تم لوگوں نے۔۔۔۔۔"

وجدان پوچھتا ہے۔

"یار سب کھالیا ہے ہم نے سوچا جاتے وقت تم سے ملتا جاؤں۔۔۔"

اچھااور اپنی بہن کو دھیان سے لے کے جانااس کے پاؤں میں لگتا ہے کچھ زیادہ"

"ہی پین ہو رہا ہے۔۔۔

وجدان تانیہ کی طرف دیکھ کر طنز کرتا ہے۔۔

"نہیں اب میں بالکل ٹھیک ہوں انجکشن لگانے کے بعد پین کم ہو گیا ہے۔۔۔"
تانیا فورا نظریں جھکاتے ہوئے کہتی ہے۔

"اچھا پھر تو اچھی بات ہے اب تم آرام سے اپنے گھر جا سکتی ہو۔۔۔"

"اچھا پھر یار ہم لوگ چلتے ہیں پھر ملاقات ہو گی۔۔۔"
حارث وجدان سے کہتا ہے۔

"اوکے اللہ حافظ۔۔۔"

"پرنسز یاد سے میرے لیے کوئی اچھی سی لڑکی ڈھونڈنا۔۔۔"

حارث جاتے وقت کومل کے کان میں سرگوشی کرتا ہے تو وہ اس کی طرف کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی ہے۔

"پرنسز انکھیں تو نہ دکھاؤ کیوں معصوم بندے کی جان لینی ہے۔۔"
حارث ایکٹنگ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

آپ نا چپ چاپ چلے جائیں یہ نہ ہو کہ یہاں سے کوئی ہڈی وڈی تڑوا کر جانا پڑے۔۔۔"

" اوکے اوکے اللہ حافظ "

ان کے جانے کے بعد کومل اپنے بھائی کو گڈ نائٹ بول کر اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے اور وجدان اپنے کمرے کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔۔

☆☆☆

وجدان جب اپنے کمرے میں اتا ہے تو سامنے حوریہ کو تیار ہوا دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔

"کہیں جانا ہے کیا۔۔۔"
وجدان اس کے پاس اکر پوچھتا ہے۔۔

"نہیں تو۔۔۔"
حوریہ شرماتے ہوئے کہتی ہے۔
وجدان اسے شرماتا دیکھ کر اس کا سر سے لے کر پاؤں تک جائزہ لیتا ہے۔

"خوبصورت لگ رہی ہو۔۔"

وجدان اس کے پاس ہو کر کہتا ہے۔

"اچھا تو پھر میری منہ دکھائی تو دے۔۔۔"

حوریہ نظر جھکائے ہوئے استہ اواز میں کہتی ہے۔

"منہ دکھائی۔۔۔"

وجدان حیرانگی سے کہتا ہے۔ تو حوریہ شرما کر اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ لیتی ہے۔۔ وجدان سمجھ جاتا ہے کہ اس کی بیوی اس کا حق دینے کو تیار ہے۔۔ تو وہ نرمی سے اس کے ہاتھ چہرے سے ہٹاتا ہے۔

"حور۔۔۔۔ میری طرف دیکھو۔۔۔"

وجدان محبت سے اسے پکارتا ہے۔ تو حوریہ شرماتے ہوئے اپنی پلکیں اٹھا کر وجدان کی طرف دیکھتی ہے اور پھر فورا اس کے سینے میں منہ چھپا لیتی ہے تو وجدان کھل کر ہنستا ہے۔۔

"ائی لو یو حور۔۔ تم سوچ نہیں سکتی کہ مجھے کتنی خوشی ہو رہی ہے اس

وقت۔۔۔"

وجدان پیار سے کہتا ہوا اس کے گرد اپنے بازو حمائل کرتا ہے اور اسے کس کے گلے لگاتا ہے۔

"حور۔۔۔۔۔"

وجدان خمار سے بڑی اواز میں کہتا ہے۔

"ہمم۔۔۔"

حوریہ اس کے سینے میں منہ چپائے ہوئے کہتی ہے۔

"کیا تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔۔۔"

وجدان اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر پیار سے پوچھتا ہے۔

"یہ سوال تو میں بھی آپ سے کر سکتی ہوں آپ کے پاس کیا جواب ہے۔۔۔"

حوریہ اس کی انکھوں میں دیکھ کر پوچھتی ہے۔ تو وجدان اسے بیڈ پر بٹھا کر خود بیڈ سے نیچے بیٹھ جاتا ہے اور اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر چومتا ہے۔

"دل کی دھڑکن اور میری صدا ہو تم میری پہلی اور آخری وفا ہو تم چاہا تمہیں
چاہت سے بڑھ کر میری زندگی میں چاہت کی انتہا ہو تم"
وجدان اس کی انکھوں میں دیکھ کر کہتا ہے۔ حوریہ مسکرا کر انکھیں بند کر لیتی ہے۔

"حور آنکھیں کھولو اور محسوس کرو میرے پیار کو۔۔ کیا تمہیں میری انکھوں میں
اپنے لیے محبت نظر نہیں اتی۔۔"
وجدان اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"وجی آپ بہت اچھے ہیں پتہ نہیں کب کیسے لیکن مجھے آپ سے محبت ہو گئی۔۔۔"

حوریہ نظر جھکائے ہوئے کہتی ہے۔۔

"پیار ہے تو پھر نظریں کیوں چرا رہی ہو ہمم انکھوں میں دیکھ کر کہو نا۔۔۔"

وجدان اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کا منہ اوپر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"مجھے شرم اتی ہے۔۔۔"

حوریہ جلدی سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیتی ہے۔

"ہائے صدقے جاؤں میں تمہاری اس ادا پہ۔۔۔"

وجدان دوبارہ سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر چومتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا تو میری منہ دکھائی۔۔۔"

حوریہ بات بدلتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں تو میری پیاری بیگم صاحبہ مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ اتنی اچانک یہ سب کچھ کریں گی ورنہ میں منہ دکھائی لے کر آتا۔۔۔"
وجدان مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

"یہ کیا بات ہوئی جب ہمارا نکاح ہوا تھا تب بھی نہیں لے کر آئے تھے۔۔۔"
حور یہ منہ بنا کر کہتی ہے۔

"نہیں تب تم نے ٹائم مانگا تھا اس لیے نہیں لایا تھا اور کمرہ بھی نہیں ڈیکوریٹ کروایا تھا کہیں تم کنفیوز نہ ہو جاؤ۔۔۔"

"اچھا چلو کوئی بات نہیں۔۔۔"
وہ اداسی سے کہتی ہے۔

"میرے پاس تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے لیکن وہ تمہیں کل ملے گا۔۔۔"
وجدان کچھ سوچتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"کیسا سرپرائز۔۔۔"
حوریہ خوشی سے کہتی ہے۔

"سرپرائز تو کل ملے گا اور سرپرائز بتائے نہیں جاتے۔۔۔"

"مطلب اب مجھے کل تک انتظار کرنا پڑے گا آپ کے سپلائیز کا۔۔۔"
"جی بالکل۔۔۔"
وجدان سیریس انداز میں کہتا ہے۔

"اوکے میں چینج کرلوں مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"
حوریہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"بیگم صاحبہ کب تک ہماری قربت سے بھاگتی رہیں گی۔۔۔"
وجدان اٹھ کر اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کر کے اسے اپنے پاس کرتے ہوئے کہتا ہے۔ تو حوریہ کہ کان کے لو تک سرخ ہو گئے تھے۔۔اس نے وجدان کے سینے کے ساتھ اپنا ماتھا لگا دیا۔ وجدان کہ دل کی دھڑکنوں کی اواز سن کر حوریہ مزید گھبرائی تھی۔

"وجی مجھے سچ میں نیند ا رہی ہے۔۔۔"
حوریہ دھڑکتے دل کے ساتھ اس سے الگ ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

اوکے تم چینج کر لو آج کی رات ابھی تمہیں ازادی دی۔۔ لیکن خود کو تیار کر "لیں میری قربت کے لیے کل تک۔۔۔"
وجدان پیار سے کہتے ہوئے اس کی پیشانی پر لب رکھتا ہے۔ تو حوریہ کو اپنے وجود میں کرنٹ سا محسوس ہوتا ہے۔

وہ جلدی سے ڈریسنگ روم کی طرف چلی جاتی ہے۔۔۔ تو وجدان اپنی بیوی کو جاتا دیکھ کر مسکراتا ہے۔۔۔

☆☆☆

"شادی کریں گے اس کا مطلب مجھے بھول جائیں گے وہ۔۔۔"
کومل کمرے میں اکر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"پر انہیں شادی تو کرنی ہی ہے مجھے اتنا دکھ کیوں ہو رہا ہے۔۔۔اب وہ ہمیشہ تو میرے ساتھ نہیں رہ سکتے نا۔۔۔۔"
کومل ابھی سوچ رہی تھی کہ اس کی دوست کی کال اجاتی ہے۔

" السلام علیکم مائرہ۔۔۔۔! کیسی ہو۔؟"

"وعلیکم السلام۔۔۔کومل میں ٹھیک ہوں تم سناؤ۔۔۔۔"

" ہمم۔۔۔میں بھی ٹھیک ہوں اور تم اتنے دن سے کالج کیوں نہیں آرہی"

ہاں یار وہ ہم لوگ لاہور ماموں کے پاس گئے تھے اس لیے نہیں کالج نہیں ا"
رہی تھی تمہیں بھی بتانا بھول گئی میں موبائل ادھر ہی چھوڑ گئی تھی گاڑی میں
"جب بیٹھے تب یاد ایا کہ موبائل تو گھر پر ہی رہ گیا۔۔۔

" اچھا صحیح اور بتاؤ پھر کتنا انجوائے کیا تم نے۔۔۔"
کومل بددلی سے کہتی ہیں۔

"کیا بات ہے کومل تم مجھے اپ سیٹ لگ رہی ہو۔۔۔"

مائرہ فکر مندی سے پوچھتی ہے۔۔

"کچھ نہیں مائرہ تم اپنی بتاؤ کیسا لگا وہاں جا کر۔۔۔"

یار وہ تو میں تمہیں بتا دوں گی لیکن تم اپنی بتاؤ کیا بات ہے تمہاری اواز سے لگ"

"رہا ہے جیسے تم پریشان ہو۔۔۔۔

"مائرہ یار وہ حارث شادی کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔"

کومل اداسی سے کہتی ہیں۔

"کیا۔۔۔اس نے تمہیں پرپوز کیا۔۔"

"ارے نہیں وہ کہہ رہا تھا کہ مجھے اب شادی کر لینی چاہیے اگر تمہاری نظر میں
کوئی اچھی لڑکی ہے تو تم بتاؤ۔۔"

"وٹ ایسا کیسے ہو سکتا ہے مجھے تو لگا تھا وہ تمہیں پسند کرتا ہے۔۔"

"مائرہ مجھے بھی یہی لگتا تھا لیکن آج اس نے سیریس میں کہا ہے کہ وہ شادی
کرے گا۔۔۔"

"اچھا تم پریشان نہ ہو ہم کچھ کرتے ہیں۔۔۔ مجھے پورا یقین ہے وہ تمہیں تنگ کر
رہا ہو گا۔۔"

"اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔۔ مائرہ میں نے کبھی اس کے علاوہ کسی کا تصور نہیں کیا
اور ہمیشہ اس کے ساتھ خود کو ہی میں تصور کیا ہے۔۔۔"
کومل کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ گرتے ہیں۔

کومل میں نے کہا تم پریشان نہ ہو ہم کوئی حل نکالتے ہیں ٹھیک ہے تم ایزی ہو جاؤ مجھے پورا یقین ہے وہ ایسا نہیں کرے گا ھھمم۔۔۔"

مائرہ اسے تسلی دیتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں شاید میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہوں۔۔۔"

ہاں اب سوچنا بند کرو اور آرام سے سو جاؤ ہم صبح بات کریں گے ٹھیک ہے۔۔"

مائرہ اسے پیار سے کہتی ہے۔

ہاں ٹھیک ہے مائرہ گڈ نائٹ اور ہاں صبح کالج آتے وقت پلیز کوئی حل نکال کرانا یار۔۔۔"

"ہاں ہاں یار تم پریشان نہ ہو گڈ نائٹ۔۔"

مائرہ یہ کہتے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کر دیتی ہے۔

کومل فون رکھ کر بیڈ پر لیٹ جاتی ہے اور آنکھیں موند لیتی ہے۔۔وہ بھی حارث کو پسند کرتی تھی لیکن اس سے کہنے سے ڈرتی تھی اب جب اس نے کہا کہ وہ شادی کرے گا تو اس کا دل بے چین ہو رہا تھا وہ چاہتی تھی کہ وہ حارث کو بتا دے کہ وہ اسے کتنا پیار کرتی ہے وہ بچپن سے ہی اس کے ساتھ ہنسی خوشی رہتی تھی لیکن 15 سال کی جب وہ ہوئی تھی تو اسے حارث سے پیار ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

☆☆☆

حوریہ نائٹ سوٹ پہن کر ڈریسنگ روم سے باہر نکلی تو وجدان بیڈ پر بیک گراؤنڈ سے ٹیک لگائے انکھیں موندے ہوئے لیٹا تھا۔۔۔ حوریہ خاموشی سے کمرے

کی لائٹ بند کر کے سائیڈ لیمپ جلا کر بیڈ پر اکر لیٹ گئی اس کا دل عجیب سی کیفیت سے گھبرا رہا تھا۔

" مائی لیڈی۔۔ لگتا ہے بہت نیند ا رہی ہے"

وجدان فورا انکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھتا ہے۔۔

"جی نیند تو واقعی آ رہی ہے پتہ نہیں کیوں۔۔۔"

حوریہ نروس ہو کر کہتی ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے سو جاؤ لیکن۔۔۔۔"

وجدان جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑتا ہے۔

"لیکن۔۔۔"

حوریہ وجدان کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے۔

"لیکن یہ کہ آج تم مجھ سے دور نہیں سو گی میرے کندھے پر سر رکھ کر میرے ساتھ سونا پڑے گا۔۔۔"

وجدان سیدھا ہو کر اپنی بازو اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتا ہوں۔

"اب ایسے تو آپ کے بازو میں پین ہو گا میں ایسی ٹھیک ہوں اپ سو جائیں۔۔۔"

حوریہ شرماتے ہوئے کہتی ہے۔

"نہیں مجھے پین نہیں ہو گا بلکہ تمہارے پاس ہونے سے مجھے سکون ملتا ہے حور۔۔۔"

وجدان محبت سے چور لفظوں سے کہتا ہے۔

حوریہ شرماتے ہوئے اس کے بازو پر سر رکھ کر اس کی طرف کروٹ لے کر لیٹ جاتی ہے۔

"یہ کیا بات ہوئی میری طرف منہ کر کے لیٹو نا۔۔۔"

وجدان اس کے کان کے قریب جھک کر کہتا ہے۔

"نہیں میں ایسے ٹھیک ہوں۔۔۔"

حوریہ مسکراتے ہوئے انکھیں بند کر کر کہتی ہے۔

"اچھا لیکن میں ایسے ٹھیک نہیں ہوں چلو میں خود ہی محنت کر لیتا ہوں۔۔۔"

وجدان یہ کہتا ہوا اس کی کمر کے ساتھ اپنا جوڑا سینہ لگا کر اس کے پیٹ پر بازو رکھ کر اسے اپنے قریب کر لیتا ہے۔۔

حوریہ انکھیں بند کر کے سانس روکے ہوئے تھی۔

سانسیں کیوں روک لی ہے میری جان کچھ نہیں کہوں گا بس ایسے لیٹا رہوں گا"

"تمہارے پاس۔۔۔

وجدان اس کے بالوں پر لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

حوریہ کے دل کی دھڑکنوں کی اواز وجدان کو اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھی وہ مسکراتے ہوئے حوریہ کو اپنے قریب کرتے انکھیں بند کر گیا تھا۔

"سو جاؤ حور۔۔۔"

"وجی۔۔مجھے ایسے نیند نہیں آئے گی۔۔"

حوریہ دھیمی اواز میں کہتی ہے۔

"آجائے گی کوشش کرو۔۔۔"

وجدان کے کہنے پر وہ اپنی انکھیں بند کر لیتی ہے سچ میں وجدان کے پاس ہونے سے اسے بہت سکون مل رہا تھا کچھ دیر میں وہ دونوں ایسے ہی سو گئے۔۔۔

وجدان نے صبر کیا تھا کے ایک دن ضرور حوریہ اس کے پیار کو اپنائے گی اور آج سچ میں اس نے اس کے پیار کو اپنا لیا تھا لیکن یہ صرف وجدان کو لگ رہا تھا سچ بات

تو یہ تھی حوریہ تانیہ کی باتوں سے ڈر کر وجدان کے قریب آرہی تھی وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی اسے وجدان سے پیار تھا لیکن اب حد سے زیادہ بڑھنے والا تھا۔۔۔

☆☆☆

"ارے کومل منہ تو سیدھا کرو یار کہاں ہے نا کوئی حل نکالتے ہیں۔۔۔"
کومل جب سے کالج ائی تھی اداس بیٹھی تھی اب مائرہ اس کے پاس اکر اسے کہتی ہے۔

مائرہ یار جلدی سے کوئی حل نکالو نا تم سوچ نہیں سکتی میں ساری رات نہیں "
"سوئی۔۔۔
کومل اداسی سے کہتی ہیں۔

"اچھا سنو میں نے ایک پلان بنایا ہے۔۔۔"
مائرہ اس کے قریب ہو کر کہتی ہے۔

"کیسا پلان جلدی بتاؤ۔۔۔"
کومل ایکسائیٹڈ ہو کر پوچھتی ہے۔

"دیکھو ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں تنگ کر رہا ہو اور تم بھی اسے تنگ کرو مطلب تم اسے کہو کہ تم کسی لڑکے کو پسند کرتی ہو پھر دیکھو اس کا ری ایکشن اگر تو وہ تمہیں پیار کرتا ہوا تو اسے برداشت نہیں ہو گا وہ تمہیں بتا دے گا اور اگر نہیں تو۔۔۔"

"تو۔۔۔"
کومل کہتی ہے۔

"تو پھر تم صبر کر لینا کیونکہ پھر اس کے علاوہ کوئی حل تو نہیں ہے۔ نا۔۔۔"

"یہ کیا بات ہوئی یار یہ کیسا پلان ہے۔۔"

اچھا یار مذاق کر رہی تھی پلان تو یہی ہے کہ تم اسے کہو کہ تم کسی سے پیار کرتی "ہو ٹھیک ہے اور اگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مائرہ اسے سب سمجھاتی ہے۔۔

"واؤ یار کتنا اچھا پلان ہے نا۔۔۔"

کومل خوشی سے کہتی ہے۔

"ہاں یار پلان تو اچھا ہے دعا کرو سکسیس فل ہو جائے۔۔۔"

"ہاں یار انشاءاللہ سکسیس فل ہو گا۔۔۔"

چلواب کلاس کاٹائم ہو گیا یار۔۔۔ کومل خوشی سے کہتے ہوئے اس کے ساتھ چل پڑتی ہے۔

" ہممم چلو۔۔۔"

پھر وہ دونوں کلاس کی طرف چل پڑتی ہیں۔۔۔

☆☆☆

اچھا تو یہ پلان تھا وجدان بھائی اپ کا اسی لیے اپ نے مجھے اس لڑکی کے لیے "پیٹا۔۔۔"

ساحر دبئ میں اپنے بنگلے میں بیٹھ کر وجدان اور حوریہ کی نکاح کی فوٹو دیکھ کر سوچ رہا تھا یہ فوٹو تانیہ نے سینڈ کی تھی۔۔

"اب دیکھو وجدان میں کیسے بدلہ لیتا ہوں تم سے ائی ول بی بیک۔۔۔"

ساحر غصے سے سوچتا ہوا کہتا ہے۔

"ہیلو ہاں میری تین دن بعد پاکستان کی ٹکٹ کرواؤ۔۔۔۔"

ساحر کسی کو کال کرتا ہوا کہتا ہے۔

"نہ سلام نہ دعا سیدھا پاکستان کی ٹکٹ بک کرواؤ یہ کیا طریقہ ہے ساحر بات کرنے کا۔۔۔"

حارث اپنے افس کی چیئر پر بیٹھا ہوا کہتا ہے۔

"اتنا ٹائم نہیں ہے میرے پاس بھائی مجھے کہیں جانا ہے بس آپ میری ٹکٹ کروا دیجیے گا اللہ حافظ۔۔۔"

ساحر اتنا کہتا ہوا کال کٹ کر دیتا ہے۔

"ساحر تم واقعی ہی دبئی جا کر کچھ زیادہ ہی بگڑ گئے ہو۔۔۔"

حارث اپنا ماتھا مسلتے ہوئے سوچتا ہے۔

تبھی اس کے موبائل کی رنگ دوبارہ سے بجتی ہے سکرین پر "مائیں پرنسز" لکھا نظر اتا ہے تو حارث مسکرا کر کال پکڑتا ہے۔

"ہیلو مائی پرنسز۔۔۔"

"ہائے آپ فری ہیں کیا آپ آج بھی مجھے پک کرنے کے لیے آ سکتے ہیں۔۔۔"

ہاں کیوں نہیں برنسز میں تو چاہتا ہوں کہ میں تمہیں روز ہی پک کرنے اؤں تم "نے ہی رات کو کہا تھا کہ تم دوبارہ میرے کالج نہ انا۔۔۔

جی کہا تھا لیکن مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے اس لیے کہہ رہی ہوں" "آپ وجدان بھائی سے پوچھ لیں اور مجھے پک کرنے آ جائے۔۔۔

"کون سی ضروری بات کرنی ہے پرنسز۔۔۔"

"یہ تو جب آپ ائیں گے تب بتاؤں گی۔۔"

"اوکے پرنسز ائی ایم کم ان۔۔۔"
حارث مسکرا کر کہتا ہے۔

"اوکے ائی ایم ویٹنگ بائے۔۔۔"
کومل کال کٹ کر دیتی ہے۔

پرنسز مجھے پتہ ہے کہ تم رات والی بات سے خفا ہو کوئی بات نہیں منالوں گا"
"تمہیں۔۔۔
حارث موبائل ہاتھ میں پکڑ کر سوچ کر مسکراتا ہے۔۔۔

☆☆☆

حوریہ صبح سے گھر میں اکیلی تھی۔۔وجدان صبح کام پر چلا گیا تھا اور کومل کالج ،آنٹی بھی گھر پر نہیں تھی تو وہ بور ہو رہی تھی۔

"پتہ نہیں کون سا سرپرائز ہے جس کے لیے مجھے رات تک کا انتظار کرنا پڑے گا۔۔۔"

حوریہ سوئمنگ پول کے پاس بیٹھ کر سوچتی ہے۔۔۔ تبھی اسے جم ایریا کی طرف سے کچھ آوازیں اتی ہیں تو وہ گھبرا کر اٹھ جاتی ہے۔

"ہائے اللہ گھر میں تو میں اکیلی ہوں یہ آوازیں کیسی آرہی ہیں۔۔۔۔"

حوریہ ڈرتے ہوئے لاونج میں آجاتی ہے۔۔وہ فورا وجدان کو کال کرتی ہے۔

"ہیلو ہیلو وجدان گھر میں کوئی ہے مجھے لگتا ہے گھر میں کوئی چور آگیا ہے۔۔۔"
حوریہ گھبراتے ہوئے کہتی ہے۔

"ریلیکس حور کیا ہو گیا ہے۔۔۔"

"وجدان میں سچ کہہ رہی ہوں جم میریا کی طرف سے کچھ کھٹ پٹ کی اوازیں
ارہی ہیں مجھے لگتا ہے وہاں کوئی ہے۔۔۔"

"اواچھا ادھر میں نے کچھ بندے کام پر لگائے ہیں وہاں کچھ کام ہو رہا ہے تم
پریشان نہ ہو میں ابھی تھوڑی دیر تک آجاؤں گا۔۔۔"

"وجی آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں کہ گھر میں آپ کوئی کام کروا رہے ہیں۔۔۔"

"ہاں وہ تھوڑا سا کام کروانا تھا اس لیے نہیں بتایا خیر تم پریشان نہ ہو میں تھوڑی دیر تک آ جاؤں گا ایزی رہو۔۔۔"

"پلیز وجی جلدی آجائیں مجھے اکیلے گھر میں ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے حور ابھی تھوڑی دیر تک کومل بھی آجائے گی اور میں بھی جلدی آجاؤں گا ٹھیک ہے اور میری حور ویسے بھی بہت بہادر ہے۔۔"

وجدان بڑے مان سے کہتا ہے۔

"ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے میں آپ کا ویٹ کروں گی۔۔۔"

"کرنا بھی چاہیے بیویاں اپنے شوہر کا انتظار کرتی ہیں۔۔۔"

"ہممم جی۔۔۔"

حوریہ مسکرا کر کہتی ہے۔

ہممم جی کیا ہوتا ہے۔۔۔ کہو نا کہ میں آپ کا بہت شدت سے انتظار کر رہی"

"ہوں۔۔۔

وجدان اس کی نقل اتار کر کہتا ہے۔

"وجی پلیز تنگ نہ کریں بس اب جلدی آجائیں اللہ حافظ۔۔۔"

حوریہ شرماتے ہوئے کال بند کر دیتی ہے۔

☆☆☆

"بولو بھی اب کومل کب سے خاموش بیٹھی ہو۔۔"

حارث گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس سے کہتا ہے۔۔

میں کسی کو پسند کرتی ہوں۔۔تو کیا آپ میرے لیے بھائی سے بات کریں"

"گے۔۔۔

کومل کے کہنے پر حارث ایک دم گاڑی روکتا ہے۔۔

ارے کیا ہو گیا ہے ابھی مجھے چوٹ لگ جاتی گاڑی روکنے سے پہلے بتا تو دینا"

"تھا۔۔۔

کومل حارث کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

"کیا کہا کومل تم نے تم کسی کو پسند کرتی ہو۔۔۔"

حارث کومل کی طرف دیکھ کر پوچھتا ہے اس کے چہرے کا رنگ اڑا ہوتا ہے۔

ہاں تو اس میں اس طرح کاری ایکٹ کرنے کی کیا ضرورت تھی آپ تو ایسے کر"

"رہے ہیں جیسے آپ مجھے پسند کرتے ہو۔۔۔

کومل لاپرواہی سے کہتے ہوئے باہر کی طرف دیکھتی ہے۔

"کومل تم ایسا کیسے کر سکتی ہو مطلب ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے اور تم ان چکروں میں پڑ گئی ہو۔۔۔"

حارث خود کو ریلیکس کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"17 سال کی ہونے والی ہوں میں اور ویسے بھی پیار کرنے میں عمر کون دیکھتا ہے۔۔۔"

کومل اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہتی ہے۔

"پرنسز تم مذاق کر رہی ہو نا۔۔۔"

"نہیں تو جب آپ شادی کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں ویسے بھی آپ تو مجھے چھوڑ کر پھر اپنی بیوی کے پاس رہا کریں گے اور میں کس سے باتیں کیا کروں گی اپنے دل کی۔۔۔"

"اور تم سے کس نے کہا کہ میں شادی کر رہا ہوں۔۔۔"

"آپ نے تو کہا تھا رات کو۔۔۔"

"پرنسز میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔"

"نہیں آپ سیریس تھے۔۔۔آپ ضرور کسی کو پسند کرتے ہوں گے اور آپ نے مجھے نہیں بتایا اب دیکھیں پھر بھی میں نے آپ کو بتا دیا کہ میں کسی کو پسند کرتی ہوں۔۔۔"

"پرنسز میں کسی کو پسند نہیں کرتا۔۔۔"

"ایسے کیسے ہو سکتا ہے آپ بھی تو لڑکے ہیں نا اور لڑکے کتنی لڑکیوں کو پسند کرتے ہیں آپ کی بھی کوئی ہو گی۔۔۔"

"پرنسز میں تمہیں کیسے سمجھاؤں۔۔۔"

حارث اپنا ماتھا مسلتا ہے۔

"الآپ سب چھوڑیں یہ بتائیں بھائی سے بات کریں گے میرے لیے۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

"کیوں۔۔۔۔۔۔"

کومل اس کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

"کیونکہ ابھی تم پڑھائی میں فوکس کرو ان فالتو کاموں سے دور رہو۔۔۔"

حارث گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا کہتا ہے۔

"پوچھیں گے نہیں کہ وہ کون ہے۔۔۔"

کومل اپنی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکا کر اس کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

"نہیں میں کیوں دیکھوں اسے۔۔۔"

"لیکن میں تو اسے آپ سے ملوانا چاہتی ہوں۔۔۔"

"مجھے کسی سے نہیں ملنا۔۔۔"

"سچ میں بہت ہینڈسم ہے وہ اتنا پیارا لگتا ہے نا ہنستے ہوئے کہ کیا بتاؤں اور اس کا ڈریسنگ سینس ہائے اللہ بہت اچھا اور جب وہ بات کرتا ہے تو دل کرتا ہے۔۔۔۔۔۔"

"انف پرنسز۔۔۔اب ایک لفظ اور مت کہنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔"

حارث غصے سے اس کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔

"آپ اتنا غصہ کیوں کر رہے ہیں۔۔۔"

"کیونکہ میں تمہارے منہ سے کسی اور کی تعریف نہیں سن سکتا پرنسز۔۔"

"وہ کیوں۔۔۔"

کومل دلچسپی سے پوچھتی ہے۔

"بولیں نا۔۔۔"

کومل اسے خاموش دیکھ کر کہتی ہے۔

"پرنسز پلیز چپ رہو۔۔۔"

حارث سٹیرنگ پر ہاتھ مضبوطی سے رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

اوکے نہ بتائیں میں بھائی سے خود ہی بات کرلوں گی مجھے لگا آپ میری ہیلپ" کریں گے خیر بھائی اسے دیکھ کرانکار ہی نہیں کرپائیں گے وہ ہے ہی اتنا "خوبصورت۔۔۔

"خبردار اگر تم نے وجدان سے اس بارے میں بات بھی کی تو۔۔۔"

حارث غصے سے گاڑی روک کر دھاڑتے ہوئے کہتا ہے تو کومل سہم جاتی ہے۔

تم صرف میری ہو اگر کسی اور کے بارے میں سوچا بھی تو قسم سے پرنسز میں" "خود کو بھی کچھ کرلوں گا اور تمہیں بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

حارث اس کے دونوں کندھوں سے پکڑ کر غصے سے کہتا ہے۔

"ہاہاہاہا۔۔۔دیکھا میں نے آپ کے منہ سے سچ نکلوا ہی لیا۔۔۔"
کومل کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

"کیا مطلب پرنسز۔۔۔"
حارث اسے کندھوں سے چھوڑ کر حیرانگی سے کہتا ہے۔

"مسٹر حارث مجھے پتہ تھا کہ آپ مجھے پسند کرتے ہیں بس میں آپ کے منہ سے سننا چاہتی تھی۔۔کیسا لگا میرا مذاق۔۔۔"
کومل مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

"ائی کانٹ بلیو پرنسز تم مذاق کر رہی تھی۔۔۔"

"جی مذاق صرف آپ ہی کر سکتے ہیں آپ کو پتہ ہے میں ساری رات سوئی نہیں جب آپ نے کہا کہ آپ شادی کریں گے۔۔۔

کومل منہ پھیلاتے ہوئے کہتی ہے۔

سوری پرنسز میں مذاق کر رہا تھا مجھے نہیں پتہ تھا تم اتنی سیریس ہو جاؤ گی میں "

"بس صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا پرنسز۔۔۔

"اچھا اور وہ صحیح وقت کب انا تھا۔۔"

"جب تم 18 کی ہو جاتی۔۔۔"

"اچھا اگر تب تک میں کسی اور کو پسند کر لیتی تو۔۔۔"

مجھے یقین تھا کہ تم ایسے نہیں کرو گی پرنسز تم صرف میری ہو صرف "

"میری۔۔۔

حارث اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر پیار سے کہتا ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے ہم لیٹ ہو رہے ہیں چلیں بھابھی اکیلی گھر پہ ہیں۔۔۔"

کومل شرماتے ہوئے اپنے ہاتھ چھڑوا کر کہتی ہے۔

"ہاں چلو۔۔۔"

پھر حارث گاڑی سٹارٹ کرتا ہے۔۔۔

☆☆☆

" السلام علیکم بھابھی۔۔۔ کیا حال ہے اپ کا۔۔۔؟"

" !وعلیکم السلام حارث بھائی۔۔ میں ٹھیک ہوں اپ سنائیں۔۔۔"

"جی الحمدللہ میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔"

"اچھا آ جائیں بیٹھے میں آپ کے لیے کچھ لے کر آتی ہوں۔۔۔"

نہیں نہیں بھابھی میں چلتا ہوں پھر کبھی سہی مجھے ایک ضروری میٹنگ پر جانا"
ہے۔۔۔"
حارث مسکرا کر کہتا ہے۔

یہ کیا بات ہوئی بھائی آپ کچھ کھائے بغیر کیسے جا سکتے ہیں بیٹھے میں نے بریانی"
بنائی ہے ہم ساتھ مل کر لنچ کرتے ہیں چلو جاؤ کومل تم بھی فریش ہو کر جلدی آ
جاؤ۔۔"
حوریہ کومل سے کہتی ہے جو اپنا بیگ کندھے پر لٹکائے کب سے نظریں جھکائے
ہونٹوں پر مسکراہٹ لیے کھڑی تھی۔

"بھابھی مجھے واقعی میٹنگ پر جانا ہے ورنہ میں آپ کے ہاتھ کی بریانی ضرور کھا کر جاتا اس لیے اس بار کے لیے سوری۔۔۔"

حارث کان پکڑ کر کہتا ہے۔۔

"ارے ارے سوری بولنے کی ضرورت نہیں ہے اس بار نہیں لیکن اگلی بار ضرور کھانا کھا کر جانا ٹھیک ہے۔۔۔"

حوریہ مسکرا کر کہتی ہے۔

"جی جی بھابھی انشاءاللہ ضرور او کے اللہ حافظ میں چلتا ہوں۔۔۔"

"او کے پرنسز اللہ حافظ۔۔۔"

حارث کومل کو محبت سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے تو وہ شرما کر بس اپنا سر ہلاتی ہے۔

"خیر ہے کومل اتنا بلش کیوں کر رہی ہو۔"

حوریہ اسے جانچتی نظروں سے پوچھتی ہے۔

"نہیں تو بھابھی ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"

کومل ہڑبڑاتے ہوئے بولتی ہے۔

"نہیں کوئی بات تو ہے ورنہ ہماری گڑیا ایسے تو بلش نہیں کرتی بتاؤ بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔۔"

حوریہ اس کے گال کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

"بھابھی ایسی کوئی بات نہیں ہے اب۔۔ب میں فریش ہو کر اتی ہوں اپ کھانا لگائیں م۔۔م۔مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔"

کومل جلدی سے کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی جاتی ہے اور حوریہ اسے جاتا دیکھ کر مسکراتی ہے۔

گڑیا تمہیں اور حارث کو ساتھ دیکھ کر مجھے ویسے بھی بہت خوشی ہوتی ہے اور"
اج تم دونوں کی انکھوں میں الگ ہی چمک تھی اللہ کرے جیسا میں سوچ رہی
"ہوں ویسا ہی ہوں۔۔۔
حوریہ دل میں سوچتے ہوئے مسکراتی ہے اور کچن کی طرف چلی جاتی ہے۔
کومل کمرے میں آکر اپنا بیگ بیڈ پر اچھالتے ہوئے اچھلنے لگتی ہے۔

"یس یس یس ائی لو یو لو اللہ میاں آپ نے میرے دل کی دعائیں سن لی۔۔۔"
پھر وہ جلدی سے اپنا موبائل پکڑتی ہے اور مائرہ کو کال کرتی ہے۔

" !السلام علیکم۔۔۔"
مائرہ کومل کی کال پک کر کہتی ہے۔

وعلیکم السلام۔۔۔ یار میں بہت خوش ہوں یار تھینک یو سو مچ تھینک یو تھینک یو"
"تھینک یو تھینک یو سو مچ

کومل جوش سے بولتی ہے۔

"ارے ارے یار اتنا خوش ہو رہی ہو لگتا ہے پلان سکسس فل ہو گیا۔۔۔"

مائرہ ایکسائٹڈ ہو کر پوچھتی ہے۔

"ہاں یار واقعی وہ مجھ سے ہی پیار کرتے ہیں اور وہ مجھے تنگ کرنے کے لیے ایسے بول رہے تھے۔۔۔"

کومل بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہتی ہے۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ وہ تم سے پیار کرتا ہے ہو سکتا ہے تمہیں تنگ کر رہا ہو لیکن تم ہی نہیں مانی خیر اللہ تم دونوں کو خوش رکھے۔۔ آمین"

"آمین ثم آمین۔۔۔"

کومل کہتی ہے۔

"اچھا اچھا اب اتنا خوش مت ہو ورنہ خود کی نظر ہی نہ لگ جائے۔۔۔"

مائرہ اسے سمجھاتے ہوئے کہتی ہے۔

"مائرہ بات ہی اتنی خوشی کی ہے کہ میں تمہیں بتا نہیں سکتی میرا دل کرتا ہے کہ میں ہواؤں میں اڑوں ساری دنیا کو بتاؤں کہ حارث سلطان صرف کومل کا ہے۔۔۔"

کومل دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"اچھا پھر ایک کام کرو تم مسجد میں جا کر اعلان کروا دو اور جیو نیوز پر بھی بتا دو کہ حارث سلطان صرف تم سے پیار کرتا اس طرح تمہارا یہ خواب پورا ہو جائے گا ساری دنیا کو بتانے والا"

"مائرہ مذاق تو نہ کرو۔۔۔"

کومل منہ پھلاتی ہے۔

"تم باتیں ہی ایسے کر رہی ہو یار ایسی باتیں دنیا سے چھپا کر رکھی جاتی ہیں بتائی نہیں جاتی پاگل میں تو تمہاری دوست ہوں لیکن یار دو پیار کرنے والوں کو دنیا حسد کی نظروں سے دیکھتی ہے اور کبھی کبھی یہ حسد پیار کرنے والوں کو لے ڈوبتا ہے۔۔۔"

مائرہ اسے تفصیل سے سمجھاتی ہے۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے میں کل ہی اپنا اور اس کا صدقہ دے دوں گی ہم دونوں کو اللہ نظر بد سے بچا کر رکھے گا۔۔۔"

"آمین انشاء اللہ اللہ تم دونوں کو ہمیشہ سلامت رکھے اور بد نظروں سے بچائیں۔"

آمین۔۔اچھا چلو ٹھیک ہے میں نے فریش ہو کر نیچے جانا ہے بھابھی میرا ویٹ کر' رہی ہے لنچ پر۔۔۔"

"اوکے اللہ حافظ۔۔۔"

☆☆☆

"دیکھ لیں سر سب کچھ ریڈی ہے اگر کچھ چینج کروانا ہے تو بتادیں۔۔۔"

"نہیں سب ٹھیک ہے۔۔۔"

وجدان پورے کمرے کو دیکھ کر کہتا ہے۔

آج وجدان حوریہ کے لیے خوبصورت سا کمرہ ڈیکوریٹ کروا رہا تھا جو جم ایریا کی سائیڈ پر آتا تھا۔ وہ گھر پر ہی تھا پر حوریہ کو اس بات کا نہیں پتہ تھا جب حوریا نے وجدان کو کال کی کہ گھر میں چور اگئے ہیں تو اس نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے اسے سمجھایا تھا اور سچ یہ تھا کہ وہ اس وقت اسے دیکھ رہا تھا ونڈو سے لیکن اس بات کا حوریہ کو نہیں پتہ تھا۔

کمرہ بہت بڑا تھا اس میں ایک بڑا سا شیشے کا دروازہ تھا جو جم کی طرف کھلتا تھا اس نے پورے کمرے میں ریڈ روز سے ڈیکوریٹ کروایا تھا بیڈ پر خوبصورت سی وائٹ اور مہرون کلر کی بیڈ شیٹ بچھائی گئی تھی بیڈ اچھے طریقے سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا فرش پر دروازے سے لے کر بیڈ تک آنے تک کے راستے میں پھول بچھائے گئے تھے اور کمرے میں لائٹنگ بھی کی گئی تھی جو کمرے کو اور بھی رومینٹک بنا رہی تھی کمرے کی ایک دیوار پر حوریہ اور وجدان کی نکاح والی فوٹو بھی لگی تھی اور ساتھ میں حوریہ کی مختلف تصاویر بھی وہاں لگائی گئی تھی۔۔

"سب اوکے ہیں تم لوگ جا سکتے ہو۔۔"

وجدان نے انہیں کہا اور انہیں لے کر اپنے ساتھ باہر کی طرف نکل پڑا۔ یہ دروازہ بھی جم سائیڈ سے باہر روڈ کی طرف نکلتا تھا۔ وجدان ادھر سے نکلنے کے بعد مین گیٹ سے گھر کے اندر داخل ہوا تاکہ حوریہ کو لگے کہ وہ ابھی ایا ہے۔

" !السلام علیکم۔۔۔"

وجدان لانچ میں اکر کہتا ہے جہاں کومل اور حوریہ دونوں بیٹھی تھی۔۔

" !وعلیکم السلام۔۔۔"

کومل اور حوریہ نے ایک ساتھ کہا تھا۔

"چلو اٹھو شاباش جلدی سے دونوں تیار ہو جاؤ۔۔۔"

وجدان سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"کیوں کہیں جانا ہے کیا۔۔۔"
حوریہ نے پوچھا۔۔ کومل بھی اپنے بھائی کے جواب کی منتظر تھی۔

"ہاں ہم لوگ اج ڈنر باہر کریں گے۔۔۔"

"واؤ کتنا مزہ ائے گا نا میں ابھی تیار ہو کر اتی ہوں۔۔۔"
کومل خوشی سے کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگ جاتی ہے جبکہ حوریہ ابھی بھی حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں تیار نہیں ہونا کیا۔۔۔"
وجدان اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر پوچھتا ہے۔

"وجی میں نے گھر پہ کھانا بنایا ہے اس کا کیا اگر باہر جانے کا پلان تھا تو لینڈ لائن پر کال کر کے بتا دیتے تا کہ میں کھانا نہ بناتی۔۔۔"

حوریہ منہ پھلاتے ہوئے کہتی ہے۔

"تو پھر کیا ہوا ہم وہ صبح کھالیں گے اس میں کون سی بڑی بات ہے میری جان
"۔۔۔

وجدان اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے پیار سے کہتا ہے جب کے حوریہ اسے "میری جان" کہنے پر تجسب سے دیکھتی ہے۔

" ایسے نا مجھے تم دیکھو سینے سے لگالوں گا میں ہو کے بے قابو خود سے تمہیں خود میں چھپالوں گا۔۔۔"

وجدان اسے یوں دیکھتا پا کر انکھ ونگ کرتے ہوئے سونگ گنگناتا ہے۔۔۔ تو حوریہ اس سے اپنے نظریں ہٹا کر شرماتے ہوئے اپنا نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبا کر اپنی انکھیں بند کرتی ہے۔

"میری جان تو ابھی سے شرما لگی ابھی تو اپ کی منہ دکھائی باقی ہے۔۔۔"

وجدان تھوڑا اس کے قریب ہو کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کرتا ہے تو وہ اس کے سینے سے لگتی ہے۔

"یہ کیا کر رہے ہیں کومل اگئی تو۔۔۔"

حوریہ اپنے دل کی دھڑکنوں کو سنبھالتے ہوئے شرماتے ہوئے وجدان سے کہتی ہے تو وہ اسے مزید اپنے قریب کرتا ہے۔

"وہ اتنی جلدی نہیں ائے گی مجھے پتہ ہے تیار ہونے میں بہت ٹائم لگاتی ہے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وجدان اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے تو حوریہ اپنی انکھیں بند کر کے گہرا سانس لیتی ہے۔

"اچھا چلو ریڈی ہو جاؤ پھر ہمیں ڈنر پر نکلنا ہے اور اس کے بعد تمہیں سرپرائز بھی تو دینا ہے۔۔۔"

وجدان اس کے کپکپاتے وجود کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہہمم۔۔۔۔"

حوریہ نظریں جھکائے ہوئے کہتی ہے۔

"کیا ہمم۔۔۔"

وجدان صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"م۔۔۔میں ابھی ری۔۔۔ڈی ہو کراتی ہوں۔۔"

حوریہ نظر جھکائے ہوئے کپکپاتے لبوں سے کہتی ہے۔۔۔تو وجدان کو اس پر بہت پیار اتا ہے۔

"اوکے چلو کمرے میں۔۔۔"

"مطلب۔۔۔"

مطلب بیگم صاحبہ کے کمرے میں ہی ریڈی ہوا جاتا ہے اس لیے بول رہا ہوں"

"کمرے میں چلیں۔۔۔

"او اچھا۔۔۔"

حوریہ اپنے ماتھے پہ آئے پسینے کو صاف کرتے ہوئے اٹھ کر کمرے کی طرف چل دیتی ہے اور وجدان بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑتا ہے۔۔

☆☆☆

آنٹی میری بہن بہت اچھی تھی پتہ نہیں اس نے کس بات کا صدمہ لے لیا اور"

اس دنیا سے چلی گئی مجھے اس کی بہت یاد اتی ہے کاش میں چلی جاتی ادھر اور وہ مجھے

"اپنے دل کا حال بتا دیتی۔۔۔

فرحین اریان کی امی سے باتیں کر رہی تھی۔

"بس بیٹا جس کی جیسے لکھی ہو تم اس طرح رو کر اسے یاد نہ کیا کرو بچے اس طرح روح کو تکلیف ہوتی ہوں۔۔"

اریان کی امی فرحین کو حوصلہ دیتے ہوئے کہتی ہیں۔

"بس کیا کروں آنٹی جب بھی مجھے اس کی یاد آتی ہے آنکھوں میں آنسو بے ساختہ آجاتے ہیں۔۔۔"

فرحین انسو صاف کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہائے ایوری ون۔۔۔"

اریان ہاتھ کی انگلی میں بائیک کی چابی گھماتے ہوئے لانچ میں اکر کہتا ہے۔

"ٹائم دیکھا ہے تم نے صبح سے کھر سے نکلے ہو اور اب آ رہے ہو رہتے کہاں ہو سارا دن۔۔۔"

اریان کی امی اسے دیکھ کر سخت رویے میں کہتی ہیں۔

"اوکم آن امی میں کوئی لڑکی تھوڑی ہوں جو سارا دن گھر بیٹھا رہوں میں ایک لڑکا ہوں اور دیر تک گھر سے باہر رہ سکتا ہوں۔۔۔"

اریان بدتمیزی سے کہتا ہے۔

"بات کرنے کی تمیز نہیں ہے تمہیں اپنی ماں سے۔۔۔"

ماجد جو ابھی گھر آیا تھا اس کی بات سن کر اس کے پاس آکر کہتا ہے۔

"نہیں ساری تمیز تو صرف آپ میں ہے اور ویسے بھی مجھے تمیز کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے"

"آوارہ لڑکوں کے ساتھ رہ رہ کر زبان بھی تمہاری ان جیسی ہو گئی ہے۔نہ ماں سے بات کرنے کی تمیز ہے اور نہ ہی اپنے بھائی سے۔۔۔"

اریان کی امی غصے سے کہتی ہیں۔

بھائی ؟؟؟ سیریسلی امی ۔۔۔ میں انہیں بھائی نہیں مانتا میں صرف اور صرف "اپ کا اکلوتا بیٹا ہوں میرے ساتھ کسی کو بھی کمپیئر کرنی کی ضرورت نہیں ہے اپ کو۔۔۔"

اریان بدتمیزی کی حد پار کرتے ہوئے بولتا ہے۔

"اریان اب تم حد سے بڑھ رہے ہو مجھے تمہارے ابا کو بتانا پڑے گا کہ تم کتنے بگڑ گئے ہو۔۔۔"

اریان کی امی اس کے پاس اکر غصے سے کہتی ہیں۔

"مجھے کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا جو کرنا ہے کریں میں انہیں کبھی بھی اپنا بھائی نہیں مانتا۔۔۔"

اریان یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے۔

"ماجد بیٹا تم اس کی باتوں کو دل پہ مت لینا تمہیں پتہ ہے اس کے رویے کا وہ ایسا
ہی ہے ٹھیک ہو جائے گا اہستہ اہستہ۔۔۔"

اریان کی امی اس کے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے کہتی ہیں۔

"کوئی بات نہیں بڑی امی۔۔۔"

ماجد زبردستی کی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتا ہے۔

"جاؤ فرحین بیٹا ماجد کے ساتھ ابھی تھکا ہوا آیا ہے کھانا کھاؤ جا کر۔۔"

اریان کی امی فرہین کی طرف دیکھ کر کہتی ہیں۔

"جی ٹھیک ہے آنٹی۔۔۔"

پھر وہ دونوں اپنے نیچے والے پورشن میں چلے جاتے ہیں۔

" یااللہ میرے بیٹے کو ہدایت دے"
اریان کی امی دل میں دعا کرتی ہیں۔۔

اریان کمرے میں آکر بیڈ پر لیٹتے ہوئے اپنا موبائل اوپن کرتا ہے۔۔۔اور نمرہ کی تصویریں دیکھتا ہے۔

سوری مجھے دکھ ہوا ہے تمہاری جانے کا میں نے یہ تو نہیں چاہا تھا کہ تم اس دنیا" سے چلی جاؤ۔۔۔میں نے تو سوچا تھا تمہیں بنالوں گا کچھ دن تک جب تک تم بچہ "ابوش کروادیتی لیکن تم نے تو سارا پلان ہی چوپٹ کر دیا۔۔۔
اریان اس کی تصویریں دیکھتے ہوئے دل میں سوچتا ہے۔
کتنا خود غرض تھا ناوہ ابھی بھی صرف اپنے بارے میں سوچ رہا تھا۔
اس کی تصویریں دیکھتے دیکھتے اچانک سے حوریہ کی تصویر اس کے سامنے اتی ہے تو وہ رک کر اس کی تصویروں کو زوم کر کے دیکھنے لگتا ہے۔پھر وہ حوریہ کی وہ ویڈیو دیکھتا ہے جہاں وہ بارش میں نہارہی ہوتی ہے۔کپڑے گیلے ہونے کی وجہ

سے حوریہ کا جسم تھوڑا تھوڑا واضح نظر ارہا تھا وہ بڑے غور سے اسے دیکھتا رہا اور پھر اپنے منہ میں زبان گھماتے ہوئے مسکرایا۔۔۔ یہ ویڈیو بھی اسے نمرہ نے سینڈ کی تھی۔۔

"مل گئی ہے چڑیا۔۔"

اریان انگوٹھے سے اپنے نچلے ہونٹ کو رب کرتے ہوئے دل میں سوچتا ہے۔۔۔

☆☆☆

وجدان حوریہ اور کومل ڈنر کر کے جب گھر واپس ائے تو کومل فوراً ہی اپنے کمرے میں چلی گئی یہ کہہ کر کہ اسے بہت نیند آرہی ہے۔۔۔ حوریہ اور وجدان بھی اپنے کمرے میں اگئے تھے۔

"میں پانچ منٹ میں اتا ہوں ایک ضروری کال کرنی ہے۔۔۔"

وجدان حوریہ سے کہتا ہے۔

"یہیں پر کر لیں کال باہر جانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔"

حوریہ ڈریسنگ مرر سے اسے دیکھ کر کہتی ہے۔

"شک کر رہی ہو بیگم صاحبہ مجھ پر۔۔"

وجدان صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس اکر کہتا ہے۔

"نہیں تو میں تو ایسے ہی کہہ رہی ہوں کال کمرے میں بھی ہو سکتی ہے۔۔"

حوریہ اپنے ایئر رنگز اتارتے ہوئے کہتی ہے۔

اب وجدان کو کوئی بہانہ سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کیا کہیں وہ ایک بار دوبارہ اس کمرے میں جا کر دیکھنا چاہتا تھا کہ کہیں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی۔

"حور میری جان میں اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ وائی فائی نہیں چل رہا مجھے لگتا ہے کہ اس میں کوئی مسئلہ ہو گیا ہے اس لیے سوچا باہر جا کر اسے ٹھیک کرتا ہوں اور پھر کال بھی کر لوں گا۔۔۔"

"اچھا چلیں ٹھیک ہے جائیں۔۔۔"

حوریہ کو سمجھ اگیا تھا کہ وہ اس سے جھوٹ بول رہا ہے لیکن پھر بھی اسے جانے کا بول دیا۔

"اوکے میں بس ابھی ایا اور ہاں تم ڈریس چینج مت کرنا ٹھیک ہے۔۔۔"

وجدان پیار سے کہتا ہے اور کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

"مجھے ان پر شک نہیں کرنا چاہیے ان کی انکھوں میں میرے لیے پیار صاف نظر اتا ہے۔۔۔"

حوریہ اپنی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے کہتی ہے۔

وجدان ایک نظر پورے کمرے کو دیکھتا ہے اور ساری لائٹس بند کر دیتا ہے۔

وہ راہداری سے گزرتے ہوئے خاموشی سے کومل کے کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھتا ہے اور وہ اسے سامنے بیڈ پر سوئی ہوئی نظر آتی ہے۔۔وجدان شکر کا سانس لیتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھتا ہے۔

وہ کمرے کا دروازہ کھولتا ہے تو سامنے حوریہ بیڈ پر بیٹھی نظر آتی ہے۔

وہ اس کے پاس آکر اس کے سامنے ایک شاپنگ بیگ رکھتا ہے۔۔

"یہ کیا ہے۔۔۔"

حوریہ اسے حیرانی سے دیکھ کر پوچھتی ہے۔

"سرپرائز ہے کھول کر دیکھو۔۔۔"

وجدان سینے پر بازو باندھ کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔ حوریہ جلدی سے شاپنگ بیگ کھولتی ہے تو اس میں اسے مہرون ڈریس نظر آتی ہے وہ اسے باہر نکال کر دیکھتی ہے تو وہ ساڑی تھی۔

"واؤ ساڑھی میرے لیے۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے وجدان سے پوچھتی ہے۔

"کمرے میں کوئی اور نظر آ رہا ہے۔۔؟"

وجدان آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھتا ہے۔۔

نہیں مجھے یقین نہیں ہو رہا کہ میں ساڑی پہنوں گی مجھے بچپن سے شوق تھا پہننے کا۔۔۔"

" ہاں تو اب یہ شوق پورا کر لو تمہارے لیے ہے پہنو"

"ابھی۔۔۔"
حوریہ حیرانی سے کہتی ہے۔۔

" ہھمم۔۔۔ابھی اسی وقت"

"پر رات کو پہننے کا کیا فائدہ کسی فنکشن پر پہنوں گی نا۔۔۔"

"حوریہ یہ ساڑھی میں صرف تمہیں اپنے سامنے پہنتے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"
وجدان اس کی انکھوں میں دیکھ کر کہتا ہے۔

"اچھا لیکن اب تو 12 بجنے والے ہیں نا اور کیا فائدہ پہنے کا سونے کا ٹائم ہے۔۔"
حوریہ نظریں جھکائے ہوئے کہتی ہے۔

"تمہیں کس نے کہا کہ میں نے تمہیں سونے دینا ہے اٹھو اور چینج کر کے آؤ اس کے بعد ایک اور سرپرائز ہے تمہارے لیے۔۔۔"

وجدان اسے دیکھ کر پیار سے کہتا ہے۔

حوریہ کا دل اس کی بات سن کر زور سے دھڑکا تھا۔

"جلدی کرو میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں جاؤ۔۔"

وجدان ڈریسنگ روم کی طرف اشارہ کر کے خود صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔ حوریہ شرماتے ہوئے اٹھ کر ڈریسنگ روم میں چلی جاتی ہے۔

ڈریسنگ روم میں جا کے جب وہ ساڑھی کو شاپنگ بیگ سے باہر نکالتی ہے تو اس کا بلاؤز دیکھ کر کنفیوز ہو جاتی ہے ایک وہ سلیو لیس تھا اور دوسرا اس کا بیک گلا کافی ڈیپ تھا۔

"اب کیا کروں میں ایسی ڈریسنگ کر کے ان کے سامنے کیسے جاؤں گی۔۔"

. حوریہ شرماتے ہوئے سوچتی ہے

"حو ساڑھی کو گھورنا چھوڑو اور پہن کر باہر اؤ۔۔۔"

وجدان بلند اواز میں کہتا ہے تو وہ فورا پیچھے مڑ کے دیکھتی ہے دروازہ تو بند تھا یعنی اس نے اندازہ لگایا تھا۔۔

"بہت تیز ہیں میرے دل کی بات بھی جان لیتے ہیں۔۔۔"

حوریہ پریشانی سے کہتے ہوئے ساڑھی پہننا شروع کرتی ہے۔

حوریہ شفون کی ساڑی پہنے مرر کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو دیکھ رہی تھی بلاشبہ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی پوری ساڑی سادہ تھی بس اس کے کناروں پر فینسی کام ہوا تھا۔۔ کمر پر اس نے اپنے بال کھلے چھوڑ دیے تا کہ بیگ گلا نظر نہ ائے لیکن ساڑی کا ایک پلو تو اس کی ایک گوری بازو تو چھپا گیا تھا لیکن دوسری واضح نظر ارہی تھی اس نے اپنے بالوں کے نیچے سے پلو نکال کر اپنی دوسری بازوں بھی چھپادی تھی۔۔۔ اب وہ مکمل خود کو کور کر کے آخری نظر ائینے میں دیکھ کر ڈریسنگ روم سے باہر نکلی۔

وہ اسے باہر آتا دیکھ کر صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑی ہو گئی۔

وجدان اسے ساڑی کا پلو ہاتھ میں زور سے پکڑا دیکھ کر مسکرایا تھا۔

"بس ساڑھی ہی پہننی ہے میک اپ نہیں کرو گی میرے لیے۔۔۔"

وجدان اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کا منہ اوپر کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔ تو حوریہ شرماتے ہوئے آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔

وجدان اسے انکھیں بند کیے ہوئے دیکھ کر اپنا ہونٹ دانتوں تلے دبا جاتا ہے۔

"حور انکھیں کھولو۔۔۔"

وجدان اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے کہتا ہے۔

حوریہ اپنی لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھتی ہے۔ وجدان کی انکھوں میں خماری دیکھ کر وہ گھبرا کر اس کے سینے میں اپنا سر منہ چھپا لیتی ہے۔

"مجھے لگتا ہے اج کی رات شرماتے ہوئے ہی گزر جانی ہے۔۔۔"
وجدان اس کے گرد بازو خمائل کرتے ہوئے مسکرا کر کہتا ہے۔

"اب کچھ بولو گی بھی یا خاموش رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔"
وجدان اسے اپنے سے الگ کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

مجھے لگتا ہے اپ نے اپنے لبوں کو تالا لگا لیا ہے خیر زیادہ میک اپ تو نہیں لیکن "
"صرف ایک ریڈ لپسٹک تو لگا سکتی ہے نا۔۔۔
وجدان اسے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"اب لپسٹک لگانا ضروری ہے کیا۔۔۔"
حوریہ شرماتے ہوئے پوچھتی ہے۔

ضروری ہو یا نہ ہو لیکن میرا دل کر رہا ہے تمہارے ہونٹوں پر لپسٹک دیکھنے "
"کو۔۔۔

وجدان رومانی انداز میں کہتا ہے۔

حوریہ اس کے انداز سے مزید گھبرائی تھی اس کے دل کی دھڑکنیں بے تحاشہ تیز ہوئی تھی۔

"پکڑو لگاؤ۔۔۔"

حوریہ کپکپاتے ہاتھوں سے ریڈ لپسٹک اپنے خوبصورت ہونٹوں پر لگاتی ہے۔

"اب ٹھیک ہے۔۔۔؟"

حوریہ لپسٹک لگا کر اس کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے۔

"ٹھیک تو ابھی بھی نہیں ہے لیکن میں خود ٹھیک کر لوں گا۔۔۔"

"کیا مطلب۔۔۔"

حوریہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

"مطلب ابھی آپ کو تھوڑی دیر میں پتہ چل جائے گا بیگم صاحبہ۔۔۔"

وجدان یہ کہتا ہوا اسے اپنی بانہوں میں اٹھا لیتا ہے۔۔ حوریہ کے لمبے بال نیچے کی طرف لہرائے تھے۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔"

حوریہ گرنے کے ڈر سے اس کے گلے میں بازو خمائل کرتے ہوئے پوری انکھیں کھول کر پوچھتی ہے۔

"سرپرائز ہے ابھی پتہ چل جائے گا جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔"

وجدان کمرے کا ہینڈل گھماتے ہوئے باہر نکل جاتا ہے۔

"نیچے اتاریں مجھے ہمیں کسی نے ایسے دیکھ لیا تو۔۔۔"

حوریہ گھبراتے ہوئے کہتی ہے۔

"میری جان کومل اپنے کمرے میں سو رہی ہے اور باقی ملازموں کی اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ اس طرف دیکھیں۔۔۔"

"پر ہم جا کہاں رہے ہیں۔۔۔"
حوریہ دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھتی ہے۔

"سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے مائی لیڈی بس ایک سیکنڈ۔۔۔"
وجدان جم سے ہوتا ہوا کمرے میں داخل ہوتا ہے پورے کمرے میں اندھیرا تھا اس لیے حوریہ ابھی دیکھ نہیں پائی تھی۔۔اس نے حوریہ کو نیچے اتارا۔۔

"وجی یہاں تو بہت اندھیرا ہے۔۔"
حوریہ کھڑی ہو کر اپنی ساڑھی کا پلو صحیح کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"سرپرائز۔۔۔ 3 2 1"

وجدان پورے کمرے کی لائٹنگ جلاتے ہوئے کہتا ہے۔تو حوریہ کمرے کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔

"واؤ۔۔۔"

حوریہ کے منہ سے بے ساختہ نکلتا ہے۔۔

"کیسا لگا میرا سرپرائز۔۔۔"

وجدان اس کا ہاتھ پکڑ کر پیار سے کہتا ہے۔

"بہت اچھا۔۔۔"

حوریہ پورے کمرے کو دیکھ کر کہتی ہے۔

" حور میں چاہتا ہوں کہ اج کی رات زندگی بھر کے لیے یادگار رہیں۔۔۔"

وجدان اس کی پشت سے اپنا چوڑا سینہ لگاتے ہوئے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر باندھ کر کہتا ہے۔ حوریہ جب اپنی تصویریں دیکھتی ہے تو حیران رہ جاتی ہے کیونکہ وہ تصویریں پہلے کی تھی ایک تصویر فرحین کی بارات والے دن کی تھی اور باقی دو زین کی مہندی اور برات کی تھی جو اس نے کومل کو سینڈ کی تھی اور ایک تصویر تب کی تھی جب وہ افس پارٹی میں گئی تھی بلیک فراک پہن کر۔

"وجدان یہ سب کب کیسے۔۔۔"

حوریہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

یہ ساری تصویریں میں نے کومل کے موبائل سے لی تھی اور یہ بلیک فراک والی"

"تو میں نے خود بنائی تھی جب تم عریشہ سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

وجدان اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی رکھ کر کہتا ہے۔

حوریہ گھبرا کر اس کے دونوں ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے اس سے دور ہوتی ہے۔

"حور تمہیں میرا قریب انا اچھا نہیں لگتا۔۔۔"
وجدان اس سے خود سے دور جاتا دیکھ کر پوچھتا ہے۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔"
حوریہ نظریں جھکائے ہوئے کہتی ہے۔

"تو پھر تم میرے حصار سے کیوں نکلی۔"

"وہ۔۔۔ می۔۔۔ میں۔۔۔"
حوریہ گھبراتے ہوئے کچھ بولنے کے لیے لب کھولتی ہے پر اس سے بولا نہیں جاتا۔۔

"حور اگر تم ابھی بھی چاہتی ہو کہ میں تم سے دور رہوں تو کوئی مسئلہ نہیں۔۔"

"نہیں وجدان میں ایسا نہیں چاہتی۔۔۔ مطلب سوری وہ میں گھبرا گئی تھی اس
لیے اپ سے دو۔۔دور ہو گئی "

"تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں اتنا پیار کروں گا کہ تمہیں
اپنی قسمت پر رشک ہو گا۔۔۔"
وجدان اس کے پاس اکر کہتا ہے۔ حوریہ مسکراتے ہوئے نگاہیں نیچے کر لیتی ہے
وجدان اس کے ہاتھ سے ساڑھی کا پلو چھڑواتے ہوئے پیچھے کرتا رہا تو حوریہ کی
دل کی دھڑکنیں مزید تیز ہوتی ہیں اسے ایسے لگتا ہے کہ اج پسلیاں توڑ کر باہر ا
جائے گا دل اس کا۔
وجدان اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی طرف کرتا ہے تو وہ اس کے
سینے سے آ لگتی ہے۔۔
وجدان نرمی سے اس کے سلکی بال اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے اس کے
کان پر جھک کر محبت بھرے الفاظ کہتا ہے:

میری زندگی میری جان ہو تم"

"میرے لیے سکون کا دوسرا نام ہو تم۔۔۔

وجدان سرگوشی سے کہتے ہوئے اس کے رخسار پر اپنے لب رکھتا ہے تو حوریہ اس کی شرٹ کو دونوں مٹھیوں میں جکڑ لیتی ہے۔۔

وجدان پیچھے ہٹتے ہوئے اس کے ماتھے پر محبت بھرا بوسہ لیتا ہے اور پھر اس کے ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر بیڈ پر بٹھاتا ہے۔۔

"حوریہ تمہاری منہ دکھائی۔۔۔"

وجدان محبت سے اس کے دونوں ہاتھوں میں وہ ڈبی رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

حوریہ انکھیں کھول کر ڈبی کی طرف دیکھتی ہے۔

"کھولو اسے۔۔۔"

وجدان کہتا ہے۔۔۔

حوریہ جب اس ڈبی کو کھولتی ہے تو اس میں بہت ہی نفیس اور خوبصورت ڈائمنڈ بریسلٹ تھا۔۔

"کیسا لگا۔۔۔"

وجدان پوچھتا ہے۔

"بہت بہت بہت پیارا ہے۔۔"

حوریہ خوشی سے کہتی ہے۔

"ہاں پر تم سے کم۔۔۔"

"کیا اپ سچ میں مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں۔۔۔ "

حوریہ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے۔

"اس سے پوچھ کر دیکھو کیا لگتا ہے تمہیں۔۔"

وجدان اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اپنے دل والے مقام پر رکھ کر پوچھتا ہے۔۔

حوریہ کو اپنے ہاتھ کے نیچے وجدان کا دل دھڑکتا ہوا محسوس ہوا تھا اس نے فورا اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔۔

"حور میں نے زندگی میں کبھی کسی سے پیار نہیں کیا لیکن تم وہ واحد لڑکی ہو جس سے پہلی بار مجھے شدت سے محبت ہوئی ہے۔۔۔"

حوریہ اس کی انکھوں میں دیکھتی ہے تو اسے وہاں صرف اپنے لیے محبت ہی نظر اتی ہے۔

"حور میں جانتا ہوں کہ تم پر میرا پورا حق ہے لیکن پھر بھی میں تم سے پوچھتا ہوں کیا میں تمہارے قریب اسکتا ہوں تم پر اپنی قربت نچھاور کر سکتا ہوں۔۔۔"

وجدان اسے محبت سے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

حوریہ مسکراتے ہوئے اسے انکھوں سے ہاں کا اشارہ کرتی ہے۔ وجدان خوش ہو کر دوبارہ اس کے ماتھے پر عقیدت سے بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے "ائی لو یو میری جان۔۔۔"

پھر وہ اس کے لبوں پر جھکتا ہے اور نرمی سے، چاہت سے، احترام سے اس کے لبوں پر ایک لمبا بوسہ دیتا ہے۔ ایسا بوسہ جو تیز نہیں تھا، دلفریب تھا۔ جیسے کسی خاموش دعا نے محبت کی مہر ثبت کر دی ہو۔

حوریہ کی سانسیں دھیمی ہونے لگیں، اس کا دل دھڑکنے لگا۔ شرم سے اس نے وجدان کا سینہ تھام لیا، جیسے خود کو سنبھالنا چاہتی ہو۔ وہ کچھ نہ بولی، صرف اس کے شانے سے سر لگا دیا۔

آہستہ آہستہ وجدان کے ہاتھ اس کے رخساروں سے پھسلتے ہوئے اس کے ساڑھی کے پلو تک پہنچے جسے اس نے انتہائی نرمی سے، احترام اور محبت

سے کندھے سے ہٹادیا اور پھر اس کے کندھے پر نرمی سے اپنے لب رکھے حوریہ نے انکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا۔۔۔ جیسے وہ وجدان کے ایک ایک لمس کو دل کی گہرائیوں سے محسوس کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

پھر وجدان نے اسے دھیرے سے تکیے پر لٹایا اور خود اس پر جھکا اور دوبارہ اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں لیا۔۔ اور پھر وہ اس پر اہستہ اہستہ اپنی قربت نچھاور کرتا گیا وہ دونوں ایک دوسرے کی قربت میں گم ہوتے چلے گئے وجدان کے ہر لمس میں محبت احترام اور چاہت تھی اور پھر اس بات کا سکون کہ وہ اپنے شریک حیات کے ساتھ ایک حلال رشتے کی شروعات کر رہا تھا۔۔۔ حوریہ کی تیز سانسیں اور وجدان کے دل کی دھڑکنیں پورے کمرے میں گونج رہی تھی اور باہر چاندنی ان دونوں کے پیار اور حلال رشتے کی گواہ تھی۔۔۔

☆☆☆

صبح جب حوریہ کی انکھ کھلی تو وہ وجدان کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے تھی اس نے سر اٹھا کر وجدان کی طرف دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اپ ابھی تک جاگ رہے ہیں۔۔۔؟
حوریہ اس کی انکھوں میں دیکھ کر پوچھتی ہے

"مجھے نیند ہی نہیں ارہی تھی۔۔"
وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک بات پوچھوں۔۔۔"
حوریہ دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھ کر اس کے دل کے اوپر اپنی انگلی ٹریس کرتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"جتنی چاہو اتنی پوچھ سکتی ہو اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

وجدان مسکراتے ہوئے اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا کہتا ہے۔

"ہمارے نکاح والے دن آپ نے کون سی نماز پڑھی تھی کیونکہ عشاء کی نماز تو لمبی ہوتی ہے اور آپ نے صرف دو رکعات پڑھے تھے۔۔۔"

حوریہ نے سوچتے ہوئے پوچھا۔۔

"حور تمہیں نہیں پتا کہ وہ نوافل کیوں پڑھے جاتے ہیں۔۔۔"

وجدان نے نرمی سے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔"

"اس دن ہمارا نکاح ہوا تھا اور ایک حلال رشتہ بنا تھا ہم دونوں کے درمیان اس لیے میں نے اپنے رب کا شکر ادا کیا تھا میں نے دو نفل شکرانے کے پڑھے تھے

میں خوش تھا حور! میں نے نکاح اپنے دل کی رضامندگی سے کیا تھا نہ کہ مجبوری
"کے تحت اور میں اپنے فیصلے پر ابھی بھی خوش ہوں مطمئن ہوں۔۔

وجدان نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے اس کے سوال کا جواب

دیتا ہے۔

اور میں سمجھی تھی کہ شاید آپ مجبور ہیں اس لیے مجھ جیسی عام لڑکی سے نکاح"
"کر رہے ہیں کتنی غلط تھی نا میں۔۔۔
حوریہ اداسی سے کہتی ہے۔

تمہیں خود کو غلط کہنے کی ضرورت نہیں ہے اس وقت حالات ہی ایسے تھے"
لیکن اب سب ٹھیک ہو گیا ہے نا اب تو تم خوشی خوشی مجھے قبول کر چکی ہو تو ضرور
"شکرانے کے نفل پڑھنا۔۔۔

"جی کیوں نہیں میں شکرانے کے نفل بھی پڑھوں گی اور باقاعدگی سے نماز بھی ادا کیا کروں گی مجھے اللہ نے اتنا پیار کرنے والا شوہر جو عطا کیا ہے۔۔"

حوریہ شرماتے ہوئے وجدان کے سینے میں منہ چھپا لیتی ہے۔

"چلو شکر ہے بیگم صاحبہ آپ کو میرے پیار پر یقین تو آیا۔۔۔"

وجدان اسے مزید خود میں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا چلو اٹھو فریش ہو جاؤ کومل بھی اٹھنے والی ہو گی اسے کالج جانا ہے نا اور پھر ہمیں اپنے کمرے میں بھی واپس جانا ہے۔۔۔"

وجدان ٹائم دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"او ہاں میں تو بھول ہی گئی میں جلدی سے فریش ہو جاتی ہوں پھر ہم واپس اپنے کمرے میں جاتے ہیں۔۔۔"

حوریہ جلدی سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"ارام سے گر نہ جانا۔۔۔"
وجدان اسے بیڈ سے افڑاد فڑی سے اٹھتے ہوئے دیکھ کر فکر مندی سے کہتا ہے۔۔
حوریہ اپنی ساڑی سنبھالتے ہوئے فریش ہونے چلی جاتی ہے اور وجدان رات کے بارے میں سوچ کر مسکراتا ہے۔
کچھ دیر بعد وہ دونوں فریش ہو گئے تھے وجدان نے پہلے سے ہی حوریہ اور اپنا ایک ڈریس ادھر رکھا ہوا تھا۔

"چلیں۔۔۔"
حوریہ نے شرماتے ہوئے کہا کیونکہ وجدان اسے مسلسل بالوں میں برش کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

"ہمم چلتے ہیں۔۔۔"

وجدان نے برش ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے حوریہ کی طرف قدم بڑھائے اور اسے دوبارہ اپنی باہوں میں اٹھالیا۔

"ارے یہ کیا کر رہے ہیں میں چلی جاؤں گی نیچے اتارے مجھے۔۔۔"
حوریہ اس کے گلے میں باہر ڈال کر کہتی ہے۔

بالکل بھی نہیں جیسے اس کمرے میں لے کر ایا تھا ویسے ہی دوبارہ تمہیں"
"ہمارے کمرے میں لے کر جاؤں گا۔۔۔
وجدان ڈور اوپن کرتے ہوئے باہر نکل کر کہتا ہے۔۔

نہیں وجی رات کی بات اور تھی اب دیکھیں نا صبح کے چھ بج رہے ہیں اور اگر"
"کومل اٹھی ہوئی تو ہمیں کہیں ایسے نہ دیکھ لے۔۔۔
حوریہ پریشانی سے کہتی ہے۔

نہیں مائی لیڈی وہ ابھی تک سو رہی ہے تم اس کی ٹینشن مت لو اور دیکھو باتوں "

" باتوں میں ہم نے آدھا راستہ بھی پار کر لیا۔۔۔

وجدان لاونج سے گزرتے ہوئے کہتا ہے۔

" وجی میں آپ کو بھاری نہیں لگتی۔۔۔ "

حوریہ نے اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے پوچھا۔

" چڑیا جتنی جان ہے تمہاری بھاری تم خاک ہو گی۔۔ "

وجدان اپنے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

" اللہ اللہ اب اتنی بھی کم جان نہیں ہے الحمد للہ کھاتے پیتے گھر کی ہوں میں۔ "

حوریہ منہ بسورتے ہوئے کہتی ہے۔

" اچھا تبھی میں کہوں مہینے کا راشن اب زیادہ آنا شروع ہو گیا ہے۔۔۔ "

وجدان اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے شرارت سے کہتا ہے۔

"ہاں تو سارا میں ہی کھاتی ہوں پھر بھی آپ کو چڑیا جیسی لگتی ہوں اب تو میں نے اتنا کھانا ہے اتنا کھانا ہے کہ اتنی موٹی ہو جاؤں پھر آپ سے اٹھایا بھی نہیں جائے گا۔۔"

حوریہ اپنے دونوں ہاتھوں کو پھلا کر کہتی ہے۔

"ایک راز کی بات بتاؤں تم چاہے جتنی بھی موٹی ہو میں پھر بھی تمہیں اٹھا لوں گا باڈی بلڈر بندہ ہوں میں۔۔"

وجدان اس کے چہرے کے پاس جھک کر کہتا ہے۔

حوریہ اسے اپنے اتنا قریب دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

"ہہائےئے۔۔۔ تمہارا شرمانا آف۔۔"

وجدان اس کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے تم ناشتے کی تیاری کرواؤ اور میں آفس کا کچھ کام ہے وہ کر لوں۔۔۔"

وجدان صوفے پر بیٹھتے ہوئے لیپ ٹاپ اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

حوریہ جو انکھیں بند کیے بیٹھی تھی انکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھتی ہے اور مسکرا کر اپنے سر پر ایک چٹ لگاتی ہے

"پاگل غلط ہی سوچنا"۔۔۔۔وہ سوچ رہی تھی کہ وجدان شاید دوبارہ رومینس کے موڈ میں ہے۔

"اوکے۔۔۔"

حوریہ کمرے سے باہر نکل جاتی ہے اور وجدان گہرا سانس لے کے کام میں مصروف ہو جاتا ہے۔۔۔

☆☆☆

الارم کی آواز سے کومل کی آنکھ کھلی تو اس نے موبائل پکڑ کر الارم بن کیا اور پھر اپنی انکھیں ملتے ہوئے اٹھ کر فریش ہونے چلی گی۔۔

کومل فریش ہو کر باہر آئی تو اس نے اپنا موبائل آن کیا اور واٹس ایپ پر حارث کا میسج دیکھا۔۔۔

"گڈ مارننگ پرنسز"

کومل کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ ابھری تھی۔

"گڈ مارننگ حارث بھائی۔۔"

کومل نے شرارت سے بھائی کے اگے ہنسنے والے ایموجز لگا کر میسج سینڈ کیا اور موبائل رکھ کر کالج کے لیے تیار ہونے لگی۔

تیار ہونے کے بعد اس نے موبائل پر دیکھا تو ابھی تک میسج سین نہیں ہوا تھا وہ ابھی تک اف لائن تھا تو اس نے موبائل پرس میں رکھا اور نیچے ڈائننگ ٹیبل کی طرف روانہ ہو گئی۔

ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ لگ چکا تھا حوریہ اور وجدان پہلے سے ہی ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔۔

"السلام علیکم بھائی السلام علیکم بھابھی۔۔۔"

کومل نے اپنی چیئر کھینچتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"

حوریہ اور وجدان نے ایک ساتھ کہا اور پھر دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیے

کومل نے بھی حوریہ کی آنکھوں میں اج الگ ہی چمک دیکھی تھی اور اپنے بھائی کو مسکراتے دیکھ کر کومل کو دلی خوشی ہوئی تھی۔۔

"کیا بات ہے بھابھی آج آپ دونوں کچھ زیادہ ہی خوش لگ رہے ہیں۔۔۔"
کومل حوریہ کہ کان پر جھک کر سرگوشی نما اواز میں کہتی ہے۔

".. کومل چپ کر کے ناشتہ کرو تمہارے بھائی پاس ہے"
حوریہ نے اسے انکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو وہ چپ چاپ مسکراتے ہوئے اپنا ناشتہ کرنے لگی۔۔

"بھائی امی کب ائیں گے۔۔۔"
کومل نے پوچھا۔

"آج اجائیں گی دوپہر تک۔۔۔"
وجدان نے کھانا کھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو پھر آپ لینے جائیں گے امی کو۔"

"نہیں گاڑی بیچ دوں گا میں نے ایک ضروری میٹنگ پہ جانا ہے۔۔۔"

اچھا میں نے سوچا اگر آپ جاتے تو میں بھی چلی جاتی ہوں چلو کوئی نہیں پھر "
" کبھی صیح۔۔۔

کومل نے اداسی سے کہا وہ بھی اپنے ماموں لوگوں کے پاس جانا چاہتی تھی کافی دیر سے نہیں گئی تھی ان کا گاؤں بہت پیارا تھا۔

" گڑیا تمہارے پیپر ہو جائیں پھر ہم لوگ وہاں پورا ایک ماہ گزار کر آئیں گے "
وجدان نے اپنی بہن کی اداسی دور کرتے ہوئے کہا۔

"کیا سچی۔۔۔"

کومل نے خوش ہو کر پوچھا۔

"تمہارے بھائی نے کبھی جھوٹ بولا ہے کیا۔۔۔"

وجدان نے انکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔"

کومل نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تصدیق نہیں کرنی چاہیے تھی۔"

"سوری بھائی۔۔'

گڑیا سوری کی ضرورت نہیں ہے بس تم خوش رہو اور اپنی خواہشیں مجھے بتایا کرو مجھے پوری کر کے خوشی ہوتی ہے اور اتنا یقین رکھا کرو کہ جو میں کہتا ہوں وہ میں کرتا بھی ہوں۔۔"

"جی بھائی۔۔۔"

کومل خاموشی سے ناشتہ کرنے لگی اور حوریہ چپ چاپ سینڈوچ کو گھورے جا رہی تھی کیونکہ وجدان کومل کے سامنے سیریس تھا اور ٹیبل کے نیچے سے اس نے حوریہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کے دل کی دھڑکنیں مزید بڑھ رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے ہم لوگ چلتے ہیں اپنا خیال رکھنا۔۔۔"
جب وجدان اور کومل کا ناشتہ ہو گیا تو اس نے حوریہ سے کہا۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔"
حوریہ نے نظریں جھکائے ہوئے کہا وہ وجدان کی طرف دیکھ ہی نہیں رہی تھی۔

"اوکے کومل بیٹا تم جاؤ گاڑی میں بیٹھو میں اپنا لیپ ٹاپ لے کر آتا ہوں"
وجدان کے کہنے پر کومل باہر کی طرف چلی گئی اور وہ خود کمرے کی طرف چلا گیا اور حوریہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

"اچھا چلو جلدی کرو گڈ بائے کس دو مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

وجدان نے کمرے میں اتے ساتھ حوریہ کے کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی قریب کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ بائے کس۔؟۔۔"

حوریہ کچھ حیرانگی اور کچھ پریشانی کی حالت میں وجدان کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

ہاں جب شوہر کام پر جاتے ہیں تو اچھی بیویاں کس کرتی ہیں چلو تم بھی جلدی" "کرو مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔۔

وجدان نے مزید اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا تو حوریہ نے شرماتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پہ رکھ دیے۔۔

"ٹھیک ہے آپ اپنی انکھیں بند کریں۔۔"

"کیوں۔۔۔"

وجدان نے ائی برو اٹھا کے پوچھا۔

"کیونکہ مجھے شرم اتی ہے۔۔۔"

حوریہ نے اس کے سینے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹکا کر کہا۔

وجدان اسے مزید تنگ کرنا چاہتا تھا لیکن وہ واقعی افس سے لیٹ ہو رہا تھا اس لیے اس نے اپنا ارادہ ترک کرتے ہوئے

"کہا اوکے لو کر لی انکھیں بند جلدی سے کس کرو۔۔۔

حوریہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ انکھیں بند کیے کھڑا تھا اس نے اپنی تمام تر ہمت جمع کرتے ہوئے دونوں ہاتھ وجدان کی گالوں پر رکھتے ہوئے اپنی ایڑیاں اٹھا کر اس کے ماتھے پر محبت بھرا ڈیپ بوسہ دیا۔۔

تھینک یو بیگم صاحبہ ہم اتنے پر ہی گزارا کر لیں گے "۔"

وجدان نے انکھیں کھول کر کہتے ہوئے اس کی پیشانی پر بھی لب رکھے۔

"او کے اللہ حافظ۔۔۔"

وجدان نے اسے انکھیں بند کیے ہوئے دیکھ کر دوبارہ اس کی گال پر لب رکھے اور جلدی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

حوریہ مسکراتے ہوئے بھاگ کر باہر دروازے تک ائی اور دور سے وجدان کی گاڑی دروازے سے باہر جاتے ہوئے دکھائی دی۔۔۔ جیسے ہی گاڑی گھر سے باہر نکلی وہ اپنی تمام سوچوں کو جھٹکتے ہوئے لانچ میں اکر بیٹھی اور ایل ای ڈی آن کر کے دیکھنے لگی۔۔

☆☆☆

حارث جب آفس آیا تو اس نے کومل کا میسج دیکھا جسے دیکھ کر اسے اپنی پرنسز پر بہت غصہ آیا۔۔

"حارث بھائی کی بچی جب تمہیں معلوم نہیں تھا تب تو بھائی کہہ لیتی تھی کوئی بات نہیں لیکن اب تو تمہیں سب پتہ ہے پھر بھی جان بوجھ کر بھائی۔۔۔ باز آجاؤ یہ نہ ہو کہ میں تمہارے 18 کا ہونے کا بھی انتظار نہ کروں اور تمہیں اپنی زوجہ محترمہ بنالوں۔۔۔"

حارث نے بالکل سیریس اواز میں وائس میسج کیا۔۔

ادھر کومل کلاس لے رہی تھی تو اس نے اپنے موبائل کی ٹون بجتی دیکھی تو جلدی سے موبائل پکڑ کر دیکھا تو حارث کا میسج دیکھ کر مسکرائی۔

"کیا بات ہے میڈم اج کچھ زیادہ ہی مسکرائی جا رہی ہوں نظر لگوانے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔"

مائرہ اس کے کان میں جھک کر کہتی ہے۔

"کیا کروں مائرہ خوشی سنبھالی نہیں جا رہی ابھی بھی دیکھو اس کا میسج ایا ہے اور میں سن نہیں سکتی کیا کروں۔۔۔"
کومل نے بھی بالکل ہلکی اواز میں کہا۔

"ایسا کرو تم پرنسپل کے پاس بیٹھ جاؤ اور ان کے سامنے یہ وائس میسج سنو کیسا رہے گا۔۔"
مائرہ سے گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

"مائرا یہ مذاق کا ٹائم نہیں ہے سیریز کہہ رہی ہوں۔۔۔"
کومل منہ کو بسورتے ہوئے کہتی ہے۔

"تم ایک کام کرو یہ بک پکڑ و اور میرے سر پہ مار دو اس طرح سا تھ میں کلاس سے باہر نکال لوں گی پھر تو ارام سے اپنی حارث سے بات کر لینا۔۔"
مائرہ اس کے ہاتھ میں بک پکڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

"بہت ہی فضول مشورہ ہے تم چاہتی ہو کہ پرنسپل میرے بھائی سے میری شکایت کریں۔۔۔"

کومل اسے کہتی ہے۔

"سائلنٹ سٹوڈنٹ۔۔۔"

وہ ابھی کچھ اور کہتی کہ پرنسپل کی بلند اواز کلاس میں گونجی تو وہ دوبارہ سے لیکچر کی طرف توجہ ہو گئی۔۔

☆☆☆

"حوریہ کا نمبر بھی میرے پاس نہیں ہے کوئی تو طریقہ ڈھونڈنا پڑے گا اس تک پہنچنے کا۔۔۔"

اریان لاونج میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس کے سامنے سے واجد آتا نظر آیا تو اس کے دماغ کی گھنٹی بجی۔

"السلام علیکم واجد بھائی۔۔۔"

اریان ادب سے صوفے سے اٹھ کر کہا تو واجد کے ساتھ اریان کی امی بھی حیران ہوئی تھی۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"

واجد صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"سوری بھائی اس دن کے لیے میں کچھ زیادہ ہی بھول گیا پتہ نہیں مجھے کیا ہوتا جا رہا ہے لیکن آئندہ میں ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گا۔۔۔"

اریان بیچارا سا منہ بنا کر واجد کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہے۔

"ارے اریان یہ کیا کر رہے ہو اس کی ضرورت نہیں ہے کوئی بات نہیں تمہیں
پچھتاوا ہو گیا یہی بہت ہے۔۔۔"
واجد نے اٹھ کر اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر کہا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں بھائی آئندہ آپ کے ساتھ بدتمیزی نہیں کروں گا اور اماں
کے ساتھ بھی اچھے سے پیش آؤں گا اب میں نے اپنی ساری بری ایکٹیوٹی چھوڑ
دینی ہے۔۔۔"
اریان نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے اگر تم نے اتنا سوچا مجھے بہت خوشی ہوئی کہ میرا بھائی
اب سیدھے راستے پر چلنے کا ارادہ رکھتا ہے۔۔۔"
واجد نے خوشی سے اسے گلے لگا کر کہا۔

جی بھائی آپ میرے لیے کوئی اچھی سی جاب ڈھونڈ دیں میں ریگولر کام پر جایا "کروں گا۔۔۔"

اریان اس سے الگ ہو کر کہتا ہے۔

ہاں کیوں نہیں میں کل ہی فیکٹری میں تمہارے لیے بات کروں گا تم فکر نہ کرو "آؤ بیٹھو۔۔۔"

وہ اسے صوفے پر بیٹھنے کو کہتا ہے۔۔

"ماشاءاللہ۔اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے توں نے میرے بیٹے کو ہدایت دی۔۔"

اریان کی امی دل میں اپنے بیٹے کے لیے اللہ کا شکر ادا کرتی ہیں۔

مجھے پوری امید تھی میرے بچے کہ تم ایک دن ضرور سدھر جاؤ گے مجھے پورا "یقین ہے کہ اب تم ایک بہتر انسان بن کر دکھاؤ گے۔۔۔"

اریان کی امی اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پیار سے کہتی ہیں۔

کچھ دیر وہاں یوں ہی باتیں کرنے کے بعد اریان اٹھ کر اپنے کمرے میں اگیا اور کھل کر مسکرایا۔۔

"کتنا آسان ہے نا لوگوں کو بے وقوف بنانا واجد بھائی سچ کہا ہے کسی نے ضرورت میں بندہ گدھے کو بھی باپ بنا لیتا ہے۔۔۔"
اریان کے قہقہے پورے کمرے میں گونج رہے تھے۔
اسے پتہ تھا کہ واجد وجدان کا دوست ہے اور اگر وجدان کے گھر جانا ہے تو واجد ہی وہ واحد سہارا ہے جس کے ذریعے وہ ادھر جا سکتا ہے اس لیے اس نے اچھے ہونے کا ناٹک کیا۔۔

"اب ائے گا مزہ حوریہ بی بی تیار ہو جاؤ میری باہوں میں انے کے لیے۔۔۔"
اریان بیڈ پر گرتے ہوئے سوچتا ہے۔۔۔

☆☆☆

کومل کلاس ختم ہونے کے بعد جلدی سے موبائل پکڑ کر حارث کا وائس میسج سنتی ہے اور مسکراتے ہوئے اپنی ناخن چبانا شروع کر دیتی ہے۔۔

"مجھے کیا پتہ ہے مجھے تو کچھ نہیں پتا آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے آپ نے مجھے لائیو پروپوز کیا ہو۔۔"

کومل نے ایٹیٹیوڈ کے ساتھ وائس میسج حارث کو سینڈ کیا۔۔۔ جو کچھ دیر بعد سین ہو گیا۔

"او تو میری پرنسز چاہتی ہے کہ میں اسے پروپوز کروں۔۔۔"

حارث مسکراتے ہوئے ریپلائی کرتا ہے۔

"اب میرے چاہنے یا نہ چاہنے سے کیا ہو گا میں تو آپ کو تب تک بھائی ہی کہوں گی جب تک آپ مجھے پرپوز نہیں کرتے وہ بھی سب کے سامنے۔۔"

کومل نے چیلنج کیا۔

" اور اگر میں نے سب کے سامنے پرپوز کر دیا تو۔۔۔"

حارث نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو تو بعد میں دیکھی جائے گی نا پہلے پرپوز تو کریں۔۔۔"

کومل نے چہکتے ہوئے کہا۔

"اوکے پرنسز جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔"

حارث نے رپلائی کیا۔۔

کومل نے خوشی سے موبائل کو گلے لگا کر مائرہ کی طرف دیکھا۔

" اچھا چلو اب یہ بلش کرنا بند کرو کنٹین میں چلتے ہیں کچھ کھاتے ہیں یار بہت بھوک لگی۔۔۔"

مائرہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کنٹین کی طرف جاتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔

☆☆☆

ساحر جب ایئرپورٹ پر اترا تو سامنے حارث کھڑا اس کا ویٹ کر رہا تھا۔

"السلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ۔۔۔"
ساحر نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ سفر کیسا گزرا"
حارث نے خوش ہو کر پوچھا۔۔

"بہت اچھا گزرا پر آپ کیوں آ گئے مجھے لینے گاڑی بیج دیتے ہیں خواہ مخواہ آپ نے زحمت کی۔۔۔"

ساحر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اس میں زحمت کی کون سی بات ہے تم میرے بھائی ہو اور کیا میں اپنے بھائی کو"
"لینے نہیں آسکتا۔۔۔

حارث نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

ایسی بات نہیں ہے بھائی دراصل میں نے یہاں سے سیدھا وجدان کی طرف"
" جانا تھا وہ مجھ سے ناراض ہے سوچا اسے منالوں

"کیا وہ تم سے ناراض ہے کیوں۔۔۔"

حارث نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

"ہاں بھائی کچھ مسائل ہیں لیکن میں اسے منالوں گا آپ فکر نہ کریں۔۔"

اچھا لیکن مجھے تو نہیں پتہ تھا کہ تم دونوں ناراض ہو غلطی ضرور تمہاری ہو گی"
"

جی بھائی غلطی تو میری تھی اس لیے تو معافی مانگنے کے لیے اگیا ہوں واپس اور"
"اب یہیں رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔

"چلو یہ تو شکر ہے کہ تم نے یہاں رہنے کا بھی سوچا۔۔"
حارث نے خوش ہو کر کہا۔

جی بھائی بس اب وہاں دل نہیں لگتا وجدان بھی تو یہاں اگیا ہے پہلے تو وہ ماہ میں"
دو یا ایک چکر ادھر لگا لیتا تھا اب تو وہ بھی نہیں لگاتا تو میں نے سوچا میں بھی ادھر
ہی رہ لیتا ہوں "

"چلو صحیح ہے تم کچھ دن ارام کرو پھر میرے ساتھ بزنس جوائن کر لینا۔۔"

"جی میں نے بھی یہی سوچا ہے۔۔"

اسی طرح دونوں باتیں کرتے ہوئے گھر پہنچ گئے گھر پہنچ کر ساحر نے اپنی مام ڈیڈ کو اچھے سے بلایا اور پھر ارام کرنے کے لیے کمرے میں چلا گیا۔۔

"حوریہ اب ہو گی تمہاری الٹی گنتی شروع۔۔۔"

ساحر ڈریسنگ مرر میں دیکھتے ہوئے سوچتا ہے۔۔۔

☆☆☆

"وجی میرا موبائل کب ٹھیک کروائیں گے میں نے نمرہ کا لاسٹ وائس میسج سننا ہے۔۔۔"

حوریہ کا موبائل اس دن گرنے کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا اس کے بعد وجدان نے کو نہیں دیا صحیح کروانے اور نہ ہی حوریہ کو یاد تھا آج وہ اپنے موبائل کی طرف دیکھ کر وجدان سے کہتی ہے۔

"حور تم نے مجھے کب کہا تھا کہ موبائل ٹھیک کروانا ہے۔۔۔"

وجدان ڈریسنگ مرر کے سامنے اپنی واچ پہنتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاں مجھے یاد ہی نہیں تھا آج دیکھ کر یاد آیا پلیز آپ ٹھیک کروا دیں۔۔۔۔"

حوریہ اس کے پاس آکر اس کا کالر ٹھیک کرتے ہوئے معصومیت سے کہتی ہے۔

"....اتنے پیار سے نہ کہو یار قسم سے موبائل سے جیلسی ہونے لگے گی مجھے"

وجدان اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"ویسے مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ اتنے رومینٹک ہو سکتے ہیں دیکھنے میں تو سب کو کھڑوس سے لگتے ہیں اور اب کوئی مجھ سے پوچھیں کہ آپ کتنے رومینٹک ہیں پیچھے ہٹے۔۔۔اور آج میرا موبائل ٹھیک ہو جانا چاہیے میاں صاحب۔۔۔"

حوریہ شرماتے ہوئے اس سے دور ہو کر کہتی ہے۔

"ہاں تو پیار تو میں صرف اپنی بیوی سے کرتا ہوں نا اب ہر کسی کے ساتھ تو اس طرح کا موڈ نہیں رکھ سکتا اپنا۔۔۔"

وجدان اپنے دونوں بازو اس کے کندھوں پر رکھتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے قریب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"جی اور بیوی کے علاوہ کسی کے ساتھ کرنے کے بارے میں سوچیے کا بھی مت کیونکہ میں صرف دیکھنے میں نرم ہوں اندر سے میں پوری شیرنی ہو۔۔"

حوریہ ایک ائی برو اٹھا کر ایٹیٹیوڈ سے کہتی ہے۔

اواچھاتومیری بیوی شیرنی بھی ہے مجھے توپتہ ہی نہیں تھا بچ کر رہنا پڑے گا پھر "
تو۔۔۔"

وجدان مسکراتے ہوئے دوبارہ سے ڈریسنگ مرر میں دیکھ کر اپنے بال سنوار نے لگتا ہے۔

میں سچ کہہ رہی ہوں اگر آپ نے کسی اور کے بارے میں سوچا بھی ناتو پھر میں "
نا۔۔۔"

حوریہ بات بیچ میں چھوڑتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیتی ہے۔

"تو پھر تم کیا۔۔۔"

وجدان اس کی طرف دیکھ کر پوچھتا ہے۔

"تو پھر میں بہت برا پیش اؤں گی کیونکہ میرا نام حوریہ شاہ ہے۔۔۔"

توحوریہ شاہ جی عرض یہ ہے کہ یہ نامراد شوہر آپ کے علاوہ کسی کی طرف "دیکھنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ ہماری آنکھوں میں توصرف آپ کا عکس رہتا ہے۔۔"

وجدان مسکراتے ہوئے گہرے الفاظوں میں کہتا ہے۔

"ارے واہ اب توشاعری بھی کر لیتے ہیں۔"

حوریہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

"میں نے کب شاعری کی۔۔۔"

"ابھی۔۔۔آپ نے کہانا کہ عرض ہے۔۔۔"

حوریہ یہ کہتے ہوئے کھلکھلا کر ہنسی تھی۔۔۔اور وجدان اسے مسکراتی انکھوں سے دیکھنے لگا۔۔

"ہنستی رہا کرو حور اچھی لگتی ہو۔۔۔"

وجدان اس کی گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے تو وہ شرما کر نگاہیں نیچے کر لیتی ہے۔

"اچھا دو دن بعد کومل کی برتھ ڈے ہے اور ایک سرپرائز بھی تمہارے لیے اور سب گھر والوں کے لیے بھی تو بتاؤ کیا گفٹ لینا ہے تم نے کومل کے لیے تا کہ ہم شام کو مال جا کر خرید لیں گے۔۔۔"

وجدان موضوع بدلتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہاں گفٹ تو لینا ہے کومل کے لیے لیکن سرپرائز کیا ہے۔۔۔"

حوریہ حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

"حور میں نے کہا تھا نا کہ سرپرائز بتائے نہیں جاتے۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے یہ لیں موبائل رات کو یاد سے ٹھیک کروا کے لائیے گا۔۔۔"

حوریہ اداسی سے اس کے ہاتھ میں موبائل رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"حور۔۔۔۔"

وجدان محبت سے اس کا نام پکارتا ہے۔

"ہمممم۔۔۔"

حوریہ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھتی ہے۔

اداس چہرہ اچھا نہیں لگتا تمہارا اور یار سرپرائز بتائی نہیں جاتی ورنہ میں تمہیں بتا"

"دیتا ٹرسٹ می۔۔۔

وجدان اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں پکڑ کر کہتا ہے۔

"اوکے کوئی بات نہیں میں ویٹ کرلوں گی لیکن سرپرائز اچھا ہونا چاہیے۔۔۔"

حوریہ نے اپنی انکھیں ٹمٹماتے ہوئے کہا۔

"جی حضور سرپرائز اچھا ہی ہو گا۔۔"

وجدان اس کی حرکت پر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

"او کے اب میں چلتا ہوں رات میں ملاقات ہو گی۔۔۔"

وجدان اس کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"او کے اللہ حافظ۔۔۔"

حوریہ بھی اپنی ایڑیاں اٹھا کر اس کے ماتھے پہ لب رکھتی ہے۔

تو وجدان مسکراتا ہوا آفس کے لیے روانہ ہو جاتا ہے۔۔۔

☆☆☆

وجدان آفس پہنچا تو کچھ دیر بعد اس نے اپنے موبائل پر واجد کو کال ملائی۔

" السلام علیکم۔۔وجدان کیسے ہو یار۔۔؟"
واجد کال پک کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں تم کیسے ہو۔۔۔الحمدللہ میں بھی ٹھیک ہوں اور تم بتاؤ کیسے یاد اگئی اج اتنے دنوں بعد میری گھر میں سب ٹھیک ہیں آنٹی کیسی ہیں۔۔۔"
واجد نے ایک ہی سانس میں پوچھا۔۔

"جی جی سب ٹھیک ہیں گھر میں امی بھی ٹھیک ہیں اور تم میرے دوست ہو یار تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں۔۔۔"

"اچھا تو دوست کی اتنے دنوں بعد یاد کیوں آئی میں نے پچھلے دنوں بھی تمہیں کال کی تھی لیکن تم نے اٹینڈ ہی نہیں کی۔۔۔"

"ہاں اس وقت میں میٹنگ میں بزی تھا تو بعد میں یاد ہی نہیں رہا خیر سارے گلے شکوے چھوڑو میں نے تمہیں انوائٹ کرنے کے لیے کال کی ہے۔۔۔"

"کس بات کا انوائٹ شادی تو تم نے چپ چاپ کرلی ہے یہاں تک کہ ولیمہ بھی کرلیا اور مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔"
واجد نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس بات کے لیے سوری یار سب کچھ اتنی جلدی ہوا کہ مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں ایا اور اب تم سارے گلے شکوے چھوڑ دو دو دن بعد کومل کی بر تھ ڈے ہے اور تم سب کو لے کر اؤ گے۔۔۔"

گلے شکوے بھی دوستوں سے ہوتے ہیں وجدان صاحب اگر آپ کو یاد ہو"

"تو۔۔۔

"مجھے سب یاد ہے یار سوری کر تو رہا ہوں۔۔۔"

ٹھیک ہے آجائیں گے برتھ ڈے پر لیکن تمہارے لیے نہیں کومل کے لیے"
آخر وہ بھی تو میری چھوٹی بہن کی طرح ہے نا تو اس کی خوشی میں شریک ہونا تو
"پڑے گا۔۔۔

"چلو آپ کا احسان صحیح آجایئے گا یہی کافی ہے۔۔۔"
وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
کچھ دیر وہ دونوں آپس میں باتیں کرتے رہے اور واجد ابھی ساری ناراضگی بھول
کر پھر سے اس کے ساتھ ٹھیک ہو گیا تھا پھر وجدان نے کہا کہ ٹھیک ہے بعد میں
"بات کریں گے میں نے ایک میٹنگ پر جانا ہے سو اللہ حافظ۔۔

وجدان نے ابھی فون رکھا ہی تھا کہ اس کے آفس کا دروازہ کھلا اور ساحر اندر اتا دکھائی دیا وہ آج بھی نوک کر کے نہیں آیا تھا ہمیشہ کی طرح۔۔وجدان اسے سامنے دیکھ کر غصے سے اپنی چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"تم یہاں کیا لینے ائے ہو۔۔۔"
وجدان نے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

پلیز وجدان بھائی ایک دفعہ مجھے بات کرنے دیں میں آپ سے معذرت کرنے آیا ہوں۔۔۔"
ساحر اس کے سامنے معصومیت سے کہتا ہے۔۔۔

"مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ساحر چلے جاؤ یہاں سے۔۔"
وجدان غصے سے دبی دبی اواز میں غرایا تھا۔

"نہیں وجدان بھائی آج میں آپ سے معافی مانگے بغیر نہیں جاؤں گا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی اس دن مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میں آپ کے پاؤں پڑتا ہوں مجھے معاف کر دیجیے۔۔۔"

ساحر اس کے قدموں میں بیٹھ کر کہتا ہے۔

"یہ کیا تماشہ ہے ساحر کیوں ایکٹنگ کر رہے ہو۔۔۔"

وجدان نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں ایکٹنگ نہیں کر رہا بھائی مجھے واقعی احساس ہے اپنی غلطی کا آپ یقین نہیں کریں گے لیکن میں اندر ہی اندر اس گلٹ کی وجہ سے مر رہا ہوں پلیز بھائی آپ مجھے معاف کر دیں میں حوریہ بھابھی سے بھی معافی مانگ لوں گا پلیز۔۔۔۔"

ساحر نقلی آنسو بہاتے ہوئے معصوم سی اس شکل بنا کر کہتا ہے۔

"بھابھی؟۔۔تو تمہیں پتہ چل گیا"

"جی بھائی آپ کو میری غلطی کی وجہ سے ان سے شادی کرنی پڑی ائی ایم ریلی سوری بھائی۔۔۔"

"جو کچھ بھی ہے ساحر لیکن میں تمہیں معاف نہیں کروں گا جاؤ یہاں سے ۔۔۔"

"نہیں بھائی میں ایسے نہیں جاؤں گا جب تک اپ مجھے معاف نہیں کریں گے ان ہاتھوں سے چھوا تھا نا میں نے بھابھی کو آج میں ان ہاتھوں کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

ساحر کو جب اپنی دال گلتی ہوئی نظر نہیں ائی تو اس نے اپنے ہاتھوں کو زخمی کرنا شروع کر دیا جسے دیکھ کر وجدان فورا اس کی طرف بڑھا۔

"پاگل ہو گئے ہو کیا کر رہے ہو یہ۔۔۔"

وجدان اس کے زخمی ہاتھوں کو پکڑ کر کہتا ہے۔

"ہاں بھائی میں پاگل ہو گیا ہوں مجھے معاف کر دیں پلیز میں آئندہ ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گا میں وعدہ کرتا ہوں میں کسی بھی لڑکی کے ساتھ اب تعلق نہیں رکھوں گا۔۔۔"

ساحر روتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے بیٹھو ادھر۔۔۔"

وجدان نے نرمی سے کہہ کر اسے افس کے صوفے پر بٹھایا۔

"آپ نے مجھے معاف کر دیا نا۔۔۔"

ساحر نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

تمہیں احساس ہو گیا یہی کافی ہے آئندہ ایسی غلطی کرنے کے بارے میں سوچنا"
" بھی مت اس بار معاف کر دیا ہے اگلی بار معاف نہیں کروں گا۔۔
وجدان سنجید گی سے کہتا ہے تو ساحر اسے گلے لگالیتا ہے۔۔

"جی جی بھائی میں آئندہ ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گا۔۔۔"
ساحر نے مسکراتے ہوئے کہااور وہ مسکراہٹ شیطانی تھی وہ اپنے پلان میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔

☆☆☆

اریان کچھ دنوں سے بہت اچھا بن رہا تھا سب گھر والے اس کے اس رویے سے بہت خوش تھے۔۔ وہ ان دنوں گھر سے بلا وجہ نکلا بھی نہیں تھا اور اوارہ گردی بھی نہیں کی تھی اس نے۔۔

"اج اتنا سناٹا کیوں ہے یہاں۔۔۔"

واجد لانج میں آکر کہا وہاں سب لوگ بیٹھے تھے اریان بھی ساتھ ہی تھا اور سب ہی خاموش تھے۔

"ارے آؤ بیٹا بیٹھو کچھ نہیں بس ایسے ہی اچھا سوچ رہے ہیں کہ کہیں باہر گھومنے کے لیے چلتے ہیں بہت عرصہ ہو گیا ہے کہیں گئے ہی نہیں ہم فرحین بیٹی کا بھی مائنڈ فریش ہو جائے گا "

اریان کی امی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں بڑی ماں ہم ضرور جائیں گے لیکن نیکسٹ ویک۔۔۔"

"کیوں بھائی اس ویک کیوں نہیں جا سکتے۔۔۔"

اریان نے پوچھا۔

کیونکہ میرا دوست ہے وجدان اس کی بہن کی سالگرہ ہے نا اس ویک دو دن بعد "
"اس لیے انہوں نے ہمیں بھی انوائٹ کیا ہے سو ہم سب ادھر جا رہے ہیں۔۔۔
واجد کے بتانے پر سب خوش ہوئے تھے اور سب سے زیادہ اریان۔

اچھا بھائی ہم وجدان کے گھر جائیں گے وہ وجدان ملک جس کی اسلام اباد میں "
" کمپنی بھی ہے واؤ کتنا مزہ ائے گا نا۔۔۔
اریان نے انکھوں میں چمک لیے ہوئے کہا۔

جی جی اسی وجدان کے گھر جائیں گے تم بھی کل ہمارے ساتھ شاپنگ پہ چلنا "
"اپنے لیے کچھ لے لینا پھر ہم سب لوگ ساتھ جائیں گے پارٹی پہ۔۔۔

"جی بھائی میں نے تو بہت تیاری کرنی ہے۔۔"
اریان نے خوشی سے کہا۔۔

"مطلب۔۔۔"

واجد نے حیرانگی سے پوچھا۔

"میرا مطلب ہے کہ اتنے بڑے فنکشن میں ہم پہلی دفعہ جا رہے ہیں نا تو سوچا کیوں نہ اچھی سی تیاری کر کے جاؤں وہاں سب امیر لوگ ہوں گے تو ڈریسنگ بھی امیر لوگ جیسی ہونی چاہیے نا۔۔"

"ہاں میں تو کافی دفعہ گیا ہوں لیکن اکیلا اس بار تو اس نے پوری فیملی کو کہا ہے تو تم لوگوں کو تو جانا پڑے گا کر لو تیاری۔۔۔"

"اوکے بھائی اچھا میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں آپ کھانا کھا لیں۔۔۔'

اریان نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں تم نہیں کھاؤ گے کھانا۔۔"

"میں کھا چکا ہوں بھائی۔۔۔"

"اوکے۔۔۔"

فرحین کھانا لگاؤ ہمارے لیے۔۔۔اور بڑی ماں آپ"

"سنائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

واجد اریان کی امی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اریان اپنے کمرے کی طرف چلا جاتا ہے۔۔۔

☆☆☆

"السلام علیکم چاچی جان۔۔"

تانیہ نے شمشاد بیگم سے کہا۔

"وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہو تم۔۔۔"
شمشاد بیگم نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"جی میں تو بالکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں یہاں سے گزر رہی تھی تو سوچا آپ سے ملتی جاؤں میں اگے بھی آئی تھی لیکن آپ گھر پر نہیں تھی۔۔"

"ہاں بیٹا میں بھی ٹھیک ہوں۔۔اچھا کیا تم آگئی بتاؤ کیا کھاؤ گی۔۔"

"کچھ بھی کھلا دیں آنٹی ویسے آپ کی بہو کہاں ہے نظر نہیں آ رہی۔۔۔"
تانیہ نے لاؤنج میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ اپنے کمرے میں گئی ہے ابھی آتی ہو گی۔۔"

"اچھا صحیح ویسے میرا بڑا دل کرتا ہے کہ میں آپ کے پاس کچھ دن رکوں لیکن وجدان رکنے ہی نہیں دیتا پچھلی دفعہ بھی میں نے کہا تھا کہ میں یہاں رک جاؤں لیکن اس نے کہا نہیں تم اپنے گھر جاؤ کیا یہ میرا گھر نہیں ہے چاچی "

تانیہ نے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے بیٹی اداس ہونے کی ضرورت نہیں ہے وجدان کا تو میں دماغ سیٹ کروں گی کیوں اس نے منع کیا بچی کو یہاں رہنے سے تم جب تک چاہو یہاں رہ سکتی ہو۔۔۔"

شمشاد بیگم نے محبت سے کہا۔

"اچھا کیا واقعی میں رہ سکتی ہوں۔۔"

"ہاں ہاں رہ سکتی ہو ویسے بھی دو دن بعد کومل کی برتھ ڈے ہے نا تو تم تب تک یہیں رہو کومل کو بھی اچھا لگے گا"

"شکریہ چاچی آپ بہت اچھی ہیں۔۔"

تانیہ نے مسکراتے ہوئے ان کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا تھا۔

"ارے واہ تانیہ آپی آپ۔۔۔"

کومل اسے دیکھ کر کہتی ہے۔

"کیسی ہے ہماری گڑیا۔۔۔"

تانیا اسے گلے لگا کر کہتی ہے۔

"جی الحمدللہ میں ٹھیک ہوں اور آپ کو دیکھ کر اور بھی ٹھیک ہو گئی ہوں۔۔"

"اچھا جی۔۔۔"

تانیہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے تو اسے سامنے سے حوریہ آتی دکھائی دیتی ہے۔

"کیسی ہو حوریہ۔۔"

تانیہ اٹھ کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے اور حوریہ حیرت سے اسے دیکھتی ہے۔

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔۔۔"

حوریہ خود کو نارمل کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"میں تو ٹھیک ہوں لیکن اب تم ٹھیک نہیں رہنے والی۔۔۔"

تانیہ اسے گلے لگا کر سرگوشی نما آواز میں کہتی ہے۔

"آؤ نا بیٹھو ہمارے ساتھ۔۔"

تانیہ اس سے الگ ہو کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

حوریہ حیرت سے اسے دیکھے جا رہی تھی وہ کیا کرنے آئی تھی کہیں وہ اس سے وجدان کو چھیننے تو نہیں آئی تھی لیکن نہیں وہ ایسے نہیں ہونے دے گی وجدان صرف اس کا ہے اس پر صرف حق حوریہ شاہ کا ہے۔

حوریہ اپنی تمام سوچوں کو جھڑکتے ہوئے شمشاد بیگم کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی اور ان کی باتوں میں بس ہمم اور ہاں میں ہاں ملانے لگی۔۔۔دل میں کئی سوال تھے لیکن وہ مطمئن اس بات سے تھی کہ وجدان اس سے سچا پیار کرتا ہے کوئی چاہے کچھ بھی کر لے وہ اس سے کبھی دور نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ کبھی ایسا ہونے دے گی۔۔۔

☆☆☆

وجدان آفس سے بہت لیٹ گھر آیا تھا۔اس کی گاڑی جب گھر کے اندر انٹر ہوئی تو تانیہ گاڑی رکنے کی اواز سن کر جلدی سے کومل کے کمرے سے نکل کر لاؤنج میں ائی اسے سامنے سے وجدان اتاد کھائی دیا۔۔

تانیہ وہاں پاس بڑے صوفے پر بیٹھ کر آنسو بہانا شروع کر دیتی ہے۔

"ایکسکیوز می۔۔۔"

وجدان نے پاس آکر پوچھا اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ تانیہ ہے۔

"تم یہاں۔۔۔"

تانیہ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو وجدان کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔

"السلام علیکم وجدان۔۔۔"

تانیہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کے سامنے کھڑی ہو کر کہتی ہے۔

"وعلیکم السلام تم کب آئی اور رو کیوں رہی ہوں۔۔۔"
وجدان تفتیشی انداز میں پوچھتا ہے۔۔

"میں آج ہی آئی ہوں وجدان۔۔۔"

"اچھا تو پھر اس وقت یہاں کیوں بیٹھی ہو۔۔"

"بس ایسے ہی میں چلتی ہوں کمرے میں۔۔۔"
تانیہ معصوم سا منہ بنائے ہوئے کہتی ہے۔

"ایسے نہیں جا سکتی پہلے یہ بتاؤ رو کیوں رہی تھی۔۔۔"
وجدان اس کے سامنے آ کر پوچھتا ہے اور اسی وقت حوریہ اترتے ہوئے انہیں دیکھ کر وہاں کھڑی ہو جاتی ہے اور تانیہ کی نظر اس پر پڑتی ہے۔

"کچھ نہیں آپ جائیں اپنے کمرے میں آپ کی بیوی نے آپ کو یہاں دیکھ لیا تو شک کرے گی۔۔۔"

تانیہ آنسو بہاتے ہوئے کہتی ہے۔

"تم اس کی فکر نہ کرو اسے مجھ پر یقین ہے وہ شک نہیں کرے گی۔۔"

وجدان نے یقین سے کہا۔

"اچھا۔۔۔ وجدان میرا دل بہت گھبرا رہا ہے اور سر بھی بہت دکھ رہا ہے۔۔۔ میں کومل کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے باہر اگئ۔۔۔"

تانیہ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو تم ارام کرو میں تمہارے لیے میڈیسن منگواتا ہوں۔۔۔"

وجدان یہ کہہ کر ابھی پلٹتا ہی ہے کہ تانیہ بے ہوش ہو کر اس کے اوپر گرتی ہے وجدان اسے بروقت سنبھالتا ہے۔

"تانیہ تانیہ۔۔۔"

وجدان اسے اوازیں دیتا ہے لیکن وہ انکھیں نہیں کھولتی۔

وجدان کو کچھ سمجھ نہیں اتا تو وہ اسے صوفے پر لٹاتا ہے اور لٹاتے وقت وہ اس پر تھوڑا سا جھکا ہوتا ہے جسے دیکھ کر حوریہ غصے سے اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

"ہاجرہ بھی ہاجرہ بھی۔۔۔"

وجدان بلند اواز میں کہتا ہے تو وہ فوراً کچن سے بھاگ کر باہر اتی ہیں۔

"کیا بات ہے وجدان بیٹا۔۔۔"

ہاجرہ بھی اس سے پوچھتی ہیں۔

ہاجرہ بھی اسے دیکھیے کیا ہوا ہے اور پانی کے چھینٹے مارے اس کے منہ پر اسے "ہوش میں لے کر ائیں اور جب یہ ہوش میں اجائے تو بخش سے کہہ کر اس کے

لیے میڈیسن منگوا دیجیے گا میں کمرے میں جا رہا ہوں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دینا۔۔۔"

وجدان سنجیدگی سے کہتا ہوا ایک نظر تانیہ کو دیکھ کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

تانیہ سب کچھ سن رہی تھی اسے بہت غصہ ایا تھا کہ وجدان اس کے پاس بیٹھا تک نہیں تھا وہ تو چاہتی تھی کہ وہ اسے ہاسپٹل لے کے جائے لیکن یہاں تو ماجرہ ہی الٹ ہو گیا۔

ہاجرہ بی نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے تو وہ اٹھ بیٹھی۔

"تانیہ بیٹا کون سی میڈیسن چاہیے تمہیں بتاؤ میں بخش سے کہہ کر منگواتی ہوں۔۔۔"

ہاجرہ بھی نے نرمی سے پوچھا۔

ایکسکیوز می مجھے بیٹا کہنے کی ضرورت نہیں ہے اور مجھے کچھ بھی چاہیے ہو گا میں "

"خود منگوالوں گی احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے جاؤ یہاں سے۔۔۔

تانیہ نے غصے سے کہا تو ہاجرہ بھی اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔اور تانیہ بھی غصے سے پیر پٹختے ہوئے دوبارہ سے کومل کے کمرے میں چلی گئی۔

☆☆☆

وجدان کمرے میں آیا تو حوریہ سو رہی تھی تو اس نے بنا اواز کے ہی لیپ ٹاپ رکھا اور ڈریسنگ روم کی طرف چلا گیا۔۔اور حوریہ بے اواز انسو بہا رہی تھی۔۔وجدان ڈریسنگ روم سے باہر ایا تو اس نے بیڈ کے پاس بیٹھ کر حوریہ کا چہرہ اپنی طرف کیا جو انسوں سے تر تھا۔

"کیا ہوا میری جان۔۔۔"

وجدان نے فوراً اس کے انسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔"

حوریہ نے کروٹ لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں کوئی تو بات ہے بتاؤ مجھے۔۔۔"

وجدان دوبارہ اسے اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھتا ہے۔

"آپ تانیہ کے پاس کیا کر رہے تھے۔۔۔"

حوریہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"او تو تم نے مجھے تانیہ کے پاس کھڑا دیکھ لیا اس لیے رو رہی ہو پر شاید میں نے کسی لڑکی کو یہ کہتے سنا تھا کہ اگر میں نے کسی کے بارے میں سوچا تو وہ بہت برا حشر کرے گی اس کا کیونکہ وہ تو شیرنی ہے۔۔"

وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ مسکرا رہے ہیں اگر غلطی اس کی ہوتی تو میں کچھ بھی کر سکتی پر آپ اسے صوفے پر لٹا رہے تھے۔"

حوریہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

"میری جان تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے یا پھر کہیں میرے پیار میں کوئی کمی رہ گئی ہے جو تم مجھ پر شک کر رہی ہو۔۔۔"

وجدان اس کی انکھوں میں دیکھ کر پوچھتا ہے۔

"میں آپ پر شک نہیں کرنا چاہتی لیکن جس طرح میں نے آپ دونوں کو دیکھا۔۔۔"

"ششششش۔۔۔! کبھی کبھی آنکھوں دیکھا کبھی کبھار غلط بھی ہوتا ہے حور۔۔۔"

وجدان اس کے ہونٹوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھتے ہوئے اسے مزید بولنے سے روکتا ہے۔

"اور ایک بات یاد رکھنا حور میں تمہارے علاوہ کسی کا تصور بھی نہیں کر سکتا میرے لیے میرا سب کچھ تم ہو کوئی چاہے جتنی بھی کوشش کر لے تمہیں مجھ سے جدا نہیں کر سکتا اس لیے آئندہ مجھ پر شک مت کرنا۔"

وجدان اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر کہتا ہے۔

"وجدان ائی ایم سو سوری مجھے آپ پر شک نہیں کرنا چاہیے ایم ریلی سوری"

حوریہ شرمندہ سی ہو کر اسے گلے لگا کر کہتی ہے۔

"سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن آئندہ سے مجھ پر کبھی شک مت کرنا کوئی بھی بات ہو تم اس سے پوچھ سکتی ہو ایسے چپ چاپ رونے کی ضرورت نہیں ہے"

ہمم۔۔۔

وجدان بھی اس کے گرد حصار بناتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا آپ کے لیے کھانا لے کر آوں۔۔۔"

حوریہ اس سے الگ ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔

"تم نے کھایا۔۔۔"

وجدان محبت سے پوچھتا ہے۔

"جی جی کھایا ہے۔۔۔"

حوریہ نظریں جھکائے ہوئے جھوٹ بولتی ہے کیونکہ اس نے کھانا دوپہر کا کھایا تھا اور اب اس کا دل نہیں کر رہا تھا کہیں نہ کہیں اب بھی اس کے دل میں ڈر تھا وجدان کو کھونے کا۔۔

اچھا مجھے بھی بھوک نہیں ہے میں نے چار بجے کلائنٹ کے ساتھ کھانا کھا لیا تھا"

"تو اب دل نہیں کر رہا۔۔۔

وجدان کہتے ہوئے اس کے ساتھ ہی لیٹ جاتا ہے۔ حوریہ اس کے قریب ہو کر اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ کر آنکھیں موند لیتی ہے اور وجدان اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ چلاتا ہے۔۔ کچھ دیر بعد جب حوریہ سو جاتی ہے تو وجدان نرمی سے اس کے پاس سے اٹھتا ہے اور کمرے سے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

☆☆☆

وہ کمرے سے باہر آتا ہے تو بخش کو کال کرتا ہے اور پوچھتا ہے کہ ہاجرہ بھی نے تمہیں میڈیسن بنانے کو کہا تھا۔

جی نہیں سر ہاجرہ بھی نے تو مجھے کسی میڈیسن کے بارے میں نہیں بتایا آپ حکم "

"کریں میں ابھی لے آتا ہوں۔۔

بخش ادب سے کہتا ہے۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

وجدان یہ کہہ کر حیرت سے فون بند کر دیتا ہے اور کومل کے کمرے کا رخ کرتا

ہے۔

وہ جب کومل کے کمرے کے پاس جاتا ہے تو دروازہ پہلے سے ہی کھلا ہوتا ہے اسے مناسب نہیں لگا لیکن پھر بھی وہ تھوڑا سا جھانک کر دیکھتا ہے تو کومل اکیلی ہی بیڈ پر لیتی تھی۔۔ وہ اہستہ سے اس کا دروازہ بند کرتے ہوئے پلٹا ہی تھا کہ اسے لان سے کسی کی اوازیں سنائی دی تو وہ اس طرف چلا گیا۔

کیا کروں یار بہت کوشش کرتی ہوں اس کے قریب جانے کی لیکن اتنا ڈھیٹ "

"آدمی ہے میری طرف توجہ ہی نہیں دیتا۔۔۔

تانیہ کسی کے ساتھ فون پر بات کر رہی تھی اور وجدان اس کی بات سن کر وہیں کھڑا ہو گیا۔

"اب تو ایسا پلان بناؤں گی نا کہ اس کو میرے قریب آنا ہی ہو گا دیکھ لینا اب اسے میرا ہونا ہی پڑے گا اور اس کی بیوی اس کو تو ایسا سبق سکھاؤں گی نا کہ ساری عمر یاد رکھی۔۔۔"

وجدان غصے سے وہاں کھڑے اسے گھور رہا تھا۔۔۔تانیہ نے ابھی اسے نہیں دیکھا تھا۔

"ہاں ہاں ایسا ہی کروں گی کل تو ہونے دو دیکھ لینا وجدان پر ایسا الزام لگاؤں گی کہ وہ خود مجھ سے شادی کرے گا اور پھر میں حوریہ کو دھکے مار کر گھر سے نکالوں گی۔۔۔"

"چٹخ۔۔۔"

ابھی وہ مزید کچھ بولتی کہ وجدان نے اسے اپنی طرف کرتے ہوئے کھینچ کے اس کے منہ پر تھپڑ مارا اور تانیہ کے ہاتھ سے موبائل زمین پر گرا وہ انکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

"واج۔۔۔د۔۔ددان اااپ۔۔۔'

تانیہ اپنی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کپکپاتے لبوں سے کہتی ہے۔

تم اتنی گھٹیا ہو سکتی ہو تانیہ میں نے یہ سوچا بھی نہیں تھا مجھے تم پر شک تھا کہ تم" ناٹک کر رہی ہو لیکن پھر میں نے سوچا کہ نہیں تم ایسا کیوں کرو گی پر تم تو میری "........سوچ سے بھی اوپر نکلی ائی ہیٹ یو تانیہ ائی ہیٹ یو

وجدان اسے کندھوں سے پکڑ کر جھنجوڑ ہوئے کہتا ہے۔

اور ایک بات میری کان کھول کے سن لو اگر آئندہ تم نے ایسی کوئی حرکت کی یا" میری بیوی کو نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچا بھی تو تانیہ تمہارا وہ حشر کروں

گانا کہ تم زندگی بھر یاد رکھو گی سمجھی تم۔ابھی تو صرف ایک تھپڑ مارا ہے دوبارہ
ایسی کوئی حرکت کی تو جان سے بھی مار سکتا۔"

وجدان اس پر دھاڑتا ہے۔

"وووواجدان۔۔م۔۔مم۔میری بات تو سنو۔۔"

تانیہ ہچکیوں سے روتے ہوئے کہتی ہے۔

"جو کچھ میں سن سکا ہوں اس کے علاوہ مزید مجھے کچھ نہیں سننا اور ہاں بہتری اسی میں ہے کہ تم میرا پیچھا چھوڑ دو میں نہ تو پہلے تمہارا تھا اور نہ اب ہو سکتا ہوں تمہارا کزن تمہیں جان سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے اس کے بارے میں سوچو تو بہتر ہو گا اگر اپنی زندگی حسین گزارنا چاہتی ہو تو اس کا ساتھ تمہارے لیے بہتر ہے اس کے علاوہ میں کچھ نہیں کہوں گا اینڈ کل صبح ہوتے ہی تم مجھے میرے گھر میں نظر نہیں آنی چاہیے۔۔۔"

وجدان کہہ کر چلا جاتا ہے۔

اور تانیہ ادھر ہی گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مزید تیزی سے روتی ہے اس نے یہ تو نہیں سوچا تھا کہ اس کا پلان اتنی جلدی ختم ہو جائے گا وہ وجدان کی نظروں میں گرنا نہیں چاہتی تھی۔

وجدان آہستہ سے حوریہ کے پاس لیٹ کر دوبارہ اس کا سر اپنے کندھے پر رکھتا ہے اور اسے مزید اپنے ساتھ بھینچ کر اس کے ماتھے پر بوسہ لیتا ہے۔

"میں صرف تمہارا ہوں حور ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہیں آسکتا۔۔"

وجدان اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے سوچتا ہے اور اپنی انکھیں موند لیتا ہے۔۔۔

☆☆☆

صبح ڈائننگ ٹیبل پر سبھی موجود تھے لیکن تانیہ نہیں تھی وہ صبح ہی چلی گئی تھی سب کو بتائے بغیر۔۔

"کومل بیٹا تانیہ کہاں ہے۔۔۔"

شمشاد بیگم پوچھتی ہیں۔

"پتہ نہیں امی میں جب صبح اٹھی تو وہ یہاں نہیں تھی۔۔۔"

کومل نے بریڈ پر جام لگاتے ہوئے کہا۔

"امی وہ صبح چلی گئی تھی گھر۔۔"

وجدان نے سنجیدگی سے کہا۔

"پر کیوں اس نے تو یہاں کچھ دن رکنا تھا۔۔۔"

شمشاد بیگم نے حیرت سے کہا۔

"کیوں کا پتہ نہیں امی شاید اس کا یہاں دل نہ لگا ہو یا اسے نیند نہ ائی ہو پتہ تو ہے آپ کو اپنے باپ کی کلوتی بیٹی ہے نخرے تو ہوں گے نا اس کے بتانا ضروری نہیں سمجھا ہو گا اس نے"

وجدان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو صحیح ہے ویسے اسے بتا کر جانا چاہیے۔۔۔"

شمشاد بیگم یہ کہہ کر دوبارہ سے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئ۔

حوریہ بھی حیران تھی کہ وہ تانیہ اتنی اسانی سے کیسے چلی گئ اس نے متلاشی نظروں سے وجدان کی طرف دیکھا اور جدان نے اسے انکھوں سے ریلیکس رہنے کا اشارہ کیا اور کھانے کی طرف متوجہ کیا۔

کھانا کھانے کے بعد وجدان جب کمرے میں گیا تو حوریہ پہلے سے ہی کمرے میں موجود تھی۔۔

"یہ حوریہ تمہارا موبائل ٹھیک ہو گیا ہے۔۔۔"

وجدان اس کی طرف موبائل بڑھاتے ہوئے کہتا ہے تو وہ خوشی خوشی اپنا موبائل پکڑتی ہے۔

"تھینک یو سو مچ وجی۔۔"

حوریہ خوشی سے اپنا موبائل دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"کتنی بار منع کیا ہے کہ تھینکس مت بولا کرو۔۔۔"

وجدان اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا چلیں بیٹھیں ہم مل کر نمرہ کی لاسٹ وائس سنتے ہیں۔۔۔"

حوریہ اپنا واٹس ایپ اوپن کرتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں وہ تمہاری دوست ہے تم سنو میں امی کے کمرے میں جا رہا ہوں مجھے ان "سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔۔"

"وجی آپ کیوں نہیں سن سکتے بعد میں چلے جائیے گا آنٹی کے پاس۔۔۔"

حور کسی کی پرسنل بات نہیں سنتے اور ویسے بھی وہ تمہاری دوست تھی پتہ نہیں "اس نے تمہیں کیا کہا ہوگا اس لیے بہتر یہی ہے کہ تم سنو میں اتا ہوں۔۔۔۔
وجدان پیار سے اس کی گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے تو حوریہ اثبات میں سر ہلاتی ہے تو وہ باہر نکل جاتا ہے۔
حوریہ بیڈ پر التی پالتی مارے بیٹھتے ہوئے نمرہ کا وائس اوپن کرتی ہے۔۔

السلام علیکم حوریہ میں تمہیں کال پر سب بتا دیتی لیکن پھر مجھے ڈر اس بات کا تھا" کہ تم مجھ پر غصہ کرو گی اس لیے وائس کر رہی ہوں حوریہ میں نے بہت بڑی غلطی کردی اس دن جب میں گھر پر تمہارا بول کر اریان کے ساتھ گئی تھی تب ہمارے بیچ بہت کچھ ہوا تھا لیکن میں نے تم سے جھوٹ بولا اور اس کے بعد بھی میں اسے کئی دفعہ ملتی رہی تمہیں بتائے بغیر تم نے ہر بار مجھے سمجھایا لیکن میں نے

تمہاری نہیں مانی مجھے لگا وہ مجھ سے سچا پیار کرتا ہے اور مجھ سے شادی کرے گا لیکن جب میں نے اسے بتایا کہ میں پریگننٹ ہوں تو اس نے مجھے ریجیکٹ کر دیا اس نے کہا کہ پتہ نہیں یہ بچہ کس کا ہے حور یہ مجھے اس وقت احساس ہوا تھا کہ تم صحیح تھی اور میں غلط میری امی کو اس بات کا پتہ چل گیا ہے حور انہوں نے میرا بچہ بوش کروا دیا میں نے بہت بار اریان سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے ہر بار مجھے دھتکارا میرا دل بہت بے چین ہو رہا ہے حور مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں مر جاؤں گی میری امی مجھ سے ناراض ہے میں نے اپنے ابو کا مان توڑا اور اپنی سب سے پیاری دوست کو برا سمجھا پلیز مجھے معاف کر دینا میں معافی کے لائق نہیں ہوں لیکن پھر بھی تم مجھے معاف کر دینا میں امی سے بھی معافی مانگتی ہوں لیکن وہ مجھے معاف نہیں کرتی حور وہ مجھے کہتی ہیں کہ تم مر جاؤ قسم سے اگر میرے بس میں ہوتا تو میں کب سے مر جاتی خودکشی حرام ہے پھر سوچتی ہوں کہ میں نے جو اریان کے ساتھ حرام رشتہ رکھا تب کیوں نہیں سوچا کچھ سمجھ نہیں ارہا دل چاہا کہ تمہیں سب بتا دوں یہ سب سننے کے بعد پتہ نہیں تمہارا کیساری ایکشن ہو گا لیکن پھر بھی میں اتنا ہی کہوں گی اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دو اور

پلیز ایک بار فیض آباد آ کر مجھے مل لو امی بھی مجھ سے ناراض ہے مجھ سے ان کی منا لوں پلیز۔۔۔میں ناراضگی دیکھی نہیں جاتی پلیز ایک بار آ جاؤ اور انہیں

" تمہارے جواب کا انتظار کروں گی حوریہ

حوریہ سارا وائس نوٹ سن کر حیران ہو جاتی ہے اسے غصہ بھی اتا ہے لیکن دکھ اس بات کا ہوتا ہے کہ اب وہ اس دنیا میں نہیں ہے اس رات اس نے اس بات کی اتنی ٹینشن لی تھی وہ کتنا بے چین تھی اس سے ملنے کے لیے وہ اتنا کچھ برداشت کر رہی تھی یہ سوچ کر ہی حوریہ کہ مزید انسو بہے تھے۔۔

لیکن اب کچھ نہیں کر سکتی تھی نہ تو وہ اس دنیا میں تھی اور نہ ہی وہ اریان سے بدلہ لے سکتی تھی کیونکہ اریان نے کچھ بھی اس کی مرضی کے بغیر نہیں کیا تھا وہ سب کی خود ذمہ دار تھی اریان نے جھوٹے پیار کا ناٹک کیا اور وہ سچ سمجھ بیٹھی یہ بھی تو اسی کی غلطی تھی نا۔

یا اللہ میری دوست کے تمام گناہ معاف کر دے اللہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ "

"اس نے گناہ کیا ہے اللہ میاں اسے قبر کے عذاب سے بچانا۔۔۔

حوریہ نے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے فقط دل میں اس کے لیے دعا کی۔۔۔ پھر

اپنا موبائل اس نے سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔

☆☆☆

"امی میں اندر آسکتا ہوں۔۔۔"

وجدان دروازے کے پاس کھڑا ہو کر ان سے پوچھتا ہے۔

"آجاؤ میری جان باہر کیوں کھڑے ہو۔۔۔"

شمشاد بیگم ہاتھ میں تسبیح لیے بیٹھی تھی اسے دیکھ کر پیار سے کہا۔

"امی مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا۔۔۔"

"بولو میرے بچے۔۔۔"
شمشاد نے اپنے بیٹے سے کہا۔

"امی دراصل حارث شروع سے ہی کومل کو پسند کرتا ہے اور اس نے اب مجھ سے باقاعدہ طور پر کومل کا ہاتھ مانگا ہے مجھے وہ بہت اچھا لگتا ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہے وہ بالکل پرفیکٹ ہے کومل کے لیے آپ کو اگر مناسب لگتا ہے تو میں اسے ہاں کر دوں۔۔۔"
وجدان نے ٹھہر ٹھہر کر بات مکمل کی۔

"ارے ماشاءاللہ یہ تو بہت اچھی بات ہے مجھے بھی حارث بیٹا بہت پسند ہے میرے لیے اس سے بڑھ کر اور کون سی خوشی ہو گی کہ وہ میرا داماد بن جائے"
شمشاد بیگم نے خوش دلی سے کہا۔

"اچھا تو پھر میں اسے ہاں کر دوں۔۔"

"جی جی بیٹا کیوں نہیں اسے ہاں کر دو"

اور امی میں نے سوچا ہے کہ کیوں نہ ہم کومل کی برتھ ڈے والے دن ہی اس"
"کی انگیجمنٹ کر دیں حارث کے ساتھ

ہاں تو یہ تو بڑی خوش کی بات ہے سب موجود ہوں گے وہاں اس سے اچھا"
"موقع اور کون سا ہو سکتا ہے۔۔۔

چلو ٹھیک ہے میں حارث کو بتا دوں گا اور آپ اس بارے میں ابھی کومل سے یا"
"حوریہ سے ذکر مت کریے گا ان کے لیے سرپرائز ہے۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے بیٹا نہیں بتاتی۔۔"

پھر وہ دونوں ماں بیٹا باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔

کومل جب لیکچر سے فری ہوئی تو اس کے موبائل پر بیرونی ملک کے نمبر سے کال ارہی تھی اس نے سوچتے ہوئے کال پک کی۔۔

"جی کون۔۔۔"
کومل نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"میں اپنی پرنسز کا شہزادہ۔۔۔"
حارث نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ؟۔۔پر یہ نمبر تو بیرونی ملک نمبر ہے۔۔۔"

"جی جناب ہم امریکہ ہیں۔۔"

"واٹ۔۔۔"

کومل نہ حیرت سے کہا۔

"جی۔۔"

حارث نے پر سکون انداز میں جواب دیا۔

"پر آپ کب گئے بتایا بھی نہیں اور کیوں"

کومل نے خفگی سے پوچھا۔

پرنسز مجھے ضروری کام تھا اس لیے اناپڑا اور جب میں نکلا تب بہت رات ہو چکی "
" تھی تو مناسب نہیں لگا تمہیں کال کرنا۔۔۔

"ہاں تو اپ ایک وائس میسج کر دیتے یا ٹیکسٹ میسج ہی کر دیتے بتانا ہو تو بندہ کیسے بھی بتا سکتا ہے لیکن نہیں میری کیا اہمیت آپ کی نظر میں"

کومل کالج کے لون میں اکر کہتی ہے۔

"پرنسز تمہاری اہمیت کیا ہے یہ تمہیں شادی کے بعد بتاؤں گا اور رہی بات وائس میسج اور ٹیکسٹ کرنے کی تو اس کے لیے معذرت۔۔۔"

"رہنے دے معذرت نہیں چاہیے آپ کی عین موقع پر آپ چلے گئے اپ کو پتہ بھی ہے کہ کل میری برتھ ڈے ہے۔۔"

"جی جی مجھے پتہ ہے میں کل تک آجاؤں گا میری جان۔۔۔"

حارث نے اتنی محبت سے کہا کہ کومل کے گال بلیش کرنے لگے۔

"جائیے میں آپ سے بات نہیں کرتی۔۔"

کومل کو کچھ اور سمجھ نہیں آیا تو اس نے یہ کہتے ہوئے کال بند کر دی۔

میں جانتا ہوں پرنسس تم شرما گئی ہو لیکن کوئی نہیں تمہارا شرمانا تو ایسے ختم "
" کروں گا کہ تم مجھے شرمانے پر مجبور کر دو گی
حارث موبائل دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

☆☆☆

"السلام علیکم وجدان بھائی۔۔۔"
وجدان نے حارث کو کال کی تو اس نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے ادب سے کہا۔

وعلیکم السلام کیسے ہو حارث اور میں یہ کیا سن رہا ہوں تم امریکہ چلے گئے "
"ہو۔۔۔

وجدان نے خفگی سے کہا۔۔

"جی بھائی میں بالکل ٹھیک ہوں اور ایک ضروری میٹنگ تھی تو اس لیے انا
پڑا۔۔۔"

"لیکن تم جانتے ہو کہ کل کومل کی برتھ ڈے ہے اور میں نے تمہیں ایک
خوشخبری بتانے کے لیے بھی کال کی ہے کہ امی مان گئی ہیں ان سے میں نے بات
کی ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ٹھیک ہے کل کومل کی برتھ ڈے کے ساتھ تم
دونوں کی انگیجمنٹ بھی کر دیں گے لیکن تم تو چلے گئے۔۔۔"
وجدان اپنی رولنگ جیل پر بیٹھ کر اسے کال پر بتا رہا تھا۔

"جی جی بھائی میں جانتا ہوں کہ کل کومل کی برتھ ڈے ہے آپ بے فکر رہیں
میں کل تک اجاؤں گا اور مجھے پوری امید تھی کہ آنٹی مان جائیں گی اس لیے میں

نے امی ابو سے پہلے سے بات کرر کھی تھی کومل کا ڈریس میں نے ارڈر کر دیا تھا وہ

"کل ٹائم سے آپ کے گھر پہنچ جائے گا۔۔۔

حارث نے تفصیل سے کہا۔

"ارے واہ تم نے تو ڈریس بھی خرید لیا بڑے چھپے رستم نکلے تم تو۔۔۔"

وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جی بھائی مجھے یقین تھا کہ اپ مان جائیں گے اس لیے میں نے سوچا کیوں نہ "

میری پرنسز کل میری پسند کا ڈریس پہنے اس لیے خود ہی سلیکٹ کر لیا جولری

"وغیرہ بھی میں نے ساتھ ہی ارڈر کر دی تھی۔۔۔

چلو پھر میں تمہارا انتظار کروں گا باقی کے کام میں دیکھ لوں گا تم بس ٹائم سے پہنچ "

"جانا۔۔۔

جی جی بس میں یہاں سے نکلنے ہی والا ہوں کل تک انشاءاللہ میں ٹائم پر پہنچ "
"جاؤں گا۔۔۔

"اوکے اللہ حافظ۔۔۔"
وجدان نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

اللہ اس شخص کو میری بہن کے لیے بہترین بنانا اور ان دونوں کی زندگیوں میں "
خوشیاں ہی خوشیاں لانا کوئی دکھ کوئی تکلیف ان کی زندگی میں نہ ائے میری بہن
"ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہیں۔۔۔
وجدان نے دل ہی دل میں سوچا۔
ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کے موبائل کی بیل بجی اس نے سکرین پر دیکھا تو
"حورِ جان" لکھا تھا وجدان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھری۔

"السلام علیکم میری جان اج کیسے ہماری یاد اگئی اس ٹائم۔۔۔"

وجدان نے محبت سے کہا۔

"وعلیکم السلام اور اپ کو یاد کرنے کے لیے ٹائم کی ضرورت نہیں ہے میں جب چاہوں اپ کو کال کر سکتی ہوں افٹر ال میں اپ کی بیوی ہوں۔۔۔"

حوریہ نے ایٹیٹیوڈ سے کہا۔

"جی جی بیگم صاحبہ اپ مجھے جب مرضی کال کر سکتی ہیں وائے ناٹ۔۔"

"اچھا سنیں کل کومل کی برتھ ڈے ہے اور ابھی تک میں نے کوئی نیو ڈریس نہیں لیا کل کیا پہنوں گی میں۔۔۔"

حوریہ نے بیچارگی سے کہا۔

"جانے جہاں آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں نے آپ کے لیے ڈریس ارڈر کر دیا ہے آپ کو آپ کی ڈریس مل جائے گی۔۔۔"

وجدان نے محبت سے چور الفاظوں میں کہا۔

"کیا اپ نے اپنی پسند کی ڈریس ارڈر کر دی۔۔۔"
حوریہ نے اسے کہا جیسے جواب نا قابل توقع ہو۔

"ہمم کیوں نہیں کر سکتا میں۔۔۔"

"کر سکتے ہیں لیکن اس بار میں نے سوچا تھا کہ میں اپنی پسند کا ڈریس لوں اپنی پسند کا کوئی کلر۔۔۔"

"تو کیا تمہاری اور میری پسند میں کوئی فرق ہے۔۔۔"
وجدان نے کہا۔

"نہیں میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی ہوں۔۔۔"

"اچھا چلو تھوڑی دیر تک تمہارا اڈریس اجائے گا اگر تمہیں ٹھیک لگا تو پہن لینا

ورنہ ہم نیو لے ائیں گے۔۔۔"

وجدان نے سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں وجی مجھے وہ پسند اجائے گا اچھا ہو گا مجھے پتہ ہے اپ کی پسند بری نہیں

ہے۔۔۔"

حوریہ نے جلدی جلدی کہا۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے حور میں غصہ نہیں کر رہا پیار سے کہہ رہا ہوں اگر

ٹھیک لگے تو پہن لینا ورنہ نیو لے ائیں گے۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے کب تک گھر ائیں گے اپ..."

"بس ابھی تھوڑی دیر تک نکلتا ہوں۔۔۔"

"او کے اللہ حافظ۔۔۔"

"او کے مائے لوو۔۔۔"

وجدان نے اتنی محبت سے کہا کہ حوریہ نے جلدی سے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔
کال ڈسکنیکٹ ہونے پر وجدان کا قہقہہ پورے افس میں گونجا تھا۔۔۔

☆☆☆

شام کا وقت تھا اور تیاریاں زور و شوروں سے چل رہی تھی پورا لان خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

"ہیلو ہاں حارث کہاں ہو ابھی تک ائے نہیں تم۔۔"

وجدان اسے یہ کوئی تیسری دفعہ کال کر چکا تھا اور اس کا جواب ایک ہی تھا۔

"بس بھائی کچھ دیر تک۔۔۔"

"یہ تمہارا کچھ دیر کب ختم ہو گا آ بھی جاؤ سالے انگیجمنٹ تمہاری ہے اور کام میں کر رہا ہوں۔۔۔"

وجدان نے چڑ کر کہا۔

"ارے بھائی آپ پریشان نہ ہو میں واقعی کچھ دیر تک اجاؤں گا۔۔۔"

حارث نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے دوبارہ تمہیں کال نہیں کرنی پڑے۔۔ بائے۔۔۔"

وجدان فون جیب میں ڈالتا ہوا دوبارہ سے ڈیکوریٹ بوائز کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"امی یہ ڈریس بہت ہیوی ہے میں یہ نہیں پہنوں گی۔۔۔"
کومل اتنی ہیوی ڈریس دیکھ کر بے سرا سا منہ بنا کر کہتی ہے۔

"بیٹا پہن لو نا اتنے پیار سے منگوائی ہے تمہارے بھائی نے۔۔۔"
شمشاد بیگم اپنی بیٹی کے منہ کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہتی ہیں انہیں پتہ تھا وہ اتنے ہیوی ڈریس نہیں پہنتی لیکن وہ اس کا سرپرائز خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے اسے سچ نہیں بتا رہی تھی۔

"بھابھی آپ ہی سمجھائیں نا امی کو میری دوستیں کیا کہیں گی کہ اپنی برتھ ڈے پر اتنا ہیوی ڈریس پہن رہی ہے بھائی کو پتہ ہے کہ میں اتنا ہیوی ڈریس نہیں پہنتی کون سا میری شادی ہو رہی ہے پھر بھی یہی کیوں آرڈر کیا۔"
کومل حوریہ سے کہتی ہے جو خود ڈریس کو دیکھ کر حیران تھی۔

"کومل مجھے بھی کچھ سمجھ نہیں لگ رہی لیکن اگر آنٹی اور وجدان کہہ رہے ہیں تو تم پہن لو۔۔۔۔"

حوریہ نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"امی۔۔۔"

"خاموش بالکل اب چپ چاپ یہ ڈریس پہنو اور اپنا میک اپ کرواؤ سمجھی ایک لفظ اور نہیں نکلے تمہاری منہ سے اور تم بھی حوریہ جاؤ اپنا ڈریس چینج کر کر آؤ میک اپ کرواؤ جلدی گیسٹ آنے والے ہوں گے۔۔۔"

شمشاد بیگم سخت لہجے میں کہتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"کومل پہن لو نا کوئی بات نہیں دیکھو نا آنٹی غصہ کریں گی اور وجدان کو بھی اچھا نہیں لگے گا میں پانچ منٹ میں آرہی ہوں تب تک تم یہ ڈریس پہن کر بیٹھی ہو اوکے۔۔۔۔"

حوریہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"اوکے۔۔۔"

کومل نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

حوریہ اپنے کمرے میں اکر ڈریسنگ روم سے اپناڈریس نکالا جو وجدان نے اپنی پسند کاارڈر کیا تھا۔۔ڈریس بہت پیارا تھالانگ فراک تھی جس کا کلر لائٹ یلو تھااس کے اوپر بہت ہی اچھے طریقے سے کام کیا گیا تھاڈریس آنے سے پہلے تو حوریہ پریشان تھی لیکن جب اس نے ڈریس دیکھاتو وہ بہت ہی اچھا تھااس کی سوچ سے بھی زیادہ۔ حوریہ نے مسکراتے ہوئے ڈریس پکڑااور چینج کرنے روم میں ائی۔

"وجی پسند توآپ کی بہت اچھی ہے ماننا پڑے گا۔۔۔"

حوریہ ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے وہ لائٹ کلر میں بہت ہی حسین لگ رہی تھی۔

وہ ابھی اپنی جولری نکال رہی تھی کہ وجدان کمرے میں ایا اپنی بیوی کی پشت دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے آ کے کھڑا ہو گیا بنا کوئی آواز کی ہے حوریہ کو احساس تک نہیں ہوا کہ وہ کمرے میں ایا ہے۔

"بوو۔۔۔"

وجدان نے بالکل اس کے کان کے پاس جھک کر کہا تو وہ اچھل کر پیچھے مڑی اور نیچے گرنے ہی والی تھی کہ وجدان نے اسے کمر سے پکڑ کر سنبھال لیا۔
گرنے کے ڈر سے اس نے اپنی انکھیں بند کر لی تھی تو وجدان نے اس کے منہ کے اوپر ہلکی سی پھونک ماری تو اس نے اپنی لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

"بہت برے ہیں آپ ایسے کون کرتا ہے ابھی میری جان نکل جاتی۔۔۔"

حوریہ نے کھڑے ہو کر کہا۔۔جب کہ اس کے منہ سے مرنے والی بات سن کے وجدان نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا کس کے۔

اج تو کہہ دیا ہے اگے سے مت کہنا تم نے صرف بات کی ہے اور مجھے اپنی روح "
" فنا ہوتی محسوس ہوئی ہے۔۔
وجدان اسے مزید اپنے ساتھ بھینچتے ہوے جنونی انداز میں کہتا ہے۔

"ہھوو۔۔۔وجی میرا دم گھٹ جائے گا۔"
حوریہ کو سانس لینے میں مسئلہ ہوا تو اس نے وجدان کی بیک سائیڈ سے شرٹ مٹھیوں میں پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔

پلیز حور مجھے تمہارا ساتھ جینا ہے آئندہ تم مرنے والی بات نہیں کرو گی "
" سمجھی۔۔۔
وجدان نے اسے الگ کرتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں پکڑ کر محبت سے کہا۔

"کیا ہو گیا ہے آپ کا وجدان میں نے تو بس بات کی تھی آپ تو سیریس ہی ہو گئے ہیں پریشان نہ ہو میں آپ کو چھوڑ کے کبھی نہیں جاؤں گی۔۔"

حوریہ نے بھی اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لے کر کہا۔

"اتنے کم وقت میں تم میرے لیے کیا اہمیت رکھتی ہو میں تمہیں بتا نہیں سکتا لیکن میں تمہیں کھو نہیں سکتا حور۔۔۔"

وجدان اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے کہتا ہے۔

"ارے میں نے کہا نا پریشان نہ ہو میں نے تو ایسے ہی بات کی تھی اپ تو سیریس ہی ہو گئے ہیں ہنستے ہوئے اچھے لگتے ہیں نا پلیز اب ہنس کے دکھائیں چلے چلیں۔۔۔"

حوریہ اسے زیادہ ہی سیریس ہوتا دیکھ کر اس کے پیٹ میں گدگدی کرتے ہوئے کہتی ہے تو وہ کھلکھلا کر ہنستا ہے۔

"یہ کیا ہے۔۔۔"

وہ ہنستا ہوا اتنا پیارا لگ رہا تھا کہ حوریہ نے اپنی ایڑیاں اٹھا کر اس کے لبوں پر دھیرے سے لپ رکھتے ہوئے جلدی سے پیچھے ہو گئی وجدان نے حیرانگی سے اس سے پوچھا۔

"کچھ نہیں مجھے جانا ہے تیار ہونے کے لیے۔۔۔"

حوریہ فرار ہونے والے انداز سے جلدی سے اپنا ڈریس اور جولری پکڑ کر وہاں سے باہر نکل گئی اور وجدان اسے جاتا دیکھ مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

" بیگم صاحبہ اس چھوٹی سی کس کا تو اپ کو ازالہ کرنا پڑے گا اپ کو فنکشن کے بعد بتاؤں گا کہ کس کیا ہوتی ہے۔"

وجدان اپنی شرٹ کے کپ فولڈ کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے سوچتا ہے۔۔۔

☆☆☆

سب مہمان آ چکے تھے لان میں بہت ہی ہجوم جمع تھا وجدان نے اپنی بہن کی برتھ ڈے پر سب کو انوائٹ کیا تھا اپنے سب افس کے کولیگ سے لے کر فیملی ریلیٹوز اور اپنے سب فرینڈز کو وہ چاہتا تھا کہ اس کی بہن کی انگیجمنٹ پر سب موجود ہوں۔

وجدان وائٹ پینٹ اور لائٹ یلو شولڈر کے اوپر وائٹ کوٹ پہنی ہوے اپنی وجیہہ چال چلتے ہوئے واجد کی فیملی کے پاس پہنچا جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"السلام علیکم ماشاءاللہ میر ایار تو بڑا اچھا لگ رہا ہے اج۔۔۔"

واجد نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"تم بھی کچھ کم نہیں لگ رہے۔۔"

وجدان نے اس کی کمر تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔

"السلام علیکم آنٹی کیسی ہیں اپ۔۔"

وجدان نے اریان کی امی سے کہا جو واجد کے پیچھے ہی کھڑی تھی۔

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں بچے تم کیسے ہو۔۔۔"

"جی الحمدللہ میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

وجدان نے ادب سے کہا اسی وقت اریان نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

"السلام علیکم وجدان صاحب کیسے ہیں آپ بہت سنا ہے آپ کے بارے میں اور آج دیکھ بھی لیا۔۔۔"

وجدان نے اس سے ہاتھ ملایا تو اریان فر فر بولتا ہی چلا گیا۔

"وعلیکم السلام اپ کون۔۔۔"

وجدان نے حیرانگی سے پوچھا اس نے اسے صرف ایک بار ہی دیکھا تھا اور اس بات کو کافی وقت ہو گیا تھا اس لیے اس نے اریان کو پہچانا ہی نہیں۔

"ارے یار یہ میرا کزن ہے اریان تم نے فیملی لانے کو بولا تھا تو پھر میری فیملی تو یہی تھی نا یہ میری بڑی ماں اور یہ ان کا بیٹا اور یہ مائی وائف فرحین واجد۔۔۔"

واجد نے اگے بڑھ کر وجدان کو بتایا۔۔

"او اچھا بہت اچھی بات ہے پھر تو تم سب فیملی کو لے کر ائے ہو مجھے بہت خوشی ہوئی تھینک یو اپ لوگوں کے انے کا۔۔۔"

وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو اگے جا کے بیٹھو میں باقی مہمانوں سے ملتا ہوں۔۔۔"

وجدان نے واجد سے کہا اور اریان کی طرف دیکھا جس کی نظروں میں اسے عجیب سی الجھن محسوس ہوئی تھی وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے اگے کی طرف چلا گیا۔

اریان صوفے پر بیٹھتا ہوا ادھر ادھر دیکھتا ہے اس کی انکھیں حوریہ کو تلاش کر رہی تھیں وہ جب سے ایا تھا بس اسی کا منتظر تھا اج اس کے پاس چانس تھا اسے اپنے جال میں پھسانے کا لیکن وہ تو اسے ابھی تک دکھی ہی نہیں تھی۔

وجدان اپنے فون پر حارث کا نمبر ابھی ملاتا ہی ہے کہ اسے گیٹ سے ان کی فیملی آتی نظر اتی ہے۔۔۔ تو وہ فون کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے ان کی طرف جاتا ہے۔

"السلام علیکم تایا جان تائی جان کیسے ہیں اپ۔۔۔"
وجدان انہیں پیار سے کہتے ہوئے حارث کی طرف گھور کر دیکھتا ہے۔

" وعلیکم السلام ہم ٹھیک ہیں بیٹا"
اس کے تایا تائی نے بہت پیار سے کہا۔

"بہت جلدی نہیں اگئے تم حارث۔۔۔"

وجدان نے اسے گھورتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔۔ل

"ہاں واقعی بہت جلدی اگیا بس موم ڈیڈ کو ہی جانے کی جلدی پڑی تھی کیا کرتا ورنہ اتنی جلدی نہیں اتا۔۔۔"

حارث ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو ابھی بھی تم ان کے کہنے پر جلدی اگئے ہو صحیح۔۔۔ چلیں بھائی جان اپ لوگ میں اسے لے کر اتا ہوں.."

وجدان انہیں جانے کا بول کر حارث کہ کمر پر زور سے ایک پنچ مارا۔

"اہ۔۔ کیا کر رہے ہو یار اج میری انگیجمنٹ ہے۔۔۔"

حارث نے بیچارا سا منہ بنا کر اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا تمہاری انگیجمنٹ ہے مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا۔۔۔"

وجدان نے ایک اور پنچ اس کی کمر پر مارا۔

"آہ اابس کرو یار اتنی بڑی سزا کیوں دے رہے ہو مانتا ہوں لیٹ ہو گیا تھا یار وہ جو میں نے انگیجمنٹ رنگ ارڈر کی تھی نا بس اسی کی وجہ سے لیٹ ہو گیا ہوں وہ ابھی ڈلیور ہوئی ہے۔۔۔"

حارث نے بیچارر اسا منہ بنا کر سچ بتایا۔

"ہاں تو اس کا ویٹ یہاں پر بھی تو کر سکتے تھے نا پر نہیں جناب اپنی مرضی کے مالک ہے۔۔۔"

وجدان نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس کے کوٹ کا کالر صحیح کیا۔

"اچھا نا بس چل اب سٹیج پر بہت ہو گئی میری دلائی۔۔۔"

حارث نے اس کا بازو پکڑ کر کہا۔

"ایسے کیسے جاؤ گے اندر اپنے بھائی کو تو لیتے چلو برو۔۔۔"

ابھی وہ دونوں اگے کی طرف چلے گئے تھے پیچھے سے ساحر کی اوازائی تو دونوں نے پلٹ کر دیکھا۔

"کیسے وجدان بھائ۔۔۔"

ساحر نے اگے بھر کر اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔"

وجدان نے صرف اتنا ہی کہا اور اگے کی طرف چل پڑا۔

"ابھی تک تم دونوں کے بیچ صلح نہیں ہوئی کیا۔۔۔۔"

حارث وجدان کو یوں جاتا ہوا دیکھ کر ساحر سے پوچھتا ہے۔

معافی مانگ لی تھی میں نے بھائی لیکن شاید ابھی اس کا دل صاف نہیں ہوا خیر "

" چلیں اپ آج اپ کی انگیجمنٹ ہے اور اپ کا بھائی خوب انجوائے کرے گا۔۔

ساحر مسکراتے ہوئے اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اگے کی طرف چلنا شروع کر دیتا

ہے۔

☆☆☆

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری بچی۔۔"

شمشاد بیگم کومل کو دیکھ کر کہتی ہیں جو پیچ کلر کی لونگ میکسی اور نفیس ساڈائمنڈ

سیٹ پہنے ہوئے کسی گڑیا کی مانگ لگ رہی تھی۔۔

کومل بھی خود کو ائینے میں دیکھ کر خوش ہو رہی تھی وہ اج کچھ زیادہ ہی خوبصورت

لگ رہی تھی۔۔

"جی آنٹی ہماری گڑیا ہے ہی پیاری۔۔۔"
حوریہ کومل کی ڈریسنگ روم سے نکلتے ہوئے کہتی ہے تو شمشاد بیگم اسے دیکھتی ہے۔۔۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ اج تو میری دونوں بیٹیاں ہی بہت پیاری لگ رہی ہیں"
"صدقے جاؤں۔۔۔
شمشاد بیگم نے حوریہ کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

"اور میرا۔۔۔"
کومل نے فورا سے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔ شمشاد بیگم نے اپنی بیٹی کے ماتھے پر بھی بوسہ دیا۔

اچھا چلو تم دونوں باہر اجاؤ سب گیسٹ اگئے ہیں پھر کومل نے کیک بھی کٹ"
"کرنا ہے نا۔۔۔

"جی امی چلیں۔۔۔"

کومل خوشی سے کھڑی ہو کر کہتی ہے پھر حوریہ اور شمشاد بیگم کومل تینوں باہر نکل جاتی ہیں۔

کومل اور حریہ جیسے ہی ڈیکوریٹ لان میں پہنچی تو سامنے کا منظر دیکھ کر دونوں ہی حیران تھی اتنے خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا اور اتنے زیادہ گیسٹ انہیں امید نہیں تھی کہ اج اتنے زیادہ گیسٹ ہوں گے جیسے ہی وہ دونوں سٹیج کی طرف گئی تو اریان کی نظر فورا حوریہ کی طرف پڑی اور وہیں دور حارث نے بھی کومل کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

"بھابھی دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے نا۔"

کومل سٹیج پر پہنچ کر حوریہ کے کان میں کہتی ہے۔

"مجھے تو پوری دال ہی کالی لگ رہی ہے یہاں۔۔۔"

حوریہ نے بھی سرگوشی نما اواز میں کہا۔

" کیا کسر پسر چل رہی ہے"

حارث کی امی پاس اکر کہتی ہے۔۔

"السلام علیکم۔۔۔"

دونوں نے ایک ساتھ ہی کہا تھا۔

"کچھ نہیں تائی جان بس ایسے ہی۔۔"

کومل نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا مجھے تو لگا تھا کہ میری بچی یہ سب کچھ دیکھ کر حیران ہو رہی ہو گی اس لیے "

"اپنی بھابی سے پوچھ رہی ہے کہ کیا ماجرا ہے۔۔۔

صوبیہ بی بی نے کہا۔

"جی جی نہیں میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی کیوں بھابھی۔۔۔"

"جی جی ہم تو بس ایسے باتیں کر رہے تھے۔۔۔"
حوریہ نے بھی جلدی سے کہا تو وہ انہیں دیکھ کر مسکرا دی۔

ایک دم سے پورے ہول کی لائٹ آف ہو گئ وہ دونوں بھی حیران ہوئی کہ ایک دم سے لائٹ کیسے جا سکتی ہے۔۔
پھر لان کے بیچو بیچ ایک چیئر پر ایک شخص بیٹھا ہوا نظر ایا اس کے ہاتھ میں گٹار تھی وہ حارث جیسا لگ رہا تھا غور سے دیکھا تو وہ حارث ہی تھا کومل کی انکھیں خوشی سے پھیلی اور حوریہ کی انکھوں میں حیرت کیونکہ اس روشنی میں اسے ساحر اور اریان دونوں ایک ساتھ نظر ائے تھے۔

حارث میں گٹار بجاتے ہوئے اپنی خوبصورت اواز میں سونگ گنگنایا۔۔

کیا کہوں تم سے اپنی بات میں"
انکھیں میری کہتی ہیں ان کہا تم سے
اممم میں رہوں تیرا یوں کیوں چلوں تم سے دور میں تو تھا تیرا ہی محبوب
"اممممھووووو۔۔۔۔۔۔۔

حارث کومل کو محبت سے دیکھ کر کٹار بجاتے ہوئے جا رہا تھا اور وہ اسے محبت پاش نگاہوں سے دیکھ رہی تھی کسی ٹرانس کیفیت میں اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ وہ سب کے سامنے اسے پرپوز کر رہا ہے۔۔۔

☆☆☆

حارث سونگ گنگناتا ہوا کومل کے پاس ایا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے سامنے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

"کومل رضوان ملک کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔"

حارث نے محبت سے بلند اواز میں کہا تو کومل نے حیرت سے اپنے بھائی کی طرف دیکھا تو اس نے انکھوں سے ہاں کہنے کا اشارہ کیا کومل نے فورا اپنا ہاتھ حارث کے ہاتھ پر رکھا۔

حارث نے مسکراتے ہوئے اس کی نازک سی انگلی میں ڈائمنڈ رنگ پہنائی اور پھر پورے ماحول میں شور مچا تھا ہر طرف سے ہوٹنگ کی بلند اوازیں ائی تھی۔

انگوٹھی پہنانے کے بعد پورے ہال کی لائٹ آن ہو گئی تھی حوریہ اب بھی پریشان کھڑی تھی اسے یقین نہیں ارہا تھا کہ ساحر اس کے سامنے کھڑا ہے۔

حارث اور کومل دونوں سٹیج پر بیٹھ گئے تھے حوریہ کو ایسے ہی حیرت میں کھڑا دیکھ کر وجدان اس کے قریب ایا۔

"ماشاءاللہ بہت اچھی لگ رہی ہو مائی ڈیئر وائف۔۔۔"

وجدان نے اس کے کان میں جھک کر کہا۔ تو حوریہ نے اسے جٹ سے دیکھا۔

"وج۔۔جی۔۔جی وہ سا۔۔۔س۔۔ساحر۔۔"

حوریہ نے اپنے ٹوٹے پھوٹے الفاظوں میں کہا تو وجدان اس کی پریشانی کی وجہ سمجھ گیا اس نے ابھی تک اسے بتایا ہی نہیں تھا کہ ساحر اسے معافی مانگ چکا ہے۔

"ریلیکس حور وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا میں تمہارے ساتھ ہوں نا۔۔"

وجدان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"پر وہ واپس ک۔۔۔کب ایا۔۔"

حوریہ نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔

"حور میری جان اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو میں نے کہا نا میں تمہارے ساتھ ہوں تو کچھ نہیں ہو گا اور وہ معافی مانگ چکا ہے اب مانتا ہوں مجھے اسے معاف نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن اس نے بہت منتیں کی تم اس کی ٹینشن نہ لو وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا ہم ریلیکس"

وجدان نے اسے شانوں سے پکڑ کر محبت سے کہا۔

"ارے تم دونوں کیا باتیں کر رہے ہو چلو آؤ رسم کریں۔۔۔"

صوبیہ بی بی نے ان کے پاس اکر کہا تو وہ دونوں ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

رسم ہونے کے بعد سب لوگ کھانے میں مصروف تھے کومل کے چہرے پر آج الگ ہی خوشی تھی اسے دیکھ کر ہر کوئی ماشاءاللہ کہے بنا نہ رہ سکا اور حارث اپنی پرنسز کو اتنا سجا سنورا دیکھ کر خود پر کنٹرول کیے بیٹھا تھا۔

"پرنسز اتنی خوبصورت کیوں لگ رہی ہو یار قسم سے میرا دل بے ایمان ہو رہا ہے"

حارث نے انکھوں میں خمار لیے کومل کو دیکھ کر کہا۔

کومل نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا لیکن اس کی انکھوں میں کچھ ایسا تھا جو اسے شرمانے پر مجبور کر گیا اس نے اپنی نظریں جھکا لی۔

"پرنسز ایک بات کہوں اگر تم مانو۔۔"

"ہمممم۔۔۔۔"

کومل نے نظر جھکائے ہوئے کہا۔۔

"مجھے اس خوشی کے موقع پر کچھ مل سکتا ہے۔۔۔"

اس نے کہا تو کومل کا دل اتنی زور سے دھڑکا کہ اسے اپنے دھڑکنوں کی اواز اپنے کانوں میں بجتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"بولو پرنسز۔۔۔"

"پرنسز خاموش کیوں ہو گئی ہو کچھ تو بولو۔۔۔"

حارث اسے نظریں جھکائے خاموش بیٹا دیکھ کر کہتا ہے۔

"ک۔۔۔کی۔۔۔کیا۔۔"

کومل نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔

"وہ تو میں تمہیں فنکشن ختم ہونے کے بعد بتاؤں گا بس تم منع مت کرنا۔۔۔"

حارث نے شرارت سے کہا تو کومل مزید گھبرائی تھی۔

"ارے تم تو کپکپا رہی ہو ریلیکس کچھ ایسا ویسا نہیں مانگوں گا۔۔۔"

حارث اسے کپکپاتا ہوا دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

کومل خاموش بیٹھی رہی اور وہ کوئی نہ کوئی بات گھر کے اسے مزید کنفیوز کر رہا تھا

سب لوگ پارٹیاں انجوائے کر رہے تھے اور اریان حوریہ پر نظر رکھے ہوئے تھا

کب وہ الگ ہو اور کب وہ اس تک پہنچے اور آخر کار اسے وہ لمحہ مل ہی گیا جب

حوریہ اسے گھر کے اندر جاتے نظر آئی وہ بھی اس کے پیچھے ہی آہستہ قدموں سے چلا۔۔

"یہ لڑکا کون ہے جو حوریہ کو اندر جاتا دیکھ کر اس کے پیچھے جا رہا ہے آخر ماجرہ کیا ہے دیکھنا پڑے گا۔۔"

ساحر اریان کو اس کے پیچھے جاتا دیکھ کر سوچتا ہے اور پھر ان دونوں کی طرف چل دیتا ہے۔

حوریہ لاونج میں آ کر اپنی امی سے بات کر رہی تھی تو اسے کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی اس نے پلٹ کر دیکھا تو سامنے اریان کھڑا تھا۔

"تم ادھر کیا کر رہے ہو۔۔۔"

حوریہ نے کال ڈس کنیکٹ کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"ارے گھر ائے مہمانوں سے ایسے بات کرتے ہیں نہ سلام نہ دعا۔۔۔"
اریان اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ایٹیٹیوڈ سے کہتا ہے۔

"مہمان ہو تو گھر کے باہر رہو گھر کے اندر انے کی جرات کیوں کی چلو جاؤ یہاں سے۔۔۔"
حوریہ نے غصے سے کہا۔

"غصہ کیوں کر رہی ہو میرے پاس تمہارے لیے کچھ تھا بس وہی دکھانے ایا تھا چاہتا تو تمہارے شوہر کو دکھا سکتا تھا لیکن سوچا کیوں نہ پہلے تم سے پوچھ لوں تم کیا کہتی ہو۔۔۔"
اریان نے شرارتی انداز میں کہا۔

"مجھے کچھ نہیں دیکھنا جاؤ یہاں سے ورنہ ابھی وجدان کو بلا کر تمہاری ایسی پھینٹی لگاؤں گی نا کہ ساری عمر یاد رکھو گے۔۔۔"

حوریہ نے انگلی دکھاتے ہوئے کہا۔

"جسے چاہتی ہو بلا لو بس ایک دفعہ یہ ویڈیو دیکھ لو پھر فیصلہ تمہارا اپنا ہوگا۔۔۔"

اریان نے ڈھٹائی سے کہتے ہوئے اس کے سامنے موبائل کی سکرین کی۔

حوریہ نے جھنجھلاتے ہوئے سکرین پر دیکھا تو اس کی انکھیں حیرت سے پھیل گئی اس میں اس کی ویڈیو تھی جس میں بارش میں نہاتے وقت اس کا جسم صاف عیاں ہو رہا تھا پھر اریان نے نیکسٹ ویڈیو پلے کی جس میں صورت تو اس کی تھی لیکن ویڈیو بہت ہی بے ہودہ تھی حوریہ کپکپاتے ہاتھوں سے اس کا موبائل پکڑنے کی کوشش کی تو اریان نے بر وقت اپنا موبائل پیچھے کھینچ لیا۔

"ارے اتنی جلدی کیا ہے بلاؤنا اپنے وجدان کو پھر لے لینا یہ موبائل۔۔۔"

اریان نے موبائل پاکٹ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"تو۔۔۔ت۔۔۔تم بہت ہی بے ہودہ انسان ہو یہ سب غلط ہے۔۔۔"

حوریہ نے خود کو ریلیکس کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں غلط تو ہے لیکن میرے لیے فائدہ مند۔۔۔۔"

اریان نے کہا۔

"ڈیلیٹ کرو اسے۔۔۔"

حوریہ نے پریشانی سے کہا۔

"نو یہ تو میں ڈیلیٹ نہیں کر سکتا۔۔"

اریان نے کہا۔

"کیوں۔۔"

حوریہ نے کہا۔

"کیوکہ میری مرضی۔۔۔"

"کیا چاہتے ہو۔۔۔"

حوریہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں۔۔۔"

اریان نے اسے دیکھ کر کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔۔۔۔"

یہ سچ ہے بی بی اگر چاہتی ہو کہ میں یہ سب کچھ ڈیلیٹ کر دوں تو تمہیں میرے "

"ساتھ کہیں چلنا ہوگا اور جو میں کہوں گا وہ کرنا پڑے گا۔۔۔

اریان نے اسے دیکھ کر حراساں نگاہوں سے کہا۔۔

"میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔"

"کرنا تو پڑے گا۔۔۔"

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گی سمجھے تم جو کرنا ہے کر لو۔۔۔"
حوریہ نے ہمت جمع کرتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

"تمہارے تو اچھے بھی مانے گے میری جان"
اریان اسے جاتا دیکھ کر بلند اواز میں کہتا ہے حوریہ سن چکی تھی وہ گھبراتے ہوئے جلدی سے باہر کی طرف چلی گئی۔

"ارے کدھر جا رہے ہو۔۔۔"

اریان باہر کی طرف جانے لگا تو ساحر اس کے سامنے ایا وہ اسے ایک دم سے سامنے اتا دیکھ کر ڈر گیا تھا۔

"جی اپ کون۔۔۔"

اریان نے ساحر سے پوچھا۔

"برخوردار یہ میرا گھر ہے میرے کزن کا یہ سوال مجھے تم سے پوچھنا چاہیے کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو اور کون ہو اور یہ بھی کہ میرے بھابی سے تمہارا کیا تعلق ہے۔۔۔"

ساحر نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی تعلق نہیں ہے میرا اس کے ساتھ وہ تو میں صرف واش روم کا پوچھ رہا تھا ان سے۔۔۔"

اریان نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو یار جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے میں سب کچھ سن چکا ہوں بہتر یہ ہے کہ تم مجھے خود سچ بتادو اور ہاں اگر تو مجھے سچ بتادو گے نا تو میں تمہارا ساتھ دوں گا کیونکہ شاید جس منزل پر تم چل رہے ہونا میں بھی اسی منزل کا مسافر ہوں"

ساحر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب۔۔۔"

اریان نے الجھن سے پوچھا۔۔

"مطلب یہ کہ تم حوریہ کو نقصان پہنچانا چاہتے ہونا اور میں بھی تو کیوں نہ ہم دونوں مل جائیں کیسا رہے گا۔۔۔"

ساحر نے صاف الفاظوں میں کہا تو اریان نے کچھ دیر اسے دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ ہاتھ ملایا۔

"او اس کا مطلب تم بھی میری پارٹی میں شامل ہونا چاہتے ہو۔۔۔"

اریان نے کہا۔

"نہیں برخوردار تم میری پارٹی میں شامل ہو گے۔۔۔"

ساحر نے اس کا کندھا جھاڑتے ہوئے کہا پھر وہ دونوں ایک ساتھ مسکرائے اور کچھ پلان کرنے لگے۔

حوریہ جب باہر آئی تو وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی وجدان نے اسے پریشان ہوتا دیکھ لیا تھا لیکن مہمانوں کی وجہ سے وہ اس کے پاس نہیں آسکا اسی طرح فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا سب لوگ روانہ ہو چکے تھے حارث لوگ ابھی یہیں تھے۔۔

☆☆☆

"ویسے بھائی صاحب تانیہ نے اچھا نہیں کیا اسے آنا چاہیے تھا اتنا بھی کون سا ضروری کام تھا کہ اسے اچانک لاہور جانا پڑا۔۔۔"

شمشاد بیگم نے شکوہ کیا وہ فنکشن پے بھی پوچھ چکی تھی کہ وہ کیوں نہیں ائی اور صوبیہ بی بی نے بتایا تھا کہ وہ لاہور اپنے ماموں کی طرف چلی گئی تھی ادھر اسے کوئی کام تھا۔

"بس بہن بچیوں کا آپ کو پتہ تو ہے ہی میں نے کہا تھا کہ بھائی کی انگیجمنٹ تک رک جاؤ لیکن اس نے کہا کہ نہیں ابو مجھے ابھی جانا ہے تو میں نے بھی زیادہ فورس نہیں کیا۔۔"

سلطان صاحب نے کہا۔

سب لوگ لاؤنج میں موجود تھے حوریہ بھی سب کے ساتھ بیٹھی تھی وہ سب کو خوش لگ رہی تھی لیکن اس کا ذہن ابھی بھی اریان کی بات پہ اٹکا تھا وجدان بالکل اس کے ساتھ ہی بیٹھا تھا وہ اس کے چہرے کے تبدیل ہوتے زاویے دیکھ کر اتنا تو اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ پریشان ہے بس وہ سب کے جانے کا انتظار کر رہا تھا کہ کب وہ جائیں اور کب وہ اپنی بیوی سے پوچھے کہ وہ کیوں پریشان ہے۔۔

کومل ڈریس چینج کرنے کے لیے کمرے میں ائی تو حارث اس کے پیچھے ہی آگیا وہ نیچے سب کو واش روم کا کہہ کر ایا تھا۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔"
کومل اسے اچانک اپنے کمرے میں اتا دیکھ کر کہتی ہے۔

"بھول گئی ہو میں نے کہا تھا نا کہ مجھے آج خوشی کے موقع پر کچھ چاہیے۔۔۔"
حارث مسکراتے ہوئے قدم بقدم چلتا ہوا اس کے پاس ایا۔

"ااااپ پلیز جائیں یہاں سے بھائی اگئے تو۔۔۔"
کومل پیچھے کی طرف ہوتے ہوئے کہتی ہے اور دیوار کے ساتھ جا لگتی ہے۔

"تو کچھ نہیں ہو گا میں کہوں گا کہ میں اپنی ہونے والی بیوی کو اور دیکھنا چاہتا تھا اس لیے اگیا۔۔۔"

حارث دیوار پر دونوں اطراف میں اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

کومل گھبرا کر انکھیں بند کر لیتی ہے۔

"پرنسز انکھیں تو کھولو یار۔۔۔"

وہ اس کے چہرے کے پاس جھک کر کہتا ہے۔۔۔ تو وہ نہیں میں اپنا سر ہلاتی ہے۔ حارث مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر اس کے ماتھے پر محبت بھرا بوسہ دیتا ہے۔۔

حارث کے پہلے لمس پر کومل کو اپنے وجود میں بجلی سی دوڑتی محسوس ہوئی تھی۔۔ اس نے اپنی مخملی ہاتھ اس کے ہاتھوں پر رکھ کر پیچھے کیے۔

" پرنسز ائی لو یو"

حارث دوبارہ سے اس کے کان میں جھک کر پیار سے کہتا ہے تو کومل کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ ابھرتی ہے وہ انکھیں بند کیے کھڑی تھی جب اسے دوبارہ حارث کی سانسوں کی اواز نہیں ائی تو اس نے انکھیں کھول کر دیکھا تو وہ کمرے میں موجود نہیں تھا اس نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا وہ کہیں بھی نہیں تھا پھر

اس نے بھاگ کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے گہرا مسکرائی۔

"ائی لو یو ٹو حارث۔۔"

کومل نے دھیمی اواز میں کہا۔ پھر وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئ۔

☆☆☆

کچھ دیر بعد سلطان فیملی بھی چلی گئ۔ تو سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں اگئے۔۔

حوریہ ڈریسنگ روم سے ڈریس چینج کر کر باہر نکلی تو وجدان بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اسے دیکھ کر کھڑا ہو کر اس کے پاس گیا۔

"کیا بات ہے حور میں کافی دیر سے نوٹ کر رہا ہوں تم پریشان ہو۔۔۔"

وجدان ڈریسنگ مرر میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے وہ اس کی بیک سائیڈ پر کھڑا تھا اور وہ اپنے ہاتھوں میں لوشن لگا رہی تھی۔

"کچھ بھی تو نہیں ہوا مجھے میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"

حوریہ نے نظر چراتے ہوئے کہاں اور بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔

"کچھ تو ہے جو تم مجھے بتانا نہیں چاہتی۔۔۔"

وجدان نے پوچھا۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے وجدان آپ چینج کر لیں کافی رات ہو گئی ہے"

حوریہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے خود پر بلیکٹ سیدھی کرتی ہے۔

وجدان بنا اس سے کوئی دوبارہ سوال کیے چپ چاپ ڈریسنگ روم میں جا کر چینج کر کر باہر اتا ہے تو حوریہ چہرے پر بلینکٹ اوڑے لیٹی تھی وجدان بھی اس کے ساتھ لیٹ گیا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی طرف کیا۔

میں جانتا ہوں حور کہ تم کسی بات سے ڈسٹرب ہو لیکن میں اب تم سے دوبارہ" نہیں پوچھوں گا اگر تمہیں میرے پیار پر یقین ہوا تو تم مجھے ضرور بتاؤ میں انتظار "کروں گا

وجدان نے اتنی محبت سے کہا کہ حوریہ کی انکھیں بھیگ گئیں اس نے اس کے سینے میں منہ چھپایا اور رونے لگی۔

وجدان نے اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ چلایا وہ چاہتا تھا کہ وہ کھل کے رولے تاکہ اس کے اندر کا بوجھ تھوڑا کم ہو جائے۔

کچھ دیر رونے کے بعد حوریہ وجدان کے کندھے پر سر رکھ کر سونے لگی تو وجدان نے اسے غور کر دیکھا۔

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔"

حوریہ نے کہا۔

"یہ کیا کر رہی تھی۔۔"

وجدان نے اسے تنگ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا کر رہی تھی کیا مطلب سونے لگی ہوں سونے کا ٹائم ہے۔۔۔"

حوریہ لاپرواہی سے کندیش کھاتے ہوئے کہا۔

یہ سونے کا ٹائم نہیں ہے یہ میرا ٹائم ہے سمجھی تم اور ہاں وہ جو صبح تم نے وہ چینی "

"منی سی مجھے کس کی تھی نا اس کا حساب بھی باقی ہے ابھی۔۔۔

وجدان نے اس پر جھکتے ہوئے کہا۔

"مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔"

حوریہ نے جلدی سے اپنی انکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

"نیند کی بچی تمہیں تو میں بتاتا ہوں۔۔"

اس سے پہلے کہ حوریہ کچھ اور بولتی وجدان نے اس کے خوبصورت لبوں کو اپنی قید میں کر لیا اور پوری شدت سے لمبا بوسا کیا۔

"آہ جنگلی انسان۔۔۔"
آزادی ملنے پر حوریہ نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"میں جنگلی ہوں اچھا جنگلی ہونے کا مطلب پتہ ہے تمہیں کیا پھر بتاؤں۔۔۔"
وجدان ابھی بھی اس پر جھکا ہوا تھا اپنے فیس کو تھوڑا سا اس کے قریب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"نہیں مجھے اپ کا جنگلی انداز نہیں دیکھنا پیچھے ہٹیں اور سو جائیں۔۔"
حوریہ نے اس کے سینے پر ہاتھوں کا زور دیتے ہوئے کہا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

نہیں سویٹ ہاٹ ایک تو تم اج اتنی خوبصورت لگ رہی تھی اوپر سے ابھی تو نے "
" مجھے جنگلی کہہ دیا تو حساب کتاب تو کرنا پڑے گا نا

وجدان یہ کہتے ہوئے دوبارہ سے اس پر جھکا اور پھر جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔اس نے کہا تھا کہ وہ جنگلی پن دکھائے گا لیکن اسے اپنی نازک بن بیوی کا خیال تھا اس لیے اس نے محبت سے اور احترام سے اس پر اپنی قربت نچھاور کی حوریہ کو جب لگا کہ اب کوئی فائدہ نہیں ہے مزاحمت کرنے کا تو اس نے بھی مزاحمتیں کرنا چھوڑ دی۔۔۔اور اس طرح ان دونوں کی محبت بھری ایک اور رات اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی۔۔۔

وجدان کی قربت میں بھیگ کر حوریہ تمام پریشانیوں کو بھول کر پرسکون ہو کر اسی کے سینے میں منہ چھپا کر گہری نیند میں سو گئی اور وجدان بھی نیند کی دیواروں میں گم ہو گیا۔۔۔

☆☆☆

: کچھ دن بعد

سب کی لائف اپنی معمول پر جا رہی تھی حوریہ اب مطمئن ہو گئی تھی کہ اریان کچھ نہیں کرے گا شاید وہ ڈر گیا ہوا تنے دنوں سے اس نے ابھی تک کوئی ویڈیو وجدان کو سینڈ نہیں کی تھی اس لیے وہ بھی اب پر سکون تھی لیکن کہتے ہیں نا کہ جب انسان سوچتا ہے سب ٹھیک ہے تبھی تو سب کچھ غلط ہونا شروع ہوتا ہے۔۔

"ارے تم کب آئی۔۔۔"
حوریہ نے ظہر کی نماز پڑھ کر سلام پھیرا تو سامنے بیڈ پر کومل بیٹھی تھی۔

بس ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آئی تھی میں نے سوچا کیوں نہ ہم آج شاپنگ پر "
چلیں اس لیے آپ کے کمرے میں اگئی پوچھنے کے لیے تو آپ نماز پڑھ رہی تھی
" تو میں آپ کو دیکھنے لگی کتنی پیاری لگتی ہے نا آپ نماز پڑھتے ہوئے
کومل اس کے پاس زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

" تم بھی پڑھا کرو نماز تو تم بھی اسی طرح اچھی لگو گی "
حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنا حجاب کھول کر کھڑی ہو گئی وہ بھی اس کے ساتھ ہی کھڑی ہوئی تھی۔

جی بھابھی کوشش کرتی ہوں لیکن کیا کروں صبح فجر کی نماز ٹائم اٹھا ہی نہیں جاتا "
_ _ "
کومل نے افسردگی سے کہا۔

"کومل نیت اگر سچی ہو اور ارادہ پختہ ہو تو اللہ میاں اپنے بندے کو خود ہمت دیتا ہے اٹھنے کی۔۔۔۔"

حوریہ نے اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"جی انشاءاللہ کل سے میں پڑھا کروں گی کچھ میری مسٹیکز ہیں وہ اپ کلیئر کروا دیجیے گا۔۔۔"

کومل نے کہا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔"

حوریہ نے خوش دلی سے کہا

"اچھا بھابھی ہم لوگ شاپنگ پر چلیں۔۔۔"

کومل نے کہا۔

میں وجدان سے پوچھ کر تمہیں بتاتی ہوں اگرانہوں نے اجازت دے دی تو"

"پھر ہم چلیں گے۔۔۔

حوریہ نے کہا۔

جی بھائی اجازت دے دیں گے مجھے پورا یقین ہے اپ پوچھیں میں تب تک "

"ریڈی ہوتی ہوں۔۔۔

کومل نے یقین سے کہا اور کمرے سے چلی گئی۔

حوریہ نے اپنے فون سے وجدان کو کال ملائی۔

"اسلام علیکم جان۔۔۔"

کال اٹینڈ کرتے ہوئے وجدان نے محبت سے کہا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"

حوریہ مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی فرمایئے بیگم صاحبہ کیا حکم ہے ہمارے لیے۔۔۔۔"

وجدان نے تابعداری سے کہا۔

"جی بس اتنا پوچھنا تھا کہ اج میں اور کومل شاپنگ پر چلے جائیں۔۔۔"

"خیریت ابھی کچھ دن پہلے ہی تو اتنی ساری شاپنگ کی تھی اب کیا لینا ہے۔۔۔"

وہ جی مجھے تو کچھ نہیں لینا لیکن شاید کومل کو کچھ لینا ہے تو وہ چاہتی ہے کہ میں اس"
"کے ساتھ جاؤں اگر اپ اجازت دیتے ہیں تو پھر میں چلے جاتی ہوں۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے چلے جاؤ میں بھی آفس سے سیدھا شاپنگ مال ہی آ جاؤں"
"گا۔۔۔

"اپ کیوں آئیں گے ادھر۔۔۔"

حوریہ نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

"تم لوگ شاپنگ کرنا اور میں تمہیں دیکھوں گا اور پھر اس کے بعد ہم کسی اچھی سی جگہ پر جائیں گے کھانا کھائیں گے اور پھر گھر اجائیں گے کیسا ہے۔۔۔"

"جی نہیں کھانا ہم گھر پر ہی کھائیں گے آنٹی کے ساتھ اور اپ کو شاپنگ مال انے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اپنا کام کریں ایویں ہی ادھر مجھے دیکھی جائیں گے ۔۔۔"

حوریہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جان تمہیں دیکھنے کا مجھے پورا حق ہے۔۔۔"

ہاں تو دیکھنے کا حق ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کہیں بھی شروع ہو جائے "

" بندہ

یہ تو الزام ہے یار میں صرف دیکھنے کی بات کر رہا ہوں شروع ہونے کی "

"نہیں۔۔۔

وجدان نے شرارت انداز میں کہا۔

" تسی بڑے چچھورے نہیں ہوندے جاندے۔"

حوریہ نے پیور پنجابی میں کہا تو وجدان کو حیرت ہوئی۔

"اب کیا کہا تم نے کچھ سمجھ نہیں ائی چچھورے مطلب۔۔۔"

"ہاہاہا آپ کو واقعی نہیں پتہ کہ اس کا مطلب کیا ہے۔۔۔"

حوریہ نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں نا نہیں پتہ اور مجھے پنجابی زبان نہیں اتی اس سے پہلے کبھی تم نے پنجابی بولی بھی نہیں بتاؤ اب کیا کہا ہے۔۔۔"

"میں نے کہا ہے کہ اپ بہت ہینڈ سم ہوتے جا رہے ہیں دن بدن۔۔۔۔"

حوریہ نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی میں تمہیں دن بدن خوبصورت لگتا ہوں۔۔۔"

وجدان نے خوشی سے پوچھا۔۔

"ہاں نا۔۔۔"

حوریہ کو ہنسی آرہی تھی کہ اس کے شوہر کو واقعی نہیں پتہ کہ چھچھورے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔

"اچھا پھر تو تم بھی دن بدن خوبصورت ہوتی جا رہی ہو۔۔۔"

"شکریہ تعریف کرنے کا۔۔"

حوریہ نے فخریہ انداز میں کہا۔

"بھابھی اجازت مل گئی ہے تو ریڈی ہو جائیں۔"

ابھی وہ دونوں بات کر رہے تھے کہ کومل نے کمرے میں اکر کہا۔

"اوکے وجدان ہم چلتے ہیں اللہ حافظ۔۔"

حوریہ نے یہ کہتے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

"امی سے پوچھا ہے۔۔۔"

حوریہ کومل سے کہتی ہے۔

جی جی بھابھی میں نے پوچھا ہے اور ہاں وہ تانیہ بھی ہمارے ساتھ جا رہی ہے "

"شاپنگ پر۔

کومل نے بتایا۔

"کیا وہ لاہور سے واپس کب ائی"

حوریہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

بھابھی وہ پرسوں آگئی تھی وہ ہمیں وہاں مال میں جوائن کرے گی چلیں جلدی دیر "

"ہو رہی ہے۔۔۔

"پھر وہ دونوں شاپنگ کے لیے نکل گئی۔۔۔

☆☆☆

"نہیں مجھے اس لڑکے پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے یہ نہ ہو کہ وہ میرا بھانڈا پھوڑ دے"

ساحر اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا اریان کا سوچ رہا تھا۔

"مجھے جو کچھ بھی کرنا ہے خود ہی کرنا پڑے گا۔۔۔"

ساحر نے سوچتے ہوئے اپنے موبائل میں کسی کو کال لگائی اسے پتہ تھا اج حور یہ اور کومل مال جا رہی ہیں۔۔۔ لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ اس کی بہن بھی ساتھ ہے۔

"ہیلو ہاں میں نے اپ لوگوں کو دو لڑکیوں کی پک سینڈ کی ہے ان لڑکیوں کو اغوا کرنا ہے اج لوکیشن بھیج دی ہے رقم تم لوگوں کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی۔۔"

ساحر کسی کو کال پر کہتا ہے۔

"سر لڑکیوں کو اغوا کر کے کہاں پہنچانا ہے"

کال کی دوسری جانب کسی بھاری اواز کے مرد نے کہا۔

"اغوا کرنے کے بعد تم لوگ میرے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچو گے ان دونوں کو خروش تک نہیں انی چاہیے بس میرے حوالے کرنا ہے پھر میں خود سوچوں گا کہ میں نے کیا کرنا ہے۔۔۔"

ساحر نے یہ کہتے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کر دی اور انہیں ایڈریس بھیج دیا اور ساتھ میں پکس بھی۔۔

اور وہ خود اٹھا اور اب اس جگہ جانے کی تیاری کرنے لگا جہاں حور یہ اور کومل کو لایا جانا تھا۔۔۔

☆☆☆

اریان ساحر کے ارڈر کا انتظار کر رہا تھا لیکن اتنے دنوں سے ابھی تک اس نے کوئی رسپانس نہیں دیا وہ اب جھنجھلا گیا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کیا کریں وہ

جلد از جلد حوریہ تک رسائی حاصل کرنا چاہتا تھا اب اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اسے ڈبل کراس کر دے گا دونوں کی سوچ کتنی ملتی تھی اس نے بھی تو ایسا ہی سوچا۔

اریان نے اپنے موبائل میں ایک فرضی سم ڈالی اور اس پر واٹس ایپ بنائی پھر اس واٹس ایپ سے اس نے وجدان کو حوریہ کی بارش والی ویڈیو سینڈ کی اور ساتھ میں یہ بھی لکھا کہ یہ میری محبوبہ ہے چھوڑ دو اسے۔

ویڈیو سینڈ کرنے کے بعد اس نے اپنی سم نکالی اور اسے توڑ دیا اب وہ چاہتا تھا کہ کسی بھی طریقے سے وجدان اسے گھر سے نکال دے پھر وہ شاید اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے لیکن کہتے ہیں نا جب اللہ ساتھ ہو تو ہم کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

"کھیل شروع ہو چکا ہے حوریہ بی بی۔۔۔"

اریان اس کی فوٹو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہتا ہے۔۔۔

☆☆☆

حوریہ اور کومل مال پہنچی تو تانیہ پہلے سے ہی وہاں موجود تھی۔

"السلام علیکم کیسی ہو حوریہ۔۔"

تانیہ نے اس کے سامنے ہاتھ بڑھاتے اور کہا۔

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں۔۔"

حوریہ نے بددلی سے ہاتھ ملا کر کہا۔

"اجاؤ تم دونوں کو پہلے کافی پلاتی ہوں پھر بعد میں ہم شاپنگ کریں گے۔۔۔"

"نہیں ہم شاپنگ کرتے ہیں کافی نہیں پینی۔۔"

حوریہ نے جلدی سے کہا۔

"ارے چلیں نا بھابھی یہاں کی کافی بہت اچھی ہے۔۔۔"
کومل نے ضدی انداز میں کہا تو وہ چپ چاپ کینٹین کی طرف چلی گئی پھر کومل ان دونوں کو وہاں بٹھا کر خود کافی لینے چلی گئی۔

حوریہ میں معذرت خواہ ہوں میں نے بہت کچھ غلط کہا تم سے جب کہ ایسا کچھ" بھی نہیں تھا لیکن اب مجھے سمجھ اگیا ہے جو چیز ہماری قسمت میں نہیں ہے ہم اس کے پیچھے جدوجہد کر کے غلطی کرتے ہیں"
تانیہ نے افسردگی سے کہا۔

"اب یہ کون سا نیا روپ ہے تمہارا تانیہ۔"
حوریہ نے اسے حیرت سے کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں حوریہ میں نے بہت کچھ غلط کیا تمہیں نقصان پہنچانے کے بارے میں بھی سوچا لیکن وقت رہتے ہوئے میری انکھیں کھل گئی مجھے معاف کردو میں وجدان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی لیکن تم سے معافی مانگ سکتی ہو نا۔۔۔"

تانیہ نے انکھوں میں افسوس لیے کہا۔

"اور میں کیسے مان لوں کہ تم سچ کہہ رہی ہو"

حوریہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے سچے دل سے معافی مانگ رہی ہوں اب تم یقین کرو یانہ کرو مجھے، تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے لیکن ہاں اب میں وجدان کے پیچھے نہیں بھاگوں گی میں نے شادی کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے میرا ماموں زاد مجھ سے بہت پیار کرتا ہے اور مجھے لگتا ہے کہ میں اس کے ساتھ خوش رہوں گی"

تانیہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے کر لیتی ہوں تم پہ یقین۔۔"

حوریہ نے کہا۔۔

کومل کافی لے کر آئی تو انہوں نے کافی پینے کے بعد شاپنگ کرنا شروع کر دی کچھ دیر تک ان کی شاپنگ کلیئر ہو گئی تھی تو وہ اپنے بیگ پکڑتے ہوئے مال سے باہر نکلی کہ اچانک ان کے سامنے چار نقاب پوش اگئے۔

"کون ہو تم لوگ۔۔۔"

تانیہ نے انہیں دیکھ کر کہا ان کے چہرے ڈکے ہوئے تھے۔

"بوس یہ تو تین ہیں ہمیں تو دو کو پکڑنا ارڈر آیا ہے۔۔۔"

ان چاروں آدمیوں میں سے ایک نے دوسرے کے کان میں سرگوشی کی شاید وہ ان کا بوس تھا۔

"تینوں کو ہی پکڑ لو۔۔۔"

ارڈر ملنے پر وہ ان کی طرف بڑھے کومل اور حوریہ نے چلانا شروع کیا اس پاس کے لوگ جمع ہونا شروع ہو گئے۔

ایک لڑکا حوریہ کی طرف بڑا تو اس نے ٹانگ اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان لات ماری تو وہ کراہتے ہوئے پیچھے ہو گیا کومل نے بھی اپنے بچاؤ کے لیے اس کے منہ پر بیگ مارا ان لڑکوں کو بہت غصہ ایا ان لڑکیوں پر، اتنی دیر تک وہاں لوگ جمع ہو گئے تھے۔

" سالی تجھے تو میں"

جس لڑکے کو حوریہ نے ٹانگ ماری تھی وہ گالی دیتے ہوئے اس پر بندوق تان گیا گولی چلی

اٹھا.. "کی اواز نے پورے ماحول میں سناٹا کر دیا وہ لوگ وہاں سے بھاگ" گئے۔ کیونکہ وہاں پر گارڈز بھی اگئے تھے۔

"تانیہ۔۔۔۔۔"

حوریہ اور کومل نے چیختے ہوئے بلند اواز میں کہا۔

گولی تانیہ کے کندھے سے تھوڑا نیچے لگی تھی وہ حوریہ کے سامنے بروقت اگئی ورنہ یہ گولی اسے لگ جانی تھی۔

"ہیلپ ہیلپ۔ پلیز کوئی ہماری مدد کریں"

کومل نے روتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر تک ان کے ڈرائیور نے انہیں ہسپتال پہنچادیا حوریہ اور کومل بس روئے جارہی تھی تانیہ کی انکھیں بند ہوچکی تھی۔۔۔ڈرائیور نے وجدان کو کال کرکے بتادیا تھا وہ بھی افس سے سیدھا ہسپتال کے لیے نکلا۔۔۔

☆☆☆

ساحر جگہ پر پہنچا جہاں پر حوریہ اور کومل کو لے کر انا تھا وہ اپنی خوشی میں مگن تھا کہ اسے اپنی دوست کی کال ریسیو ہوئی۔

"ہاں بول جمی کیسے ہو۔۔۔"
ساحر نے اپنے دوست سے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں توں بتا یار کب واپس ارہا ہے پاکستان جا کر ہمیں تو بھول ہی گیا ہے تو۔۔۔"
جمی نے کہا۔

"بس یار جس مقصد کے لیے ایا تھا وہ پورا ہونے والا ہے جلد از جلد واپس اجاؤں گا۔۔۔"
ساحر نے شیطانی مسکراہٹ لئے کہا۔

"کون سا مقصد۔۔۔"

جمی نے کہا۔

"بتایا تھا نا ایک لڑکی ہے اسے سبق سکھانا ہے۔۔۔"

ایسے نہ کرو ساحر چھوڑ دو یار ان کاموں کو اللہ کی لاٹھی بڑی بے اواز ہے کہیں"
دوسروں کی بہنوں کو نقصان پہنچاتے پہنچاتے تمہاری اپنی بہن کے ساتھ ہی کچھ
"نہ ہو جائے۔۔۔

جمی نے سمجھانے والے انداز میں کہا وہ ساحر کے بارے میں سب جانتا تھا۔

بکواس بند کرو تم ہوتے کون ہو میری بہن کا نام لینے والے ***تمہاری"
"زبان کھینچ لوں گا میں۔۔۔

ساحر نے اسے گالی دیتے ہوئے کہا۔

"سچ بتا رہا ہوں یار اگر تمہیں برا لگا تو یہ تمہارا مسئلہ ہے۔۔۔"

" اپنا سچ اپنے پاس رکھ سمجھے دوبارہ مجھے کال کرنے کی ہمت مت کرنا"

ساحر نے غصے سے کہتے ہوئے کال ڈسکنکٹ کر دی لیکن دل کے کسی کونے میں اسے واقع ہی ڈر کا احساس ہوا تھا۔

وہ اپنا ماتھا مسلتے ہوئے دوبارہ سے صوفے پر بیٹھا کہ اس کے موبائل پر پھر سے کسی کی کال ائی اس نے دیکھا حارث کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔

"جی بھائی۔۔۔"

ساحر نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے کہا۔

"ساحر جلدی سے سٹی ہسپتال پہنچو۔۔"

حارث کی پریشانی بھری اواز موبائل میں گونجی۔

"سب خیریت ہے بھائی کیا ہوا۔۔۔"

ساحر نے حیرانگی سے کہا۔

"ساحر تانیہ کو گولی لگی ہے تم جلدی سے سٹی ہسپتال پہنچو۔۔۔"
حارث نے کہتے ہوئے کال ڈسکنکٹ کر دی۔

"ک۔۔ک۔۔ کیا کیا کہہ رہے ہیں بھائی اپ بھائی ہیلو۔۔۔"
ساحر نے کپکپاتی اواز سے کہا لیکن کال ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی اس نے جلدی سے گاڑی کی چابیاں پکڑی اور باہر کی طرف بھاگا۔۔

سچ کہتے ہیں جب انسان کسی کے لیے گھڑا کھودتا ہے تو اس میں خود ہی گر جاتا ہے ۔۔۔

☆☆☆

وجدان ہسپتال پہنچا تو حوریہ اور کومل icu کے کمرے کے پاس بیٹھی تھی۔۔

"حوریہ سب کیسے ہوا۔۔۔"
وجدان ان کے پاس جا کر پوچھتا ہے تو وہ دونوں سر اٹھا کر اسے دیکھتی ہیں۔

"بھائی وہ۔۔۔۔وہ کچھ لوگ ائے تھے اور انہوں نے تانیہ اپی۔۔۔۔"
کومل نے صرف اتنا کہا اور وجدان کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی
عین اسی وقت حارث بھی ان کے قریب ایا۔

"گڑیا خاموش ہو جاؤ بس دعا کرو تانیہ کے لیے۔۔۔"
وجدان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔

"پر یہ سب کچھ ہوا کیسے بھابھی۔۔۔"

حارث نے حوریہ سے پوچھا جو ابھی تک رو رہی تھی۔

"بھائی ہم لوگ مال سے باہر نکلے تو اچانک کچھ نقاب پوش ہماری طرف
ائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

حوریہ نے تمام واقعہ وجدان اور حارث کو بتایا۔

"حور خدا کے لیے چپ کر جاؤ اور کومل کو بھی چپ کرواؤ ایسے رونے سے کوئی
حل نہیں نکلتا اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔"

وجدان اس سے کہتا ہے۔

"سر از ایوری تھنگ او کے۔۔۔"

ائی سی یو کے کمرے سے ڈاکٹر باہر ایا تو حارث نے اس سے پوچھا۔

دیکھیں ہم اپ کو ابھی کوئی اچھی امید نہیں دے سکتے ان کو گولی دل کے مقام "
سے تھوڑا سا اوپر لگی ہے اس لیے ان کی حالت بہت کریٹیکل ہے ہم کوشش
"کرتے ہیں اپ لوگ دعا کریں۔
ڈاکٹر یہ کہتا ہوا جلدی سے اگے کی طرف نکل گیا۔

"بھائی بھائی کہاں ہے تانیہ بھائی۔۔"
ساحر بھاگتا ہوا آکر حارث سے پوچھتا ہے۔

"اس کی حالت بہت خراب ہے ساحر بس تم دعا کرو۔۔۔"
حارث نے پریشانی سے کہا۔

"پر بھائی اسے ہوا کیا ہے وہ ہسپتال میں کیا کر رہی ہے۔۔۔۔"
ساحر نے کہا۔

ساحر آج تانیہ حوریہ اور کومل کے ساتھ مال گئی تھی ادھر ان پر کسی نے حملہ کر دیا اور انہوں گولی چلادی جو تانیہ کے کندھے سے تھوڑا نیچے لگی ہے ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔۔۔"

حارث کے بتانے پر ساحر کے قدم بے ساختہ لڑ کھڑائے تھے۔۔

ساحر کی سب سے زیادہ تانیہ سے ہی بنتی تھی وہ اس کی چھوٹی بہن تھی اور اسے بہت عزیز تھی اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کچھ ایسا ہو جائے گا اسے اپنے کیے پر پچھتاوا ہوا اس نے نظریں گھما کر کومل اور حوریہ کی طرف دیکھا وہ دونوں ابھی تک رو رہی تھی اور تانیہ کے لیے دعا کر رہی تھی۔۔

"کیا ہوا ہے میری بچی کو۔۔۔"

صوبیہ بی بی اور سلطان ہسپتال میں داخل ہوئے تو صوبیہ نے وجدان سے پوچھا۔

"آنٹی آپ بس اس کے لیے دعا کریں وہ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔"

وجدان نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"پر میری بچی کو ہوا کیا ہے وہ تو صحیح سلامت صبح گھر سے نکلی تھی۔۔۔"

صوبیہ بی بی ابھی بھی رو رہی تھی۔

حارث نے سارا واقعہ اپنی امی ابو کو بتایا اور پھر وہ سب لوگ ائی سی یو کے باہر خاموشی سے بیٹھے ریڈ لائٹ کو دیکھ رہے تھے کہ وہ کب بند ہو اور کب پتہ چلے کہ تانیہ کیسی ہے۔

اپریشن ہونے کے بعد ڈاکٹر جب ائی سی او سے باہر ایا تو سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

"دیکھیں گولی ہم نے نکال دی ہے لیکن اگلے 24 گھنٹے ان کے لیے بہت کریٹیکل ہے یا تو انہیں ہوش آجائے گا اور وہ بالکل صحیح سلامت اپنی زندگی گزاریں گی یا پھر۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے بات ادی ادھوری چھوڑی۔

"یا پھر کیا سر۔۔۔"

ساحر نے دھڑکتے دل کے ساتھ پوچھا۔

یا پھر وہ کوما میں چلی جائیں گی اور کوما سے وہ کب باہر آسکتی ہیں یہ ہم نہیں بتا"
" سکتے ایک ہفتہ ایک ماہ ایک سال یا پھر کبھی نہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر کے بتانے پر سب لوگ حیران ہوئے تھے صوبیہ بی بی اپنا دل تھام کر بینچ پر بیٹھ گئی حوریہ اور کومل دونوں مزید ہچکیوں سے روئی تھی حارث اور وجدان وہ دونوں رو نہیں رہے تھے لیکن ان کی انکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی۔

کچھ نہیں ہو سکتا میری بہن کو ہم انہیں کسی اچھے ڈاکٹر کے پاس چیک کروائیں"
گے اگر ہو سکے تو ہم اسے اؤٹ اف کنٹری بھی لے جائیں گے لیکن میں اپنی بہن
" کو کچھ نہیں ہونے دوں گا

ساحر نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

دیکھیں اپ انہیں کہیں بھی لے جائیں ان کا بھی یہی کہنا ہو گا 24 گھنٹے میں کچھ "
بھی ہو سکتا ہے تو اپ لوگ نا امید نہ ہوں اللہ کی ذات کچھ بھی کر سکتی ہے۔۔۔تو
"ان سے اچھے کی امید رکھیں۔۔۔۔

ڈاکٹر یہ کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

☆☆☆

اسی طرح کچھ گھنٹے گزرے اور ابھی تک تانیہ کو ہوش نہیں ایا تھا۔

ساحر کا ضبط اب ٹوٹا اور وہ پرے ایریا کی طرف بھاگا اس نے وضو کیا اور سجدے میں جھک گیا اس نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی اس سے تو نماز پڑھنا شاید اتی بھی نہیں تھی لیکن اج وہ اپنی بہن کے لیے اس رب کے سامنے جھک رہا تھا جسے کبھی اس نے یاد ہی نہیں کیا۔

اس نے جیسے تیسے کر کے دو نفل ادا کیے اور پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔

"اے یااللہ مجھے نہیں اتی دعا مانگنا نہ ہی نماز پڑھنا میں بہت ہی گنہگار بندہ ہوں اے میرے پروردگار میں اج اپنے مطلب کے لیے تیرے سامنے جھکا ہوں یااللہ میرے سارے گناہ معاف کر دے اور میری بہن کو ایک نئ زندگی عطا فرما یااللہ میں نے سنا ہے تو اپنے در پہ انے والوں کو کبھی بھی خالی نہیں موڑتا یااللہ اج مجھ جیسے گنہگار بندے کی لاج رکھ لے اور میری بہن کو ایک نئ زندگی عطا فرما میں وعدہ کرتا ہوں میں اپنی ساری زندگی تیری راہ پر گزار دوں گا میں اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں یا میرے مالک مولا مجھے معاف کر دے اور میری بہن کو صحت دے..."

ساحر نے روتے ہوئے دعا کی اور پھر سجدے میں گر گیا اور پھر زار و قطار روتا ہی گیا اج اسے سجدے میں ایسا سکون محسوس ہو رہا تھا جو زندگی میں کبھی بھی نہیں ہوا اسے اج اپنی زندگی میں کیے ہوئے وہ تمام گناہ یاد ارہے تھے جو کرتے وقت اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کا کبھی اسے پچھتاوا ہو گا وہ بہت ہی پشیمان تھا اور پھر سر جھکا کر وہ اپنے رب سے معافی مانگتا چلا گیا کتنی دیر وہ ایسے جھکا ہی رہا

پھراس کے کندھے پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا ساحر نے سر اٹھا کر دیکھا تو سامنے وجدان تھا۔۔

"مجھے پورا یقین ہے ساحر جتنی شدت سے تم نے اپنے رب سے اپنی بہن کی زندگی مانگی ہے وہ تمہیں کبھی بھی نراش نہیں کرے گا۔۔"
وجدان نے اسے اپنے گلے لگاتے ہوئے کہا تو وہ مزید ہچکیوں سے رو پڑا۔

"سب میری غلطی ہے وجدان بھائی وہ گنڈے میں نے ہی بھیجے تھے حوریہ اور کومل کو اغوا کروانے کے لیے اور دیکھیں میری غلطی کی سزا مجھے مل گئی مجھے معاف کر دیں بھائی مجھے معاف کر دے میرے سر پر جنون تھا اپ سے بدلہ لینے کا اور اس جنون کے زیر اثر سے اج میری بہن موت کے منہ میں ہے۔۔۔"
ساحر روتے ہوئے وجدان سے کہا تو اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم ساحر۔۔"

وجدان نے غصے سے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں بھائی مجھے معاف کر دیں میں سچے دل سے معافی مانگ رہا ہوں اس دن میں نے جو کچھ بھی کہا تھا وہ صرف ناٹک تھا اور اج دیکھیں مجھے احساس ہو گیا اللہ نے مجھے میرے کیے کی سزا دے دی ہے بھائی مجھے معاف کر دیں "

ساحر اس کے قدموں میں گر کر کہتا ہے وجدان کو بہت غصہ ایا تھا اس پر لیکن اسے اس کے کیے کی سزا مل گئی تھی اس لیے اس نے گہرا سانس لیتے ہوئے اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنے مقابل کیا۔

"ساحر تم نے جو کچھ کرنا تھا تم کر چکے ہو اور مجھے امید ہے تم اگے ایسا کچھ نہیں کرو گے..."

وجدان نے سے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں بھائی میں ایسا کچھ نہیں کروں گا بس اپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔"

ساحر نے مزید اس کے گرد اپنی بازو کا گھیرا تنگ کیا اور وجدان نے اس کی کمر سہلاتے ہوئے اسے دلاسہ دیا۔۔

☆☆☆

اپ کی پیشنٹ کو ہوش اگیا ہے اب وہ خطرے سے باہر ہیں اپ ان سے مل سکتے "
"ہیں۔۔۔

نرس نے اکر سب کو اگاہ کیا تو سب نے شکر کا کلمہ پڑھا۔

نہیں ایسے ایک ساتھ اپ لوگ اندر نہیں جا سکتے بس دو لوگ جائیں اندر زیادہ "
" رش کرنے کی ضرورت نہیں ہے

نرس نے ان سب کو ایک ساتھ اندر جاتا دیکھ کر کہا۔

مام ڈیڈ اپ لوگ جائیں اندر تب تک میں ساحر اور وجدان کو بلا کر لاتا ہوں "

"۔۔۔

حارث نے ان سے کہا۔

وہ دونوں اندر چلے گئے تو حارث وجدان کو کال کرنے کے لیے باہر کی طرف چلا گیا اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ دونوں کہاں ہیں۔۔۔ حوریہ کومل اور شمشاد بیگم بھی اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی۔

"وجدان بھائی کہاں ہیں اپ۔۔۔"

حارث نے کال پر پوچھا۔

"ہم لوگ ادھر ہی ہیں تم بتاؤ تانیہ کو ہوش اگیا۔۔۔"

وجدان نے کہا۔۔۔

جی الحمدللہ اب وہ خطرے سے باہر ہیں میں نے سوچا اپ کو بتادوں اور ساحر "

" بھی کہیں نظر نہیں ارہا آپ کو پتا ہے وہ کہا ہے

حارث نے پوچھا۔

اللہ تیرا شکر ہے۔۔ ساحر میرے ساتھ ہی ہے ہم دونوں بس ابھی اتے "

"ہیں۔۔۔

وجدان نے کہتے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

"اٹھو ساحر تانیہ کو ہوش اگیا ہے دیکھو اللہ نے تمہاری سن لی۔۔۔"

وجدان نے اسے بتایا وہ خوشی سے اپنے انسو صاف کرتے ہوئے اس کے ساتھ

اندر کی طرف چل دیا۔۔۔

☆☆☆

تین دن بعد تانیہ کو ہسپتال سے چھٹی مل گئی تھی تو اسے سب لوگ گھر لے ائے تھے اب وہ کافی بہتر تھی۔۔۔وجدان نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ وہ حملہ آور کون تھے وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو پتہ چلے کہ ان سب کے پیچھے کون ہے، ظاہر ہے اگر اسے اپنی بات کا پچھتاوا ہو ہی گیا تھا تو وہ کیوں سب کو بتاتا اس لیے بس وہ خاموش رہا اج تانیہ کو ہسپتال سے ائے ہوئے پورے 20 دن ہو گئے تھے۔

"چلو تانیہ جلدی یہ سوپ ختم کرو پھر تم نے یہ فروٹس بھی کھانے ہیں۔۔۔"
ساحر اسے زبردستی سوپ پلاتے ہوئے کہتا ہے۔

"پلیز بھائی مجھے نہیں پینا اتنا زیادہ تو پی چکی ہوں اب نہیں پیا جا رہا خود پی لیں اتنا بد ذائقہ سوپ۔۔۔"
تانیہ نے منہ بنا کر کہا۔
جب سے اسے گھر لے کر ایا گیا تھا تب سے ہی ساحر اس کی دیکھ بھال کر رہا تھا وہ اسے ٹائم پر میڈیسن دیتا اور اس کے کھانے پینے پر بھی دھیان رکھتا گھر میں بھی

سب حیران تھے کہ ساحر ایک دم سے اتنا کیسے بدل گیا اور ثانیہ تو اس کی اتنی کیئر سے اب اکتا گئی تھی۔۔

"نہیں یہ پورا باؤل ختم کرنا پڑے گا جلدی کرو جلدی جلدی۔۔۔"
ساحر نے سوپ اس کے منہ کے پاس کرتے ہوئے کہا۔

"بس بہت ہو گیا میں نہیں پیوں گی بات ختم۔۔۔"
ثانیہ نے غصیلے انداز میں کہا۔

"ثانیہ پینا تو پڑے گا جلدی کرو ورنہ میں براپیش اؤں گا۔۔۔"

جو کرنا ہے نا کرلیں پتہ نہیں کیوں اپ کو مجھ پر اتنا پیار آرہا ہے پہلے تو کبھی بہن" کی یاد نہیں ائی جب میں کہتی تھی بھائی پلیز آجائیں دبئی سے نہیں میں نے آکر کیا "کرنا ہے اور اب ہر ٹائم میرے سر پر منڈلاتے رہتے ہیں

جب کیئر نہیں کرتا تھا تب بھی مسئلہ تھا اب کیئر کر رہا ہوں تب بھی مسئلہ ہے "
"

مجھے تو نادال میں کچھ کالا لگ رہا ہے بھائی صحیح سے بتائیں اصل مدہ کیا ہے کیا"
"چاہتے ہیں اپ مجھ سے کہیں میری کسی دوست پر دل تو نہیں اگیا۔۔۔
تانیہ نے خفیہ انداز میں اس سے پوچھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہاری کسی دوست کی وجہ سے تمہاری اتنی کیئر کر رہا"
"ہوں۔۔۔
ساحر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"جی بالکل ایسا ہی ہے۔۔۔"
تانیہ نے انکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"ایسا بالکل بھی نہیں ہے اگر مجھے کسی کا نمبر لینا بھی ہوا تو میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا جاؤ اب میں تمہاری کیئر نہیں کرتا تم تو بلاوجہ مجھ پہ شک کر رہی ہو۔۔۔"

ساحر غصے سے باؤل ٹیبل پر پٹختے ہوئے کمرے سے باہر نکلا۔

"بھائی بھائی اجائیں میں تو مذاق کر رہی تھی۔۔۔"

تانیہ نے بلند اواز میں کہا۔

"ارے کیا تم دونوں روز لڑتے رہتے ہو اگر وہ تمہاری کیئر کر رہا ہے تانیہ تو کیوں تم اس پر شک کرتی ہو مت کیا کرو ایسے۔۔۔"

حارث ان دونوں کا جھگڑا سن کر کمرے میں اکر کہتا ہے۔

"بھائی اپ کو پتہ ہے نا اسے تنگ کر کے مجھے کتنا مزہ اتا ہے۔۔۔"

"بچے اب ہر وقت مذاق کے موڈ میں نہ رہا کرو کبھی انسان سیریس بھی ہوتا ہے

احتیاط کیا کرو۔۔۔"

حارث اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"جس کے پاس اتنے دو پیار کرنے والے بھائی ہوں وہ بہن نخرے تو دکھائے گی

اب۔۔"

تانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

گفتگو جاری تھی۔۔۔

☆☆☆

"ائزل میں نے تمہیں کہا تھا مجھے اس سم کی لوکیشن بتاؤ اور ابھی تک تم نے مجھے

کچھ نہیں بتایا اتنے دن گزر گئے ہیں۔۔۔"

وجدان نے ایزل سے کہا جو سم ٹریسر تھا۔

"سر میں نے پتہ کیا ہے لیکن وہ سم بس ادھے گھنٹے کے لیے استعمال کی گئی اور اس کے بعد وہ بند ہے تو اس طرح پتہ لگانا تھوڑا مشکل ہو رہا ہے۔۔۔"

ائزل نے تفصیل سے کہا۔

"ائزل کچھ بھی کرو مجھے وہ شخص کسی بھی حال میں چاہیے۔۔۔"

وجدان نے دوٹوک انداز میں کہتے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

اس دن ہسپتال میں وجدان نے اپنے موبائل میں اریان کی بھیجی ہوئی وہ ویڈیو دیکھ لی تھی اسے حوریہ پر پورا یقین تھا اس لیے اس نے اسے کچھ نہیں پوچھا وہ اس شخص کو ڈھونڈنا چاہتا تھا جو ان دونوں کے رشتے کے درمیان رکاوٹ پیدا کر رہا تھا۔۔

وجدان نے اپنی ساری سوچوں کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے حوریہ کے لیے ایک فارم ہاؤس تیار کروایا ان کی اج شادی کی سالگرہ تھی اور اس بات کا حوریہ کو پتہ تک نہیں تھا وہ اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔

وجدان نے حوریہ کو کال ملائی جو اگلے ایک سیکنڈ میں اٹینڈ ہو گئ۔

"جی۔۔۔"

حوریہ نے مختصر کہا۔

"حور شام میں ریڈی رہنا ہم نے کسی دعوت پر جانا ہے۔۔۔"

وجدان نے اٹل انداز میں کہا۔

"وجدان میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے میں نہیں جا سکتی۔۔۔"

حوریہ نے تھکی اواز میں کہا۔

"حور میں نے پوچھا نہیں ہے بتا رہا ہوں تیار رہنا اللہ حافظ۔۔۔"

وجدان نے جان بوجھ کر غصے سے کہا تھا تاکہ وہ اس سے اور ناراض ہو جائے اور پھر وہ اسے منائے۔

کال بند ہونے پر حوریہ نے حیرت سے موبائل کو دیکھا یہ کیا بات ہوئی اج تو انہوں نے پیار سے بات تک نہیں کی۔

حوریہ دل میں سوچتی ہے۔

وہ اپنے کمرے میں لیٹی تھی تو اس کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

"آجائیں"

حوریہ بی بی یہ رپورٹ ائی ہے اپ کی شمشاد بی بی نے کہا ہے کہ اپ کو دے دوں۔۔۔"

ہاجرہ بی نے اس کے سامنے ایک لفافہ بڑھاتے ہوئے کہا۔

حوریہ کی طبیعت کچھ دنوں سے اپسیٹ تھی تو اس نے شمشاد بیگم کے ساتھ جا کر اپنی کچھ ٹیسٹ کروائے جس کی رپورٹ اج ائی تھی۔۔۔

تھینک یو ہاجرا ابھی اور کیا اپ میرے لیے ایک گلاس اورنج جوس بنا سکتی ہیں"

"ابھی۔۔۔

اس نے لفافہ ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

ارے بیٹا اس میں درخواست کرنے کی کون سی ضرورت ہے اپ بس ارڈر کیا"

"کریں میں ابھی بنا کر لاتی ہوں۔۔۔

ہاجرہ بھی خوش دلی سے کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

حوریہ نے لفافہ کھول کر دیکھا تو اس کی حیرت سے انکھیں کھلی وہ پریگننٹ تھی

اسے دیکھ کر یقین نہیں ہو رہا تھا اس نے خوشی سے اپنا ہاتھ ہونٹوں پر ہاتھ

رکھا۔۔

اس نے اپنا موبائل پکڑا وجدان کو کال کرنے کے لیے پر پھر رک گئی سوچا اسے سرپرائز دے گی۔

حوریہ بیڈ سے اٹھی اور وضو کر کے عصر کی نماز پڑھنے لگی وہ اپنے رب کا شکر ادا کرنا چاہتی تھی جس نے اسے اتنی اچھی نعمت سے نوازا تھا۔۔۔

☆☆☆

وجدان رات کو 8 بجے گھر ایا تو سب لوگ لاونج میں موجود تھے۔

"السلام علیکم۔۔۔!"

وجدان نے سب کو سلام کرتے ہوئے حوریہ کی طرف دیکھا جو ارام سے بیٹھی تھی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"
شمشاد بیگم نے محبت سے کہا۔

"اجاؤ بیٹا بیٹھو تمہارا انتظار ہو رہا تھا۔۔۔"
شمشاد بیگم نے کہا۔

"اچھا کیوں۔۔۔"
وجدان نے اپنی امی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں مطلب ڈنر کا ٹائم ہونے والا ہے میں نے سوچا اج سب ساتھ کریں گے"
شمشاد بیگم نے کہا۔

"جی امی ڈنر تو ہم سب ساتھ ہی کرتے ہیں۔۔۔"

وجدان نے حوریہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے کہہ رہا ہو کہ تم ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی۔

"نہیں بھائی پچھلے چار پانچ دنوں سے ہم ایک ساتھ ڈنر نہیں کر رہے اپ روز ہی لیٹ اتے ہیں گھر۔۔۔"

کومل نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں گڑیا افس میں کچھ کام زیادہ تھا تو اس لیے لیکن اب ہم سب ساتھ ہی ڈنر کیا کریں گے نا میں ٹائم سے اجایا کروں گا گھر۔۔۔"

وجدان نے اپنی بہن سے کہا۔

"اچھا چلو شکر ہے بیٹا میں ہاجرہ بی اسے کہتی ہوں کھانا لگائے۔۔"

شمشاد نے کہا۔

"نہیں امی اج میں اور حور میرے دوست کی دعوت پر جا رہے ہیں ہم اج رات ادھر ہی رکیں گے۔۔ تو کل سے میں اپ لوگوں کے ساتھ ہی ڈنر کروں گا۔۔"

وجدان نے اپنی امی سے کہا۔

"اچھا اج تم لوگوں نے کہیں جانا تھا تو حوریہ نے تو مجھے بتایا ہی نہیں۔۔۔"

شمشاد بیگم نے حیرت سے حوریہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"جی جی انٹی وہ مجھے لگا شاید ہم نہیں جائیں گے اس لیے نہیں بتایا۔۔۔"

حوریہ جلدی سے کہا۔

"اور تمھیں ایسا کیوں لگا کہ ہم نہیں جائیں گے۔۔۔"

وجدان نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ میں نے کہا تھا ناکہ میں نہیں جا رہی میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے۔۔۔"

حوریہ نے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔

"ارے کیا ہوا ہے بیٹا تمہیں سب ٹھیک تو ہے۔۔۔اور ہاں اج رپورٹ بھی انی تھی کیا ایا ہے رپورٹ میں۔۔۔"

شمشاد بیگم نے یاد انے پر پوچھا۔۔

"جی امی سب ٹھیک ہے رپورٹ ٹھیک ائی ہے کوئی بیماری نہیں ہے مجھے۔"

حوریہ نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا چلو شکر ہے۔۔"

شمشاد بیگم نے خوش ہو کر کہا۔

"اچھا چلو بہت دیر ہو چکی ہے ہمیں چلنا ہے تو ریڈی ہو جاؤ۔۔۔"
وجدان صوفے سے اٹھتے ہوئے حوریہ سے کہتا ہے۔

ہاں بیٹا تم لوگ جاؤ 8 بج گئے ہیں کافی دیر ہو گئی اگر جانا تھا تو ٹائم سے چلے جاتے "
نا۔۔۔"
شمشاد بیگم نے فکر مندی سے کہا۔

"حور تم جاؤ ریڈی ہو میں ابھی اتا ہوں"
وجدان نے حوریہ سے کہا تو وہ اندر چلی گئی تو پھر وہ اپنی امی کے پاس بیٹھا۔

امی اج میں اور حوریہ فارم ہاؤس جا رہے ہیں یہ بات میں نے اسے نہیں بتائی "
"اس کے لیے سرپرائز ہے اج ہماری شادی کی سالگرہ ہے۔۔۔
وجدان نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"اوا چھا میں تو بھول ہی گئی ماشاءاللہ میرے بچے کی شادی کو پورا سال ہو گیا

ہے۔۔۔"

شمشار بیگم نے خوش دلی سے کہا۔

"جی امی۔۔"

وجدان سر جھکائے ہوئے مسکرایا تھا اس کی امی اس کا جھکا ہوا سر دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ اس کا بیٹا اس سے شرما رہا ہے۔۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے جاؤ تم بھی ریڈی ہو جاؤ گے بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔"

شمشاد بیگم نے اپنی بیٹے کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا اسے واقعی شرم ا رہی تھی۔

"اللہ میرے بچوں کو ہمیشہ خوش رکھنا۔۔۔"

شمشاد بیگم نے دل ہی دل میں دعا کی۔۔۔

☆☆☆

حوریہ نے کمرے میں اکر ایک سمپل سا ڈریس نکالا جو زیادہ ہیوی نہیں تھا چینج کر کے ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑی میک اپ کر رہی تھی اور اس نے اپنی پریگنسی رپورٹ اپنے پرس میں رکھ لی تھی وہ وجدان کو دعوت سے واپسی پر بتانے کا سوچ رہی تھی۔

وجدان کمرے میں ایا تو اسے سامنے میک اپ کرتے دیکھ کر مسکرا ایا۔

"جب میں نے کہا تھا کے ریڈی ہو جانا تو پھر کیوں نہیں ریڈی ہوئی دیکھو اتنا ٹائم ضائع ہو گیا۔۔۔"

وجدان اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اسے مرر میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"مجھے لگا شاید۔۔۔"

حوریہ ابھی مزید کچھ بولتی وجدان نے اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کیا۔

"کیا لگا تمہیں۔۔۔"

وجدان نے اس کے بالوں میں منہ چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔ حوریہ سے مزید کچھ بولا ہی نہیں گیا اس کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھی اس کی اتنی سی قربت میں۔

"بولو۔۔۔"

وجدان نے گمبھیر اواز میں کہا۔

"کچ۔۔۔ کچھ نہیں۔۔"

حوریہ نے انکھیں بند کرتے ہوئے صرف اتنا ہی کہا۔

وجدان نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو مسکرا کر پیچھے ہوا۔

"اچھا چلو بلش کرنا بند کرو میں ریڈی ہو کر اتا ہوں پھر ہم نکلتے ہیں۔۔۔"

وجدان اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے ڈریسنگ روم میں چلا گیا اور پیچھے وہ اپنی سانسیں بحال کرنے لگی۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں گھر سے نکل گئے تھے۔۔

گاڑی خوبصورت فارم ہاؤس میں داخل ہوئی وجدان نے گاڑی روکتے ہوئے فرنٹ سیٹ سے اتر کر حوریہ کی طرف کا دروازہ کھول کر اپنا ہاتھ اگے بڑھایا حوریہ نے مسکراتے ہوئے اپنا نازک ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ میں رکھا اور گاڑی سے باہر نکلی۔

"وجدان یہاں پر تو کوئی بھی نہیں ہے نہ ہی کوئی ڈیکوریشن ہوئی ہے ہم کہاں اۓ ہیں۔۔۔"

حوریہ وجدان سے کہتی ہے جو گاڑی سے اس کا پرس نکال رہا تھا۔

"ریلیکس میری جان اندر چلو سب سمجھ اجائے گا۔۔۔"

وجدان نے اس کے بازو میں اپنا ہاتھ ڈالتے ہوئے محبت سے کہا تو وہ چپ چاپ اس کے ساتھ چلنے لگی۔

وہ جیسے ہی فارم ہاؤس کے لاؤنج میں پہنچے تو وہاں صرف اندھیرا تھا حوریہ نے وجدان کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما

"وجی یہاں اتنا اندھیرا کیوں ہے۔"

حوریہ نے وجدان سے پوچھا۔

ہاں میں خود حیران ہوں میں تو سب لائٹ آن کر کے گیا تھا پتہ نہیں کیسے بند" "ہو گی یہ ساری لائٹس۔۔۔

وجدان نے ایسے کہا جیسے اسے بھی کچھ نہیں پتہ تھا۔

"وجدان پلیز لائٹ ان کریں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"
حوریہ اب کی بار مزید اس کا بازو زور سے پکڑتے ہوئے کہتی ہے۔

"اچھا ر کو ڈر کیوں رہی ہو میں ہوں نا یہاں ابھی لائٹ آن ہو جائیں گی۔۔۔"
وجدان نے کہتے ہوئے اپنا بازو چھڑوایا اور کہیں غائب ہو گیا حوریہ نے اندھیرے میں ادھر ادھر ہاتھ مارا لیکن اسے وہ کہیں نہیں دکھا۔

وجدان وجدان کہاں ہیں اپ پلیز میرے پاس اجائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے"
"وجدان وجدان پلیز اجائیں وجدان
حوریہ نے گھبراتے ہوئے اسے اوازیں دی۔
لاؤنج کی لائٹس آن ہوئی تو ایک دم سے حوریہ نے اپنی انکھیں بند کر لی کیونکہ روشنی اس کی انکھوں میں چبھی تھی اس نے دھیرے دھیرے اپنی انکھیں کھولی تو سامنے کا منظر دیکھ کر وہ شاکڈ رہ گئ۔۔۔لاؤنج بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا

درمیان میں پڑے ٹیبل پر ایک خوبصورت سا کیک رکھا گیا تھا جس پر لکھا تھا ہیپی اینیورسری حورِ جان۔۔ پھر حوریہ نے نیچے فرش کی طرف دیکھا جہاں پر گلاب کی پتیوں کا راستہ بنایا گیا تھا جو اس ٹیبل تک جاتا تھا اور ایک راستہ سامنے کمرے کی طرف جا رہا تھا حوریہ نے مسکراتے ہوئے ادھر ادھر وجدان کو دیکھا۔

"وجدان۔۔۔"

حوریہ نے محبت سے اسے پکارا وجدان اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا اس نے اپنے دونوں بازو اس کی کمر کے اطراف سے نکالتے ہوئے اس کے پیٹ پر باندھتے ہوئے اسے اپنے سینے کے ساتھ لگایا۔۔

"جی وجدان کی جان۔۔۔"

وجدان نے اس کے کان پر جھک کر کہا حوریہ کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس کے پیچھے ہے وہ ایک دم سے ڈر گئی۔

"اپنی دھڑکنوں کو سنبھال کے رکھو میری جان ابھی تو پوری رات باقی ہے"
وجدان اس کی تیز ہوتی دھڑکنوں کی اواز سن کر گمبھیر اواز میں کہتا ہے۔

"وجدان اپ کو یاد تھا قسم سے میں تو بھول ہی گئی۔۔۔"
حوریہ نے لب کاٹتے ہوئے کہا۔وہ واقعی شرمندہ تھی وہ کیسے بھول گئی اپنی شادی کی سالگرہ۔

"جی وجدان کی جان مجھے یاد تھا اسی لیے تو اتنا اچھا سیٹ اپ کیا ہے اور اج ساری رات ہم ادھر گزاریں گے بس تم میں سانسیں اور ہماری دھڑکنوں کی اواز بس۔۔"
وجدان نے اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے کہا تو وہ خود میں سمائی تھی۔

"اچھا چلو اب جلدی سے کیک کاٹو پھر ہم نے ڈنر بھی کرنا ہے بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے۔۔۔"

وجدان اسے الگ ہوتے ہوئے کہتا ہے تو حوریہ مسکراتے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑھتی ہے پھر وہ نائف پکڑتی ہے اور وجدان اس کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھتا ہے اور وہ دونوں پیار سے کیک کٹ کرتے ہیں۔۔۔ کیک کٹ کرنے کے بعد حوریہ کیک کا چھوٹا سا ٹکڑا وجدان کی طرف بڑھاتی ہے تو وہ چھوٹا سا بائٹ لیتے ہوئے وہی کیک کا ٹکڑا پکڑ کر اس کے لبوں سے لگاتا ہے تو وہ بھی چھوٹا سا بائٹ لیتی ہے۔ پھر وجدان اس کا ہاتھ پکڑ کر دوسرے ٹیبل کی طرف جاتا ہے اس پر کینڈلز جل رہی تھی اور ٹیبل پر پھولوں کی پتیاں بچھی ہوئی تھی اور اس کے اوپر کھانے کی ڈشز موجود تھی۔ وجدان نے خود آگے بڑھ کر حوریہ کی چیئر پیچھے کی اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ مسکراتے ہوئے اپنی جگہ پر بیٹھی تو وہ بالکل اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا۔

"کھاؤ۔۔۔"

وجدان نے نوالہ بنا کر اس کی طرف بڑھایا تو حوریہ نے خوشی خوشی کھایا اسی طرح اس نے سارا کھانا اپنے ہاتھ سے حوریہ کو کھلایا اور ساتھ خود بھی چھوٹے چھوٹے بائٹ لے رہا تھا۔۔

"بس وجدان اور نہیں کھایا جائے گا۔۔"

حوریہ نے معصوم سامنہ بنا کر کہا۔

اتنا سا تو کھایا ہے اور کہہ رہی ہو بس میری جان کھالو پھر نہ کہنا کہ وجدان مجھے "

" ہلکان کیوں کر رہے ہو۔۔۔

وجدان نے شرارتی انداز میں کہتے ہوئے اپنی انکھ ماری تو وہ شرما کر نظریں جھکا گئی۔

"چلو شاباش ختم کرو اسے۔۔۔"

وجدان نے بریانی والی پلیٹ سے ایک چمچ بھر کر اس کی طرف بڑھایا۔

"وجدان سچ میں مجھ سے نہیں کھایا جائے گا۔۔۔"

حوریہ نے اب کی بار منہ پھلا کر کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔۔"

وجدان چمچ دوبارہ پلیٹ میں رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"چلو اٹھو۔۔۔"

وجدان اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے اسے کہتا ہے۔

"اب کہاں جانا ہے۔۔۔"

حوریہ نے شرماتے ہوئے پوچھا۔

"ایک اور سرپرائز ہے تمہارے لیے۔۔۔"

وجدان نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تو وہ چپ چاپ اس کے ساتھ کمرے کی طرف چل دی۔

وجدان نے جب کمرے کا دروازہ کھولا تو کمرے کا ماحول اتنا رومینٹک تھا کہ حوریہ کو شرمانے پر مجبور کر گیا۔

خوبصورت بیڈ جس پر وائٹ کلر کی بیڈ شیٹ بچھی ہوئی تھی اور ریڈ پھولوں کی پتیاں پورے بیڈ پر بکھیری گئی تھی پورے کمرے میں کینڈلز جلائی گئی تھی اور ساتھ میں پیاری سی لائٹنگ بھی کی گئی اور ڈی جے سسٹم بھی آن تھا مدھم سا سونگ پورے کمرے کو اور بھی رومینٹک بنا رہا تھا۔

"یہ پکڑو اور اچھا سا تیار ہو کر آؤ۔۔۔

وجدان نے اس کی طرف ایک ڈبہ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ تو حوریہ نے حیرت سے دیکھا۔

"اس میں کیا ہے۔۔۔"

حوریہ نے پوچھا کیوں کہ اگر کوئی ڈریس ہوتا تو وہ شاپنگ بیگ میں ہونا تھا اور یہ ڈبہ وہ خود حیران تھی۔۔

خود ہی دیکھ لو اور ہاں تمہارے پاس صرف 15 منٹ ہیں او کے۔ ریڈی ہو کر "... جلدی باہر آؤ میں ویٹ کر رہا ہوں

وجدان نے رومانی انداز میں کہتے ہوئے اس کا گال تھپتھپایا۔

حوریہ ڈریسنگ روم میں گئی اور اس ڈبے کو کھولا تو اس میں ایک خوبصورت سا ریڈ کلر کا لہنگہ چولی تھا جو نہایت ہی نفاست سے بنا تھا حوریہ اسے دیکھ کر مسکرائی یعنی اس کا شوہر اسے دلہن کے روپ میں دیکھنا چاہتا تھا۔۔اس نے خوشی خوشی ڈریس باہر نکالا اور چینج کرنے لگی۔

وجدان یہاں میک اپ تو ہے نہیں تو میں تیار کیسے ہوں گی۔۔"؛

حوریہ نے ڈریسنگ روم میں کھڑے ہوئے کہا۔

"میری جان تمھیں میک اپ کی کیا ضرورت ہے مجھے تو تم ویسے بھی اچھی لگتی ہو
"۔۔۔

وجدان نے ڈریسنگ روم کے دروازے کے پاس اکر کہا۔۔

تو حوریہ اس کی بات پر مسکرائی تھی پھر اس نے اپنے بال کھول دیے اور میک اپ جو وہ گھر سے کر کے ائی تھی وہی ٹھیک لگ رہا تھا بلاشبہ وہ بہت حسین لگ رہی تھی ریڈ کلر کے لہنگا چولی میں کمر پر کھلے چھوڑے بال اور بھی دلکش لگ رہے تھے اس نے خود کو ائینے میں دیکھا وہ واقعی کوئی چودھویں کا چاند لگ رہی تھی اس نے دوپٹہ ایک سائیڈ پر سیٹ کیا اور اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ ڈریسنگ روم کا دروازہ کھولا جیسے ہی وہ باہر نکلی تو وجدان نے اسے کمر سے تھام کر اپنی طرف گھمایا وہ بالکل دروازے کے پاس ہی کھڑا تھا۔۔

"ہائے اللہ وجدان ہر دفعہ اپ ڈرا دیتے ہیں مجھے۔۔"

حوریہ اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"تم تو ابھی سے ڈر گئی ہو میری جان اگر میں تمہیں اپنی بے تابیاں دیکھا دوں تو تمہارا تو مرن ہو جانا ہے شرم سے۔۔"

وجدان اس کی کمر کو دونوں اطراف میں پکڑے ہوئے کہتا ہے تو حوریہ شرما کر اس کے سینے میں منہ چھپا لیتی ہے۔

"نہیں حور آج یہ آنکھیں جھکنی نہیں چاہیے اج تم میرے انکھوں میں دیکھوں گی میرے پیار کو محسوس کرو گی۔۔۔"

وجدان اس کا چہرا ٹھوڑھی سے پکڑ کر اوپر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"میں نہیں دیکھ سکتی وجدان۔۔۔"

حوریہ پھر سے نظریں اس کے سینے پر ٹکائے ہوئے کہتی ہے۔

"کیوں۔۔۔"

وجدان نے اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

"پلیز وجدان نا کرے میں نہیں دیکھ سکتی اپ کی آنکھوں میں۔۔"

حوریہ خود کو اس کے حصار سے نکالتے ہوئے بیڈ کے پاس جا کر کھڑی ہو جاتی ہے اس کی طرف اپنی پیٹھ کیے وجدان کا حصار مضبوط نہیں تھا اور نہ وہ خود کو اس سے دور نہیں کر پاتی۔

وجدان نے مسکراتے ہو سونگ پلے کیا اور ایک ہاتھ حوریہ کی کمر میں ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ اپنے کندھے پر رکھا اور پھر اس کے دوسرے ہاتھ میں اپنی انگلیاں پنساتے ہوے دیھرے دیھرے ڈانس کرنے لگا اور ساتھ میں خود بھی سونگ کے بول گنگنانے لگا۔

آ آ تجھے ان باہوں میں بھر کے اور بھی کر لوں میں قریب تو جدا ہو تو لگے ہے اتا"

"جاتا ہر پل عجب۔۔۔۔

وجدان اس کے ساتھ ڈانس کرتے ہوئے دھیرے دھیرے اس کے کان میں گنگنا رہا تھا اور حوریہ شرم سے مسکراتے ہوئے بس نظریں جھکائے ہوئے تھی۔

" وجدان۔۔"

حوریہ نے محبت سے اسے پکارا۔۔

" ہممم۔۔۔"

وجدان نے گمبیر اواز میں کہا۔ وہ اس کے بالوں میں منہ چھپائے ہوئے اس کی مہک اپنے اندر اتار رہا تھا۔

"مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔"

حوریہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا۔۔

ابھی میں کچھ نہیں سننا چاہتا آج کی رات بس دھڑکنوں کی آوازیں ہوں گی "
" یہاں اس روم میں اور کچھ نہیں۔

وجدان نے رومانی انداز میں کہتے ہوئے اس کے کان کے لو کھچا تھا۔

"وجدان پلیز اک بار سن تو لے۔۔"

حوریہ نے اسے تھوڑا دور کرتے ہوئے کہا۔

" کہانا نہیں تو کیوں کیا خود سے دور"

وجدان نے انکھوں میں خمار لیے غصے سے کہا۔۔

"سوری وجدان پر آپ سن تو لے ایک بار میں کیا کہنا چاہتی ہوں۔۔۔"

حوریہ نے اس کا خفا ہوتا موڈ دیکھ کر اس کی گال پر ہاتھ رکھ کر محبت سے کہا۔۔۔

"ایسی کون سی بات ہے حور جو تمہیں مجھ سے زیادہ امپورٹنٹ لگ رہی ہے۔۔"

وجدان نے اسے گھورتے کہا۔

"وجدان اب ہمارے درمیان کوئی تیسرا ابھی آنے والا ہے۔۔۔"
حوریہ نے وجدان کے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

" کس کی جرات ہے جو ہمارے درمیان آئے گا میں کاٹ کر نہ رکھ دوا سے "
وجدان نے اک دم غصے سے کہا اس کی آنکھوں کے سامنے وہ وڈیو آئی تھی اور غصے میں وہ حوریہ کے چہرے کی خوشی بھی نہیں دیکھ پایا۔۔

"خبر دار اگر میرے بچے کو کوئی نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچا بھی تو"
حوریہ نے بھی فل غصے سے کہا۔

" !بچے کی تو۔۔۔۔۔۔۔بچہ۔۔"
وجدان کچھ کہنے لگا تھا کہ اس نے بچہ لفظ دہرایا۔

"جی بچہ میرے بچے کے بارے میں میں کچھ غلط نہیں سنو گی۔۔"
حوریہ انکھیں چھوٹی کر کے انگلی دکھا کر کہتی ہے۔
وجدان سمجھ آنے پر مسکراتا ہے۔
"کیا واقعی ہی ہم پیرنٹس بننے والے ہیں۔۔ "
وجدان اس کے گالوں پر ہاتھ رکھ کر پوچھتا ہے تو وہ خفگی سے ہاں میں سر ہلاتی ہے
۔

"اومائی گوڈ میں بابا بننے والا ہوں آئی آئی کانٹ بلیو دس۔۔"
وجدان خوشی اور حیرت کے ملے جلے انداز میں کہتا ہے۔

"جی یہی بتانا تھا پر اپ تو سننا نہیں چاہتے تھے۔۔"
حوریہ منہ بسورتے ہوئے کہتی ہے۔

"سوری میری جان اینڈ ائی لو یو ائی لو یو لو یو۔۔۔"

وجدان اسے اپنی گود میں اٹھا کے گھماتے ہوے بلند اواز میں کہتا ہے تو حوریہ گرنے کے ڈر سے اسے پکڑتی ہے۔۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتی کے کتنی بڑی خوش خبری دی ہے تم نے آج میں دنیا کے ان خوش نصیبوں شخصوں میں سے ہوں جنہیں اللہ اولاد سے نوازتا ہے۔۔اج تم نے ہماری زندگی کو مکمل کر دیا حور آئ لو یو "

وجدان اسے احتیاط سے بیڈ پے بیٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"اچھا جی تو پھر کس کا سرپرائز اچھا ہے۔۔۔"

حوریہ نے شرارتی انداز میں پوچھا۔

"میری جان کا۔۔۔"

وجدان اس کے ماتھے پر محبت سے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"آئی لو یو ٹو وجدان۔۔۔"
حوریہ اس کے گلے لگتے کہتی ہے تو وہ بھی اپنا حصار اس کے گرد بناتا ہے۔

"ائی لو یو بے بی ہم دونوں کی طرف سے۔۔"
وجدان اسے کے پیٹ پر جھکتے ہوئے وہاں لب رکھ کر کہتا ہے تو حوریہ کھلکھلا کر ہنسی ہے۔۔

آج کی رات تو اور بھی سپیشل ہے میری جان تیار ہو جاؤ میری قربتوں کو سہنے "
" کے لیے۔۔
وجدان اسے سمبلنے کا موقع دیے بنا اس پر جھکتے ہوئے کہتا ہے اور ر موٹ سے کمرے کی لائٹز آف کر دیتا ہے۔۔

"وجی۔۔۔"

حوریہ اس کے اس انداز پر منمنائی۔۔

"ششششششش۔۔۔"

وجدان اسے چپ کرواتے ہوئے اس پر اپنی قربت نچھاور کرنے لگا وہ جب بھی اس کے قریب ہوتا تو حوریہ اس کی قربت میں سکون محسوس ہوتا تھا اسی طرح ان کی محبت بھری اک اور رات اپنے احتتام کو پہنچ رہی تھی۔۔

دونوں کی خوشیوں میں کون سا طوفان آنے والا تھا اس بات سے بے خبر وہ دونوں پر سکون اک دوسرے کے پہلو میں سو رہے تھے۔۔۔

☆☆☆

"!السلام علیکم وجدان بھائی۔۔۔"

حارث اپنے افس کی چیئر پر بیٹھا وجدان کو کال کرتا ہے۔

"وعلیکم السلام حارث۔۔ کیسے ہو؟"

وجدان بھی اپنے افس روم میں بیٹھا لیپٹوپ پے کام کر رہا تھا۔

"جی الحمدللہ بھائی اپ کیسے ہیں۔۔"

حارث نے مودبانہ انداز میں پوچھا۔

میں بھی ٹھیک ہوں تم سناؤ اتنے دن سے گھر پر بھی چکر نہیں لگا یا خیر تو ہے"

"۔۔

وجدان اپنی رولنگ چیئر کے ساتھ سر ٹکائے کہتا ہے۔۔

جی بھائی بس مصروف ہوتا ہوں کام میں تو اس لیے ٹائم ہی نہیں ملتا آنے "

کا۔۔۔"

حارث کہتا ہے۔

نہیں مجھے لگتا ہے تم اس لیے نہیں آ رہے کہ اب تمہاری منگنی ہو گئی ہے کہیں "

ہم برا نہ منائیں تمہارا آنا تو میں تمہیں بتا دوں کہ ہمیں بالکل بھی برا نہیں لگے گا

اگر تم ہمارے گھر اب بھی ویسے آؤ جیسے پہلے آتے تھے بلکہ خوشی ہو گی۔۔۔"

وجدان سیریس انداز میں کہتا ہے۔

نہیں بھائی ایسی بات بالکل بھی نہیں ہے سچ میں کام بہت تھا تو اس لیے نہیں "

آ پاتا۔۔۔"

حارث نے ہچکچاتے ہوئے کہا بلکہ سچ تو یہی تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وجدان کو برا

لگے اس کا اب یوں بار بار آنا۔

"اچھا چلو تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں خیر تم نے اب خود ہی کال کر لی میں تمہیں کال کرنے والا تھا۔۔۔"

وجدان اپنی چیئر پر اگے کی طرف ہو کر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے موبائل اس کا ٹیبل پر پڑا تھا اور اس کے کان میں بلوتوتھ لگی تھی۔

"جی بولیں بھائی سب خیریت تو ہے۔۔"

حارث اٹھ کر اپنے افس کی شیشے کی دیوار سے باہر دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"اج تم کومل کو لینے جاؤ گے کالج سے ٹھیک ہے اور ہو سکے تو تم اسے لنچ بھی کروا دینا اس طرح تم دونوں کا کچھ ٹائم سپینڈ ہو جائے گا۔۔"

وجدان نے مسکراتے ہوئے کہا وہ چاہتا تھا کہ اس کی بہن حارث کے ساتھ کچھ وقت گزارے اسے سمجھے جانتی وہ اسے بچپن سے ہی تھی لیکن اب رشتہ کچھ اور بننے والا تھا نا تو اس لیے۔

"اب بھائی پر میں کیسے۔۔۔"

حارث نے پریشانی سے کہا۔

کیسے مطلب اب تم بھی شرماؤ گے حارث جیسے پہلے لینے جاتے تھے نا ویسے ہی"

"جاؤ ٹھیک ہے۔۔۔

وجدان نے تھوڑا سخت رویے میں کہا۔

"جی ٹھیک ہے بھائی جیسے آپ کا حکم۔۔۔"

حارث نے فرمانبرداری سے کہا تو وجدان اس کے اس انداز پر مسکرایا تھا اسے ناز تھا کہ جو شخص اس نے اپنی بہن کے لیے چنا تھا اس کی نظروں میں حیات تھا وہ اس پر اعتبار کرتا تھا۔

"او کے اللہ حافظ۔۔۔"

وجدان نے مسکراتے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

حارث نے اپنی واچ کا ٹائم دیکھا تو صرف 15 منٹ تھے اسے کالج سے چھٹی ہونے میں اس نے جلدی سے اپنی گاڑی کی چابیاں پکڑی اور افس سے باہر نکلا وہ بھی اپنی پرنسز سی سے ملنا چاہتا تھا جب سے منگنی ہوئی تھی وہ اس سے بات ہی نہیں کر رہی تھی اتنا شرماتی تھی وہ اسے پتہ ہی نہیں تھا۔۔۔

››››››

"ہاجرہ بھی مجھے نہیں پینا پینا جوس ابھی۔۔۔"

حوریہ لاونج میں بیٹھی تھی تو ہاجرہ بھی جوس لے کر آئی اس نے ابھی ادھے گھنٹے پہلے ہی جوس پیا تھا اور اب پھر سے شمشاد بیگم نے ہاجرہ سے کہہ کر اس کے لیے فریش جوس بنوایا تھا جب سے انہیں پتہ چلا تھا کہ حوریہ پریگننٹ ہے تو وہ بہت خوش تھی وہ اس کا بہت خیال رکھتی تھی۔

"حوریہ بچے پی لو تمہاری صحت کے لیے اچھا ہے نہ مت کیا کرو ہمیں ہمارے پوتے اور تمہاری صحت کی فکر ہے دیکھو کتنی ویک ہوتی جا رہی ہو تم اور ویسے بھی میرے بیٹے نے مجھے خاص تاکید کی ہے کہ اس کی حور کا مکمل خیال رکھا جائے۔۔۔"

شمشاد بیگم لاؤنج میں آتے ہوئے کہتی ہے۔

"امی میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو پیا تھا جوس اب نہیں پینے کو دل کر رہا ایسے لگتا ہے کہ اگر اب میں نے پی لیا تو مجھے قے آ جائے گی "

حوریہ نے منہ بنا کر کہا تو ہاجرہ بھی اور شمشاد بیگم دونوں مسکرائی وہ جب سے پریگننٹ ہوئی تھی اسی طرح بچوں جیسی حرکتیں کرتی تھی۔

" اچھا ٹھیک ہے نہ پیو لیکن اس طرح کا منہ تو نہ بناؤ بچے "

شمشاد بیگم نے پیار سے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

اچھا ہاجرہ بھی یہ جوس تم واپس لے جاؤ ہماری بچی کے کھانے کے لیے کچھ "
"ہیلدی سا بناؤ پھر میں اپنے ہاتھوں سے اسے کھلاؤں گی۔۔۔
شمشاد بیگم اس سے کہتی ہے تو وہ سر ہلاتے ہوئے کچن کی طرف چلی جاتی ہیں۔

" امی مجھے ابھی کچھ نہیں کھانا جب کھانا ہو گا تو میں اپ کو بتادوں گی"
حوریہ نے ان کی طرف دیکھ کر کہا۔اب وہ شمشاد بیگم کو امی ہی کہتی تھی۔

"ہاں تو ابھی تھوڑی بن جائے گا ٹائم لگے گا بیٹا تب تک تمہارا دل کرے گا دیکھنا"
شمشاد بیگم نے اس کا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے پیار سے کہا تو وہ انکھیں موند گئی
اسے ان کی گود میں اپنی امی جیسا سکون محسوس ہوتا تھا۔

"امی ایک بات پوچھوں۔۔۔"
حوریہ نے انکھیں موندے ہوئے ہی کہا۔

"بولو بیٹی۔۔۔"

شمشاد بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

"اگر بیٹی ہوئی تو۔۔۔"

حوریہ اب سیدھی ہو کر انہی کی گود میں لیٹی اور ان کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے۔

تو بیٹا! بیٹیاں تو اللہ کی رحمت ہوتی ہیں نا ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے بیٹا ہو"
چاہے بیٹی بس بچہ سہی سلامت ہونا چاہیے اس سے بڑھ کر ہمیں کچھ نہیں چاہیے
"۔۔

شمشاد بیگم نے پیار سے اس کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرائی۔

پر امی ابھی اپ نے کہا نا کہ ہمیں تمہاری اور اپنے پوتے کی فکر ہے تو میں نے "
"اس لیے پوچھا۔۔۔

حوریہ نے پھر کہا۔

"میں نے تو ایسے ہی کہا تھا بچے میرا ایسا تو کوئی مطلب نہیں تھا تم پریشان نہ

ہو۔۔۔"

شمشار بیگم نے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا تو وہ انکھیں موند گئی اب جا کے

اس کے دل کو تسلی ہوئی تھی۔۔۔

>>>>>>

"اریان کیا تم اس لڑکی کے پیچھے پاگل ہو گئے ہو ہزاروں لڑکیاں ہیں تمہیں یہی

کیوں چاہیے اور یہ بوتل تو پیچھے کرو اتنی شراب پیو گے تو حالت خراب ہو جائے

گی یار۔۔۔"

اریان کا دوست اس سے کہتا ہے وہ اب کچھ زیادہ ہی نشہ کرنے لگا تھا اسے بہت

غصہ آرہا تھا کہ وجدان نے ابھی تک حوریہ کو گھر سے نہیں نکالا اس نے اور بھی

پکس اور ویڈیو اسے سینڈ کی تھی لیکن وہ اتنی ڈھیٹ مٹی کا بنا تھا کہ ابھی تک اس کی

مردانگی نہیں جاگی وہ اسے گھر سے کیوں نہیں نکال رہا بس اسی بات کی وجہ سے وہ دن رات زیادہ شراب پیتا تھا۔

سفیان تم جانتے ہو اگر میں کسی کو حاصل کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہوں تو" پھر اسے حاصل کر کے ہی چھوڑتا ہوں اور اب یہ لڑکی میری ضد بن چکی ہے اسے حاصل کیے بغیر تو میں نہیں چھوڑوں گا چاہے مجھے کچھ بھی کرنا "پڑے۔۔۔۔

اریان اپنی بوتل سے ایک اور گھونٹ لگاتے ہوئے اپنے دوست سے کہتا ہے۔

کچھ نہیں ملنے والا تمہیں یار سمجھ جاؤ کتنے دن سے تم اس کے گھر کے چکر کاٹ" رہے ہو کب سے نظر رکھے ہوئے ہو ان پر کچھ ملا تمہیں نہیں نا وہ تو گھر سے بھی نہیں نکلتی تم ایویں خواہ مخواہ اس کے پیچھے خوار ہو رہے ہو میری مانو تو میرے ساتھ ریڈ لائٹ چلو جیسا مال کہو گے ویسا مل جائے گا چھوڑو اسے یار کیوں اپنے "زندگی کو عذاب میں ڈالنا ہے۔۔۔

اس کا دوست اسے سمجھاتے ہوئے کہتا ہے کہیں نہ کہیں وہ ڈر رہا تھا وہ امیر لوگ کہیں اسے نقصان ہی نہ پہنچا دے لیکن کہتے ہیں نا جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف جاتا ہے۔۔

مجھے تمہاری اس فضول کے مشوروں سے کچھ نہیں لینا دینا سمجھ آئی اور تم کیا" روز مجھے سمجھاتے رہتے ہو جاؤ یہاں سے مجھے پتہ ہے میں نے کیا کرنا ہے اور کیسے "کرنا ہے اور دیکھنا میں اسے حاصل کر کے ہی چھوڑوں گا۔۔

اریان غصے سے کہتا ہے تو اس کا دوست اس کے پاس سے اٹھ کر چلا جاتا ہے وہ کسی پرانی عمارت میں بیٹھے تھے جو شاید ٹوٹی پھوٹی تھی اور ادھر کوئی رہتا بھی نہیں تھا۔

کب تک پنجرے میں قید رہو گی چڑیا باہر تو آنا پڑے گا تمہیں اور وہ دن" "تمہارے لیے بہت مہنگا پڑے گا۔۔۔

اریان اپنے شیطانی دماغ میں سوچتے ہوئے مسکراتا ہے وہ بہت دنوں سے ان کے گھر پر نظر رکھے ہوئے تھا لیکن ابھی تک اسے ناکامی ہی حاصل ہوئی تھی۔۔۔

››››

"یہ کیا بات ہوئی کومل جب سے انگیجمنٹ ہوئی ہے تم اس سے بات ہی نہیں کر رہی یہ تو غلط ہے نا یار۔۔۔"

مائرہ کومل سے کہتی ہے وہ دونوں کینٹین میں بیٹھی تھی۔

"مائرہ کیا کروں مجھے اس سے شرم اتی ہے۔۔۔"

کومل مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

"بالکل بدو ہو تم وہ تمہارا وہی کزن ہے یار جس کے ساتھ تم اتنی باتیں کرتی تھی اتنا خوش ہوتی تھی اور اب تمہیں اس سے شرم اتی ہے حد ہے ویسے"

مائرہ اسے چپٹ لگاتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں نا لیکن جب سے انگیجمنٹ ہوئی ہے تب سے کچھ الگ سا فیل ہوتا ہے۔۔"
کومل نے اپنے ہاتھوں کے ناخن چباتے ہوئے کہا۔

"الگ مطلب۔۔۔"
مائرہ اسے کہتی ہے۔

"اب میں تمہیں کیسے بتاؤں مائرہ اس دن والا واقعہ۔۔۔"
کومل اس کی طرف دیکھ کر دل میں سوچتی ہے۔

"اب بولو کچھ یا منہ میں چھوارے ڈال لیے ہیں۔۔۔"
مائرہ اس کا یوں دیکھنے پر بھڑک کر بولتی ہے۔

"کچھ نہیں چلو دیر ہو رہی ہے میرا ڈرائیور بھی انے والا ہے تو گیٹ پر چلتے ہیں۔۔۔"

کومل اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے اپنا بیگ سنبھالتے ہوئے کہتی ہے تو مائرہ اسے گھور کر دیکھتی ہے۔

"بہت کچھ چھپانے لگی ہو تم مجھ سے ویسے لگتا ہے اب تم مجھے دوست نہیں سمجھتی۔۔۔"

مائرہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے ناراضگی سے کہتی ہے۔

"ارے یار ایسی بات نہیں ہے سچ میں پتہ نہیں کیوں لیکن اب اس کے ساتھ زیادہ فری ہونا یا اس سے بات کرنا مجھے عجیب سا لگتا ہے کیا بتاؤں دل میں کچھ کچھ ہوتا ہے نا سمجھ جاؤ۔۔۔"

کومل شرمیلیں انداز میں کہہ دیا تو وہ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیتی ہے۔۔

"کچھ کچھ ہوتا ہے واہ بڑی بات ہے۔۔"

مائرا اس کے کندھے کے ساتھ کندھا مار کر کہتی ہے۔

"لو جی جناب اپ کا شہزادہ اپ کا انتظار کر رہا ہے۔۔۔"

مائرہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے جب گیٹ پر اتی ہے تو سامنے گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے انکھوں پر چشمہ لگائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑے حارث کو دیکھ کر کہتی ہے تو وہ حیرانگی سے مائرہ کی طرف دیکھتی ہے۔

"کیا مطلب۔۔۔"

"سامنے دیکھو بی بی۔۔۔"

مائرہ اس کا منہ سامنے کی طرف کرتی ہے تو اس کی انکھیں حیرت سے کھلتی ہیں۔

"یہ یہاں پر کیا کر رہے ہیں۔۔۔"

کومل حیرانگی سے کہتی ہے۔

"مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو جاؤ اس سے پوچھو جا کر۔۔۔"
مائرہ اس سے کہتی ہے۔

"! السلام علیکم۔۔۔"
مائرہ اور کومل دونوں ایک ساتھ کہتی ہیں۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"
حارث اپنی سن گلاسز اتار کر کہتا ہے اس نے انہیں اتا ہوا نہیں دیکھا تھا۔

چلیں پرنسز اگے ہی بہت دیر ہو چکی ہے میں کب سے یہاں دھوپ میں کھڑا"

"ہوں۔۔۔
حارث ابھی بھی اسے ویسے ہی کھڑا دیکھ کر کہتا ہے۔

"پر وہ میرا ڈرائیور۔۔۔"

وہ نہیں ائے گا اج وجدان نے منع کر دیا ہے مجھے بھیجا ہے تمہیں لینے کے لیے"
"

حارث کہتا ہے تو وہ چپ چاپ اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے مائرہ پہلے ہی اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی تھی۔

"کیا بات ہے پرنسز تم مجھ سے بات کیوں نہیں کرتی۔۔"
گاڑی کچھ دور جانے کے بعد حارث اس سے پوچھتا ہے۔

"بس ایسے ہی۔۔۔"
کومل اپنے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے پریشانی سے کہتی ہے۔

"پرنسز میں وہی حارث ہوں جسے دیکھ کر تم کبھی کنفیوز نہیں ہوئی تھی لیکن اب ایسا کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھ سے بات تک نہیں کروگی اور میری طرف دیکھتی بھی نہیں ہو۔۔۔"

حارث نے اب سیریس انداز میں کہا۔

"پتہ نہیں لیکن مجھے خود سمجھ نہیں اتی کہ میں کیوں آپ سے شرماتی ہوں۔۔"

کومل نظر جھکائے ہوئے کہتی ہے۔

"پرنسیزا بھی تو میں نے شرمانے والا کچھ کیا ہی نہیں پھر بی تم اتنا شرماتی ہو حد ہے ویسے یار۔۔۔"

حارث مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

"چلو پھر تمہارے شرمانے کا علاج ہے میرے پاس میں کسی اور سے شادی کر لیتا ہوں پھر تم مجھ سے نہیں شرماؤں گی۔۔۔۔"

حارث اس کی طرف دیکھ کر شرارت سے کہتا ہے۔

"یہ کیا بات ہوئی کیوں کریں گے اپ کسی اور سے شادی منگنی مجھ سے کی اور شادی کسی اور سے کریں گے"

کومل فورن اس کی طرف گھوم کر کہتی ہے۔

"ہاں تو پرنسز اگر تم اتنا شرماؤ گی تو پھر کیسے چلے گا میں تمہیں اتنی کالز کرتا ہوں اتنے میسجز کرتا ہوں تم میرے کسی میسج کا کسی کال کا جواب نہیں دیتی تو بتاؤ پھر میں کیا کروں۔۔۔"

حارث اسے تنگ کرنے کے لیے کہتا ہے۔۔

"ہاں تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ اپ شادی کسی اور سے کر لیں۔۔"

"میرے پاس تو یہی حل ہے اگر تمہارے پاس کوئی حل ہے تو بتاؤ۔۔"

"میں کروں گی نا اپ سے بات اور اب اپ کی میسجز اور کال کا جواب بھی دوں گی خبردار اگر اپ نے کسی اور سے شادی کرنے کے بارے میں سوچا بھی تو جان سے مار دوں گی میں۔۔۔" کومل غصے سے کہتی ہے تو حارث اسکی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے۔

"دیکھا مجھے یہ والی کومل چاہیے تھی میرے والی کومل تو پتہ نہیں کہاں سو گئی تھی جگا دیا میں نے اسے۔۔۔۔"
حارث ریسٹورنٹ کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے کہتا ہے۔

"ہم یہاں کیوں ائے ہیں۔۔۔"
کومل نے پوچھا۔

"ریسٹورنٹ میں کیوں ایا جاتا ہے پرنسز...."

حارث اس کے لیے فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

"کیوں آیا جاتا ہے۔۔۔"

کومل کے بے تکے جواب پر اس نے اس کی طرف دیکھا۔

ایٹ لیسٹ کھانا کھایا جاتا ہے یہاں پر اس کے علاوہ تو کچھ نہیں ہوتا ریسٹورنٹ" "میں۔۔

حارث اپنا ماتھا پیٹتے ہوئے کہا تھا۔

کومل اس کے اس ری ایکٹ پر مسکرائی تھی۔

پھر دونوں نے ریسٹورنٹ میں کھانا آرڈر کیا اور خوب ساری باتیں کی ان باتوں ہی باتوں میں حارث نے اس کی تمام ٹینشنیں ختم کر دی تھی اب وہ اس سے شرما نہیں رہی تھی۔۔۔

<<<<<<

دسمبر کے مہینے کی اج 20 ڈیٹ تھی اور حوریہ کو پتہ چلا کہ اج وجدان کی برتھ ڈے ہے تو اس نے سوچا کیوں نہ وہ اس کے لیے کوئی اچھا سا گفٹ لے کر ائے اسی لیے وہ کومل کے کمرے میں گئی لیکن وہ کمرے میں نہیں تھی.

"السلام علیکم امی کومل ابھی تک نہیں ائی کیا۔۔۔"
حوریہ لاؤنج میں اکر اپنی ساس سے پوچھتی ہے۔

"نہیں میری جان وہ ابھی تک نہیں ائی اج اس کی ایکسٹرا کلاس تھی اس لیے۔۔۔"
شمشاد بیگم نے پیار سے کہا۔

"امی مجھے مارکیٹ جانا تھا وجدان کے لیے گفٹ خریدنا ہے تو کیا میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں پھر کومل کا تو پتہ نہیں کب ائے گی۔۔۔"

حوریہ کا 5 مہینہ چل رہا تھا وہ اہستہ اہستہ چلتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"بچے تمہیں پتہ ہے نا تم لوگوں کے ساتھ کچھ عرصے پہلے کتنا برا واقعہ پیش ایا تھا میں تمہیں اکیلے نہیں جانے دے سکتی وجدان ائے گا تو اس کے ساتھ چلی جانا۔۔۔"

شمشاد بیگم نے فکر مندی سے کہا۔

"امی اب روز روز ایسا تھوڑی ہو گا وہ تو کافی عرصے کی بات ہے نا مجھے کچھ نہیں ہو گا میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی نا اور ایک گفٹ ہی تو لینا ہے جلدی واپس اجاؤں گی۔۔۔"

حوریہ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔

"بیٹا پر اس طرح مجھے ٹینشن لگی رہے گی میں تمہیں اکیلا جانے نہیں دے سکتی وجدان بھی غصہ کرے گا۔۔"

شمشاد بیگم نے کہا۔

"امی میں جلدی واپس اجاؤں گی اپ وجدان کو مت بتایئے گا میرا دل کر رہا ہے کہ میں ان کے لیے کچھ اچھا سا گفٹ لوں جو ان کے لیے سرپرائز ہو پلیز امی مان جائیں نا۔۔۔"

حوریہ ان کا ہاتھ پکڑ کر پیار سے کہتی ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے چلی جاؤ لیکن جلدی واپس آجانا ٹھیک ہے نا اور ہاں ڈرائیور کو اپنے ساتھ ہی رکھنا مارکیٹ میں بھی اسے اپنے ساتھ اندر لے کر جانا میں اسے بول دیتی ہوں۔۔۔"

شمشاد بیگم نے کہا اور پھر ڈرائیور کو ہدایت دینے کے لیے چلی گئی۔

جیسے ہی حوریہ ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر گھر سے نکلی تو ایک بلیک کلر کی موٹر بائک پر ایک لڑکا سوار تھا جس نے ہیلمٹ پہنا ہوا تھا اس نے ان کی گاڑی کا

پیچھا کیا وہ کنفرم کرنا چاہتا تھا کہ وہ اکیلی ہے۔۔اور جیسے ہی گاڑی مال کے پاس رکی تو صرف حوریہ گاڑی سے نکلی تو اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا کہ وہ اکیلی ہی ائی ہے گھر سے۔۔

"ہیلو ہاں ابھی اور اسی وقت گاڑی اس اڈریس پر لے کر اؤ جلدی۔۔۔"
اس لڑکے نے کسی کو کال کر کے کہا وہ کوئی اور نہیں اریان تھا شاید اج اس کا منصوبہ کامیاب ہونے جا رہا تھا۔

حوریہ مال میں گئ اور وجدان کے لیے طرح طرح کے گفٹس دیکھنے لگی وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

ادھر وجدان افس میں کام کر رہا تھا تو اس کے دل میں عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی تھی پتہ نہیں کیوں لیکن اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا تھا اس نے اپنی تمام تر سوچوں کو جھٹکتے ہوئے اپنے کام کی طرف دھیان دیا۔

"میڈم اپ یہاں رکیں میں گاڑی پارکنگ ایریا سے لے کر اتا ہوں۔۔۔"

حوریہ نے گفٹ خرید لیا تو باہر اکر ڈرائیور اسے کہتا ہے وہ مال میں بھی اسی کے ساتھ تھا۔۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔"

حوریہ نے اسے جانے کو کہا اور موبائل پکڑا اپنے پرس میں رکھا جس پر وہ وجدان کے میسج دیکھ رہی تھی۔

ابھی ڈرائیور پارکنگ ایریا میں پہنچا ہی تھا کہ ادھر حوریہ کے سامنے ایک گاڑی رکی اور کسی نے اسے بازو سے کھینچ کر اس گاڑی کے اندر دھکیل لیا اور وہاں سے گاڑی اڑا لے گیا وہاں کسی نے بھی اس بات پر فوکس ہی نہیں کیا۔

"کو۔۔ک۔۔۔۔کون ہو تم لوگ۔۔"

حوریہ نے اپنے سامنے بیٹھے نقاب پوش شخص سے کہا جو اسے ہراساں نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"ت۔۔۔ت۔۔۔۔۔تم۔۔۔"
جب اس شخص نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا تو حوریہ حیرانگی سے کہتی ہے۔

"جی جانے من میں۔۔۔"
اریان اس کے رخسار پر ہاتھ لگاتے ہوئے کہتا ہے تو وہ اس کا ہاتھ پیچھے کی طرف جھٹکتی ہے۔

بچاؤ بچاؤ بچاؤ۔۔۔"
ابھی وہ اور چلاتی کہ اریان نے اس کے منہ پر رومال رکھ دیا جس پر اس نے بے ہوشی کی دعا ملائی تھی تو اس کی انکھوں کے سامنے اندھیرا اگیا اور وہ بے ہوش ہو

گئی اور بے ہوش ہوتے ہوئے اس نے فقط اتنا ہی کہا۔۔۔ " یا اللہ میری عزت کی حفاظت فرمانا۔۔۔۔ "

اریان اس کے بے ہوش وجود کو دیکھ کر گہرا مسکرایا اور اس کے چہرے پر بکھری لٹوں کو اپنی انگلی کے پوروں سے پیچھے کیا۔۔۔

" یہ حسن کا جام تو میں پی کر ہی رہوں گا۔۔۔ "

اریان کا بلند قہقہہ گاڑی میں گونجا اور ڈرائیور بھی مسکرایا جو اس کا دوست تھا۔۔۔

>>>>>>

کومل کو کالج سے ائے ہوئے ادھا گھنٹہ ہو گیا تھا اور ابھی تک حور یہ گھر نہیں ائی تھی۔

" امی ابھی تک بھابھی ائی نہیں گھر "

"ہاں مجھے بھی پریشانی ہو رہی ہے"
شمشاد بیگم نے فکر مندی سے کہا۔

"السلام علیکم کس کا انتظار ہو رہا ہے چاچی جان۔۔۔"
ابھی وہ دونوں باتیں کر رہی تھی کہ ساحر حارث اور تانیہ داخل ہوتے ہیں ان کی بات سن کر حارث کہتا ہے۔

وہ اج بھائی کی برتھ ڈے ہے نا تو بھابھی مارکیٹ سے ان کے لیے گفٹ لینے گئی"
"ہے ابھی تک نہیں ائی۔۔
کومل پریشانی سے کہتی ہے۔

" کیا بھابھی کو اکیلے بھیج دیا۔۔۔"
ساحر ایک دم سے چونک کر کہتا ہے۔

"ہاں وہ میں نے سوچا چلو ڈرائیور کے ساتھ چلی جائے گی گفٹ ہی تو لینا ہے جلدی اجائے گی لیکن اب تو کافی دیر ہو گئی ہے مجھے بھی گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔"

شمشاد بیگم ابھی بتا ہی رہی تھی کہ ان کے فون کی بیل بجی بخش کا نمبر دیکھ کر انہوں نے جلدی سے کال اٹینڈ کی۔

"بخش کہاں ہو تم لوگ ابھی تک ائے نہیں۔۔۔"

شمشاد بیگم نے فکر مندی سے کہا تو سب نے ان کی طرف دیکھا۔

"میڈم جی میڈم جی پتہ نہیں حوریہ بی بی کہاں چلی گئی میں پارکنگ ایریا سے گاڑی لینے گیا تھا اور جب واپس ایا تو وہ یہاں پر نہیں تھی بس ان کا شاپنگ بیگ نیچے گرا ہوا تھا۔۔۔"

بخش اپنے ماتھے پر ایا پسینہ صاف کرتے ہوئے ہڑبڑا کر کہتا ہے۔

"کیا۔۔۔"

شمشاد بیگم نے کہااور صوفے پر ڈھہ گئی۔۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے بخش میں نے تمہارے ساتھ بھیجا تھا اسے اور تم ایک منٹ کی بھی لاپرواہی کیسے کر سکتے ہو اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی بخش مجھے میری بہو صحیح سلامت چاہیے۔۔۔"

شمشاد بیگم کے یہ الفاظ سب کے سر پر پہاڑ کی طرح لگے تھے یعنی حوریہ کو کچھ ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا ہے چاچی جان سب ٹھیک تو ہیں۔۔۔"

ابھی حارث پوچھتا کہ اس سے پہلے ہی ساحر بول پڑا۔

"پتہ نہیں بیٹا بخش بتا رہا ہے کہ مال کے باہر وہ حوریہ کو رکنے کا بول کر خود پارکنگ ایریا سے گاڑی لینے گیا تھا لیکن جب واپس ایا تو وہاں شاپنگ بیگ پڑا تھا وہ نہیں تھی اللہ خیر کرے پتہ نہیں کیا ہوا ہوگا۔۔۔"

شمشاد بیگم اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پریشانی سے کہتی ہیں۔

"او مائی گاڈ ہمیں وجدان کو بتانا ہوگا کہیں بھابھی کے ساتھ کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔۔"

حارث نے پریشانی سے کہتے ہوئے وجدان کے نمبر پر کال کی۔

"اپ لوگ پریشان نہ ہوں میں اور وجدان بھائی بھابھی کو ڈھونڈ لیں گے اپ لوگ ریلیکس رہیں اور میں خود کال کرتا ہوں اپ بھائی یہاں بیٹھیں میں افس جا رہا ہوں۔۔۔"

ساحر حارث کو کال کرنے سے منع کر کے خود باہر کی طرف چل دیتا ہے۔

"ہیلو السلام علیکم۔۔۔! وجدان بھائی"

"وعلیکم السلام ہاں بولو ساحر"

وجدان اپنی میٹنگ سے ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ اس کی کال انے پر جلد سے اٹینڈ کی۔

"بھائی وہ حوریہ کو کسی نے کڈنیپ کر لیا ہے۔۔۔"

ساحر کا اتنا کہنا تھا کہ وجدان کو ایسے لگا جیسے اس کے سینے سے کسی نے دل کھینچ لیا ہو۔۔

" کیاک۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم"

وجدان نے کپ کپاتے لبوں سے کہا۔

بھائی میں سچ کہہ رہا ہوں اور مجھے ایک شخص پر شک ہے اپ جلد سے بھابھی کی" لوکیشن ٹریس کریں اور ایک نمبر بھیج رہا ہوں میں اس کی بھی لوکیشن ٹریس کریں اگر دونوں کی لوکیشن سیم ہوئی تو میرا شک کنفرم ہے یقیناوہی شخص بھابی "کو لے کر گیا ہو گا۔۔۔

ساحر فل سپیڈ گاڑی چلاتے ہوئے سب کچھ بتا رہا تھا وہ افس کی طرف ہی جا رہا تھا۔

"""تم کہنا کیا چاہتے ہو ساحر کون ہے وہ شخص اور تم اسے کیسے جانتے ہو۔۔۔"
وجدان اپنی افس کی چیئر پر بیٹھتے ہوئے فکرمندی سے کہتا ہے۔

ان باتوں کا وقت نہیں ہے بھائی میں اپ کو نمبر سینڈ کر رہا ہوں اپ جلدی سے" "اس کی لوکیشن ٹریس کروائیں میں افس پہنچ رہا ہوں بس پانچ منٹ۔۔۔
ساحر نے کال کٹ کرتے ہوئے فورا نمبر سینڈ کیا۔

وجدان نے نمبر ملتے ہی نمبر کی لوکیشن ٹریس کروانی شروع کی تو حوریہ اور اس نمبر کی لوکیشن سیم تھی یعنی ساحر سچ کہہ رہا تھا کہ وہ اس شخص کے پاس ہوگی لیکن وہ کون تھا جسے وجدان نہیں جانتا تھا اور ساحر جانتا تھا۔ وجدان ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ ساحر اس کے افس میں انٹر ہوا۔

"پتہ چلا بھائی۔۔۔"

ہاں دونوں کی لوکیشن سیم ہے لیکن تم کیسے جانتے تھے اس شخص کے بارے" میں اس کے پیچھے اگر تمہارا ہاتھ ہوا ساحر تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں "گا۔۔۔

وجدان غصے سے اس کا کالر دبوچا۔

بھائی میں اپ کو سب بتاتا ہوں جلدی سے میرے ساتھ چلیں ہمیں اس جگہ" "تک پہنچنا ہے اس سے پہلے کہ بھابھی کے ساتھ کچھ غلط ہو جائے۔۔۔

وجدان کو اس پر بہت غصہ آرہا تھا لیکن بات کی نوعیت کو سمجھتے ہوئے اس نے جلدی سے اپنی گاڑی کی چابیاں پکڑی اور اس کے ساتھ باہر چل دیا۔

سڑک پر گاڑی کو وجدان اندھا دھند بھگا رہا تھا اور ساحر اسے ساری بات بھی بتا رہا تھا جسے سننے کے بعد اسے اور بھی غصہ آیا وہ جلد از جلد حوریہ تک پہنچنا چاہتا تھا لیکن جہاں اریان اسے لے کر گیا تھا وہ جگہ یہاں سے 50 کلو میٹر دور تھی اس لیے انہیں جانے میں تقریبا ڈھیر گھنٹہ لگنا تھا لیکن جتنی سپیڈ سے وجدان گاڑی چلا رہا تھا وہ ایک گھنٹے میں ادھر پہنچ سکتے تھے۔۔۔

<<<<<

اریان کی گاڑی جنگل کے بیچو بیچ ایک کھنڈر کے پاس آکر رکی وہاں ایک مٹی کا بنا ہوا گھر تھا جس کا دروازہ لکڑی کا اور چھت کانوں کی بنی ہوئی تھی وہاں دن کے وقت ہی اتنا سناٹا تھا شاید ادھر آس پاس کوئی بھی گزرتا نہیں تھا اریان نے حوریہ

کہ بے بے ہوش موجود کو اٹھایا اور اس گھر کے اندر داخل ہوا اسے وہاں پڑی

چارپائی پر لٹایا اور اپنے دوست کے ہاتھوں میں کچھ پیسوں کی گڈیاں تھمائی اسے

جانے کو کہا۔

"ایسے تو نہیں نا یار خود تو یہاں مزے لوٹے گا اور مجھے جانے کا بول رہا ہے۔"

اریان کا دوست حوریہ کی طرف ہراساں نظروں سے دیکھ کر کہتا ہے۔

ابھی تو جاؤ یہاں سے جب میں تمہیں کال کروں گا تب اجانا اور یہ لو یہ تمہاری"

"ٹپ ہے۔۔۔

اریان اس کی بات سمجھتے ہوئے مسکرایا اور پھر اس کے ہاتھ میں ایک وائٹ کلر کی

پوڑیہ رکھی جس سے دیکھ کر اس کے دوست کی انکھیں چمک گئیں۔

"اچھا چل ٹھیک ہے میں چلتا ہوں کوئی بھی کام ہوا تو بلا لینا۔۔۔"

اریان کا دوست اسے انکھ مارتے کرتے ہوئے کہتا ہے اور پھر وہاں سے چلا جاتا ہے۔

اریان حوریہ کی طرف دیکھتا ہے تو وہ ابھی تک بے ہوش تھی وہ وہاں پاس پڑے کولر سے پانی کا گلاس بھرتا ہے اور حوریہ کے چہرے پر انڈیل دیتا جس سے وہ ہڑ بڑا کر اٹھتی ہے اور اپنے چہرے سے پانی صاف کرتے ہوئے ادھر ادھر کمرے کی طرف دیکھتی ہے جو بہت ہی بوسیدا سا بنا تھا۔

"ک۔۔۔ کہاں لے کر ائے ہو مجھے اور کیا کیا چاہتے ہو۔۔۔"
حوریہ نے ہمت جمع کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں تمہیں وہاں لے کر ایا ہوں جہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا اور کیوں لے کر ایا ہوں اتنی بدو نہیں ہو تم کے سمجھ نہ پاؤ۔۔۔"
اریان اس کے قریب ہوتے ہوئے کہتا ہے تو وہ پیچھے کی طرف ہوتی ہے۔

"دو۔۔۔دور۔۔رہو مجھ سے اگر مجھے ہاتھ بھی لگایا تو اچھا نہیں ہو گا وجدان

تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔۔"

حوریہ چارپائی سے اٹھ کر مٹی کی کچی دیوار کے ساتھ لگ کر کہتی ہے۔

اریان مسکراتا ہوا اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا ہے۔

"تمہارے شوہر کو کبھی پتہ نہیں چلے گا کہ تم یہاں پر ہو کیونکہ یہ جگہ شہر سے

بہت دور ہے اس کے فرشتے بھی تمہیں نہیں ڈھونڈ سکتے اب تم میری قید میں ہو

ہمیشہ۔۔۔"

"اتنا گھمنڈ اچھا نہیں ہوتا اریان اللہ کچھ بھی کر سکتا ہے جو تمہاری سوچ سے

پرے ہوں ابھی بھی کہتی ہوں مجھے واپس جانے دو یہ نہ ہو کہ تمہیں اپنے

گناہوں پر پچھتاوا کرنے کا بھی موقع نہ ملے۔۔۔"

حوریہ روتے ہوئے کہتی ہے۔

اور دو بد دعائیں یار مجھے بہت ساری لڑکیوں نے بد دعائیں دی ہیں اور اج تک "کسی کی نہیں لگی تو تمہاری کیا لگے گی۔۔۔

اریان اپنی شرٹ زمین پر اچھالتے ہوئے کہتا ہے اور حوریہ مزید گھبراتی ہے وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھتی ہے جیسے ایک ماں اپنے بچے کو بچانے کی ناکام کوشش کر رہی ہو۔

میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں کہ سمجھے تمہارے گندے ارادے کبھی کامیاب" نہیں ہو سکیں گے میں اپنی جان لے لوں گی لیکن تمہیں کچھ کرنے نہیں دوں "گی۔۔۔۔

حوریہ غصے سے دھاڑتے ہوئے کہتی ہے۔

"اچھا تو کیسے لو گی اپنی جان مجھے بھی بتاؤ ذرا۔۔۔"

اریان اس کے قریب ہو کر کہتا ہے تو حوریہ کو اس کے منہ سے عجیب سی سمیل اتی ہے وہ اپنی پوری طاقت لگا کر اسے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیچھے کی طرف

دکھیلتی ہے تو وہ کمر کے بل گرتا ہے وہ خود دروازے کی طرف بھاگتی ہے اریان بروقت کھڑا ہو کر اس کا دوپٹہ کھینچتا ہے جو اس کے گلے میں تھا گلے میں کھچاؤ ہونے کی وجہ سے حوریہ بھی کمر کے بل نیچے گری اور ایک فلش شفا چیخ اس کے منہ سے نکلی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے گرانے کی ہاں چونٹی بھر کی لڑکی ہو ایک منٹ میں مسل کار کھ سکتا ہوں تمہیں اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں کیا چیز ہوں۔۔۔۔"

اریان نے اس کے جبڑے کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں پکڑتے ہوئے غصے سے کہا۔

"پ۔۔۔ل۔۔۔یز ار۔۔۔یان م۔۔مجھے جانے دو تمہاری ک۔۔۔۔کیا دشمنی ہے م۔۔۔۔مجھ سے پ۔۔۔۔لیز مجھ پر رحم کرو میں ماں بننے والی ہوں میرے بچے پر رحم کرو۔۔۔"

حوریہ اپنے جبڑے سے اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے گڑ گڑا کر کہتی ہے۔

"دشمنی کوئی نہیں ہے لیکن جب میں نے تم سے کہا تھا کہ تم میری بات مانو تم نے کہا نہیں تو مجھے تم نے بہت غصہ دلایا اج تک میں جس چیز کو حاصل کرنا چاہتا ہوں اسے حاصل کیے بغیر نہیں رہتا اور تمہاری لیے میں بہت خوار ہوں جانتی ہو ایک ماہ سے ایک ماہ سے میں تمہارے گھر کے چکر کاٹ رہا ہوں پاگلوں کی طرح اور وہ تمہارا شوہر اسے میں نے ویڈیو سینڈ کی لیکن پھر بھی اس نے تمہیں کچھ نہیں کہا بہت ہی کوئی ڈیٹ قسم کا ادمی تھا لیکن اب میں پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔"

اریان نے ایک ہی جھٹکے میں اس کا جبڑا چھوڑا تو اس کا سر زمین سے جا لگا۔

پھر اریان نے ایک سگرٹ جلائی اور اس کا دھواں حوریہ کے چہرے پر چھوڑا جس کی وجہ سے وہ کھانسنا شروع ہو گئی۔۔۔

››››››

حوریہ کی لاسٹ لوکیشن یہیں کی تھی لیکن اب اس کی لوکیشن کوئی اور راستہ بتا"
رہی ہے۔۔۔"
وجدان ساحر سے کہتا ہے وہ لوگ جنگل کے بیچوں بیچ کھڑے تھے۔

"ہاں تو ہمیں ان کی لوکیشن کا پیچھا کرنا چاہیے نا۔۔۔"
ساحراس کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔

نہیں ساحر یہاں پر اس نمبر کی لوکیشن ابھی بھی ایکٹیو ہے مجھے پورا یقین ہے کہ "
"حوریہ ابھی ادھر ہی ہے یہیں کہیں آس پاس۔۔۔۔
وجدان جنگل کے دونوں اطراف دیکھ کر کہتا ہے۔
حوریا کا پرس گاڑی میں ہی تھا اس لیے جب اریان کا دوست گاڑی لے کر گیا تو اس کے موبائل کی لوکیشن بھی وہی بتا رہی تھی جس طرف اس کی گاڑی جا رہی تھی۔

"اس طرف چلو جلدی اس سے پہلے کے رات ہو جائے اور ہم انہیں جنگل میں نہ ڈھونڈ سکے۔۔۔۔"

وجدان رائٹ طرف جاتا ہوا ساحر سے کہتا ہے تو وہ بھی اس کے پیچھے ہی بھاگتا ہے۔

تھوڑا آگے جانے پر ان دونوں کو ایک پرانا سا گھر نظر آتا ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں انہیں شک ہوتا ہے کہ شاید اریان حوریہ کو یہیں لے کر آیا ہو گا کیونکہ لوکیشن بھی پاس کی تھی پھر وہ دونوں دھیمے قدموں سے اس کی طرف بڑھتے ہیں کیونکہ انہیں نہیں پتہ تھا کہ وہاں اریان کے علاوہ کوئی اور ہے کہ نہیں۔

اریان اپنا سگرٹ ختم کرتے ہوئے زمین پر مسلتا ہے اور پھر حوریہ کا دوپٹہ گلے سے کھینچ کر زمین پر پھینکتا ہے۔

" نہیں پلیز مت کرو ایسا تمہیں خدا کا واسطہ ایان خدا سے ڈرو پلیز پلیز "

حوریہ روتے ہوئے پیچھے کی طرف کس کر کہتی ہے۔

اریان کو کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا بس دکھائی دے رہا تھا تو حوریہ کا وجود وہ نشے میں اس قدر دھن تھا اس نے جیسے ہی ہاتھ بڑھا کر حوریہ کہ رخسار کو چھونے کی کوشش کی تو حوریہ نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا تھپڑ پڑنے کے بعد اریان اس کی طرف شولا بار نگاہوں سے دیکھا

"تیری اتنی جرات کہ تم مجھے پر ہاتھ اٹھاو"

چیخ چیخ کی اواز کے ساتھ حوریہ کہ دونوں کالوں پر اریان کی انگلیوں کے نشان ضبط ہوئے تھے اور تھپڑ اتنی زور کے تھے کہ حوریہ کو اپنی انکھوں کے سامنے اندھیرا آتا محسوس ہوا اریان نے اگے بڑھ کر اس کی دونوں استینیں پھاڑ دی اور اس کی گردن پر جھکتا کسی جنگلی جانور کی طرح۔ حوریہ کی چیخیں اس بند کمرے میں گونج رہی تھی تبھی اس کمرے کا دروازہ کسی نے دڑام سے کھولا اریان نے اپنی سرخ انکھوں سے دروازے کی طرف دیکھا تو وہاں وجدان اور ساحر کو کھڑا دیکھ کر حیرانی سے حوریہ کے اوپر سے پیچھے ہٹا۔۔

وجدان اور ساحر دونوں غصے سے اس کی طرف بڑھے اور اسے مارنا شروع کر دیا وہ بھی جواب دے رہا تھا لیکن وہ اکیلا تھا اور وہ دو۔

"وا۔۔۔واج۔۔۔۔واجدان۔۔۔۔"

حوریہ نے اپنی بند ہوتی انکھیں کھول کر اسے پکارا تو وجدان فورا اس کی طرف بڑا۔۔

اس کے منہ پر اریان کے ہاتھوں کے نشان دیکھ کر وجدان کو اور بھی غصہ ایا لیکن ابھی حوریہ کی حالت زیادہ خراب تھی اس لیے اس نے اپنا کوٹ اتارا اور اسے پہنا دیا پھر اس کی شال پکڑی اور اسے اوڑھا کر اپنے باہوں میں اٹھالیا حوریہ کیسی کٹی پتنگ کی طرح اس کی باہوں میں جھول گئی۔

"ساحر اس کمینے کو گاڑی کی ڈکی میں ڈالو۔۔۔"

وجدان نے اسے حکم دیا اور پھر خود گاڑی کی طرف چل دیا۔

کچھ دیر بعد وجدان کی گاڑی اس کے فارم ہاؤس میں رکی اس نے حوریہ کو بیڈ پر لٹایا ڈاکٹر کو کال وہ پہلے کر چکا تھا اس لیے ان کے انے سے پہلے ہی ڈاکٹر وہاں موجود تھی ڈاکٹر نے حوریہ کا چیک اپ کیا تو سب بہتر تھا بس اس کا بی پی بہت شوٹ کر گیا تھا بے بی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا وہ اپنی تمام ہدایات دے کر وہاں سے چلی گئی اس کے جانے کے بعد وجدان نے حوریہ پر بلینکٹ سہی کیا اور خود کمرے سے نکل گیا۔۔

گھر سے مسلسل اور حارث کی کال ارہی تھی وجدان نے اب کی بار ہار حارث کی کال اٹینڈ کی۔

"بھائی بھابھی مل گئی سب ٹھیک تو ہے نا کچھ تو بتائیں کب سے کال کر رہا ہوں اپ میری کال ٹرینڈ نہیں کر رہے"

حارث نے فکر مندی سے کہا۔

ہمم حور یہ میرے پاس ہے ہم لوگ فارم ہاؤس پر ہیں پریشان ہونے کی"
ضرورت نہیں ہے وہ ٹھیک ہے امی کو بھی بتادینا ہم لوگ کل صبح گھرا جائیں گے
"اج رات یہی رکیں گے اور تم اج رات ہمارے گھر پر رکو گے۔۔

"پر بھائی۔۔۔۔"
حارث کچھ اور کہنے کے لیے لب کھولتا ہے لیکن وجدان کال بند کر چکا ہوتا ہے۔

چاچی جان اپ پریشان نہ ہوں بھابھی مل گئی ہے وہ فارم ہاؤس پر ہیں صبح تک ا"
"جائیں گے۔۔۔
حارث شمشاد بیگم کو ریلیکس رہنے کو کہتا ہے۔
پر بیٹا وہ اسے گھر پر کیوں نہیں لے کر ایا سب ٹھیک تو ہے نا میرا دل بہت گھبرا"
"رہا ہے۔۔۔
شمشاد بیگم پریشانی سے کہتی ہے کومل اور تانیہ کا بھی یہی حال تھا۔

پلیز اپ پریشان نہ ہو چاچی جان وجدان نے کہا ہے سب ٹھیک ہے کچھ نہیں "

"ہوا بھابھی کو۔۔۔

حارث کہتا ہے۔۔۔

››››››

فارم ہاؤس کے بیسمنٹ میں ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا تبھی وہاں کسی کے قدموں کی چھاپ محسوس ہوئی وہاں کرسی پر بندھے ہوئے شخص نے اپنا جھکا ہوا سر اٹھا کر دیکھا اسے کچھ بھی نظر نہیں ایا تبھی ایک دم سے پورے بیسمنٹ کی لائٹس آن ہو گی تو اس شخص نے دیکھا سامنے وجدان ملک کھڑا تھا جس کی انکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

بہت عجیب شخص ہو تم جب میں نے تمہیں ویڈیوز سینڈ کی تب تمہاری غیرت " نہیں جاگی اور جب میں تمہاری بیوی کو لے کر چلا گیا تب تم اسے لینے کے لیے

پہنچ گئے اور یار تھوڑی دیر سے آ جاتا تو میں اپنا کام سکون سے کر لیتا تم نے تو سارا
"موڈ خراب کر دیا
اریان نشے کی حالت میں وجدان کی طرف دیکھ کر بولتا ہے۔

مجھے پتہ نہیں تھا کہ وہ شخص تم ہو جس نے مجھے ویڈیوز بھیجی ہیں اگر پتہ ہوتا تو"
"تمہیں یہاں تک پہنچنے کی نوبت ہی نہ اتی۔۔۔
وجدان غصے سے ایک ایک لفظ چبا کر کہتا ہے۔

"ویسے تمہاری بیوی ہے بہت۔۔۔"
اریان بات ادھوری چھوڑ کر مسکراتا ہے اس کی بات پر وجدان بھڑکتے ہوئے
اس کی طرف بڑھتا ہے اس کے بال مٹھی میں بھر کر پیچھے کی طرف کھینچتا ہے۔

بکواس بند کرو اپنی اگر ایک لفظ بھی اور کہا نا تو زبان کے اتنے ٹکڑے کروں گا"
"کہ گن بھی نہیں سکو گے۔۔

وجدان اس کے چہرے پر دھاڑا تو اریان کی انکھوں میں ایک پل کے لیے ڈر ایا۔۔

"اگر بات صرف ویڈیوز کی ہوتی تو شاید میں تمہیں چھوڑ دیتا لیکن تم نے میری بیوی پر ہاتھ اٹھایا اسے چھونے کی کوشش کی تمہیں ایسی موت دوں گا کہ تمہاری روح بھی کانپ جائے گی۔۔"

وجدان نے اتنے غصے سے کہا کہ اریان کو اپنی رگوں میں خون مجسم ہوتا محسوس ہوا اس نے خوف زدہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا جس کی انکھوں میں خون کے شرارے دوڑ رہے تھے۔

"ساحر باہر پڑا ہوا باکس لے کر آؤ۔۔"

وجدان نے اس سے کہا جو سائیڈ پر کھڑا تھا وہ فورا باہر کی طرف گیا اور ایک باکس اٹھا کر بیسمنٹ میں لے کر ایا۔

وجدان نے اس چھوٹے سے باکس کو کھولا اور اس میں سے ایک پلس نکالا جسے دیکھ کر اریان اور ساحر دونوں حیران ہوئے تھے وہ کیا کرنے والا تھا۔۔

وجدان اریان کی طرف بڑھا اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی ایک انگلی کو پلس میں دبایا تو اریان کی چیخیں اس بیسمنٹ میں گونجی ساحر بھی اپنے بھائی کا یہ روپ دیکھ کر اندر تک کانپ گیا۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے وجدان نے اس کی پانچوں انگلیاں اس پلس سے اس کے ہاتھ سے الگ کر دی فرش پر خون کی بوندیں دھر ادھر گری اور اریان کی چیخیں اب گلے میں گھونٹ کر رہ گئی تھی وہ نڈھال سا ہو کر نیم بے ہوشی کی حالت میں چلا گیا۔۔

"ٹھنڈا پانی لے کر اؤ ساحر۔۔۔"

وجدان نے پلس کو سائیڈ پر پھینکتے ہوئے سائیڈ سے کہا تو وہ اپنی کانپتی ٹانگوں کے ساتھ کچھ دیر بعد پانی لے کر ایا۔ وجدان نے وہ ٹھنڈا پانی کا جگ اریان کے سر پہ انڈیلا تو وہ جٹپٹا کے رہ گیا۔۔

"مجھے معاف کر دو خدا کے لیے جانے دو مجھے۔۔۔"

اریان نے روتے ہوئے کہا۔

"جب خود پر بنتی ہے نا تب ہی خدا یاد اتا ہے اریان کتنی معصوم لڑکیوں کی زندگی خراب کی ہے تم نے اور وہ نمری اس کے ساتھ تم نے جو کچھ کیا مجھے سب معلوم ہے تب میں کچھ نہیں کر سکا لیکن تم نے وجدان ملک کی بیوی کو چھونے کی ہمت کی تمہیں میں کبھی معاف نہیں کر سکتا۔۔۔"

وجدان نے کہتے ہوئے اپنا بیلٹ نکالا اور اس پر اپنی بیلٹ کی ضربیں برسانے لگا ساحل سے یہ سب دیکھا نہ گیا تو وہ بیسمنٹ سے باہر نکل گیا اج وہ اپنے بھائی کا کوئی الگ ہی روپ دیکھ رہا تھا۔۔۔ کچھ دیر بعد اسے جب اریان کی چیخوں کی اواز انا بند ہوئی تو وہ بیسمنٹ میں ایا سامنے اریان بے جان وجود کے ساتھ پڑھا تھا اور وجدان اندھا دھند اس پر بیلٹ کی ضرب لگا رہا تھا۔۔

"بس کریں بھائی لگتا ہے وہ مر گیا۔۔۔"

ساحر وجدان کے پاس جا کر کہتا ہے۔

"مرا نہیں ہے بے ہوش ہو گیا ہے۔۔"

وجدان اپنا بیلٹ سائیڈ پر پھینکتے ہوئے کہتا ہے۔

"اب کیا کرنا ہے بھائی اس کا۔۔۔"

ساحر اریان کی حالت دیکھ کر کہتا ہے اس کے جسم پر بیلٹ لگنے کی وجہ سے جگہ جگہ خون رس رہا تھا۔

"کرنا کیا ہے لے جاؤ اسے یہاں سے اور اس کے گھر کے اگے پھینک اؤ۔۔۔"

وجدان غصے سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا اور ساحر نے اریان کی سانسیں چیک کی جو ابھی چل رہی تھی پھر اس نے اسے اپنے کندھے پر اٹھایا اور باہر کی طرف چل دیا۔

انسان جب گناہ کرتا ہے تو یہ نہیں سوچتا کہ اس کی سزا بھی ہو گی وہ صرف گناہوں کے راستے پر چل دیتا ہے پر وہ یہ بھول جاتا ہے جب اللہ کی پکڑ آئے تو تب اسے

معافی کا بھی موقع نہیں ملتا برائی کا انجام ہمیشہ برا ہی ہوتا ہے چاہے برائی جتنا ہی خود کو بادشاہ سمجھ لیں لیکن ایک نہ ایک دن وہ اپنے انجام کو ضرور پہنچتی ہے جیسے آج اریان نے کتنی ہی لڑکیوں کی زندگی برباد کی تھی اور آج اس کی یہ غلطی کی وجہ سے وہ موت کے قریب تھا۔۔۔

<<<<<<

حوریہ کو جب ہوش ایا تو اس نے خود کو وجدان کے قریب پایا اس نے وجدان کے سینے سے منہ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جو انکھیں موندے لیٹا تھا۔۔

"وجی۔۔۔"

حوریہ نے دھیمی اواز میں اسے پکارا تو اس نے فورا اپنی انکھیں کھولی۔

"جی میری جان بولو۔۔"

وجدان پیار سے اس کے بال کان سے پیچھے کرتے ہوئے کہتا ہوں۔

"وجدان وہ۔۔۔۔۔"

ششششش میں سب جانتا ہوں مجھے کچھ نہیں سننا مجھے پتہ ہے تم بے گناہ ہو اور "
"تمہیں اپنی صفائیاں دینے کی ضرورت نہیں ہممم۔۔

وجدان اس کی بات کاٹتے ہوئے کہتا ہے تو حوریہ کی انکھوں میں انسوا تے ہیں۔

"ائی لو یو وجدان ائی لو یو۔۔۔"

حوریہ اسے گلے لگا کر کہتی ہے۔

"ائی لو یو ٹو میری جان۔۔۔"

وجدان اس کی طرف اپنا حصار مضبوط کرتے ہوئے اس کے سر پر لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"اچھا چلو اٹھو اپنے کپڑے چینج کرو اور پھر ہم کھانا کھاتے ہیں ہمم۔۔۔"

وجدان اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کہتا ہے تو وہ اٹھ کر ڈریسنگ روم میں چلی جاتی ہے جب وہ کپڑے چینج کر کے باہر اتی ہے تو ڈریسنگ مرر کے میں اسے اپنی گردن پر کاٹنے کا نشان دکھتا ہے جسے دیکھ کر اسے اب بہت اذیت فیل ہوتی ہے حوریہ کی انکھوں سے انسو ٹوٹ کر گرے تھے وجدان اسے اپنی گردن پر ہاتھ رکھے دیکھ کر اس کے پاس اتا ہے۔

"نہیں وجدان اپ مجھے ہاتھ نہ لگائیں میں اپ کے قابل نہیں ہوں۔۔۔"

حوریہ اپنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر روتے ہوئے کہتی ہے۔

"کیوں تم میرے قابل نہیں ہو ایک تم ہی تو ہو جو میرے قابل ہو اور اس طرح رو کر تم مجھے اذیت دے رہی ہو حور...."

وجدان اس کے دونوں ہاتھ اس کے چہرے سے الگ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"اور یہ نشان ختم ہو جائے گا تم پریشان نہ ہو۔۔۔"

وجدان اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر کہتا ہے۔

لیکن وجدان میں اس خوفناک واقعہ کو نہیں بھول سکتی اور یہ نشان مجھے میری "

بے بسی کا احساس دلاتا ہے اور میری بیوقوفی کا بھی مجھے گھر سے اکیلے نہیں نکلنا

"چاہیے تھا مجھے اپ کو بتانا چاہیے تھا میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے وجدان۔۔۔

حوریہ اس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہے۔

"جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے حور سب بھول جاؤ۔۔۔"

وجدان پیار سے کہتے ہوئے اس نشان پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے تو حوریہ

انکھیں بند کر کے اس لمس کو محسوس کرتی ہے۔

چلو آجاؤ میں کھانا لگا چکا ہوں مجھے بہت بھوک لگی ہے اور تم نے بھی کچھ نہیں "

"کھایا کھانا کھا لو پھر میں نے میڈیسن بھی دینی ہے تمہیں۔۔

وجدان اسے پکڑ کر اپنے ساتھ صوفے پر بٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔
وجدان اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتا ہے اور اس کے بعد حوریہ کو بیڈ پر بٹھا کر میڈیسن دیتا ہے۔

"یہ کیا تمہارے پاؤں کیوں اتنے سوج گئے ہیں۔۔۔"
وجدان کی نظر جب حوریہ کے پیروں پر پڑتی ہے تو حیرانگی سے کہتا ہے۔

"پتہ نہیں امی کہتی ہیں کہ پریگنسڑی میں ایسا ہو جاتا ہے۔۔۔"
حوریہ بھی دیکھ کر کہتی ہے۔

"اچھا تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہو رہی۔۔۔"

"نہیں۔۔۔"

"تو کیا یہ ایسے ہی رہیں گے۔۔۔"

امی کہتی ہیں سرسوں کے تیل سے اگر مالش کی جائے تو سوجن کم ہو جاتی "ہے۔۔۔۔"

حوریہ معصومیت سے بتا رہی تھی تو وجدان نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے سے آئل پکڑا اور اس کے پاؤں اپنے گود میں رکھ لیے۔

"یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔"

حوریہ اپنے پاؤں کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

"ارے مالش کرنے لگا تھا کیا ہو گیا۔۔"

وجدان دوبارہ اس کے پاؤں اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"نہیں رہنے دیں مجھے اچھا نہیں لگے گا آپ میرے پاؤں کو ہاتھ لگائیں۔۔۔"

حوریہ پھر سے اپنے پاؤں کھینچتے ہوئے کہتی ہے۔

حوریہ مجھے اچھا لگے گا تمہارے پاؤں کی مالش کرتے ہوئے اور اگر اب تم نے "
"اپنے پاؤں کھینچے نا تو میں نے تمہیں پورا کا پورا اپنی گود میں بٹھا لینا ہے
وجدان نے تھوڑا سخت رویے میں کہا۔

"اوکے۔۔۔ء"
حوریہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے پھر وجدان اس کے پاؤں کی مالش کرتا ہے تو وہ اپنی قسمت پر اش کرتی ہے کہ اتنا چاہنے والا شوہر اسے اللہ نے عطا فرمایا اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کی قسمت میں اتنا اچھا شخص لکھا ہے۔۔

مرد وہ ہوتا ہے جو عورت کی عزت کریں وہ نہیں جو کسی کی بھی باتوں میں آکر اپنی بیوی سے بدگمان ہو جائے مرد کو چاہیے کہ جب اس کی بیوی کے خلاف کوئی بات کریں تو وہ اس کی زبان کھینچنے کی ہمت رکھتا ہو تا کہ دوبارہ کوئی اس کی بیوی کی طرف انگلی بھی نہ اٹھا سکے گا۔۔۔

«««««

اگلے دن وجدان حوریہ کو گھر لے ایا تھا سب لوگ حوریہ کو صحیح سلامت دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے شمشاد بیگم نے صدقے کے دو بکرے بھی دیے۔

اریان کے گھر والے اس کی ایسی حالت دیکھ کر بہت خوفزدہ ہوئے تھے وہ ابھی ہوسپٹل آئے تھے ڈاکٹرز نے کہا تھا کہ اس پر بہت تشدد کیا گیا ہے اور زیادہ نشہ کرنے کی وجہ سے اس کے دماغ کی نسیں بند ہو گئی ہیں سو یہ زندہ تو ہے لیکن صرف زندہ لاش سانس تو لے سکتا ہے لیکن خود سے ہل نہیں سکتا اس کا پورا وجود حرکت کرنا چھوڑ گیا تھا اور کسی کو بھی نہیں پتہ تھا کہ اس کی اس حالت کا ذمہ دار کون ہے پولیس کو بھی جب کوئی کلو نہیں ملا تو انہوں نے بھی کیس کو بند کر دیا اخر

غریب لوگ تھے کب تک پولیس کا خرچہ پورا کرتے اس لیے چپ چاپ بیٹھ گئے اور سب اللہ پر چھوڑ دیا اریان کو اب اپنے کیے پر بہت پچھتاوا ہو رہا تھا اسے اب سب لڑکیوں کی بد دعائیں یاد ارہی تھی جو اسے دیا کرتی تھی اور خاص کر کے نمرہ جو اس سے سچا پیار کرتی تھی اور اس نے اس کی قدر تک نہیں کی اج وہ ایک والا اج کسی کام کا نہیں تھا خود اٹھ کر ایک گلاس زندہ لاش تھا خود کو حسین سمجھنے پانی بھی نہیں پی سکتا تھا اج اسے پتہ چلا تھا کہ گھمنڈ جب ٹوٹتا ہے تو انسان اسمان سے زمین پر منہ کے بل گرتا ہے۔

"امی پلیز نہ کیا کریں نا اتنی محنت نہیں کھایا جاتا اتنا سب کچھ مجھ سے۔۔"
حوریہ نسیم بی بی سے کہتی ہے وہ حوریہ کی طرف رکنے ائی تھی اور کچھ نہ کچھ اپنے ہاتھوں سے بنا کر اسے کھلاتی رہتی تھی اور ابھی بھی وہ دیسی گھی کے پراٹھے اور ساگ بنا کر کمرے میں لے کر ائی تھی۔

حوریہ اس میں محنت والی کون سی بات ہے تم میری بیٹی ہو اور تمہارا خیال رکھنا"
میرا فرض ہے اور اپنے ہاتھوں سے تمہارے لیے کچھ بنانا مجھے اچھا لگتا ہے چلو
" کھاؤ اور بتاؤ کیسے بنی ہے۔۔۔
نسیم بی بی پیار سے نوالہ توڑ کر اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے کہتی ہیں۔

مممممم

ا۔۔۔ بہت مزے کا بنا ہے اماں سچ میں اپ کے ہاتھ میں جادو ہے لیکن"
"اپ کو پتہ ہے کہ مجھ سے زیادہ نہیں کھایا جاتا۔۔۔
حوریہ اپنی گالوں کو پھلا کر کہتی ہے۔

زیادہ نہیں کھاؤ گی تو بچہ کیسے ہیلدی ہو گا چلو جلدی سے یہ پورا پراٹھا ختم کرنا"
"ہے سمجھی ورنہ میں نے وجدان سے تمہاری شکایت لگا دینی ہے۔۔۔
نسیم بی بی نے نوالا توڑ کر اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے دھمکیاں انداز میں کہا۔

"میں نہیں ڈرتی اپ کے وجدان سے بلکہ وہ مجھ سے ڈرتے ہیں۔۔۔"

حوریہ مسکرا کر کہتی ہے۔

"اچھا تو تم مجھ سے نہیں ڈرتی۔۔۔"

ایک دم سے جو وجدان کی اواز ائی تو حوریہ نے جھٹ سے دروازے کی طرف دیکھا وہ وہاں پر کھڑا تھا۔

"ارے اؤ بیٹا اچھا ہوا تم ٹائم سے اگئے میں نے ابھی ساگ بنایا ہے اور ساتھ میں دیسی گھی کے پراٹھے بھی بیٹھو تم بھی کھاؤ اور اسے بھی کھلاؤ مجھ سے تو کھا نہیں رہی شاید تمہاری مان لے۔۔۔"

نسیم بی بی اپنے داماد کو دیکھ کر خوشی سے کہتی ہیں۔

"جی جی انٹی اپ جائیں ارام کریں اس کے تو اچھے بھی کھائیں گے۔۔۔"

وجدان اپنی بیوی کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔

حوریہ بیچاری اب منہ لٹکا کر بیٹھ جاتی ہے اسے نہیں پتا تھا کہ وجدان اس کی یہ بات سن لے گا۔

"ہاں تو بیگم صاحبہ اپ مجھ سے نہیں ڈرتی نا۔۔۔"
نسیم بی بی کے جانے کے بعد وجدان اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

"جی نہیں میں اپ سے بالکل بھی نہیں ڈرتی۔۔۔"
حوریہ اسے انکھیں دکھا کر کہتی ہے۔

"اچھا تو اس کا مطلب پھر میں تمہیں ڈراؤں۔۔۔"

وجدان تھوڑا اس کے قریب ہوتے ہوئے کہتا ہے تو وہ حیرت سے اپنی انکھیں کھولتی ہے۔

"نہیں مجھے بھوک لگی ہے کھانا کھائے۔۔"

حوریہ جلدی سے بات بدلتے ہوئے کہتی ہے۔

"تو پہلے میں اپنی بیوی کو خود سے ڈرنا تو سکھا دوں بہت ہی ڈیل دے رکھی ہے میں نے اسے ہمم۔۔۔"

وجدان تھوڑا اور قریب ہو کر کہتا ہے تو وہ بیڈ کراون کے ساتھ جا لگتی ہے۔

"ارے اپ تو سیریسی ہو گئے میں تو مذاق کر رہی تھی میں تو بہت ڈرتی ہوں اپ سے۔۔۔"

حوریہ نے خود کی جان پر بنتے دیکھی تو جلدی سے بولی۔

"اچھا مذاق کر رہی تھی۔۔۔"

وجدان ایک ائی برو اٹھا کر پوچھتا ہے۔

"جی۔۔۔"

حوریہ نے معصومیت سے کہا۔

"اچھی بات ہے اگر سیریس ہوتا تو میں تمہیں بتاتا کہ ڈر کسے کہتے ہیں خیر چلو جلدی سے کھانا ختم کرواج تم مجھے کھلاؤ اور میں تمہیں۔۔۔"
وجدان پیچھے ہوتا ہوا کھانے کی ٹرے سیٹ کرتے ہوئے کہتا ہے۔

پھر وہ دونوں کھانا کھانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔۔۔

››››››

وقت اتنی تیزی سے گزرتا چلا گیا کہ پتہ ہی نہیں چلا حوریہ سب گھر والوں کے ساتھ خوش تھی سبھی اس کا بہت خیال رکھتے تھے اور اج اس کی ڈلیوری کا ٹائم تھا سب اس کے لیے دعائیں کر رہے تھے وہ ہسپتال کے اپریشن روم میں تھی اور وجدان باہر بیٹھا دل ہی دل میں دعائیں کر رہا تھا اور اخر وہ گھڑی آہی گئی جب

اپریشن روم سے ایک بچے کی روتے ہوئے اواز آئی سب نے بر وقت اس کمرے کی طرف دیکھا تب ہی دو نرسیں بیبیز اٹھائے باہر ائی۔

"بہت بہت مبارک ہو اپ کو ٹوینز ہوئے ہیں یہ اپ کی بیٹی اور یہ اپ کا بیٹا۔۔"

نرس ایک بے بی وجدان کو اور دوسرا شمشار بی بی کو پکڑا کر کہتی ہے۔

"ماشاءاللہ اللہ تیرا شکر ہے کہ توں نے مجھے اولاد جیسی نعمت سے نوازا۔۔۔"

وجدان اپنے بیٹے کو پکڑ کر خدا کا شکریہ ادا کرتا ہے اسے نہیں پتہ تھا کہ ٹوینز ہونے والے ہیں یہ بھی اللہ کا کرشمہ ہی تھا۔

"مس میری وائف۔۔۔"

وجدان نے فکرمندی سے پوچھا۔

"جی وہ بالکل ٹھیک ہے ابھی تھوڑی دیر بعد انہیں روم میں شفٹ کیا جائے گا تو
اپ ان سے مل سکتے ہیں۔۔"

نرس ادب سے کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔

"اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔"

وجدان نے بے ساختہ اسمان کی طرف منہ کر کے دل میں سوچا۔

"دیکھو وجدان ماشاءاللہ سے کتنی پیاری ہے نا ہماری ننھی سے پری۔۔"

شمشاد بیگم چھوٹے سے وجود کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں۔

"جی جی دیکھیں بھائی کتنی پیاری ہے نا بالکل بھابھی جیسی اور اس کے ہاتھ کتنی
پیارے ہیں چھوٹے چھوٹے۔۔"

کومل بھی خوشی سے اس کے ایک ایک نقوش چھو کر کہتی ہے بیٹی کی خوشی میں
ان لوگوں نے ابھی تک وجدان کے پاس جو بیٹا تھا اسے دیکھا تک نہیں تھا۔

"جی جی ماشاءاللہ سے بہت پیاری ہے اور میرا شہزادہ بھی کسی سے کم نہیں ہے

دیکھیں بالکل بابا جیسا ہے۔۔"

وجدان اپنے بیٹے کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے تو شمشاد بیگم اور کومل

دونوں اس کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

"ارے لائیں دیں بھائی اس چھوٹے شہزادے کو میں بھی اپنی گود میں اٹھا کر

دیکھو۔۔۔"

کومل حوریہ کے بیٹے کو اپنے گود میں اٹھا لیتی ہیں۔

"بسم اللہ۔۔۔"

وجدان اپنی بیٹی کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

"بہت پیاری ہے ماشاءاللہ سے۔۔۔"

وجدان اپنی بیٹی کے ماتھے پر محبت سے بوسہ دیتے ہوئے کہتا تو وہ چھوٹی سی گڑیا کے لب مسکراتے ہیں۔

"دیکھیں امی یہ ہنس رہی ہے۔۔۔"
وجدان خوشی سے کہتا ہے۔

"ہاں ماشاءاللہ سے۔۔۔"
شمشاد بیگم بھی خوشی سے کہتی ہیں وہ سب لوگ بہت خوش تھے۔

کچھ دیر بعد حوریہ کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا اب وہ ہوش میں تھی اور دونوں بچے اس کے ارد گرد تھے وہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہو رہی تھی کبھی ایک کو پیار کرتی تو کبھی دوسرے کو .

"اچھا اب جلدی سے بھائی اور بھابھی بتائیں نا اب نام کیا رکھنا ہے بچوں کا۔۔"

کومل خوشی سے پوچھتی ہے۔

"ہاں یار بتاؤ کیا نام رکھنا ہے ہم بھی اسی انتظار میں ہیں۔۔۔"

حارث بھی کہتا ہے پوری سلطان فیملی ادھر موجود تھی۔

"حوریہ تم بتاؤ کیا رکھنا چاہتی ہو نام"

وجدان اپنی بیٹی کو گود میں اٹھاتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔

"میں نے تو صرف بیٹے کا سوچا تھا بیٹی کے بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔"

حوریہ کنفیوز ہو کر کہتی ہے۔

"کوئی بات نہیں تم اپنے بیٹے کا نام رکھ لو اور میں اپنی شہزادی کا۔۔۔"

وجدان پیار سے کہتا ہے۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔"

وہاں موجود سب نے ایک ساتھ کہا تھا۔

"حمدان نام سوچا تھا میں نے باقی اپ لوگوں کو جو اچھا لگتا ہے وہ بتا دیں۔"

حوریہ اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"نائس نیم بہت اچھا ہے یہی ٹھیک ہے بھابھی۔۔۔"

اس سے پہلے کوئی بولتا کومل نے پہلے ہی کہہ دیا۔

"ہاں ہاں نام بہت اچھا ہے یہ ٹھیک ہے۔"

شمشار بیگم نے کہا۔

"چلو بھائی بیٹے کا نام تو ڈیسائڈ ہو گیا بیٹی کا نام ڈیسائڈ کرو جلدی سے"

اپ کی بار ساحر خوشی سے بولا تھا۔

زمل۔۔۔میں اپنی بیٹی کا نام زمل رکھوں گا زمل مطلب پردہ کرنے والی اور میں "
"اپنی شہزادی کو اس دنیا کی حیوانیت سے بچا کر رکھوں گا۔۔۔
وجدان اس ننھی پری کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔

"ماشاءاللہ یہ نام بھی بہت پیارا ہے۔۔"
سلطان صاحب نے پیار سے کہا اور سب نے ان کی ہاں میں ہاں ملائی۔

کچھ دنوں بعد حوریہ کو ہسپتال سے چھٹی مل گئی تھی اور اسے گھر لے ائے تھے گھر پر ایک بہت بڑی دعوت رکھی گئی تھی جس میں سب لوگ شریک تھے فیملی سے لے کر وجدان کے دوستوں تک فنکشن ختم ہونے کے بعد سلطان فیملی اج وجدان کے گھر ہی رکی تھی اور رات ہونے پر سب لوگ لاونج میں بیٹھے تھے تو سلطان صاحب نے بات شروع کی۔

"دیکھو وجدان بیٹا میں چاہتا ہوں کہ ہم لوگ حارث اور کومل کی شادی کر دیں کیونکہ حارث ترکی جا رہا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ کومل بھی اس کے ساتھ چلی جائے اور اپنے اگے کی تعلیم ادھر ہی جا کر سٹارٹ کریں تمہارا کیا ارادہ ہے بتا۔۔۔"

سلطان صاحب نے تحمل سے بات کی ان کی بات سن کر سب لوگ حیران ہوئے تھے کیونکہ اتنی جلدی ان لوگوں نے شادی کے بارے میں تو بالکل نہیں سوچا تھا کومل تو شرما کر اپنے کمرے میں چلی تھی اور حارث کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا وہ بھی تو یہی چاہتا تھا کہ وہ اپنی پرنسز کو ساتھ لے کر جائے۔۔

"جی تایا جان مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے امی اپ کیا کہتی ہیں شادی کرنی تو ہے تو اب کیوں نہیں اچھا ہے نا کہ کومل اپنی تعلیم ترکی جا کر مکمل کر لیں۔۔۔"
وجدان اپنی امی کی طرف دیکھ کر پوچھتا ہے۔

"ہاں ہاں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ خوشی کی بات ہے۔۔۔"

شمشاد بیگم نے بھی اپنی رائے بتائی۔

"ہاں تو بس ٹھیک ہے پھر ہم شادی کی ڈیٹ فکس کر لیتے ہیں اور ویسے بھی کومل کو 18 سال ہونے میں صرف دو ماہ ہی تو رہتے ہیں۔۔۔"

حوریہ بھی خوشی سے بولی تھی۔

"ہاں تو پھر سب لوگ بتاؤ کون سی ڈیٹ رکھی جائے۔۔۔"

ساحر نے خوشی سے کہا۔

"تایا جان اپ بتائیں اپ کو کیا مناسب لگتا ہے۔۔۔"

وجدان اپنے تایا سے پوچھتا ہے۔

اگلے ماہ کی 25 ڈیٹ رکھ لیتے ہیں کیونکہ تانیہ کے ماموں نے بھی کہا ہے کہ اس" کی شادی اگلے ماہ کی 25 کو کرتے ہیں تو کیوں نہ دونوں کی ایک ساتھ ہی ہو جائے "گی بہتر ہو جائے گا۔۔۔

سلطان صاحب نے بتایا کیونکہ تانیہ کے ماموں نے بھی 25 ڈیٹ کا ہی بولا تھا تو وہ چاہتے تھے کہ ان کی بیٹی اور بیٹے کی شادی ایک ساتھ ہو۔

"جی یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔"

وجدان نے کہا۔۔م

"پر اتنی جلدی تیاریاں کیسے ہوں گی۔۔۔"

حوریہ نے پریشانی سے کہا۔

اس کی تم فکر نہ کرو سب تیاریاں ہو جائیں گی کیوں امی جان اپ کیا کہتی" "ہیں۔۔۔

وجدان کہتا ہے۔

"ہاں چلو ٹھیک ہے یہ بھی اچھا ہے دونوں بچیوں کے فرض ایک ساتھ ادا ہو جائیں گے۔۔۔"

شمشاد بیگم بھی خوشی سے کہتی ہیں۔

ڈیٹ فکس ہونے کے بعد سب لوگ بہت خوش تھے حوریہ سب کے لیے مٹھائی لے کر آئی اور سب نے آگے کی پلاننگ کرنا شروع کر دی ساحر بھی بہت خوش تھا حوریہ بھی ساحر کو معاف کر چکی تھی۔

سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو وجدان بھی اپنے کمرے میں آیا تو حوریہ سامنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔

"کیا ہوا میری جان تھک گئی ہو۔۔۔"

وجدان اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

"جی۔۔۔"

حوریہ کی طرف سے تھکا تھکا جواب ایا۔

"لاؤ مجھے پکڑاؤ میری گڑیا اسے میں بے بی کوٹ میں لٹا دیتا ہوں۔۔۔"

وجدان حوریہ کو اٹھتے دیکھ کر کہتا ہے۔

"ہمم یہ لیں۔۔"

حوریہ اسے زمل کو پکڑا کر خود لیٹ گئی وجدان اسے بے بی کوٹ میں لٹانے کے بعد اس کے پاس ایا اور اس کے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا۔

"تمہارے لیے گفٹ ہے۔۔۔۔"

وجدان محبت سے اس کے رخسار پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"کیا۔۔۔"

حوریہ اس کی طرف دیکھ کر پوچھتی ہے۔

"یہ دیکھو۔۔۔"

وجدان سائیڈ ٹیبل سے کچھ پیپرز نکال کر اس کے سامنے کرتا ہے۔

"یہ کیا ہے۔۔۔"

حوریہ پیپرز کو دیکھ کر حیرانگی سے کہتی ہے۔

"خود ہی دیکھ لو پتہ چل جائے گا۔۔۔"

وجدان اس کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

حوریہ نے پیپرز کھولے تو وہ کسی گھر کے تھے۔

"یہ۔۔۔۔"

"حوریہ یہ تمہارے گھر کے پیپر زہیں جو تمہارے ابو کے نام تھااور تمہارے تایا
لوگوں نے اپنے نام کر والیا تھادھوکے سے مجھے آنٹی نسیم نے بتایا تھا۔۔۔"
وجدان اس کی پریشان چہرے کو دیکھ کر کہتا ہے۔

"پر اپ نے ان لوگوں سے واپس کیسے لیا یہ گھر۔۔۔۔"
حوریہ نے پوچھا۔

"تمہیں پتہ ہے حوریہ اگر کسی کے ساتھ دھوکہ کریں تو وہ زیادہ دیر تک چھپا
نہیں رہتا وہ اسی انسان کو دھوکے کی صورت میں ملتا ہے تمہارے تایا نے دھوکے
سے آنٹی سے دستخط کروائے تھے اور دیکھو انہی کی بیٹے نے انہی کے گھر سے
انہین بے دخل کر دیا یعنی اس نے تمہارے تایا لوگوں کو گھر سے نکال دیا ہے اب
وہ دربدر بھٹک رہے ہیں انہوں نے اپنے بیٹے کے لیے تمہارے ابو کا گھر ان کے

نام کروادیا اور وہ اتنا چالاک نکلا اس نے وہ گھر بیچ دیا اور اپنے ابو کا گھر اپنے نام کروا
کے انہیں گھر سے نکال دیا یہ مکافات عمل ہے میری جان جو جیسا کرتا ہے اس
"کے ساتھ ویسا ضرور ہوتا ہے۔۔۔
وجدان اس کا ہاتھ پکڑ کر محبت سے کہتا ہے۔

"تو اب تایا لوگ کہاں ہوں گے۔۔۔"
حوریہ نے فکرمندی سے پوچھا۔

وہ لوگ کرائے کے گھر میں رہ رہے ہیں اور یہ گھر جب وہ بیچنے لگا تھا تو مجھے پتہ "
چل گیا میں ان پر نظر رکھوائے ہوئے تھا اور جیسے ہی اس نے یہ گھر بیچا تو میں نے
"خرید لیا اب تم ان پر دستخط کر دو تاکہ یہ تمہارے نام ہو جائے۔۔۔
وجدان اس کی طرف پین بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔
وجدان اپ بہت اچھے ہیں میں اللہ کا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے جس نے مجھے "
"اپ جیسا شوہر عطا فرمایا۔۔

حوریہ کی انکھیں نم ہوئی تھی۔

"اور میں اپنے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے اتنی اچھی بیوی دی اچھا اب یہ رونا تو بند کرو سائن کرو اس پر۔۔۔۔"

وجدان اس کے رخسار سے انسو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔

حوریہ مسکراتے ہوئے سائن کرتی ہے پھر وجدان اس کے ہاتھ سے فائل لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہے۔

"آنٹی اب اپنے گھر پر جا کے رہ سکتی ہیں میں ان کے وہاں کچھ میڈز رکھوا دوں گا جو ان کی کیئر بھی کریں گی اور گھر کے کام بھی انہیں کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے باقی ان کا پورا خرچہ میں اٹھانے کے لیے تیار ہوں بس تم ان سے بات کر لینا اوکے۔۔"

وجدان اس کے ساتھ بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہتا ہے۔

"جی میں انہیں بتادوں گی اپ بہت اچھے ہیں وجدان ائی لو یو۔۔۔"

حریا مسکراتے ہوئے کہتی ہے اور اس کے سینے میں منہ چھپا لیتی ہے۔۔

"ائی لو یو ٹو مائی ڈیئر وائف اینڈ گڈ نائٹ۔۔۔۔"

وجدان اس کے گرد اپنا حسار مضبوط کرتے ہوئے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"گڈ نائٹ سویٹ ہسبنڈ۔۔۔۔"

حوریہ اس کے سینے پر لب رکھتے ہوئے کہتی ہے۔

پھر وہ دونوں نیند کے آغوش میں چلے جاتے ہیں۔۔۔

››››››

یاسر کتنے دن ہو گئے ہیں میں تمہیں کہہ رہی ہوں مجھے حوریہ کی طرف لے چلو" اور تم لے کر ہی نہیں جاتے میں بھابھی سے اور اس سے ملنے کے لیے بے چین ہوں۔۔۔۔"

رضیہ بی بی اپنے بیٹے سے کہتی ہیں اسے جب سے راشد صاحب نے بتایا تھا کہ انہوں نے ان پر بہتان لگایا تھا وہ تب سے اسے ملنا چاہتی تھی اسے پہلے ہی پتہ تھا کہ اس کی بیٹی بے قصور ہے۔

جی امی میں اپ کو صبح ان کے ہاں لے جاؤں گا مجھے ان کا ایڈریس معلوم نہیں" تھا لیکن اب میں نے پتہ کروالیا ہے۔۔۔"

یاسر اپنی امی سے کہتا ہے وہ کافی دنوں سے وجدان کے گھر کا پتہ لگا رہا تھا اور اخر کار اسے وہ پتہ مل ہی گیا وہ خود بھی حوریہ سے ملنے کو بے چین تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اسے پسند کرتی ہے لیکن اس نے کبھی اس میں دلچسپی نہیں لی لیکن جس کا اس نے انتخاب کیا تھا وہ سراسر غلط تھا اب اسے پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اس نے حوریہ جیسے ہیرے کو ٹھکرایا وہ اس کی انکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھتا تھا اور جان بوجھ کر

اس کے سامنے شمع کی تعریفیں کیا کرتا تھا تا کہ اس کا دل ٹوٹے لیکن اج اس کا خود کا دل ٹوٹ گیا تھا جب اسے پتہ چلا کہ شمع کسی اور کو پسند کرتی ہے اور اسی کے ساتھ تعلق میں بھی ہے۔

"کہاں جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔۔۔"
صادق صاحب کمرے میں اتے ہوئے پوچھتے ہیں۔

"حوریہ بچی کی طرف میں اب ان سے لا تعلق نہیں رہ سکتی صادق صاحب وہ میرے بھائی کی اکلوتی بیٹی ہے اور اپ کی وجہ سے میں اس سے دور ہو گئی لیکن اب نہیں وہ بے قصور تھی میں جانتی تھی اور اپ میری بات کو جھٹلا رہے تھے اور اج جب سچ پتہ چل گیا ہے تو میں ہرگز نہیں رکوں گی۔۔"
رضیہ بیگم دوٹوک انداز میں کہتی ہیں۔

"ہاں رضیہ بیگم تم چلی جانا بلکہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا ہم نے اس بچی کے ساتھ بہت غلط کیا انہیں ہماری ضرورت تھی اور ہمیں ان کا ساتھ ہی نہیں دیا اس بچی کے سر پر ہمیں ہاتھ رکھنا چاہیے تھا۔۔۔"

صادق صاحب ندامت سے کہتے ہیں۔۔

"جی ابو شاید ہم نے واقع ہی ان کے ساتھ بہت غلط کیا ہمیں مامی کے ساتھ بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میں نے بہت کچھ کہا اور حوریہ نے سب سن لیا تھا تب مجھے پچھتاوا نہیں ہوا لیکن اب ہو رہا ہے ابو اس لیے ہم سب جائیں گے ان کے گھر ان سے معافی مانگنے کے لیے۔۔۔"

زین بھی شرمندگی سے کہتا ہے۔

"ہاں ہم لوگ چلیں گے کل۔۔۔"

صادق صاحب نے کہا انہیں نہیں معلوم تھا حوریہ کی شادی کسی امیر گھر میں ہوئی ہے وہ تو بس یہی جانتے تھے کہ اس کی شادی ہو چکی ہے اور یہ بات بھی انہیں نسیم نے بتائی تھی۔۔۔

>>>>>>

"ہیلو پرنسز۔۔۔۔"

حارث کومل کو کال کرتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"جی السلام علیکم۔۔۔"

کومل بیڈ پر التی پالتی مارے بیٹھی تھی مسکراتے ہوئے کہتی ہے وہ بھی اس کی کال کا انتظار کر رہی تھی۔

"پرنسز جلدی سے اپنے کمرے کی کھڑکی کھولو میں وہاں کھڑا ہوں یار کوئی دیکھ نہ لے۔۔۔"

"کیا اپ وہاں پر کیا کر رہے ہیں اگر بھائی نے دیکھ لیا تو۔۔۔۔"
کومل ایک دم اچھلی تھی۔

"ہاں نا اب جلدی سے کھول دو یار میں بہت مشکل سی یہاں کھڑا ہوں اس سے پہلے میں نیچے گر جاؤں۔۔۔"
حارث بے چارگی سے کہتا ہے۔۔

"نہیں میں نہیں کھولوں گی ٹائم دیکھیں دو بجنے والے ہیں اور اپ اس وقت یہاں نہیں نہیں پلیز جائے یہاں سے۔۔۔۔"
کومل بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

پرنسز جلدی کھولو ورنہ میں توڑ دوں گا اور پھر میرا ہاتھ بھی زخمی ہو گا دیکھ "

لینا۔۔۔"

حارث دھمکیا انداز میں کہتا ہے۔

کومل اس کی اواز میں سرد پن محسوس کرتے ہوئے جلدی سے کھڑکی کی طرف جاتی ہے اور کھڑکی کھولتی ہے لیکن باہر کوئی نہیں تھا۔

"یہاں تو کوئی نہیں ہے۔۔۔"

کومل ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"نیچے گارڈن میں دیکھو۔۔۔"

حارث کے کہنے پر کومل نیچے دیکھتی ہے تو وہ نیچے گارڈن میں کھڑا تھا یعنی وہ کھڑکی میں نہیں ایا تھا۔

اپ نے کہا کہ اپ میری کھڑکی کے پاس ہیں اور اتنی جلدی اپ نیچے کیسے چلے "
" گئے۔۔۔

کومل اب نیچے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے موبائل اس نے اپنے کان کے ساتھ لگایا
تھا۔

کیونکہ پرنسز میں اوپر ایا ہی نہیں اور میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ میں رات کو "
اس وقت تمہارے کمرے میں اؤں اور بلاوجہ کوئی تماشہ بنے بس تمہیں دیکھنا تھا
" اور دیکھ لیا۔۔۔
حارث بھی فون کان سے لگائے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر کہتا ہے۔

" اچھا چلیں اب اندر چلے جائیں یہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ "
کومل شرماتے ہوئے کہتی ہے۔

کیوں ٹھیک نہیں ہے ابھی اتنی سردی نہیں ہے جو یہاں مجھے سردی لگے اور نہ "
"ہی گرمی۔۔۔
حارث اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھ کر کہتا ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے پھر میں جا رہی ہوں۔۔۔"

"ارے نہیں کھڑی رہو یہاں پر کیا ہو رہا ہے دیکھنے دو پرنسز۔۔۔"
حارس جلدی سے کہتا ہے۔

"ارے پرنسز۔۔۔"
کومل وہاں سے چلی گئی اس نے اپنی کھڑکی بند کرلی تو حارث مسکراتے ہوئے کہتا
ہے۔

اس طرح شرماتی ہو پرنسز اگلے ماہ ہماری شادی ہے پھر کیا بنے گا تم تو مجھے "
"کمرے میں نہیں انے دو گی۔۔
حارث شرارت سے کہتا ہے۔

"حارث گڈ نائٹ اللہ حافظ۔۔۔"
کومل کے گال بلش کر رہے تھے اس نے جلدی سے کال ڈسکنیکٹ کر دیا۔

ہائے پرنسز جہاں اتنے سال گزاریں وہاں صرف یہ کچھ دن نہیں گزارے جا"
"رہے خیر گزار نا تو پڑھیں گے حارث سلطان
حارث خود سے کہتا ہوا گھر کے اندر چلا جاتا ہے۔۔۔

>>>>>>>>

"یاسر بیٹا یہ تو لم ہمیں کہاں لے ائے ہو یہاں تو گھر ہی اتنے بڑے بڑے ہیں "

رضیہ بی بی وہاں کی عمارتوں کو دیکھ کر کہتی ہیں۔

"امی حوریہ اسی علاقے میں رہتی ہے اور وہ سامنے والا گھر بھی اس کا ہے۔۔"

یاسر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہتا ہے۔

"اتنے بڑے گھر میں حوریہ کی شادی ہوئی ہے ماشاءاللہ۔۔۔"

رضیہ بی بی وجدان کے عالی شان گھر کو دیکھ کر کہتی ہیں جس کے گھر کی نمبر پلیٹ پر وجدان ملک 124 لکھا تھا۔

"جی امی یہی گھر ہے چلیں۔۔۔"

یاسر نے کہا اور سب لوگ اس گھر کے سامنے کھڑے ہوئے۔

"جی فرمایئے کس سے ملنا ہے۔۔۔"

یاسر کے نوک کرنے کے بعد گارڈ نے باہر آکر پوچھا۔

"ہم لوگ وجدان سے ملنا چاہتے ہیں۔۔"

یاسر نے کہا۔

"اچھا اپ لوگ رکے میں پوچھ کر بتاتا ہوں۔۔۔"

گارڈ مودبانا انداز میں کہتے ہوئے اندر چلا گیا۔

اج سنڈے تھا تو وجدان گھر پر ہی تھا گارڈ نے وجدان کو بتایا کہ کچھ لوگ اس سے ملنے ائے ہیں تو وہ لاؤنج سے اٹھ کر گیٹ کے پاس ایا۔

"جی کون۔۔۔"

وجدان ان سب کو دیکھ کر پوچھتا ہے۔۔

"السلام علیکم اپ وجدان ہیں حوریہ کے شوہر۔۔۔۔"

زین نے کہا۔

"جی پر اپ لوگ کون۔۔۔"

وجدان حیرت سے پوچھتا ہے۔

"میں حوریہ کی پپھو اور یہ میرے دونوں بیٹے اور یہ ان کے ابو ہم اس سے ملنے اۓ ہیں۔۔۔"

اس بار جواب رضیہ بی بی نے دیا۔

"او اچھا السلام علیکم اجائیں اندر۔۔۔"

پتہ لگنے کے بعد وجدان نے انہیں محبت سے کہا اور لاؤنج میں لے ایا۔۔

"امی یہ حوریہ کی پپھو لوگ ہیں حوریہ سے ملنے اۓ ہیں۔۔۔"

انہیں لاونج میں لے ایا تھا اور اب اپنی امی کو بتا رہا تھا جو ان کی طرف حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

"اچھا السلام علیکم۔۔۔ء"

شمشاد بیگم نے رضیہ بیگم سے سلام لیا اور پھر وہ سب لوگ صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"ہاجرہ بھی حوریہ اور نسیم بیوی کو بلا کے لے کر اؤ۔۔۔"

شمشاد بیگم نے حکم دیا تو وہ انہیں بلانے چلی گئ۔

"حوریہ بچے نیچے اپ لوگوں کے مہمان آئے ہیں بی بی بلا رہی ہیں اپ کو۔۔۔"

ہاجرہ بی بی روم میں اکر کہتی ہیں۔۔

"ہمارے مہمان۔۔۔"

حوریہ منہ میں بڑ بڑائی تھی۔

"چلو بیٹا چلتے ہیں دیکھتے ہیں کون ایا ہے۔۔۔"

نسیم بی بی اسے کہتی ہے پھر وہ دونوں نیچے لاونج کی طرف اتی ہیں۔

"پھپھو۔۔۔"

حوریہ انہیں سامنے دیکھ کر کہتی ہے۔۔

ہائے میری بچی کیسی ہو تم۔۔۔"رضیہ بی بی اسے گلے لگا کر کہتی ہیں۔۔"

"اور بھابھی اپ کیسی ہیں۔۔۔"

اب وہ نسیم بی بی کے گلے لگ رہی تھی۔۔۔حوریہ اور اس کی امی دونوں ہی حیران تھی کہ وہ یہاں کیسے اسکتی تھی۔

بھابی ہم لوگ یہاں پر معافی مانگنے کے لیے ائے ہیں بہت مشکل سے یہاں کا"

"پتہ ملا ہمیں معاف کر دیجیے۔۔۔۔

رضیہ بی بی اس کی پریشانی کی وجہ دیکھ کر کہتی ہے۔

"کوئی بات نہیں معافی کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔۔۔"
نسیم بی بی ان کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہیں انہوں نے سب کو بلایا تھا۔

"اجاؤ حوریہ بیٹھو۔۔"
وجدان اسے کھڑا دیکھ کر کہتا ہے۔

"ہمم۔۔۔"
حوریہ وجدان کے ساتھ اکر صوفے پر بیٹھ گئی۔
کچھ دیر میں ان لوگوں نے سب باتیں کلیئر کرلی تھی اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ حوریہ کے دو بچے ہیں ایک بیٹی اور ایک بیٹا وہ ان سے بھی ملے تھے اور بہت خوش ہوئے تھے حوریہ کا دل بھی اب صاف تھا اور وہ ان سے مل کر بہت خوش ہوئی تھی۔۔

"اچھا اب ہم لوگ چلتے ہیں تم لوگ ہماری طرف ضرور انا ٹھیک ہے۔۔۔"
صادق صاحب وجدان سے کہتے ہیں۔

"جی جی ضرور ائیں گے انشاءاللہ۔۔"
وجدان نے محبت سے کہا پھر وہ ان سب سے مل کر وہاں سے چلے گئے۔۔

"کیا بات ہے حوریہ تم خوش نہیں ہو۔۔"
وجدان حوریہ کا چہرہ دیکھ کر کہتا ہے۔
وجدان رشتے کتنے مطلبی ہوتے ہیں نا جب ہمیں ان کی ضرورت تھی تب"
انہوں نے ہمیں دیکھا تک نہیں اور اج وہ خود ہم سے معافی مانگ رہے ہیں کتنے
عجیب لوگ ہوتے ہیں نا انسان کے زخم پر مرہم رکھنے کا ٹائم اتا ہے تو منہ پھیر لیتے
"ہیں اور جب زخم بھر جاتے ہیں تب انہیں ہمدردیاں یاد آجاتی۔۔
حوریہ دکھی انداز سے کہتی ہے۔

"بس یہ دنیا ایسی ہی ہے حوریہ۔۔"
وجدان اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

آج کومل اور حارث کی مہندی تھی اور تانیہ کی بھی تو وجدان نے کہا تھا کہ حال میں تینوں کی ایک ساتھ ہی رسم کر لیں گے اور وہ سب مان گئے تھے۔۔

پارلر سے حوریہ اور کومل تیار ہو کر آچکی تھی۔

ان دونوں کا اچھے سے خیال رکھنا ہے ٹھیک ہے نا اور میرے ساتھ ساتھ رہنا"
" بالکل۔۔۔
حوریہ دو کیئر ٹیکر سے کہہ رہی تھی ایک نے زمل اور دوسری نے حمدان کو پکڑا تھا۔

"یس میم۔۔۔"

وہ یہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی کیونکہ کمرے میں وجدان ایا تھا۔

"حوریہ جلدی سے میرا ڈریس نکال دو پھر ہم نے ہال کے لیے نکلنا ہے۔۔۔"

وجدان اس کی طرف دیکھے بغیر واش روم میں گھس گیا اور حوریہ کو بہت غصہ ایا تھا۔۔اس نے چپ چاپ وجدان کے لیے لائٹ یلو کلر کا کرتا نکالا اور بیڈ پر رکھتے ہوئے خود صوفے پر بیٹھ گئی۔

وجدان واش روم سے نکلا ہاتھ میں ٹاول لیے وہ اپنے بال صاف کر رہا تھا ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے اپنی بیوی کی طرف دیکھا جو ناراض بیٹھی تھی۔

"کیا بات ہے مائی ڈیئر وائف۔۔۔"

وجدان ڈریسنگ مرر سے دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

"کچھ نہیں جلدی سے تیار ہوں ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔"
حوریہ خود کو موبائل میں مصروف دکھاتے ہوئے کہتی ہے۔

"اوکے۔۔۔"
وجدان مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور اپنا ڈریس چینج کرتا ہے اسے پتہ تھا اس کی بیوی ناراض ہے اور کیوں ناراض ہے وہ یہ بھی جانتا تھا اس لیے اس نے سوچا کیوں نہ خود تیار ہو جاؤں پھر اسے منالوں گا آگے ہی دیر ہو چکی ہے۔۔

"چلو میں ریڈی ہوں۔۔۔"
وجدان خود پر پرفیوم چھڑکتے ہوئے کہتا ہے۔

"اوکے۔۔۔"
حوریہ ڈریسنگ مرر سے اپنا بریسلٹ پہنتے ہوئے کہتی ہے۔

"پیار الگ رہا ہوں نا میں۔۔۔"

وجدان جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے لیے کہتا ہے۔

"ہممم ٹھیک ہی لگ رہے ہیں۔۔۔"

حوریہ کہتی ہے۔

"اچھا ایک بات ہے اگر اج کسی لڑکی کا دل اگیا مجھ پر یا میرا کسی لڑکی پر تو۔۔۔"

وجدان اپنے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر باندھتے ہوئے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

کوئی لڑکی ہمت تو کرے اپ کی طرف دیکھنے کی اور اپ دیکھ کر دکھائیں کس کی "طرف پھر بتاؤں گی میں کون ہوں۔۔۔"

حوریہ غصے سے کہتی ہے۔

"نہیں بالفرض اگر میرا کسی لڑکی پر دل اگیا تو۔۔۔"

وجدان شرارتی انداز میں کہتا ہے تو حوریہ اس کے ہاتھ اپنے پیٹ سے ہٹاتے ہوئے اس کی طرف گھومتی ہے اور اس کی دونوں گالوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کرتی ہے۔

"تو پھر صبح کے اخبار پر یہ لکھا ہوگا کہ بیوی نے اپنے شوہر کے لیے پسندیدہ کورمہ بنایا پر افسوس وہ کھا نہیں سکا۔۔۔"

حوریہ اس کا چہرہ اپنے قریب کرتے ہوئے بڑے پیار سے کہتی ہے۔

"کیوں۔۔۔"

وجدان اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر پر رکھتے ہوئے حیرانگی سے کہتا ہے۔

"کیونکہ کورمہ اس کے شوہر کا ہی تھا۔۔۔"

حوریہ ایک دم سے اس کا چہرہ پیچھے کرتے ہوئے غصے سے کہتی ہے۔

"ظالم بیوی شرم تو نہیں ائے گی شوہر کا کورمہ بناتے۔۔۔۔"

مجھے کیا شرم ائے گی جب شوہر کو شرم نہیں اتی کسی دوسری لڑکی کے ساتھ چکر"

"چلاتے ہوئے۔۔۔

مذاق کر رہا تھا میں تم تو سیریس ہو جاتی ہو بھلا کس کا دل چاہے گا اتنی"
"خوبصورت بیوی چھوڑ کر کسی اور کی طرف دیکھنے کا ہممم۔۔
وجدان اس کے چہرے سے اس کے بالوں کی لٹیں پیچھے کٹتے ہوئے بڑے محبت
سے کہتا ہے۔

تو مذاق بھی اچھا کیا کریں ایسا کیوں کرتے ہیں مذاق میں بھی اپ کے نام کے"
"ساتھ کسی لڑکی کا نام مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔۔

حوریہ اس کا کالر ٹھیک کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"اب مذاق تو مذاق ہوتا ہے اچھا ہو چاہے برا۔۔"

"لیکن ائندہ اپ ایسا مذاق نہیں کریں گے۔۔"

"اوکے۔۔۔"

"ویسے پیاری لگ رہی ہو۔۔۔"
وجدان اپنی بیوی کو سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہتا ہے جو یلو کلر کہ شرارہ میں بھلا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔

"رہنے دے اب تعریف کا کیا فائدہ پہلے تو دیکھا نہیں۔۔۔"
حوریہ انکھیں گھماتے ہوئے کہتی ہے۔

"میری جان میں نے تمہیں دیکھ لیا تھا سوچا بعد میں تعریف کر دوں گا۔۔"
اس کے رخسار پر اپنا انگوٹھا رب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"رہنے دے مسکے نہ لگائے۔۔"

"کہہ رہا ہوں یقین نہیں اتا تو میرے دل سے پوچھ لو۔۔۔"
وجدان اس کا ہاتھ اپنے دل پر رکتے ہوئے کہتا ہے۔۔

"اچھا ہمیں دیر ہو رہی ہے چلو۔۔"
حوریہ شرماتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں یار واقعی بہت دیر ہو گیا چلو۔۔"

ٹائم دیکھتے ہوئے کہتا ہے پھر وہ دونوں نیچے جاتے ہیں شمشاد بیگم اور کومل پہلے سے ہال کے لیے نکل چکے تھے۔۔

سٹیج پر حارث اور تانیہ بیٹھے تھے اور ساتھ میں ان کے کچھ دوست اور ریلیٹوز حارث نے اپنے دوست سے بات کرتے ہوئے سامنے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا سامنے اس کی پرنسز ارہی تھی حارث اسے دیکھتے کھڑا ہوا تھا اور سب کی نظریں اس کے نظروں کے تقاضے پر گئیں۔

کومل سوکھی مہندی کے کلر والا لانگ فراک پہنے ہوئے تھی جس پر گولڈن کام ہوا تھا اس کا دوپٹہ ملٹی شیڈ میں تھا پھولوں کا زیورات پہنے ہوئے وہ ریڈ چنری کے نیچے چلتی ہوئی کسی پری کی مانند لگ رہی تھی چنری کو ایک طرف سے حوریہ نے دوسری طرف سے مائرہ نے اور باقی دو کونوں کو کومل کی دوستوں نے پکڑا تھا جیسے ہی وہ سٹیج کے پاس پہنچی حارث نے اپنا ہاتھ اگے بڑھایا کومل نے اپنی نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ سامنے کھڑا وائٹ کلر کے کرتا پجامہ اوپر سکھی مینی کہ

کلر کا واسکٹ پہنے کسی شہزادے کی طرح لگ رہا تھا کومل نے اس سے اپنی نظریں ہٹاتے ہوئے اپنا نازک ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ میں رکھا جو حارث نے مضبوطی سے تھام کر اسے سٹیج پر لایا اور اسے صوفے پر بٹھا کر خود کھڑا ہی رہا اس کا ہاتھ پکڑے سب لوگ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے جو صرف اپنی پرنسز کو دیکھنے میں مصروف تھا وہ یہ بھی بھول گیا کہ اس نے اس کا ہاتھ چھوڑنا ہے اور اس کے ساتھ بیٹھنا ہے تانیہ بھی اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ کے مسکرا رہی تھی اپنے بھائی کی حالت دیکھ کر۔ حوریہ اور وجدان دونوں کھڑے تھے جب کچھ دیر تک حارث نے ہاتھ نہیں چھوڑا تو وجدان نے اسے کندھے سے ہلایا۔

"چلو اب ہاتھ چھوڑ دیں یا کوما میں چلا گیا ہے۔۔۔"

وجدان نے کہا تو وہ جھٹپٹا کر رہ گیا اس نے جلدی سے ہاتھ چھوڑا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا سب اس کی اس حرکت پر کھلکھلا کر ہنسے تھے۔

"السلام علیکم اپی۔۔۔"

حوریہ اور وجدان دونوں ایک ساتھ سٹیج پر کھڑے تھے جب ریبہ اس کے پاس ا
کر کہتی ہے۔
"وعلیکم السلام کیسی ہو ریبہ اور پپھو لوگ کہاں ہیں۔۔۔"
حوریہ تھوڑا سا جھک کر کہتی ہے۔

جی اپی سب لوگ ائے ہیں وہ دیکھیں سامنے بیٹھے ہیں زین بھائی اور کلثوم بھی"
"ائی ہیں میں نے اپ کو دیکھا تو یہاں اگئی۔۔۔
ریبہ سامنے اشارہ کرتے ہوئے بتاتی ہے۔۔

"اچھا اجائیں وجدان ہم مل کراتے ہیں۔"

"ہمم چلو۔۔۔"
وجدان نے کہا اور وہ دونوں سٹیج سے نیچے اترے۔

"اپی امی نے بتایا تھا کہ اپ کے ہاں دو بیبی ہیں کہاں ہیں میں نے دیکھنے ہیں۔"

ریبہ ادھر ادھر دیکھ کر کہتی ہے کیونکہ بے بی تو کیئر ٹیکر کے پاس تھے۔

"ہاں ہے ناوہ دیکھو سامنے ان کے پاس ہے جاؤ دیکھ لو جا کے۔۔۔"

حوریہ نے تھوڑا دور بیٹھے کیئر ٹیکر کی طرف اشارہ کیا تو ریبہ اس طرف بھاگی وجدان نے انہیں اشارہ کیا کہ اسے بچے دکھائے جائیں۔

حوریہ اپنے سب فیملی والوں سے ملی اور بہت خوش تھی کلثوم کا منہ سیدھا نہیں ہوا وہ بس منہ لٹکائے بیٹھی تھی اریبہ وہ تو بس بچوں کے پاس ہی گھوم رہی تھی رسم شروع ہو گئی تھی سٹیج پر تو حوریہ ان سے ایکسکیوز کر کے سٹیج کی طرف بڑھی۔۔

"ماشاءاللہ سے بہت پیاری لگ رہی ہے ہوتا نیہ اللہ نظر بد سے بچائے۔۔۔"

حوریہ اس کے ہاتھ پر مہندی لگاتے ہوئے کہتی ہے۔

"امین تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔"

تانیہ خوش دلی سے کہتی ہے اس کا جب سے رشتہ اس کے کزن سے ہوا تھا وہ وجدان کو بھول چکی تھی وہ واقعی اسے بہت پیار کرتا تھا شاید وجدان نے ٹھیک کہا تھا کہ وہ اس کے لیے اچھا ہم سفر ہو گا۔

سب لوگوں نے رسم کی اور پھر کھانے کا دور شروع ہو گیا تو سب لوگ اس میں مصروف تھے اور یہاں حارث صاحب اپنی کومل کو دیکھنے میں۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔"

حارث بظاہر تو سامنے دیکھ رہا تھا لیکن بات وہ کومل سے کر رہا تھا کومل اس کی بات پہ مسکرائی تھی۔

"جی مجھے پتہ ہے۔۔۔"

کومل مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

"تمہیں نہیں پتاناتم کتنی خوبصورت لگ رہی ہو میں تمہیں بتا نہیں سکتا میرا دل کررہاہے کہ میں اپنی پرنسز کو اٹھا کے یہاں سے بھاگ جاؤں۔۔۔"

حارث کومل کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے۔

"کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا۔۔۔"

کومل اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہتی ہے لیکن حارث نے بہت مضبوطی سے پکڑا تھا۔۔

" ہاں تو دیکھیں میں اپنی پرنسز کا ہاتھ پکڑا ہے کسی اور کا نہیں"

حارث مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

"کیا بتاؤں کومل دن بدن محبت بڑھتی جا رہی ہے اور یہ وقت ہے کہ لمبا ہی ہوتا جا رہا ہے دیکھو نا ایک رات کا فاصلہ ہے اور مجھے ابھی بھی صدیاں لگ رہی ہیں۔۔۔"

حارث ٹھنڈی آہ بھر کر کہتا ہے۔

"آہو آہو۔۔۔ بھائی صاحب ہم بھی یہاں پر ہیں ذرا ہم پر بھی نظر کرم فرما دے۔"

ساحران دونوں کو باتیں کرتا دیکھ کر شوخی سے کہتا ہے۔

"تیرا ٹانگ اڑانا ضروری ہوتا ہے اپنے کام سے کام رکھا کرنا کیوں کباب میں ہڈی بنتا ہے۔۔۔"

حارث اسے گھورتے ہوئے کہتا ہے۔

بھائی جی میں تو اس لیے کہہ رہا ہوں کہ کسی اور نے دیکھ لیا تو کہیں گے کتنا اتاولا "

"دولہا ہے ایک رات کا بھی صبر نہیں ہو رہا اس سے ہمم۔۔۔

ساحر انکھ مارتے کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"تو رک جا تجھے تو میں بتاتا ہوں باقیوں کی بات کی دیکھی جائے گی۔۔۔"

حارث کھڑا ہوا تو ساحر سٹیج سے نیچے اتر کر بھاگا۔

"اوچ۔۔۔"

ساحر بھاگتا ہوا ایک لڑکی سے ٹھکرایا جس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"ائی ایم سوری میں نے دیکھا نہیں۔۔۔"

ساحر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ کر کہتا ہے جس کی انکھوں میں غصہ تھا کیونکہ اس کا موبائل نیچے گر گیا تھا۔

یوں تمہاری سوری کہنے سے میرا موبائل ٹھیک ہو جائے گا کیا ڈفر کہیں گے "

"دیکھ کے نہیں چلا جاتا۔۔۔

اس لڑکی نے غصے سے کہا لیکن ساحر صرف اسے دیکھ رہا تھا اس کی کسی بات سے فرق ہی نہیں پڑا۔

"کیا ہوا بیٹا۔۔۔"

اس لڑکی کی امی پاس اکر پوچھتی ہے۔۔

پتہ نہیں کہاں کہاں سے اجاتے ہیں اتنے زور سے ٹکرایا امی دیکھیں نا میرا "

"موبائل گر گیا میں پک بنا رہی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے افسودگی سے کہا تو اس کی امی نے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا۔۔

"ارے ساحر بیٹا تم کیسے ہو۔۔۔"

ساحر نے اس عورت کو پہچاننے میں ایک منٹ بھی نہیں لگایا اور ان کے گلے لگا۔

"میں ٹھیک ہوں روزینہ پھپھو اپ کیسے ہیں واٹ ای سرپرائز مجھے نہیں پتہ تھا کہ اپ بھی ارہی ہیں۔۔"

ساحر خوش دلی سے کہتا ہے وہ اس کی پھپھو تھی جو امریکہ رہتی تھی اور یہاں کم ہی ایا کرتی تھی اور اج اچانک اسے سامنے دیکھ کر وہ خود حیران تھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں بچے اب میرے بھائی کی اولاد کی شادی ہو اور میں نہ اوں کیسے ہو سکتا ہے میری جان پر تم کیسے ہو کبھی بات بھی نہیں کی پھپھو سے یاد نہیں اتی تھی کیا میری۔۔"

انہوں نے شکوہ کیا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے پپھو یاد اتی تھی بس کبھی بات ہی نہیں ہوئی۔۔۔"

ساحر شرمندگی سے کہتا ہے۔

"امی اپ اسے جانتی ہیں۔۔۔"

اس لڑکی کے منہ سے روزینہ پپھو کو امی سن کر ساحر کو دلی خوشی ہوئی تھی یعنی وہ اس کی پپھو کی بیٹی تھی رے دل گیا۔۔

"علیشبہ بیٹا یہ تمہارے ماموں کا بیٹا ہے ساحر سلطان۔۔"

روزینہ نے بتایا تو علشبہ شرمندہ ہوئی تھی۔

"اوائی ایم سوری۔۔۔"

نہیں نہیں اٹس اوکے میری غلطی تھی میں اپ کا موبائل ٹھیک کروادوں گا۔۔"

ساحر کہتا ہے۔

"اچھا چلو اجائیں پپھو بیٹھتے ہیں سٹیج پر۔۔۔۔"

وہ انہیں لے کر سٹیج پر پہنچا اور نظریں اس کی علشبہ پر ہی تھی کچھ دیر بعد وہ اپنی پھپھو سے باتیں کرتا ہوا علشبہ سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا وہ دونوں اب ایک دوسرے سے صحیح بات کر رہے تھے اور ساحر دل ہی دل میں اسے اپنی شریک حیات بنانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔

فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا تو سب لوگ اپنے گھر چلے گئے۔۔۔

››››

دوسرے دن کا فنکشن بھی بہت اچھے سے اپنے اختتام کو پہنچا کومل کو حارث کے ساتھ رخصت کر دیا گیا اور تانیہ کی بھی رخصتی ہو گئی تھی۔۔

حارث کی گاڑی سلطان ہاؤس آ کر رکی تو سب نے ان پر پھولوں کی برسات کی حارث کومل کا ہاتھ پکڑ کر لاؤنج میں لے کر آیا اور کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد تمام رسم ہو جانے کے بعد صوبیہ بی بی کومل کو حارث کے کمرے میں لے جانے لگی۔

"امی آپ کو پاپا بلا رہے ہیں میں کومل کو کمرے میں لے جاؤں گا۔۔۔"
ابھی وہ اور کومل کمرے کے پاس ہی پہنچے تھے کہ حارث نے کہا وہ چاہتا تھا کہ ڈیکوریٹ کمرہ صرف اس کی وائف دیکھے اور کوئی نہیں اس نے صبح سے کسی کو اندر آنے تک نہیں لیا تھا یہاں تک کہ ساحر نے بہت کوشش کی لیکن اسے جھانکنے تک نہیں دیا۔

اچھا چلو ٹھیک ہے تم اسے اندر لے جاؤ اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے بتا دینا۔۔۔"
صوبیہ بی بی مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گئی وہ بھی اپنے بیٹے کو جانتی تھی کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

"چلیں مسز حارث اپنے نیو کمرے میں۔۔"

حارث ایک ہاتھ کمر کے پیچھے رکھتے ہوئے اور دوسرا ہاتھ اگے کرتا ہے تھوڑا سا جھکتے ہوئے تو کومل مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتی ہے حارث سیدھا ہوتا ہو کر کمرے کا دروازہ کھولتا ہے اور وہ دونوں کمرے کے اندر داخل ہوتے ہیں۔۔

کومل کمرے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی اتنا اچھا ڈیکورٹ کیا ہوا تھا کریم کلر اور ڈارک گرین کلر کی بیڈ شیٹ بچھائی ہوئی تھی بیڈ کے چاروں اطراف وائٹ اور ریڈ کلر کے پھولوں سے سجاوٹ کی گئی تھی اور ساتھ میں وائٹ پردے بھی لگائے گئے تھے نیچے فرش پر ریڈ اور سلور کلر کے بل ہر طرف بکھرے ہوئے تھے کمرہ نہایت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔

"ویلکم ٹو مائی ڈیئر وائف۔۔۔"

حارث کومل کا ہاتھ چوم کر کہتا ہے تو وہ گھبرائی تھی۔

کومل ریڈ کلر کے لہنگا چولی میں ملبوس تھی اور اوپر اس نے نیٹ کا دوپٹہ اڑا تھا جس پر لکھا تھا حارث کی دلہن وہ اس نے ابھی تک اپنے چہرے سے نہیں ہٹھایا تھا لیکن وہ نیٹ کا تھا تو اس کا چہرہ نظر ارہا تھا۔

حارث اس ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بٹھاتا ہے اور اس کا گونگٹ اٹھاتا ہے کومل کی پلکیں جھکی تھی چھوٹے سے ماتھے پر پیارا سا ٹیکا اس کے چہرے پر چار چاند لگا رہا تھا حارث نے اس کے چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا۔

"ماشاءاللہ۔۔۔"

حارث نے محبت سے کہا تو کومل کے دل کی دھڑکنیں مزید تیز ہوئی تھی۔

پرنسز اج کے دن کا انتظار میں صدیوں سے کر رہا ہوں میں تمہیں بتا نہیں سکتا" کہ میں نے پل پل کیسے گزارا اس بیڈ پر میں جب بھی لیٹا تھا تو ہمیشہ سوچتا تھا کہ یہاں میری پرنسز ہوگی میرے ساتھ کسی دن بس یہی سوچ کر انکھیں موند لیتا

تھالیکن قسم سے نیند نہیں اتی تھی اج میرا وہ خواب پورا ہو گیا اج تو میرے سامنے ہو میری دلہن بنی ہوئی میری پرنسز یہ احساس اتنا خوبصورت ہے میں تمہیں بتا نہیں سکتا۔۔۔"

حارس گنبھیر اواز میں کہتا ہے۔

"کچھ بولو گی نہیں۔۔۔"

حارث اسے خاموش دیکھ کر کہتا ہے تو وہ نہیں میں سر ہلاتی ہے۔

"اچھا چلو کوئی بات نہیں ساری باتیں میں ہی کروں گا جو اتنی دیر سے میں نے اپنے دل میں چھپا کر رکھی ہے یہ تمہاری منہ دکھائی۔۔۔"

حارث اس کے سامنے کچھ پیپرز اور ایک ڈبہ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے۔

کومل انکھیں کھول کر دیکھتی ہے ڈبے کو اس نے نہیں کھولا تھا وہ اس پیپرز کی طرف دیکھ رہی تھی جو اس کے ہاتھ میں پکڑائے تھے حارث نے۔

"یہ کس کے پیپر ہیں۔۔۔"

کومل نے دھیرے سے اپنے لب کھولیں۔۔

"یہ ہمارے ہنی مون ٹوور کے پاسپورٹ ہیں"

حارث اسے دیکھتے ہوئے بتاتا ہے تو کومل کے چہرے پر خوشی کا رنگ چھاتا ہے۔

"اسے کھول کر نہیں دیکھو گی۔۔۔"

حارث اس کے سامنے اب وہ ڈبہ بڑھاتے ہوئے کہتا ہے تو وہ اسے کھولتی ہے جس میں ڈائمنڈ سیٹ تھا جو بہت ہی نفیس طریقے سے بنا تھا اور اس درمیان ڈلے ڈائمنڈ میں H..K لکھا تھا۔۔

"بہت خوبصورت ہے۔۔۔"

کومل نیکلس کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

"ہاں لیکن میری پرنسز سے کم۔۔۔"

حارث نے کہا۔

"کیا بات ہے پرنسز انکمفٹیبل لگ رہی ہو تم مجھے۔۔۔"
حارث اس کے بے چین چہرے کو دیکھ کر کہتا ہے۔

حارث یہ بہت ہیوی ہے اب مجھے الجھن ہو رہی ہے یہ زیورات اور یہ اتنا بھاری "سیٹ۔۔
کومل نے تھوڑا سا منہ بنا کر کہا تو وہ مسکرایا۔

"اچھا تو میری پرنسز چینج کرنا چاہتی ہے۔۔۔"

"ہمم۔۔۔"
کومل نے ہلا کر ہاں کہا۔

"او کے پہلے ہم اپ کا زیورات اتار دیتے ہیں پھر اپ چینج کر لینا۔۔۔"

"نہیں میں اتار لوں گی۔۔۔"
کومل نے نظر جھکاتے ہوئے کہا۔

"جب میں ہوں تو تمہیں زحمت کرنے کی کیا ضرورت ہے میں خود اتاروں گا۔۔۔"

حارث کہتا ہوا اس کی چوڑیاں اتارتا یے اور پھر اس کے سر پر ٹکا ہوا دوپٹہ ان پن کرتا ہے اس کے بعد اس کا مانگ ٹیکا اتارنے کے بعد وہاں عقیدت سے اپنے لب رکھتا ہے تو کومل کی دھڑکنیں تیز ہوتی ہیں وہ بیڈ شیٹ کو دونوں مٹھیوں میں پکڑتی ہے اس کے بعد وہ اس کے ایر رنگز اور پھر گلے سے نیکلس اتارتے ہوئے وہاں بھی اپنے لب رکھتا ہے تو کومل کی سانسیں گہری ہوتی ہیں پھر حارث اس کی نوز بن اتارتا ہے اور اس کے خوبصورت ہونٹوں پر سجی ریڈ لپسٹک پر ہلکے سے اپنا انگوٹھا رب کرتا ہے تو کومل کی پلکیں مزید کپکپاتی ہیں حارث اپنا ماتھا اس کے ماتھے کے ساتھ لگائے اور اپنا ناک اس کے ناک کے ساتھ لگائیں بالکل اس کے چہرے

کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں پکڑتا ہے تو اس کی سانسیں کومل کے چہرے پر پڑتی ہیں وہ مزید گھبراتی ہے۔

"پرنسز تم جانتی ہو کیا اج کی رات کتنی خاص ہوتی ہے اب تم اتنی نہ سمجھ تو نہیں ہو کہ مجھے سمجھانا پڑے لیکن پھر بھی میں تمہیں کہوں گا کہ تمہیں مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں تم سے اپنا حق بہت محبت اور احترام سے لوں گا اور تو میں اپنی قربت سے اس بات کا احساس دلاؤں گا کہ میں کتنی محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔"

حارث اس کے چہرے پر جھکے ہوئے کہتا ہے۔

کومل کا پورا وجود کپکپا رہا تھا اور اس کے ماتھے پر ننھی ننھی پسینے کی بوندیں بھی چمک رہی تھی کومل نے اپنے لبوں سے کچھ نہیں کہا بس اپنے ہاتھوں کو اس کے کندھوں پر رکھ دیا جیسے حامی بھر رہی ہو۔۔

اس کے اشارے پر حارث نے نظریں اٹھا کر اپنی پرنسز کی طرف دیکھا جو ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ لیے انکھیں بند کر کے بیٹھی تھی۔

"اچھا چلو تم چینج کر لو۔۔۔"

حارث اس سے کہتا ہے تو وہ اپنا لہنگہ سنبھالتے ہوئے بیڈ سے اٹھتی ہے پھر وہ اسے ڈریسنگ روم کی طرف لے کر جاتا ہے کچھ دیر بعد ڈریس چینج کر کے وہ دونوں بیڈ پر بیٹھے تھے حارث نے اسے اپنے سینے پر لٹاتے ہوئے پورے کمرے کی لائٹ اف کر دی اور پھر ان دونوں کی خوبصورت رات کی ابتدا شروع ہوئی حارث نے اپنے ہر ایک لمس سے اپنی پرنسز کو یہ باور کروایا کہ وہ اسے کتنا پیار کرتا ہے اور اس کی قربت میں بھیگتے ہوئے کومل ایک حسین دنیا میں مگن ہوتی چلی گئی۔۔۔

>>>>>>

2 سال بعد۔۔۔

وجدان فیملی اور سلطان فیملی سب ایک ساتھ دبئ ٹور پر ائے تھے کومل اور حارث بھی ترکی سے سیدھا دبئ پہنچ گئے تھے تانیہ شاہرف اور ان کا ایک سال کا بیٹا شاہ زین بھی ان کے ساتھ تھے۔۔

"حمدان میری جان مت تنگ کرونا ایک جگہ پر بیٹھ جاؤ میں تھک گئ ہوں تمہارے پیچھے بھاگتے بھاگتے۔۔۔"

حوریہ اپنے بیٹے سے کہتی ہے جو شرارتیں کرنے میں مصروف تھا اور وہ کب سے اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

"وجدان پلیز اس کی طرف بھی دیکھ لیا کریں بس اپنی پرنسز کو اٹھائے پھرتے ہیں۔۔۔"

حوریہ وجدان کی طرف دیکھ کر کہتی ہے جو زمل کے ساتھ پینٹنگ بنانے میں مصروف تھا۔

"ہاں تو تم اپنے شہزادے کے ساتھ رہو اور میں اپنی شہزادی کے ساتھ۔۔۔"

وجدان مصروف انداز میں کہتا ہے۔

"وجدان یہ کیا بات ہوئی اپ اسے ڈانٹتے تک نہیں ہیں اسی لیے وہ اتنی شرارتیں کرتا ہے۔۔۔"

حوریہ حمدان کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

"میلے بابا بہت اچھے ہیں وہ مدے نہیں ڈانٹتے۔۔۔"

حمدان وجدان کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے پیار سے کہتا ہے تو وہ اپنے بیٹے کا ماتھا عقیدت سے چومتا ہے۔

"بابا ڈانٹ بھی سکتے ہیں کیوں کرتے ہو اتنا مما کو تنگ۔۔۔"

وجدان اسے اپنی گود میں بٹھاتے ہوئے پیار سے کہتا ہے۔

"بابا میں ماما کو تند نہیں کتا بلتے ماما مدے تند ترتی ہیں۔۔"

حمدان اپنی توتلی اواز میں وجدان سے شکایت لگاتا ہے۔

نہیں بیٹا ایسے نہیں کہتے ماما اپ کو تنگ نہیں کرتی وہ تو اپ کو شرارتیں کرنے" سے روکتی ہے اگر اپ کو چوٹ لگ گئی تو دیکھو زمل اپی کی طرف وہ کتنی اچھی بچی ہے ہر وقت پینٹنگ کرتی ہے اور ماما کی بات میں مانتی ہیں۔۔۔"

وجدان اسے سمجھاتے ہوئے کہتا ہے حوریہ بھی اس کے پاس اکر بیٹھ جاتی ہے وہ اس وقت ایک پارک میں تھے سب لوگ الگ الگ بیٹھے تھے حوریہ اپنی پیاری سی بیٹی کو اپنی گود میں بٹھاتی ہے اور اس کی گال پر بوسہ دیتی ہے وہ بھی کھلکھلا کر ہنستی ہے۔۔

"نو بابا مجھے توت نہیں لگی دی میں بہت شیتو دہوں یہ دیتھے۔۔۔"

چھوٹا حمدان اپنے بابا کو اپنے مسلز دکھاتے ہوئے کہتا ہے تو حریہ اور وجدان دونوں مسکراتے ہیں۔

"جی بابا کی جان تم بہت سٹرانگ ہو لیکن پھر بھی آئندہ مما کو تنگ نہیں کرو گے

اوکے۔۔۔"

وجدان اپنے بیٹے کے بالوں میں ہاتھ ہلاتے ہوئے کہتا ہے۔

"اوتے بابا۔۔۔"

حمدان اپنا چھوٹا سا انگوٹھا دکھاتے ہوئے کہتا ہے۔

"ماما دیے لیتھ کریم ٹھانی ہے۔۔۔"

زمل اپنی ماما کی گود میں بیٹھے ہوئے سامنے اشارہ کرتی ہے۔

"اچھا میری گڑیا نے آئس کریم کھانی ہے ہم ابھی لے کراتے ہیں اور شہزادے تم

کھاؤ گے کیا۔۔۔"

وجدان محبت سے کہتے ہوئے اپنے بیٹے سے پوچھتا ہے۔

"عیت بابا میں بھی تھاودامندو۔۔

حمدان اپنی بابا کی گود سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

اچھا چلو پھر ہم دونوں چلتے ہیں ائس کریم لے کراتے ہیں حوریہ تم کھاؤ"
"گی۔۔۔

"جی کیوں نہیں۔۔۔"
حوریہ بھی مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

حوریہ اپنی زندگی بہت اچھے طریقے سے گزار رہی تھی وہ ایک اچھی بیوی اور ایک بہو ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھی ماں بھی ثابت ہو گئی تھی وہ اپنے بچوں کو بہت اچھی تربیت دے رہی تھی اب وہ اپنی امی کی طرف سے بھی بے فکر تھی کیوں کہ وجدان نے ان کی طرف دو ملازمین رکھوادی تھی جو صبح شام ان کے

ساتھ رہتی تھی اس لیے وہ اب ہر فکر سے ازاد تھی اس کی زندگی میں اپ صرف خوشیاں ہی خوشیاں تھی۔۔۔

"اچھا پرنسز وہ دیکھو سامنے والا ڈریس کتنا پیارا ہے ناوہ بھی خرید لو۔۔"

حارث اور کومل دبئی کے بہت بڑے مال میں تھے۔

"نہیں حارث اگے ہی بہت شاپنگ کروادی ہے اپ نے اتنی ساری چیزوں کو میں کیا کروں گی۔۔۔"

کومل حارث کے ہاتھوں میں اتنے زیادہ بیگز دیکھ کر کہتی ہے وہ کب سے اسے شاپنگ ہی کروائی جارہا تھا۔

"میں تو چاہتا ہوں کہ تمہارے لیے پورا مال ہی خرید لوں پر پھر سوچتا ہوں اتنی زیادہ چیزوں کو تم کرو گی کیا اس لیے کچھ تو لے لو نا اتنے زیادہ پیسے میں نے کہاں لے کر جانے ہیں۔۔"

حارث مسکراتے ہوئے کہتا ہے۔

"بس اب مجھے اور شاپنگ نہیں پلیز خدا کے لیے چلیں مجھے بھوک لگی ہے۔۔"

کومل اب اکتا کر کہتی ہے۔

"پرنسز تمہیں بھوک لگی تھی تو بتا دیتی ناویری بیڈ چلو پہلے کچھ کھاتے ہیں اس کے بعد پھر سے شاپنگ کریں گے۔۔۔"

"نووووووو۔۔۔"

"یسسسسسس۔۔۔"

حارث بھی اسی کے انداز میں کہتا ہے پھر وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھتے ہیں۔۔۔

ائے تو سب ساتھ تھے لیکن جس کا جہاں دل کرتا وہ وہاں گھومنے چلا جاتا اب سب لوگ اپنی اپنی سیر و تفریق سے فارغ ہو کر فارم ہاؤس پہنچ چکے تھے جو وجدان نے خریدا ہوا تھا اور اس وقت وہ سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔

"یہ تو بہت اچھا کیا تم لوگوں نے، چائے کی واقعی بہت طلب ہو رہی تھی۔۔۔"
حوریہ اور تانیہ دونوں چائے کی ٹرے لے کر اتی ہیں تو شمشاد بیگم کہتی ہیں۔
جی امی مجھے پتہ تھا اس لیے میں نے اور تانیہ نے مل کر اپ سب کے لیے چائے "
"بنا دی اور جنہوں نے کافی پینی تھی تو ان کے لیے کافی۔۔۔
حوریہ مسکراتے ہوئے کہتی ہے۔

"اچھا کل ہم سب لوگ روزینہ کی طرف جا رہے ہیں اس نے ہم سب کو دعوت پر بلایا ہے تو کل کوئی کہیں گھومنے نہیں جائے گا۔۔۔"

سلطان صاحب نے سب کو اگا کیا۔

"جی جی ضرور ہم جائیں گے کیوں نہیں جائیں گے۔۔۔"

سب کے جواب دینے سے پہلے ہی ساحر خوشی سے بول اٹھا۔

"ارے واہ بھائی تمہیں زیادہ جلدی نہیں ادھر جانے کی ہیں ماجرہ کیا ہے۔۔۔"

وجدان اپنی کافی پیتے ہوئے ائی برو اٹھا کر پوچھتا ہے اور سبھی اس کی بات پر ساحر کی طرف متلاشی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

"ارے میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا ہوں اپ سب لوگ تو ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے مین بلی کا بکرا ہوں۔

ساحر ہڑ بڑاتے ہوئے کہتا ہے۔

"جی میرے صاحبزادے تم بلی کے بکرے ہی ہو کل تمہارے بلی چڑانے جا رہے ہیں ہم۔۔۔"

سلطان صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے ان کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔

"کیا مطلب۔۔۔"

ساحر حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

"مطلب یہ کہ کل برخوردار ہم تمہارا رشتہ لینے جا رہے ہیں جانا تو تھا لیکن اب تمہاری پھپھو نے دعوت کر دی تو کل ہی بات کر لیں گے تمہاری اور علشبہ کی شادی کی۔۔۔"

سلطان صاحب نے بات کلیئر کی تو ساحر کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑی۔

"ارے واہ دیکھو شادی کے نام پر کیسے گلابی ہو رہا ہے۔۔۔"

حارث شرارت سے کہتا ہے تو سب وہاں مسکراتے ہیں۔

"ہاں تو تو نہیں ہوا تھا کیا۔۔۔"

ساحر انکھیں گھماتے ہوئے کہتا ہے۔۔

اب ان دونوں بھائیوں کی بحث شروع ہو چکی تھی اور سب ان کی باتوں سے مسکرا رہے تھے خواتین سب وہاں سے اٹھ گئی تھی اور گارڈن میں آکر بیٹھ گئی۔

" ہاں بھئی کومل اب تم نے کب بچہ پلان کرنا ہے بنادو مجھے بھی پھپھو "

تانیہ کومل سے کہتی ہے تو وہ شرما جاتی ہے۔

کیوں تنگ کر رہی ہو بچی کو جب اللہ کو منظور ہو گا تو ہو جائے گا نا ابھی تو وہ خود " بچی ہے۔۔۔"

صوبیہ اپنی بہو کو گلے لگاتے ہوئے کہتی ہے۔

جی امی میں تو بس پوچھ رہی ہوں دیکھیں نا حوریہ کے بھی ماشاءاللہ سے دو بچے " ہیں اور میرے پاس بھی تو شاہزین ہے نا اس لیے بس کہا مجھے بھی انتظار ہے کب " مجھے کوئی پھپو کہنے والا آئے گا۔۔۔

تانیہ اداسی سے کہتی ہے۔

دراصل وہ حارث نہیں چاہتے ابھی کہ ہم بچہ پلان کریں بس اس لیے ورنہ مجھے " " تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

کومل نظریں جھکاتے ہوئے ہچکچا کر کہتی ہے تو اس کی بات پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ اتی ہے۔

" ہاں یہ ہوئی نا بات بس یہی نکالنا چاہتی تھی یہ تمہارے منہ سے "

حوریہ تانیہ کی طرف دیکھ مسکرا کر کہتی ہے۔

" صحیح کہا حوریہ دیکھو ذرا اسے شرم سے گال کتنے سرخ ہو گئے ہیں اس کے۔۔"

تانیہ اسے تنگ کرتے ہوئے کہتی ہے۔

"ارے بس کرو کیوں بچی کو تنگ کر رہے ہو۔۔۔"

شمشاد بیگم کہتی ہیں۔

کوئی بات نہیں شمشاد بہن بچیاں ہیں اس طرح کی باتیں تو کریں گی نا اجائیں ہم "

" وہاں پر بیٹھتے ہیں۔۔

صوبیہ بیگم کہتی ہے اور پھر وہ دونوں تھوڑا دور کرسیوں پر جا کر بیٹھ جاتی ہیں اب وہ تینوں لڑکیاں نیچے گھاس پر بیٹھی تھی۔

"ویسے اور کیا کہتا ہے بھائی بتاؤ ذرا۔۔"

تانیہ پھر سے کومل سے کہتی ہے۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔"

کومل شرماتے ہوئے کہتی ہے۔

نہیں نہیں کچھ تو کہتا ہو گا بتاؤ ناویسے تو میرا بھائی اتنا شریف ہے لیکن شادی کے "

"بعد انسان شریف تو نہیں رہتا۔۔

تانیہ رازداری سے کہتی ہے۔

مت کرو ایسی باتیں تانیہ بچی ہے وہ چھوڑو کیوں اسے تنگ کیئے جا رہی ہو تم اپنی "

"بتاؤ شارف بھائی کیسے رہتے ہیں تمہارے ساتھ۔۔۔

حوریہ کومل کی جھکی ہوئی نگاہیں دیکھ کر بات بدلتے ہوئے کہتی ہے۔

اب تم تیر کا نشانہ میری طرف مت کرو اچھا شاہ زین رو رہا ہو گا میں اسے دیکھ "

"کراتی ہوں۔۔۔

تانیہ بات اپنے پر اتے ہوئے جلدی سے وہاں سے بھاگ گئی۔

"تھینک یو بھابھی ان کی باتوں سے مجھے اف کٹ فیل ہو رہا تھا۔۔۔"

تانیہ کے جانے کے بعد کومل اپنی بھابی سے کہتی ہے۔
تھینکس کی کوئی بات نہیں ہے جب وہ تمہیں تنگ کر رہی تھی تو تم بھی اس "
" سے اس طرح کے سوال کرتی تو وہ چپ ہو جاتی۔۔۔

حوریہ پیار سے کہتی ہے۔

اے ے ے ے "

" زمل روتے ہوئے حوریہ کے پاس اتی ہے۔۔۔

" کیا ہوا میری جان۔۔۔ "

حوریہ زمل کو دیکھ کر کہتی ہے۔

" ماما بھائی نے میلی ڈول تی چٹیاں تات دی۔۔ "

زمل ہاتھ میں پکڑی ہوئی ڈول اپنی امی کو دکھاتے ہوئے کہتی ہے۔

" او یہ تو بہت بری بات ہے چلو ہم بابا سے شکایت کرتے ہیں۔۔۔ "

کومل کہتی ہے۔

" نہی پھپھو بابا تو نئ بتانا۔۔۔ "

زمل اپنی توتلی اواز میں کہتی ہے۔

"کیوں۔۔۔"

حوریہ حیرانگی سے کہتی ہے۔

"توتے ملے بھی بھای کی تار تول دی۔۔"

زمل معصومیت سے کہتی ہے۔

"کیا۔۔۔"

حوریہ اور کومل ایک ساتھ کہتی ہیں۔

جی اور میرے شہزادے نے مجھے شکایت بھی کر دی ہے۔۔۔" وجدان اپنے بیٹے کو اٹھائے کہتا ہے جو اپنی کار ٹوٹنے پر زار و قطار رو رہا تھا۔۔

"شولی بابا۔۔۔"

زمل اپنی ماما کی گود میں چھپتے ہوئے کہتی ہے۔

"مجھ سے نہیں بھائی سے سوری بولو۔۔"

وجدان گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے حمدان کو اس کے سامنے کھڑا کرتے ہوئے کہتا ہے۔

" بابا اس نے بھی تو میری ڈول کی چٹیاں تاتی تھی۔۔۔ "

زمل اپنی موٹی موٹی انکھیں کھول کر معصومیت سے کہتی ہے۔

اچھا تو اس لیے تو میں تم دونوں کو کہہ رہا ہوں چلو ایک دوسرے سے سوری " کرو اور ائندہ کوئی کسی کا ٹوائے خراب نہیں کرے گا اوکے ورنہ میں بہت ڈانٹوں گا۔۔۔"

وجدان اپنے دونوں بچوں کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔

زمل اور حمدان دونوں ایک دوسرے کے گلے لگتے ہیں یعنی ان دونوں نے صلح کر لی اور پھر وہ دونوں اپنی چھوٹی چھوٹی سی انگلیوں کا دل بنا کر وجدان کو دکھاتے ہیں ان کے اس ری ایکٹ پر سب ہنستے ہیں۔۔

شاباش ائندہ تم دونوں اپس میں نہیں لڑو گے اوکے اور حمدان تم بھی اپنی بہن " سے ائندہ لڑائی نہیں کرو گے اور نہ ہی اس کے ٹوائیز خراب کرو گے بھائی تو بہنوں کے رکھوالے ہوتے ہیں اور تم صرف زمل کی حفاظت کرو

ٹھیک ہے اور بیٹا یہ تمہارا بھائی ہے تم بھی اس سے مت لڑا کرو ایک دوسرے کا

"خیال رکھنا سیکھو۔۔۔

وجدان انہیں پیار سے کہتا ہے تو وہ دونوں ہاں میں سر ہلاتے ہیں پھر وہ ان دونوں کو نیچے گھاس پر چھوڑ دیتا ہے تو وہ دونوں پھر ہنسی کھیل کود میں مصروف ہو جاتے ہیں۔۔۔

حوریہ اور وجدان اپنے بچوں کے کھلکھلاتے چہرے کو دیکھ کر اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں اور پھر دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں۔

"وجدان ہماری زندگی کتنی حسین ہو گئی ہے نا۔۔۔"

حوریہ اس کی طرف دیکھ کر کہتی ہے۔

"زندگی صرف تمہارے آنے سے حسین ہوئی ہے میری تم نے میری زندگی کو بدل کر رکھ دیا مجھے بتایا کہ پیار کی کیا اہمیت ہوتی ہے میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ صرف اور صرف تم تمہارے ساتھ جینا چاہتا ہوں اللہ کرے ہم دونوں ہمیشہ

ایسے ہی ہنستے مسکراتے رہیں اور ہمارے بچوں کے سر پر ہمارا سایہ ہمیشہ قائم رہے۔۔۔"

وجدان محبت سے کہتا ہے پھر وہ دونوں اپنے بچوں کے مسکراتے چہروں کو دیکھنے لگتے ہیں جن کی مسکراہٹ میں ان کا جہان بستا تھا۔۔۔

ختم شد